انوار و تجلیات

مجموعۂ مکتوبات

حضرت اقدس صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

ڈاکٹر محمد طفیل سالک

سابق صدر شعبۂ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور

ادارۂ تصوف

دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

انوار و تجلیات

مجموعۂ مکتوبات

حضرت اقدس صاحبزادہ محمد عمر بیریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

ڈاکٹر محمد طفیل سالک

سابق صدر شعبۂ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور

ادارۂ تصوف

دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

انوار و تجلّیات

مجموعۂ مکتوبات

حضرت اقدس صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک شیخ کامل و مکمل کے مکتوبات کا خوبصورت مجموعہ، علم و حکمت، بصیرت و فراست اور معرفت و روحانیت کا انمول خزانہ، دلنشیں اسلوبِ تحریر، مشفقانہ اسلوبِ تربیت، حکیمانہ نفسِ مضمون اور بلیغانہ اندازِ بیاں کا شاہکار، ذوقِ لطیف اور ادبِ عالیہ کا آئینہ دار، اُردو کے صوفیانہ ادب میں بیش بہا اضافہ

مُرتّب:

ڈاکٹر محمد طفیل سالک

سابق صدر شعبۂ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور

ادارۂ تصوّف

بیربل شریف (ضلع سرگودہا)

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

84052

۲۰۱۱

○

بار اوّل ——— ۵۰۰

ہدیہ ——— روپے

○

زیرِ اہتمام

نجابت علی تارڑ

سٹاکسٹ

زاویہ پبلشرز

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ. لاہور

فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466

Marfat.com

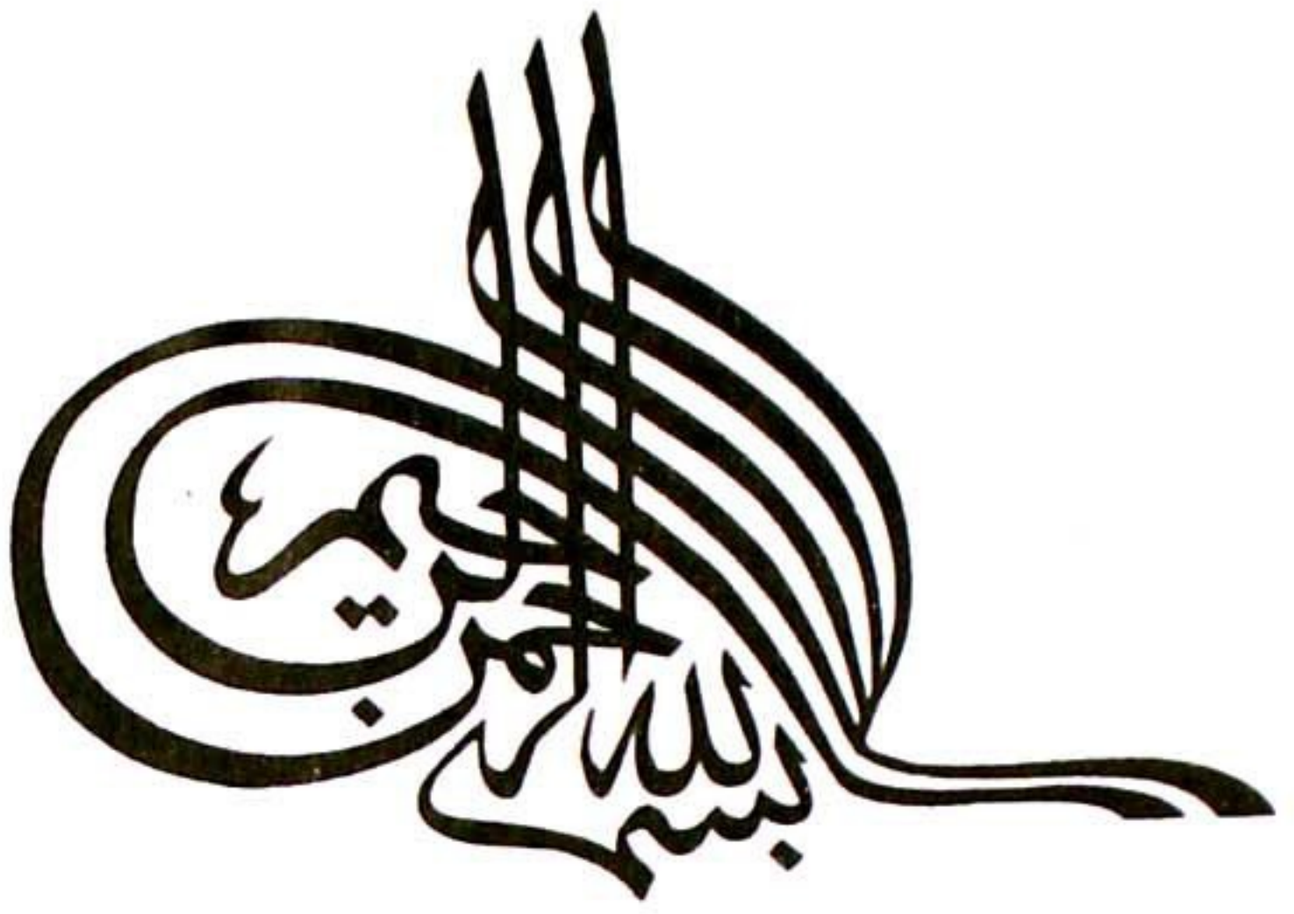

انتساب

حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب کے نام

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ

Marfat.com

نوٹ

اس کتاب میں ''حضرت اقدس'' کا لقب جہاں جہاں استعمال ہوا ہے اس سے مراد قطب العالم، محبوب الٰہی، سید الاولیاء، سلطان طریقت، ترجمان حقیقت حضرت اقدس خواجہ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی قدس سرہٗ ہیں

Marfat.com

آئینہ

☆ پیش گفتار	7
☆ سخنانِ چند	31
☆ صاحب مکاتیب	47
☆ گوہر مطلوب	57
حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب کے نام	
☆ جوہر محبوب	109
حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب کے نام	
☆ حرف محفوظ	143
حضرت صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ کے نام	
☆ آئینہ صداقت	151
حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب کے نام	
☆ خزینہ فراست	167
علمائے دین کے نام	169
مشائخ طریقت کے نام	177
مدیرانِ جرائد کے نام	184
افسران حکومت کے نام	198
☆ سرمایہ سعادت	203
اعزہ و اقارب کے نام	
☆ انشراح الحقیقت	213
حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے نام	
☆ انکشاف الحقیقت	341
حضرت حکیم فضل حسین صاحب کے نام	

Marfat.com

☆ صفاء القلوب	361
حضرت صدفی محمد اقبال صاحب کے نام	
☆ رضاء القلوب	449
حضرت قاضی محمد رضا صاحب کے نام	
☆ ضیاء القلوب	473
حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب کے نام	
☆ جلاء القلوب	495
حضرت حاجی فضل کریم صاحب کے نام	
☆ محبت القلوب	511
حضرت حافظ حبیب شاہ صاحب کے نام	
☆ امانت القلوب	529
جناب شیخ محمد امین صاحب کے نام	
☆ حیات القلوب	559
اجناب ڈاکٹر عبید الرحمٰن صاحب کے نام	
☆ ظفر القلوب	565
حضرت سید مظفر حسین شاہ صاحب کے نام	
☆ گلہائے رنگ رنگ	573
مختلف احباب کے نام	
ضمیمہ جات	615
خطوط احباب	617
اقتباس الانوار	625
نادیدہ تعلق	633
مکتوب الیہ حضرات	643
حسن آرزو	677

Marfat.com

پیش گفتار

کوئی خط ان کو لکھوائے تو ہم سے لکھوائے
صبح ہوئی اور کان پر رکھ کر قلم نکلے

Marfat.com

''آپ کی کتابیں گراں قدر جواہر ہیں۔ توحید علمی والے پڑھیں
تو خوب سمجھیں اور توحید کشفی والے پڑھیں تو ایک ہی ورق پڑ کر
سرمست نظر آئیں۔''

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

شیخ طریقت ترجمان حقیقت حضرت اقدس خواجہ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی قدس سرہٗ علوم قدیمہ وجدیدہ کے مجمع البحرین اور ایک عظیم خانقاہ کے مسند نشین ہونے کے ساتھ ساتھ حقیقی معنوں میں مرشد کامل اور بلند پایہ علمی وقلمی ذوق اور تجربہ کے حامل تھے۔ جس کا ثبوت آپ کی عظیم شاہکار تصنیف لطیف ''انقلاب الحقیقت'' سے ہوتا ہے جو دراصل آپ کی روحانی خودنوشت کی حیثیت رکھتی ہے۔ انقلاب کے علاوہ دیگر کئی بلند پایہ کتب ورسائل بھی آپ کی تصانیف ہیں جن میں ''توحید'' ''صراط مستقیم''، ''قرآنی حقائق'' (قرآنی نظریہ حیات وطریقت کی حقیقت) ''زنبیل عمر'' اور ''حقائق و معارف'' خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ موخر الذکر کتاب دراصل آپ کے ان بلند علمی وعرفانی مقالات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف علمی ودینی رسائل ''نور اسلام''، ''تاج''، ''ندائے حق'' اور ''سلسبیل'' وغیرہ میں چھپتے رہے ہیں اور جن کو مرتب کرنے کا شرف راقم سطور کو ہوا ہے۔

حضرت اقدس چونکہ لکھنے کا بہت بڑا ذوق رکھتے تھے۔ آپ کے قلم میں طاقت، فکر میں ندرت اور تحریر میں تاثیر اس قدر ہے کہ جس نے ایک دفعہ ذوق وشوق سے مطالعہ کیا اسی میں کھو کے رہ گیا۔ میرے قبلہ والد بزرگوار علیہ الرحمتہ نے ایک دفعہ آپ کی کتابوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''آپ کی کتابیں گراں قدر جواہر ہیں۔ توحید علمی والے پڑھیں تو خوب سمجھیں اور توحید کشفی والے پڑھیں تو ایک ہی ورق پڑھ کر سرمست نظر آئیں۔''

آپ نے نہ صرف متعدد بلند پایہ کتب اور مقالات ہی تحریر نہیں فرمائے بلکہ اپنے مختلف مخلصین، محبین اور متوسلین کے علاوہ متعدد علما ومشائخ، دانشور حضرات، اعزہ واقارب اور رفقا و احباب کو بے شمار خطوط تحریر فرمائے۔ آپ کسی کا خط نظر انداز نہیں کرتے تھے۔ دوست ہوتا یا دشمن اپنا ہوتا یا بیگانہ، شہری ہوتا یا دیہاتی، ان پڑھ ہوتا یا پڑھا لکھا، امیر ہوتا یا غریب ہر ایک کو خط کا جواب ضرور دیتے۔ اگر کبھی کسی وقت جواب نہ دے سکتے تو اس کی کوئی معقول وجہ، بیماری یا سفر یا کوئی اور پریشانی وغیرہ ہوتی۔ لیکن جب وجہٗ مانع دور ہو جاتی تو آپ جواب دیتے اور تاخیر کی معذرت چاہتے۔

Marfat.com

جس طرح سلام کہنا سنت اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔ اسی طرح خط میں سلام لکھا جاتا ہے جس کا جواب بھیجنے والے تک ضرور پہنچنا چاہیے۔ خط کا جواب منجملہ واجبات دینی و اخلاقی سے ہے۔ عام طور پر اس اہم اخلاقی و دینی ذمہ داری سے کوتاہی کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ ہم خط کو یا خط لکھنے والے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور بذات خود احساس علو و برتری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے قبلہ پیر و مرشد کسی قسم کے احساس علو و برتری کا شکار نہیں تھے بلکہ انتہائی عاجز، متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ اور اکثر خود کو عاجز ناچیز اور ادنیٰ سمجھتے اور لکھتے تھے۔ آپ نے اپنے ملنے والوں کو دید قصور اعمال کا درس دیا اور یہی چیز ان کی تمام تصانیف میں بھی ملتی ہے۔ اور یہی شان ان کے تمام مکتوبات میں بھی پائی جاتی ہے۔ حضرت اقدس ہر ملنے والے کو بڑی اہمیت دیتے تھے، اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آتے تھے کہ ہر کوئی یہی سمجھتا کہ جتنا تعلق اور جتنی محبت حضور کو مجھ سے ہے کسی اور سے نہیں۔

آپ اگر چہ ایک جید عالم دین، مستند شیخ طریقت اور ممتاز مفکر و قلمکار تھے اور ظاہری اور مادی طور پر بھی ایک خوشحال اور زمیندار علمی گھرانے سے تعلق تھا جس کے وابستگان اور حلقہ بگوشان عقیدت بلا مبالغہ ہزارہا کی تعداد میں ملک بھر میں پھیلے ہوئے تھے جو روزمرہ پروانہ وار اس شمع ولایت پر نثار ہوتے نظر آتے تھے، لیکن مجال ہے کہ اس سے آپ میں کسی قسم کی برتری اور علو کا کوئی احساس پیدا ہوا ہو یا آپ کسی قسم کی بزرگ فہمی یا خوش فہمی میں مبتلا ہوئے ہوں۔ اس سلسلے میں دینیات کے فاضل اور عربی زبان و ادب کے مایۂ ناز استاد بلکہ استاذ الاساتذہ پروفیسر مولانا عبدالصمد صارم الازہری اپنی چشم دید شہادت ریکارڈ کرتے ہوئے اپنے ایک مضمون ''پیر روشن پیر'' میں لکھتے ہیں:

> ''ان کے اندر بالکل تکبر اور بزرگ فہمی کا شائبہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ عجز و انکساری اور اخفاء ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔
>
> (سلسبیل، شیخ الطریقت نمبر اگست ستمبر ۱۹۶۸ ص ۳۴)

آپ کی اس بلند اخلاقی اور اعلیٰ ظرفی کا نتیجہ تھا کہ آپ نے کبھی کسی کو بے وقعت یا غیر اہم نہیں سمجھا چاہے وہ کوئی غریب مزدور، بے کس کسان، بے چارا و سہارا طالب علم، کوئی بچہ یا کوئی بوڑھا جس سے گھر والے بیکار سمجھ کر بیزار ہی کیوں نہ ہوں، اور چاہے وہ کوئی گنوار دیہاتی (کسی

Marfat.com

دور دراز اور بے آب وگیاہ دیہاتی علاقہ یا صحرا کا باشندہ) اور کوئی دور افتادہ، بے کس و بے بس پردیسی اور اجنبی ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ چاہے کوئی پرلے درجے کا دشمن یا متعصب مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ جو بھی حضرت کے قریب آیا، آپ نے اسے گلے لگایا اور جس نے بھی کوئی سوال کیا فوراً اس کا سوال پورا کیا اور جس نے بھی کوئی خط لکھا، فوراً اسے خط کا جواب دیا یا اگر کسی وجہ سے تاخیر ہوئی تو بعد میں اس کی معذرت پیش کی۔ بڑے تو رہے بڑے کوئی بچہ ہی کیوں نہ ہو اور کسی ابتدائی درجہ کا طالب علم ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس نے خط لکھا تو آپ نے اس کو بھی ضرور جواب دیا۔ اللہ اکبر!

یہ ہمارا چشم دید مشاہدہ اور تجربہ ہے۔ کسی اور کی کیا بات کریں۔ شنیدہ کے بود مانندہ دیدہ۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ہر دوست اور پیر بھائی (برادر طریقت) کا بھی یقیناً ایسا ہی ذاتی مشاہدہ اور تجربہ ہوگا۔ اور اس کی گواہی آپ کو آئندہ اوراق سے بھی ملے گی۔

میں اس حقیقت سے سب سے پہلے اس وقت واقف ہوا جبکہ میں سکول کا طالب عالم تھا اور اپنے والد گرامی کے نام خطوط دیکھے۔ یہ خطوط مختصر بھی ہیں اور سادہ بھی۔ ان میں عجیب شان بے تکلفی و بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ حیرت انگیز روحانیت اور حقیقت شناسی سے بھی یہ خطوط لبریز اور معمور ہیں۔ اور آدمی پڑھتے ہوئے یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا دل کی بات دل میں اترتی جاتی ہے۔ پھر ان خطوط کی حضرت کے وصال کے بعد جبکہ میں کالج میں پہنچ چکا تھا ایک نقل بھی تیار کی تھی اور اس کے ساتھ ہی ان خطوط کی نقل بھی جو حضرت قبلہ والد بزرگوار نے حضور پیر و مرشد کو لکھے تھے اور مسودات کی شکل میں موجود تھے۔ اگر ان دونوں قسم کے خطوط (پیر و مرید کی اس خط و کتابت) کو دیکھا جائے تو ایک عجیب جہان معنیٰ آنکھوں کے سامنے روشن ہوتا ہے اور بالفاظ دیگر کشف محجوب یا انکشاف حقیقت ہوتا ہے۔ حضرت اقدس کے یہ وہی خطوط ہیں جو انکشاف الحقیقت کے عنوان سے پیش نظر مجموعہ میں شامل ہیں۔ دیکھیں گے تو ہمارے اس بیان کی تصدیق کریں گے۔

میں حضرت اقدس کے خطوط کا ذوق تو براہ راست اٹھا ہی چکا تھا تاہم دوسری بار مجھے ان مکتوبات کی ادبی اہمیت کا اندازہ پروفیسر اقبال جاوید صاحب کے ایک مضمون ''نادیدہ تعلق'' سے ہوا جس میں انہوں نے حضرت اقدس کے ان خطوط کے اقتباسات دیئے ہیں جو ان کے نام

Marfat.com

لکھے گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان خطوط کا پس منظر بھی بیان کیا اور ان کے مالہ و ماعلیہ پر بہترین انداز میں تبصرہ بھی کیا۔ پروفیسر صاحب ایک ممتاز ماہر تعلیم اور نامور محقق ہیں ان کا یہ تبصرہ بجائے خود مستقل اہمیت کا حامل ہے۔ اسی لئے ہم نے اس کو اس مجموعہ میں بھی بطور ضمیمہ شامل کرلیا ہے۔ اور قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ بھی اصل مکاتیب کو دیکھنے سے پہلے اس چشم کشا مضمون کو ضرور دیکھ لیں۔

حضرت اقدس کے بلند پایہ علمی مقالات کو جو ''سلسبیل'' میں شائع ہوتے تھے اور اس سے پہلے وہ ''نور اسلام'' اور ''تاج'' اور ''ندائے حق'' وغیرہ جیسے رسائل میں بھی چھپ چکے تھے، جمع و مرتب کر کے شائع کرنے کی تجویز سب سے پہلے راقم سطور نے حضرت مولانا و بالفضل اولانا حاجی فضل احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی۔ جس کا انہوں نے گرمجوشی سے خیر مقدم کیا تھا بلکہ انقلاب الحقیقت کا جو نقش ثانی ان کے حواشی (تعلیقات) کے ساتھ حضرت اقدس کے وصال کے بعد شائع ہوا۔ جس میں حاجی صاحب نے جو مختصر حالات مصنف لکھے، ان میں بھی میری اس تجویز کے مطابق حقائق و معارف کو حضرت اقدس کی تصانیف کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

انہی دنوں راقم سطور کو یہ خیال بھی آیا تھا کہ حضرت اقدس کے مکتوبات کو بھی جمع کر کے شائع کرنا چاہیے۔ اول اول تو یہ خیال قبلہ والد صاحب کے حضرت اقدس کے نام خطوط کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا کہ انہیں قبلہ ام کے خطوط (جو بصورت مسودات موجود و محفوظ ہیں) کے ساتھ ملا کر ایک مستقل کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے لیکن پھر قبلہ والد گرامی کی زندگی (حین حیات) میں اس راہ میں کئی قسم کے خیالات اور وساوس اور کئی قسم کی مجبوریاں اور کوتاہیاں حائل ہوگئی۔ نتیجہ یہ کہ ابھی تک اس مذکورہ بالا خیال کو عملی شکل نہیں دی جاسکی۔ تاہم اب حضرت قبلہ والد صاحب کے نام حضرت اقدس کے یہ خطوط انکشاف الحقیقت ہی کے عنوان سے زیر نظر مجموعہ مکتوبات میں شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ابتدائی خیال کی تکمیل بھی شاید کبھی نصیب ہو جائے۔

۱۹۹۹ء میں جب حضرت اقدس کے مقالات (حقائق و معارف) کو مرتب و مدون کا شرف حاصل ہوا تو یہ خیال بھی انگڑائیاں لینے لگا کہ آپ کے مکتوبات بھی جو مختلف علماء و مشائخ اور یاران طریقت کے نام ہیں جمع کر کے شائع کئے جائیں۔

Marfat.com

اس سے پہلے جناب ارشاد احمد ہاشمی ایک کوشش کر چکے تھے کہ انہوں نے میرے مشورے سے حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف، حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب مسند نشین للہ شریف اور حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین شاہ صاحب سجادہ نشین مکان شریف کے نام خطوط کو ایک مختصر مجموعہ (گوہر عمر) کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ اگر چہ میں نے اس کا نام گوہر مطلوب تجویز کیا تھا جو کہ ادبیت و معنویت کا حامل تھا کہ اس سے میری مراد حضرت مطلوب الرسول صاحب کا گوہر نہیں بلکہ اس گوہر سے تھی جو کہ ہر طالب حقیقت اور سالک طریقت کا مطلوب و مقصود ہوتا ہے۔ لیکن صاحبزادہ صاحب کی کسر نفسی آڑے آئی اور ان کے ایماء پر یہ مکتوبات ''گوہر عمر'' کے نام سے ہی چھاپ دیئے گئے۔ ہاشمی صاحب کو حضرت اقدس کی تحریرات سے بلا کا عشق تھا۔ وہ نہ صرف یہ کہ مکتوبات جن کا ابھی ذکر ہوا ہے بلکہ انقلاب الحقیقت کی ایک فہرست اور اشاریہ (انڈیکس) بھی اپنے خیال کے مطابق نقل اور مرتب کر کے شائع کر چکے تھے۔ اگر چہ اس فہرست سے حضرت اقدس کی منشا تو پوری نہیں ہو سکی جس کا اعتراف خود ارشاد ہاشمی صاحب نے بھی کیا ہے۔

ہاشمی صاحب نے خطوط کو جمع کرنے کا کام کچھ اپنی تدبیر سے اور کچھ اس عاجز کے تعاون اور مشورہ سے جاری رکھا۔ اس کے لئے انہوں نے مختلف حضرات سے اور مختلف مقامات پر رابطہ کیا اور وہاں سے خطوط کو حاصل کر کے ان کو نقل کرنا شروع کیا۔ کچھ کی نشاندہی اس عاجز نے بھی کی۔ ہاشمی صاحب نے ان میں سے اکثر و بیشتر خطوط کی نقول بھی تیار کر لی تھیں اور ان کی درجہ بندی کر کے مختلف رجسٹروں میں بھی انہیں نقل کر لیا تھا۔ اور وہ یہ سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔ مگر افسوس کہ موت نے انہیں مہلت نہ دی اور وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ کر عالم آخرت کو سدھار گئے۔

ان کی وفات کے بعد میں نے عم بزرگوار حضرت حبیب شاہ صاحب سے درخواست کی کہ وہ گجرات مدرسہ مرتضویہ کے انتظام و انصرام کے سلسلہ میں آتے جاتے رہتے ہیں اور ہاشمی صاحب کے ہاں بھی جاتے رہے ہیں اور ان کے گھر والے بھی ان سے واقف ہیں اس لئے کسی طرح اور کسی وقت ان خطوط کو (اصل بمعہ نقل) حاصل کر کے لایا جائے۔ شاہ صاحب نے میری درخواست پر کچھ عرصہ تو توجہ نہ فرمائی مگر میرا اصرار برابر جاری رہا تو ایک مرتبہ وہ ایک صندوقچی جو مولانا حاجی فضل احمد صاحب کے ذخیرۂ مکتوبات سے بھری ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ایک

Marfat.com

دو بیگ بھی لے آئے جن میں دیگر حضرات کے نام خطوط کے پیکٹ موجود تھے۔ مگر بد قسمتی یہ ہوئی کہ ہاشمی صاحب کے گھر سے تمام خطوط ہمیں نہ مل سکے کیونکہ ان کے مختلف اشارات اور یادداشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے فلاں فلاں دوست یا بزرگ کے نام خطوط فلاں نمبر رجسٹر میں نقل کر لئے ہیں، اور ان خطوط کو شاید انہوں نے الگ کر کے کہیں رکھ دیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ خطوط جو انہوں نے کہیں الگ رکھ دیئے تھے نہ تو وہ اصل خطوط اور نہ ہی ان خطوط کی نقول ہمیں مل سکیں جو اصل صورت میں ہم تک پہنچ پائے تھے۔ ان میں کئی ممتاز اور مقتدر شخصیات کے نام خطوط شامل ہیں۔ مثلاً حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب سیدوی رحمتہ اللہ علیہ، اسی طرح حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب للّٰہی، اور میرے قبلہ والد گرامی کے نام اصل خطوط بھی وہ لے گئے تھے۔ اسی طرح میرے استاد محترم حافظ محمد شریف صاحب اور ان کے برادر بزرگ صوفی امام الدین صاحب، تحصیل پھالیہ کے رہنے والے متعدد دوستوں کے نام خطوط بھی شامل ہیں جس کا علم ہمیں ان نوٹس سے ہوتا ہے جو کہ انہوں نے یادداشت کے طور پر الگ ایک کاغذ پر لکھ رکھا تھا۔ ہاں بعض خطوط ایسے بھی ہوئے جن کے پیکٹ پر انہوں نے یہ پرچی لکھ کر لگائی ہوئی تھی کہ یہ پورے نہیں پڑھے جا سکے۔ اب وہی خطوط ہمارے کام آ رہے ہیں اور ہم انہیں پڑھ کر اور نقل کر کے آپ تک پہنچانے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

چند خطوط کے بارے میں مزید وضاحت ضروری ہے ان میں ایک تو حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کے نام خطوط ہیں۔ ان کا جو پیکٹ ہم تک پہنچا ان میں صوفی صاحب کے نام بہت کم خطوط ہیں۔ لگتا ہے کہ صوفی صاحب کے نام کچھ خطوط تو انہوں نے نقل کر کے الگ رکھ دیئے تھے اور کچھ ابھی نقل کرنے باقی تھے۔ لیکن ہماری خوش قسمتی یہ ہوئی کہ ایک دفعہ جبکہ راقم سطور منڈی بہاؤالدین صوفی صاحب کے در دولت پر اپنے ایک فاضل دوست اور محترم رفیق کار پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سلیم صاحب کے ہمراہ اسلام آباد سے حاضر ہوا تو انہوں نے ایک رجسٹر مجھے عنایت فرمایا جس میں صوفی صاحب کے نام حضرت اقدس کے تمام خطوط کسی خوش خط دوست کے نقل کئے ہوئے تھے۔ ان کے پاس دو رجسٹر تھے۔ ایک تو انہوں نے مجھے دے دیا تھا اور دوسرا ان کے پاس ہی رہا جس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ شاید وہ رجسٹر ہاشمی صاحب کے ہاتھ بھی نہ لگ سکا ورنہ وہ

Marfat.com

کہیں اس کا ذکر ضرور کرتے۔ اور اس عاجز کے ساتھ کیونکہ ان کا مستقل رابطہ اور برابر خط و کتابت رہتی تھی کسی نہ کسی وقت ضرور لکھ دیتے یا بتا دیتے یا کسی جگہ نوٹ ہی کر رکھتے۔ چونکہ یہ رجسٹر جو ہمیں ملا تھا بھی کسی خوش خط دوست نے ہی نقل کیا تھا، اس لئے ہمیں اس کو مزید نقل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اور وہ اسی طرح کمپوزیٹر کو کمپوز کرنے کے لئے دے دیا گیا۔ اور ساتھ ہی تصحیح و تدوین کا کام بھی ہوتا رہا۔

چونکہ یہ مہتمم بالشان کام یعنی حضرت اقدس کے مکتوبات کو جمع و نقل کرنے کا کام ارشاد ہاشمی صاحب نے شروع کر رکھا تھا، اور اس سلسلے میں ایک چھوٹا سا مجموعہ (گوہر عمر) کے نام سے وہ شائع بھی کر چکے تھے، اور یہی کام کرتے کرتے وہ دنیا سے رخصت بھی ہو گئے۔ اگر چہ ہم ان کی نقول سے کوئی استفادہ نہیں کر سکے کیونکہ وہ ہم تک پہنچ ہی نہ سکیں تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر ہاشمی صاحب نے یہ محنت نہ کی ہوتی اور ان کے جمع کردہ خطوط کے پیکٹ ہم تک نہ پہنچے ہوتے جنہیں انہوں نے الگ الگ لفافوں میں بند کر کے ان پر مکتوب الیہ کا نام بھی لکھ رکھا تھا۔ بعض پیکٹوں کے اوپر قابل نقل اور بعض کے اوپر نا قابل نقل بھی لکھا ہوا تھا۔ اور ان میں سے کچھ خطوط انہوں نے ''گوہر عمر'' کے نام سے حضرت سجادہ نشین للہ شریف کے تعاون سے شائع نہ کر دیئے ہوتے تو یہ زیر نظر مجموعہ بھی کبھی اس قدر جامعیت سے ہدیۂ احباب نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ ان مکتوبات سے استفادہ کرتے ہوئے ناچیز مرتب ہذا کے ساتھ ارشاد ہاشمی صاحب کو بھی اپنی دعائے خیر میں ضرور یاد رکھیں۔ ھل جزاء الاحسان الاحسان

بہت کچھ دیا جس نے دل سے دعا دی

پیش نظر مجموعہ میں ''گوہر عمر'' کے نام سے شائع ہونے والے تمام مکتوبات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں کیونکہ اب اس کتابچہ کے دوبارہ شائع ہونے کا کوئی امکان ہے نہ اس کی ضرورت۔ بالخصوص جب وہ اس جامع مجموعہ میں ضم ہو کر بہتر انداز میں محفوظ ہو گیا ہے۔ اور ہاشمی صاحب کا نام بھی اس کے ساتھ ہی تازہ ہو گیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضرت اقدس کے ان کے علاوہ چند اور اہم مکتوبات (خطوط) بھی ہیں جن کا ذکر کرنا اشد ضروری ہے اور جن کے بغیر حضرت کے خطوط کا ذکر مکمل نہیں ہوتا اور نہ ہی آپ

Marfat.com

کی خطوط نویسی کا فن پوری طرح نکھر کر سامنے آتا ہے۔ ان میں ایک تو ''صراط مستقیم'' کے نام کا اہم اور مفصل مکتوب ہے جو ''انقلاب الحقیقت'' کے بعد سب سے پہلے شائع ہوا۔ یہ خط تحصیل پھالیہ کے ایک فاضل دوست چودھری نور عالم صاحب کے نام ہے۔ اور ۱۹۴۶ میں یعنی قیام پاکستان سے بھی پہلے ایک کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔ حضرت اقدس نے بعد میں اس کا ضمیمہ بھی لکھا جو پہلے ''نور اسلام'' میں اور بعد میں ''سلسبیل'' کے مختلف شماروں میں شائع ہوا۔ مگر افسوس کہ حضرت کے تذکرہ نگاروں کی نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔ اس لئے انہوں نے اسے صرف چالیس صفحہ کا ایک مکتوب ہی ظاہر کیا اور اپنی تحقیقات میں اس کے ضمیمہ اور تتمہ کا ذکر تک نہیں کیا جسے ساتھ ملا کر شائع کرنے سے ایک اچھی خاصی کتاب بنتی ہے۔ جو الحمد للہ ہماری تحقیق و تدوین کے ساتھ شائع ہو کر نزہت بخش ناظرین ہو چکی ہے۔

مکتوبات کا دوسرا اہم مجموعہ ''سلوک و مقصد سلوک'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کل سات مکتوبات پر مشتمل ہے۔ ان میں پہلا مکتوب تو حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف کے نام ہے اور باقی چھ مکاتیب حافظ سلطان بخش صاحب کے نام ہیں۔ یہ صاحب للہ شریف کے رہنے والے تھے۔ پرانے دور کے بی۔ اے اور ملٹری اکاؤنٹس میں ملازم تھے۔ لیکن شوق معرفت الٰہی جب دامن گیر ہوا تو ڈنگہ ضلع گجرات کے ایک بزرگ میاں محمد دین صاحب کے دامن ارادت سے وابستہ ہو گئے اور اپنے بعض دیگر پیر بھائیوں کی طرح کچھ ایسی گرمی کھا گئے کہ شرع شریف کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور عجیب و غریب قسم کی حرکات اور دعوے کرنے لگے۔ للہ شریف کے باشندے ہونے کی بنا پر ہمارے حضرت اقدس سے بھی واقف تھے اور آپ کی روحانیت اور علمیت کے بھی معترف تھے اس لئے آپ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور دعوت دی کہ ان کے مرشد کے پاس جا کر آپ بھی وہ کچھ دیکھیں جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی حضرت سے خط و کتابت بھی ہوئی۔ ان کی غیر شرعی حرکات کے بارے میں اخبارات میں بھی بہت کچھ چھپا تھا۔ بلکہ احتجاج بھی ہوا تھا۔ حضرت اقدس نے ان کے خطوط کے جواب میں سلوک اور مقصد سلوک کو واضح کیا۔ جو اسی نام سے ایک مستقل رسالہ کی صورت میں کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

ان کے علاوہ دو اہم خطوط حضرت اقدس کے ملک یوسف العزیز صاحب کے نام ہیں

Marfat.com

جوان کے استفسارات کے جواب میں لکھے۔ ملک صاحب محکمہ اوقاف میں آفیسر تھے اور بہت اچھا علمی و قلمی ذوق رکھتے تھے۔ ان کے چند مضامین ''سلسبیل'' میں بھی چھپ چکے ہیں۔ جن میں بالخصوص حضرت میاں صاحب شرقپوری قدس سرہٗ کے بارے میں ان کا مضمون یادگار حیثیت کا حامل ہے۔ ملک صاحب نے جبکہ وہ محکمہ اوقاف میں ملازم تھے حضرت اقدس کی کتاب ''طریقت کی حقیقت'' کا مطالعہ کیا جس میں حضرت نے نسبت موسوی، نسبت عیسوی اور نسبت محمدی کا فرق و امتیاز واضح فرمایا ہے۔ ملک صاحب کو جو اشکال پیدا ہوا اس کا جواب حضرت اقدس نے اپنے جوابی خط میں دیا۔ دوسرا اہم استفسار ملک صاحب کی طرف سے ''انقلاب الحقیقت'' کے مطالعہ کے بعد آیا۔ اور اس میں انہوں نے حقیقت الحقائق کے تخیل کے بارے میں پوچھا۔ حضرت اقدس کے یہ دونوں جوابی خطوط حقائق و معارف (مجموعہ مقالات) میں چھپ گئے تھے جو بجائے خود ایک مستقل کتاب کی حیثیت رکھتی ہے اور بار بار چھپ رہی ہے۔

مزید برآں ایک اہم خط (مکتوب گرامی) مدیر سلسبیل کے نام بھی ہے۔ جس میں آپ نے ادارۂ تصوف کی غرض و غایت اور مسلک طریقت کو واضح کیا ہے۔ یہ خط بھی حقائق و معارف کی زینت بن چکا ہے۔

پہلے یہ خیال تھا کہ یہ خطوط جن کا ابھی ذکر ہوا ہے بھی اس جامع مجموعہ میں شامل کر دیئے جائیں۔ اور ان کو اسی مقصد کے لئے کمپوز بھی کروالیا گیا تھا لیکن بعد میں موجودہ ضخامت کو دیکھ کر ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ چونکہ مذکورہ بالا خطوط مستقل کتابی صورت میں الگ الگ کتابچوں کی شکل میں اور حقائق و معارف (مجموعۂ مقالات) کے اندر شامل ہیں اور بار بار چھپ رہے ہیں اس لئے ان کو رہنے دیا جائے۔ البتہ قارئین کی رہنمائی کے لئے پیش لفظ میں اس کا ذکر ضرور کر دیا جائے تا کہ جن احباب کو شوق ہو، ان کو اپنی اصل کتابی شکل میں ملاحظہ فرمالیں۔

ہاشمی صاحب کے گھر سے دستیاب ہونے والے ان خطوط کے علاوہ بھی ہمیں کئی خطوط ملے۔ مثلاً جناب شیخ محمد امین صاحب کے نام خطوط جو 'امانت القلوب' کے نام سے اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ شیخ صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ جو ربط محبت تھا اور حضرت اقدس کو ان کے حال پر جو شفقت خاص تھی اس کا ایک زمانہ شاہد ہے اس کا مختصراً ذکر ضمیمہ جات میں شیخ صاحب کے

Marfat.com

تعارفی خاکہ میں بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ خطوط ان کے برادرزادہ کے ذریعے نہ ملتے تو ہم حضرت کے بارے میں بہت سی قیمتی معلومات سے محروم رہ جاتے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ حضرت اقدس کے صرف ان شخصیات کے نام اور صرف یہی خطوط نہیں تھے جو اس مجموعہ میں شامل ہیں بلکہ بہت سی شخصیات (برادران طریقت واحباب) اور بھی ہیں جن کو حضرت اقدس نے لکھا اور مسلسل لکھا۔ ان میں بعض کا ذکر تو ارشاد ہاشمی صاحب نے اپنی یادداشتوں (نوٹس) میں بھی کر رکھا ہے۔ مگر افسوس کہ ان کے نام خطوط ہم تک نہیں پہنچ سکے۔

اس کے علاوہ جن شخصیات کے نام خطوط ہم تک آئے ہیں ان میں بھی بہت سے خطوط تو جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہاشمی صاحب نے نقل کر کے الگ کر کے رکھ دیئے۔ مثلاً حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب سیددی رحمتہ اللہ علیہ کے علاوہ، ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب، حاجی معراج دین صاحب، حافظ محمد شریف صاحب، اور صوفی امام دین صاحب وغیرہ کے نام خطوط۔ مگر افسوس کہ ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب اور حاجی معراج دین صاحب کے نام تو صرف وہی خطوط ہمیں مل سکے جو ہاشمی صاحب نے انتخاب کر کے ''سلسبیل'' میں شائع کرا دیئے تھے۔۔ باقی حافظ محمد شریف صاحب اور صوفی امام دین وغیرہ کے نام خطوط ہمارے ہی ہاں سے ہاشمی صاحب لے کر گئے تھے۔ افسوس کہ ان سے بھی ہم محروم رہے۔ اور اس طرح باقی بہت سارے احباب کے جن میں تحصیل پھالیہ کے بہت سے دوست مثلاً جناب محمد بخشکیف عرفانی اور جناب علی محمد صاحب وغیرہ (بھیکھے وال) شامل ہیں۔ اگر یہ سارے خطوط ہمارے پاس ہوتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

ہمیں سب سے زیادہ افسوس حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب کے نام خطوط کا ہے۔ شاہ صاحب ایک مستند عالم دین اور بہترین قلم کار تھے اور حضرت اقدس کے ساتھ جب سے ان کا رابطہ قائم ہوا، پھر یہ دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا اور یہ تعلق یک طرفہ نہیں رہا تھا بلکہ اس میں ایک گونہ دو طرفگی پیدا ہو گئی تھی۔ جس کا اظہار حضرت اقدس کے ایک مکتوب گرامی کے زیب عنوان مصرعہ ''آیا کرو ادھر بھی میری جاں کبھی کبھی'' سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ شاہ صاحب اپنے ایک مضمون ''میرے تاثرات'' میں لکھا ہے کہ کہ حضرت کے بہت سے خطوط ان کے پاس موجود ہیں اور یہ خطوط ہاشمی صاحب ہی وہاں سے لے آئے (تمام یا جو کچھ انہیں مل سکے۔ جن میں چند تو نقل

Marfat.com

کر کے انہوں نے ''سلسبیل'' میں شائع بھی کر دیئے تھے اور بہت سے ایک رجسٹر میں الگ نقل کر رکھے تھے اور ایک پیکٹ جو ہمیں دستیاب ہو سکا ہے کے باہر لکھا ہوا ہے کہ حضرت صاحبزادہ سیدی کے نام حضرت اقدس بیربلوی کے وہ خطوط جو پڑھے نہیں جا سکے۔ اگر چہ ہم نے ان کو اپنی دانست کے مطابق پڑھ کر شامل کتاب بھی کر دیا ہے مگر سچ یہ ہے کہ ان سے پوری تسلی نہیں ہوئی۔ اور یہ حسرت بار بار دل سے اٹھتی ہے کہ کاش کہ یہ عظیم ذخیرہ محفوظ رہ سکتا۔ اور ہم اس سے محظوظ و مستفید ہوتے۔ راقم سطور نے ان کے بارے میں حضرت سیدی کے خلف الصدق اور جانشین حضرت صاحبزادہ محمد احمد خاں صاحب سے بہت کچھ استفسار کیا اور برابر کرتا رہا مگر انہوں نے بھی اس سلسلے میں افسوس کا اظہار کیا اور معذوری ظاہر کر دی۔ اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔

سب سے بڑھ کر حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب للّٰہی رحمتہ اللہ علیہ مسند آرائے علم و عرفان للہ شریف کے نام خطوط کا معاملہ ہے۔ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ حضرت اقدس کی خط و کتابت کوئی سر بستہ راز نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ کس طرح ان دونوں کا آپس میں مستقل اور مسلسل رابطہ رہتا تھا۔ بلکہ ان کے خلف الصدق اور سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ حسنات الرسول صاحب نے بتایا کہ ہر دوسرے تیسرے دن خط آتا جاتا تھا۔ بلکہ کئی کئی مرتبہ ایک سے زیادہ دو دو خط بھی آتے جاتے تھے۔ مگر افسوس کہ ان کے نام تمام خطوط ہمیں دستیاب نہیں ہو سکے۔ ہاشمی صاحب کے کسی نوٹ سے بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کے نام کتنے اور کس تعداد میں خطوط ان کے پاس تھے۔ تاہم یہ بھی ان کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب کے نام کچھ خطوط ''گوہر عمر'' میں ضرور شائع کر دیئے۔

ان کے علاوہ راقم سطور کا صاحبزادہ حسنات الرسول صاحب سے جب رابطہ قائم ہوا تو ان پر زور دیا گیا کہ حضرت صاحب (ان کے والد گرامی) کا ذوق علمی کچھ ایسا کم بھی نہیں تھا کہ حضرت اقدس کے خط پڑھ کر ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتے اور بالخصوص دونوں بزرگوں کے درمیان باہمی رابطہ محبت کے پیش نظر یہ امر انتہائی بعید از قیاس ہے۔ اس لئے خدارا ایک دفعہ حضرت کا اپنا ذخیرہ کتب و وثائق کھنگالیں ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ موتی ہمیں ایسے مل سکیں جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل و دماغ روشن ہوں۔ مجھے خوشی سے ناظرین کو بتانا پڑ رہا ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے میری درخواست کو شرف پذیرائی بخشا اور اپنے والد صاحب

Marfat.com

کے ذخیرہ کتب و وثائق کی انہوں نے از سر نو چھان بین کی جس کے نتیجے میں وہ جواہر ہمیں ملے جو اب ''جوہر محبوب'' کی زینت ہیں۔ یہ اگر چہ بہت زیادہ نہیں تاہم یہ بھی غنیمت ہیں۔ حضرت محبوب الرسول صاحب کا یہ پسندیدہ شعر جو کبھی کبھی وہ ہمارے حضرت اقدس کو بھی لکھا کرتے تھے آج انہی کے خطوط پر صادق آرہا ہے۔

قَلِیْلٌ مِنکَ یَکْفِیْنِی وَلٰکِنْ
قَلِیْلُکَ لَا یُقَالُ لَهٗ قَلِیْلٌ

آپ کا تھوڑا بھی میرے لئے کافی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ
آپ کے تھوڑے کو بھی تھوڑا نہیں کہا جا سکتا

بہت سے خطوط اور بھی ایسے ہیں جو حضرت اقدس نے اپنے خاص الخاص مخلصین و محبین کو لکھے مگر افسوس کہ وہ یا تو دستبرد ایام کا شکار ہو گئے یا ہماری ان تک رسائی نہ ہو سکی۔ ان میں وہ بیشمار خطوط ہیں جو کھوڑہ کے جناب ملک حبیب الرحمٰن صاحب کے نام لکھے گئے تھے۔ ملک صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ اور محکمہ تعلیم میں مختلف حیثیات و مناصب پر فائز رہے تھے۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ تعلق اس درجہ کا تھا کہ حضرت اقدس گرمیوں کا موسم اکثر انہی کے گھر گزارا کرتے تھے۔ اگر چہ حضرت کا کھانا پینا اپنا ہوتا تھا اور وہاں بھی آپ کا ہی لنگر روایتی وسعت و فراوانی کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا تھا لیکن ملک صاحب کا یہ ایثار کیا کم تھا کہ حضرت اقدس کے بمعہ اہل و عیال وہاں تشریف لے جانے پر اپنا وسیع گھر بار ان کے لئے خالی کر دیتے تھے اور خود اپنے بال بچوں کے ساتھ ایک یا دو مختصر اور چھوٹے کمروں پر گزارا کرتے تھے۔ ملک صاحب کا تعلق چونکہ تعلیم و تعلم سے تھا اس بنا پر بھی حضرت اقدس کو ان سے خصوصی ربط اور ہم آہنگی تھی۔ اور حضرت کو بھی ان کے حال پر خصوصی شفقت و عنایت تھی۔ ڈاکٹر عبید الرحمٰن صاحب انہی کے نور نظر اور لخت جگر تھے۔ جن کے نام خطوط ''حیات القلوب'' کے نام سے اب اس مجموعہ میں منقول ہیں۔ اور یہ وہی خطوط ہیں جو ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب ''فضل عمر'' میں شائع کر دیئے تھے۔ انہوں نے کئی اور بزرگوں کے نام خطوط بھی اپنی اس کتاب میں شامل کر رکھے ہیں۔ مثلاً حاجی فضل احمد صاحب جن کے ساتھ ان کی بیعت ثانی بھی تھی اور جن سے اجازت و خلافت بھی حاصل تھی ان کے بہت سے خطوط اور صوفی محمد اقبال صاحب کے خطوط بھی شامل ہیں۔ مگر افسوس کہ انہوں نے نہ تو اپنے والد

Marfat.com

گرامی کے خطوط اپنے نام دیئے اور نہ ہی اپنے والد صاحب کے نام حضرت اقدس کا کوئی خط دیا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی ذکر کیا ہے۔ البتہ ملک صاحب کے ایک رفیق خاص جو شاید ان کے شاگرد یا رفیق کار بھی رہ چکے ہیں۔ جناب عبدالخالق توکلی صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو کہ سلسبیل میں چھپا، ان خطوط کا بڑی محبت وعقیدت سے ذکر کیا ہے۔ توکلی صاحب لکھتے ہیں:

''تمام عمر حضرت صاحب کا ملک صاحب کے سات ذاتی لین دین معاملات کاروبار بھی رہا جو کہ ملک صاحب کے ساتھ آپ کی محبت و ربط کی دلیل ہے یعنی پیرِ کامل اپنے مرید صادق پر کس قدر مہربان تھے۔ آپ کے بے شمار مکتوبات شریف ملک صاحب کے پاس موجود ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً آپ نے ملک صاحب کی طرف تحریر فرمائے۔ مجھے ان کی زیارت و مطالعہ کا موقع نصیب ہوا۔ میں نے نوٹ کیا کہ حضرت کی تحریر ادبی، فنی، علمی اور روحانی ہر قسم کی خوبیوں سے پُر ہے۔ (سلسبیل دسمبر ۱۹۷۰ ص ۶۳)

اس کے بعد توکلی صاحب نے ان کے چند اقتباسات بھی دیئے ہیں جن سے ان خطوط کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

۱۔ پاکی دل ز ذکر رحمان است
۲۔ نفس کی بڑائی صرف کامل کی نگاہ سے جاتی ہے۔
۳۔ طریقت کی جان ادب ہے۔
۴۔ دعائے نیم شبی سے غافل نہ ہونا چاہیے۔
۵۔ چڑھا اُترا ہمیشہ رہا کرتا ہے اپنے کام میں کوشش چاہیے۔ آئندہ مالک کی مرضی۔
۶۔ ایثار یہ ہے کہ اپنا حق دوسرے کو پیش کر دیا جائے۔
۷۔ خیال کا دوام اور کوشش کا استمرار کام کو لے نکلتا ہے۔

الٰہی عاقبت محمود گرداں
بحقِ خواجگانِ نقشبنداں''
(ایضاً)

Marfat.com

راقم سطور نے ملک صاحب کے نام ان خطوط کے سلسلے میں ملک صاحب کے پوتے اور ڈاکٹر صاحب کے بڑے بیٹے مطیع الرحمٰن صاحب سے رابطہ کیا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے ذخیرہ کا جائزہ لیں اور اگر ضرورت ہو تو کھوڑہ میں اپنے تایا بزرگوار سجاد الرحمٰن صاحب کے گھر رابطہ کر کے ان خطوط کی اصل یا نقل مہیا کریں۔ مگر افسوس کہ مطیع الرحمٰن صاحب نے اس درخواست کو چنداں اہمیت نہ دی اور بات آئی گئی کر دی۔ اس سلسلے میں نہ تو ہمارے ساتھ مطلوبہ تعاون کیا اور نہ ہی یہ بتانے کی زحمت اٹھائی کہ ان خطوط کے حصول یا فراہمی کی کوئی صورت یا امید ہو سکتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب خود زندہ ہوتے تو یقیناً ہمارے ساتھ تعاون فرماتے۔

اس عہد میں الٰہی محبت کو کیا ہوا
چھوڑا وفا کو ان نے مروت کو کیا ہوا

دوسرے جن خطوط کے نہ ملنے کا راقم سطور کو از حد افسوس ہے وہ ہیں جو کہ حضرت مولانا قاضی محمد عبداللطیف صاحب سوہاوی (سوہاوہ، تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) رحمتہ اللہ علیہ کو اور ان کے خلف الصدق حضرت مولانا مفتی محمد زبیر صاحب کے نام لکھے گئے۔ قاضی صاحب کا تعلق اس علمی و دینی خاندان سے تھا جس کو حضرت مولانا محبوب عالم سوہاوی علیہ الرحمۃ سے خصوصی عزت و شہرت ملی۔ مولانا محبوب عالم، حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی قدس سرہٗ کے تلمیذ عزیز اور خلیفۂ مجاز بلکہ خلیفۂ اعظم تھے۔ بہترین عالم دین، محقق، شاعر اور قلم کار۔ ان کی ایک کتاب تفسیر سورۃ الفجر (عربی) پر پنجاب یونیورسٹی شعبہ عربی کے ایک طالب علم نے ایم۔اے کا مقالہ (تھیسس) بھی لکھا ہے اور اس کو ایڈٹ کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ قاضی عبداللطیف صاحب وہی ہیں جنہوں نے عربی زبان میں حضرت اقدس کا مرثیہ (الرثا لحضرت الاعلیٰ کے عنوان سے) لکھا ہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ رَزِیَّۃُ النَّعْیِ فُجَاءَ ۃً
مُتَوَقِّدٌ فِیْ الصَّدْرِ مِنْ جُمَرَاتِہٖ

یہ مرثیہ انہوں نے بہ نفس نفیس حضرت اقدس کے چہلم پر بھی پڑھا۔ قاضی صاحب بڑی لَے سے عربی مرثیہ پڑھتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ پنجابی زبان میں ترجمہ بصورت اشعار جو انہوں نے خود ہی کیا تھا بھی پڑھتے جاتے تو عجیب سماں پیدا ہو گیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ جب اپنی سادگی اور

84052

Marfat.com

سادہ لباسی کے ساتھ وہ سامنے سٹیج پر آئے اور پھر انہوں نے بزرگانہ ترنم کے ساتھ بڑے مزے اور لَے میں یہ مرثیہ پڑھنا شروع کیا تو یہ عاجز دم بخود ہو کے رہ گیا۔ اور میرے مشاہدہ کے مطابق سبھی حاضرین وسامعین اسی کیفیت دم بخودگی سے سرشار تھے۔ اور اس موقعہ پر کونسی آنکھ تھی جو اشکبار نہ تھی۔

اتنے بڑے پایے کا عالم اور اتنا زیادہ قدیمی تعلق۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ حضرت اقدس کے ساتھ ان کی خط وکتابت نہ ہوتی ہو اور حضرت اقدس کے ان کے نام کوئی خط یا خطوط نہ آتے ہوں۔ قاضی صاحب کے ایک خط کی نقل (فوٹو کاپی) بھی میرے پاس محفوظ ہے جو ان کے نورِ چشم حضرت مفتی محمد زبیر صاحب کے توسط سے مجھے ملی تھی۔ اس خط میں انہوں نے مفتی صاحب کو لکھا ہے:

''حضرت صاحب قبلہ مرحوم کے جتنے پرانے خطوط مجھے مل سکے ہیں سب یکجا نقل کر دیئے ہیں۔ آپ بھی جو آپ کے نام آئے ہیں تلاش کر کے ہمراہ لائیں تا کہ بطور یادگار نقل کئے جائیں۔ اور وقتاً فوقتاً رسالہ (سلسبیل) میں اشاعت کے لئے بھیجنے میں آسانی ہو۔'' (خط قاضی عبد اللطیف صاحب بنام مفتی محمد زبیر صاحب)

ہم نے ان خطوط کے بارے میں قاضی صاحب کے پوتے اور مفتی محمد زبیر صاحب کے بڑے بیٹے حافظ برکات احمد صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں ان خطوط کی ضرورت واہمیت بتاتے ہوئے تاکید کی کہ وہ تلاش وجستجو کر کے ان خطوط کی فراہمی کو ممکن بنائیں۔ مگر افسوس کہ انہوں نے تادم تحریر جوابی رابطہ نہیں کیا۔ صرف پہلے رابطہ پر اسی قدر بتانے پر اکتفا کیا کہ ہم کوشش کریں گے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ خطوط چچا صاحب مرحوم جناب عبدالرؤف صاحب کے گھر ہوں کیونکہ ان دنوں دادا بزرگوار انہی کے پاس قیام فرما تھے۔ جناب عبدالرؤف مرحوم کے گھر بھی رابطہ کیا مشکل یا ناممکن تھا۔ جہاں چاہ وہاں راہ۔ اگر براہ راست انہیں ذاتی طور پر اس سلسلہ میں کوئی مشکل یا دشواری درپیش تھی تو منڈی بہاؤالدین اور تحصیل پھالیہ تو ہمارے حضرت اقدس کے مریدوں سے بھرا پڑا ہے جن میں بہت سے مقتدر اور ذی وجاہت بزرگ بھی شامل ہیں انہی کے ذریعے ان میں سے کسی سے درخواست کر کے یہ فراہمی (بشرطیکہ وہ محفوظ رہے ہوں) ممکن بنائی جاسکتی تھی مگر افسوس کہ یہ حسرت ناتمام ہی رہی۔

Marfat.com

حضرت اقدس کے مکتوبات کے ضمن میں ایک اور اہم توضیح بھی مطلوب ہے اور وہ یہ کہ یاران طریقت کے حلقہ میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا تھا کہ حضرت مولانا و بالفضل اولا نا حاجی فضل احمد صاحب کے نام حضرت اقدس کے خطوط اول تو بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی رشد و ارشاد سے متعلق نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حاجی صاحب اکثر (تقریباً ہر ہفتہ کے آخر میں) بیربل شریف جایا کرتے تھے۔ اس لئے اس مسلسل حاضری کے دوران روحانی امور کی بابت جو کچھ دریافت کرنا ہوتا یا جس امر کی رشد و ہدایت کے لئے ضرورت ہوتی وہیں بالمشافہ اس کا ذکر ہو جاتا۔ مگر ناچیز راقم سطور کو یہ غلط فہمی جو دوسرے (بزرگ) یاران طریقت کی سنی سنائی تھی، وہ تو اسی وقت دور ہو گئی تھی جب میں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں بحیثیت استاد تبادلہ کے بعد چند دن حاجی صاحب کے پاس گزارے اور اسی کے دوران ان خطوط کی صندوقچی بھی ان کی اجازت سے حاصل کی اور ان میں سے اکثر و بیشتر خطوط میری نظر سے گزرے۔ میں نے ان میں سے چند اہم خطوط کو ایک بڑی نوٹ بک میں نقل بھی کیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ نقول بوجوہ محفوظ نہ رہ سکیں۔ اس کے بعد وہی صندوقچی ارشاد ہاشمی صاحب حاجی صاحب کی اجازت سے اپنے ساتھ گجرات لے گئے تھے جو حاجی صاحب کے وصال تک بلکہ اس کے بعد بھی انہی کے پاس رہی حتیٰ کہ ان کی وفات کے بعد حضرت حبیب شاہ صاحب یہ صندوقچی ہاشمی صاحب کے گھر سے واپس لائے۔ ہاشمی صاحب نے حاجی صاحب کے نام خطوط کے کئی الگ الگ پیکٹ بنا رکھے تھے اور بہت سے پیکٹوں کے اوپر ''نا قابل نقل'' کا سٹیکر لگا رکھا تھا۔ کئی پیکٹ ایسے بنائے جن کے اوپر ''قابل نقل'' اور کئی پیکٹوں کے اوپر ''جزوی طور پر قابل نقل'' کا نوٹ دیا ہوا تھا۔ چنانچہ سچی بات یہ ہے کہ جن پیکٹوں کو ہاشمی صاحب نے ''نا قابل نقل'' لکھ رکھا تھا ان کو تو کھولنے کی بھی اس عاجز کو ہمت نہیں ہوئی کیونکہ باقی خطوط بھی اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ قابو سے باہر ہو رہے تھے بلکہ سب سے زیادہ محنت انہی خطوط پر کرنا پڑی اور خاص طور پر ان کی ترتیب سب سے بڑا مسئلہ بنی رہی۔ بلاشبہ بھاری بھر کم تعداد میں ان خطوط کو دیکھ کر اندازہ ہوا ہے کہ جس طرح حاجی صاحب کی شخصیت پورے حلقہ میں منفرد و ممتاز اور ہر لحاظ سے سربرآوردہ تھی یہی حال ان کے نام خطوط کا بھی ہے۔ حاجی صاحب کے بارے میں حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ میرے سارے مرید ایک طرف اور حاجی فضل احمد صاحب ایک طرف پھر بھی یہ باقی سب مریدوں پر بھاری ہیں۔ برادر طریقت پروفیسر غلام عابد صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے

Marfat.com

جمعہ کے وعظ میں ارشاد فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا ہی تھا جیسا کہ حاجی فضل احمد صاحب کا میرے ساتھ ہے۔ پیر و مرشد پر جان و مال کو سب سے زیادہ نثار کرنے والے اور نسبت صدیقی کے حامل حاجی فضل احمد صاحب کے نام خطوط سے بھی اس نسبت خصوصی کی تصدیق ہوتی ہے اور حاجی صاحب کے نام خطوط کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے باقی تمام احباب کے نام خطوط پر بھاری ہیں۔

عیاں را چہ بیان

اس کے ساتھ ہی ایک اور بڑی اہم غلطی کا ازالہ بھی مقصود ہے۔ حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف کے نام حضرت اقدس کے جو خطوط ''گوہر مطلوب'' کے نام سے اس مجموعہ میں شامل ہیں یہ بنیادی طور پر وہی ہیں جو ارشاد ہاشمی صاحب نے عاجز کے مشورہ اور تعاون سے دیگر بزرگوں حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب اور حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین شاہ صاحب کے نام خطوط سے ملا کر ''گوہر عمر'' کے نام سے شائع کئے تھے۔ ہاشمی صاحب نے جس ترتیب سے انہیں جمع کیا تھا، ابتدائی طور پر اسی پر اعتماد کرتے ہوئے ہم نے بھی وہی ترتیب قائم رکھی کیونکہ دوسرے بزرگوں حضرت محبوب الرسول صاحب اور حضرت صدیق احمد صاحب کے برعکس اس میں کسی قسم کا کوئی اضافہ پیش نظر نہیں تھا۔ لیکن دوسری دفعہ پروف پڑھتے ہوئے راقم سطور کو کم از کم ایک خط کے بارے میں محسوس ہوا کہ حضرت مطلوب الرسول صاحب کے نام نہیں بلکہ حضرت محبوب الرسول صاحب کے نام ہے۔ کیونکہ اس میں ایک سجادہ نشین کا ذکر ہے جن کو کھوڑہ آنے کی آپ نے دعوت دی تھی۔ اور للہ شریف میں بحمد للہ سجادہ نشین ایک ہی ہوتا ہے۔ گو باقی حضرات حسب ذوق و استعداد اپنی مسند ارشاد پر متمکن اور جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اپنا الگ الگ سلسلۂ ارادت بھی رکھتے ہیں، چنانچہ جب میرا شک یقین میں بدلتا ہوا نظر آیا تو میں نے حضرت مطلوب الرسول صاحب سے اس بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے اپنے جوابی نوازش نامہ میں بدیں الفاظ حقیقت حال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

''حضرت بیربلوی کے جس مکتوب گرامی کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ میرے نام نہیں ہے بلکہ وہ عم محترم (حضرت محبوب الرسول صاحب) جو حضرت محفوظ کے بڑے بے تکلف دوست بھی تھے ان کے نام ہے، اور سجادہ نشین کا ہے اور اس

Marfat.com

اشارہ اس ناکارہ کی طرف ہے کیونکہ اس ارشاد کے بعد میں کھوڑہ میں
حاضر بھی ہوا تھا۔ ہاشمی مرحوم کو غلطی ہوئی۔'' (مکتوب محررہ ۲۳ اپریل ۲۰۱۰)

افسوس کہ یہ جوابی نواش نامہ ایک ایسے وقت پر آیا جبکہ باقی تمام کتاب (ماسوائے ابتدائی و اختتامی اوراق کے) حتمی شکل پا چکی تھی۔ اگر ہم اس خط کو ایک جگہ (گوہر مطلوب) سے نکال کر دوسری جگہ (جوہر محبوب) میں رکھتے تو ساری سیٹنگ متاثر ہوتی جس کے لئے ہمارا کمپوزیٹر تیار نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ پیش لفظ میں ہی اس کی وضاحت کر دی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی کوئی خط، خطوط ایسے ہوں، جو ہوں تو حضرت محبوب الرسول صاحب کے نام لیکن غلطی سے حضرت مطلوب الرسول صاحب کے نام خطوط میں شامل کر دیئے گئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے کچھ کم تعجب انگیز نہیں کہ یہ کتابچہ (گوہر عمر) ۱۹۸۵ میں چھپا تھا لیکن آج تک کسی بزرگ نے اس غلطی کی نشاندہی نہیں کی اور اب راقم سطور ہی کے حصہ میں یہ سعادت آ رہی ہے۔

اقبال تن آساں تھا، تن آسانوں کے کام آیا

ایک اور اہم خط ایسا ہے جس کا اندراج حصہ مکتوبات میں نہیں ہوسکا یہاں مگر اس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں۔ یہ خط حضرت اقدس نے صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب سجادہ نشین شرقپور شریف کو جبکہ وہ بکھر بار شاہپور، کے دورے پر تشریف لائے ہوئے تھے اور کسی وجہ سے ان کا بیربل شریف جانے کا پروگرام نہیں تھا جو کہ بالکل ہی قریب پڑتا ہے۔ مولوی عبدالخالق صاحب ساکن بکھر بار جو کہ حضرت اقدس کے مخلص ترین احباب میں سے تھے ان کا عندیہ معلوم کر کے بیربل شریف حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حقیقت حال عرض کی۔ پھر انہی کی تجویز اور مشورہ سے حضرت اقدس نے صاحبزادہ صاحب کو ایک خط بصورت رقعہ لکھا جو انتہائی مختصر بھی ہے اور بے حد جامعہ بھی یہ دوسطری خط یا رقعہ بصیرت و فراست کا آئینہ دار اور فصاحت و بلاغت کا شہکار ہے وہو ھذا۔

''محترم صاحبزادہ میاں صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ!
معلوم ہوا ہے کہ آپ ہمارے علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔ اگر غریب خانہ کو بھی رونق بخشیں تو کلاہ دہقان بلند ہو جائے گا۔ والسلام محمد عمر''

Marfat.com

اگر چہ حضرت اقدس کے تمام خطوط رشد و ہدایت کے انوار سے مملو اور ایک سے ایک بڑھ کر ہیں اور ہر مکتوب بجائے خود اہم ہے لیکن ہمیں جن خطوط کے نہ ملنے کا سب سے زیادہ افسوس ہوا ہے وہ سفر حج کے دوران حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے نام لکھے گئے بہت سے خطوط ہیں۔ صاحبزادہ کے نام جو پہلا خط ''سرمایۂ سعادت'' میں موجود ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس نے بہت سے خطوط اس سے پہلے بھی انہیں لکھے تھے جس میں سفر حج کے مشاہدات و واردات اور گھریلو معاملات کے بارے میں مختلف ہدایات و ارشادات مذکور ہوئے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ اہم ترین خطوط ہم تک نہیں پہنچ سکے۔ یہ ایک دو خط بھی حاجی صاحب کی محبت و مروت کے کرشمے ہیں۔ حاجی صاحب کو اپنے پیر و مرشد کے ساتھ جو عشق جنوں آمیز تھا اس سے کون ناواقف ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ حاجی صاحب نے اپنا سب کچھ جان و مال حضرت اقدس پر نثار کر رکھا تھا۔ انہیں حضرت کے علوم و معارف افکار و نظریات اور مشاہدات و واردات سے دلچسپی تو تھی ہی حضرت کی شخصیت اور سراپائے جمیل سے بھی محبت تھی۔ ہم نے اکثر دیکھا کہ وہ حضرت اقدس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ہوں ہوں کر رہے ہوتے تھے۔ حضرت جب کبھی حجامت بنواتے تو آپ کے گرنے والے بال اور تراشے گئے ناخن بھی اٹھا لیتے اور حضرت کے استعمال شدہ کپڑے کا کوئی ٹکڑا ملتا تو وہ بھی ہاتھوں سے نہ جانے دیتے اور ان کو تبرک کے طور پر محفوظ کر لیتے۔ ہم نے ادارۂ تصوف کے دفتر میں قیام کے دوران ان کے ذاتی ذخیرہ (ریکارڈ) میں حضرت کے بہت سے ایسے تبرکات دیکھے ہیں جن سے حاجی صاحب کے پیر و مرشد کے ساتھ عشق کا اندازہ ہوتا ہے۔ چونکہ حاجی صاحب کا بیربل شریف برابر (ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ) آنا جانا لگا رہتا تھا اس لئے وہاں حاضری کے دوران ان کو شیخ سے متعلقہ کاغذات کے کوئی پرزے بھی ملتے تو لے آتے انہیں حرز جان بنا کر لیتے۔ جس طرح ان کے نام خطوط کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے حضرت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی تحریر بھی کو ضائع نہیں ہونے دیا، اور آپ کی طرف سے چند حرفی اطلاع نامہ بھی ملا تو اسے محفوظ رکھا ہے۔ اسی طرح وہ حضرت اقدس کا کوئی خط خواہ کسی نام سے ملتا تو اسے بھی محفوظ کر لیتے۔ مولوی غلام محمود صاحب جبکہ وہ لاہور میں بغرض علاج آئے ہوئے تھے کو جب حضرت اقدس کا مکتوب گرامی ملا تو حاجی صاحب نے اسے بھی محفوظ کر لیا۔ اور مولوی صاحب کے نام یہ وہ واحد خط ہے جو محفوظ رہ سکا ہے یا ہم تک پہنچ سکا ہے اور اس

Marfat.com

مجموعہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔اسی طرح دیگر کئی بزرگوں مثلاً قاضی غلام رسول صاحب وغیرہ کے نام خطوط۔اپنی اسی محبت اور دلچسپی کی بناء پر جب وہ حج کے بعد بیربل شریف حاضر ہوئے تو صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے نام یہ خطوط بھی ان کے ہاتھ لگے اور انہوں نے چوم کر گلے لگا لئے۔ چنانچہ اب یہ دو یادگار خط حاجی صاحب کی محبت وعقیدت کی نشانی کے طور پر اس نادر مجموعہ میں شامل ہیں۔کاش کہ حضرت اقدس کے باقی خطوط بھی جو سفر حج کے دوران صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرف لکھے گئے ہمیں دستیاب ہوتے تو ایک بہت بڑا ذخیرہ معلومات ہمارے سامنے ہوتا اور ہمارے لئے رشد وہدایت کا بہت بڑا سامان مہیا ہو جاتا۔مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

انوار وتجلیات (مجموعہ مکتوبات) کی جمع وتدوین اور کمپوزنگ کا آغاز ہاشمی صاحب کی وفات کے بعد ۱۹۹۹ میں زاویہ والوں کے تعاون سے شروع ہوا لیکن بوجوہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔اور درحقیقت جو مالک نے کیا وہی بہتر ہے۔اس وقت تک حضرت حبیب شاہ صاحب ہاشمی صاحب مرحوم کے گھر سے وہ عظیم ذخیرہ نہ لا سکے تھے جو اس مجموعے میں شامل ہو رہا ہے۔اس کے بعد ۲۰۰۳ میں ایک مرتبہ پھر یہ کوشش شروع کی گئی اور مکتوبات دوبارہ کمپوز کروائے گئے مگر افسوس کہ یہ کوشش بھی تشنۂ تکمیل رہی۔تیسری دفعہ پچھلے سال گذشتہ ۲۰۰۹ء میں حج بیت اللہ سے واپسی کے بعد ایک مرتبہ پھر میں نے اس کار عظیم اور پہاڑ جیسے مشکل کام کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔یہ کام قریب الاختتام تھا کہ کچھ عرس مبارک قریب آ جانے کی وجہ سے اور کچھ دوستوں اور کرمفرماؤں کی مہربانی سے پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔اب چوتھی دفعہ پھر یہ عظیم کام سرانجام دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہنے کو تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ڈاکٹر نے کیا کمال کیا بجز اس کے کہ مکتوبات نقل کئے اور انہیں کمپوز کر کے شائع کر دیا۔اور اس جمع وترتیب میں ڈاکٹر ہی کی کیا اجارہ داری ہے کوئی خط آگے کوئی پیچھے کر کے نئے نام سے یا نئے مرتب کے نام سے اس کو شائع کیا جا سکتا ہے۔لیکن نہیں دوستو نہیں! یہ کام ایسا ہے جس میں بڑی جگر کاوی اور دماغ سوزی کرنا پڑتی ہے اور مدت مدید تک ذہن اور ہاتھ کو جنبش دینا پڑتی ہے۔اور پھر کہیں جا کر ایسا کام ہوتا ہے۔آپ نے یہ شعر تو سن ہی رکھا ہوگا۔

Marfat.com

درد دل کے واسطے صندل لگانا ہے مفید
اس کا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

یہ الگ بات ہے کہ کوئی محنت پر ڈاکہ ڈالنے اور کسی کی ریاضت پر شب خون مارنے کی فکر میں ہو۔ جیسا کہ آج کل کئی نام نہاد محققین اور ناشرین کر رہے ہیں کہ کام کسی کا اور ذرا سا پیچھے کر کے نام کسی اور کا۔ بلکہ کچھ مضمون آگے پیچھے کرنے کی تکلیف بھی خواہ مخواہ ہی کر لی جاتی ہے۔

بسے نا دیدنی ہا دیدہ ام من
مرا اے کاشکے مادر نزادے

یہ ذہنی بد دیانتی (intellectual dishonesty) کی بدترین مثال ہے۔ معلوم نہیں ان حضرات (دوستوں) کو آخرت کی کوئی فکر اور جوابدہی کا ذرہ سا احساس بھی ہے یا نہیں اور معلوم نہیں کل بروز محشر، داورِ محشر کے حضور کیا منہ لے کر جائیں گے اور اپنی ان بد دیانتیوں اور نادانیوں کا کیا جواب دیں گے۔

ہاں..... اور اگر یہ کام اتنا ہی آسان ہوتا تو جناب ارشاد احمد ہاشمی سالہا سال تک یہی کام کرتے کرتے دنیا سے یونہی رخصت نہ ہو جاتے۔ جہاں تک اس عاجز کے علم اور رابطہ کا تعلق ہے، ہاشمی صاحب عمر کے آخری سالوں میں خاص طور پر جب سے انہوں نے ''گوہر عمر'' کے نام سے ایک چھوٹا سا مجموعہ مکتوبات شائع کیا تھا، اسی کام میں دن رات لگے رہے اور یہی کام کرتے کرتے بالآخر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ افسوس کہ زندگی میں وہ ان مکتوبات کو اپنی آخری آرزو کے مطابق مکمل اور مطبوع صورت میں نہ دیکھ سکے۔

برد بگور غریبانِ شہر و سیرے کن
ببیں کہ نقش املہا چہ باطل افتاد است

اس ضروری گزارش احوال واقعی کے بعد ایک ایسا کام آپ کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے جس میں کسی ایک آدمی کی سوچ بچار اور کد و کاوش کارفرما نہیں بلکہ کئی بزرگوں کی خصوصی دعائیں، کئی دوستوں کی نیک تمنائیں اور کئی ساتھیوں کی انتھک ریاضتوں، بالخصوص برادر بزرگ ارشاد ہاشمی صاحب کی شبانہ روز محنت اور ریاضت کو بے حد دخل ہے۔ اگرچہ جیسا کہ اوپر بھی

Marfat.com

وضاحت ہوئی کہ ہم ہاشمی صاحب کی محنت اور احتیاط سے تیار کردہ نقول سے محروم رہے ہیں۔ تاہم ان کی یہ محنت اور احسان ہی کیا کم ہے کہ وہ گھر سے نکلے، مختلف دوستوں اور بزرگوں کے پاس پہنچے اور پھر وہ کچھ جمع کر دیا جو آج سارے کا سارا نہیں تو اس کا بہت سا حصہ ہمارے کام آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے برزخی درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین!

میں اس کے علاوہ ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اس عظیم اور پہاڑ جیسے مشکل کام کے دوران اپنے حسن تعاون سے نوازا اور اپنی نیک تمناؤں اور پرخلوص دعاؤں سے نوازا۔ بالخصوص حضرت حبیب شاہ صاحب ہمارے شکریے کے خصوصی مستحق ہیں جن کے توسط شریف سے یہ ذخیرۂ مکتوبات ہم تک پہنچا جس میں بہت کچھ مزید ملا کر یہ جامع مجموعۂ مکتوبات ''انوار و تجلیات'' دن کی روشنی دیکھ رہا ہے۔

سب سے آخر میں، لیکن سب سے بڑھ کر حضرت والا جاہ صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب مرکزی سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مرتضویہ عمریہ بیربل شریف کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب ہے جن کی سرپرستی میں یہ کارِ خیر انجام پذیر ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان کی پرخلوص دعائیں اور نیک تمنائیں ہمارے شامل حال نہ ہوتیں تو یہ کارِ عظیم شاید پایۂ تکمیل تک نہ پہنچتا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمیں صاحبزادہ صاحب کے محبِ خاص اور دستِ راست جناب نجابت علی تارڑ صاحب کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے جن کی محبت و مروت اور محنت و ریاضت سے یہ عظیم مجموعۂ مکتوبات حضور قبلہ عالم قدس سرہٗ کے سالانہ عرس مبارک ۲۰۱۰ء کے موقع پر ہدیۂ احباب ہو رہا ہے۔

احقر عباد المالک **محمد طفیل سالک** حفظہٗ اللہ عن المہالک

۱۸ اپریل ۲۰۱۰ء

۳۹۔ قطب بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

Marfat.com

سخنانِ چند

چند تصویر بتاں اور چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

Marfat.com

اس دور میں اصول کے طور پر یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ خطوط ایک ایسی تحریر ہے جو کہ لکھنے والی کی سیرت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی ادب میں بالعموم اور دینی ادب تصوف میں بالخصوص مکتوبات (خطوط) کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ قرآن حکیم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط (کتاب) کا ذکر ہے جو انہوں نے ملکہ بلقیس کو ہدہد کے ذریعے بھیجا تھا۔ جس کے بارے میں بلقیس نے اپنے درباری امراء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا:

قَالَتْ يَاَيُّهَا الْمَلَاءُ اِنِّی اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ. اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِی مُسْلِمِیْنَ.

اے اہل دربار! میرے پاس ایک قابل عزت خط بھیجا گیا ہے اور یہ خط حضرت سلیمان کی طرف سے ہے۔ جس کی عبارت ہے اللہ کے نام سے جو کہ نہایت مہربان انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ یہ کہ تم میرے سامنے علو (برتری) کا مظاہرہ نہ کرو اور فرمانبردار بن کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ۔

اس خط کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہری حضرت قاضی ثناء اللہ مظہری پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"یہ کلام انتہائی مختصر ہونے کے باوجود مقصد پر پوری پوری دلالت کر رہا ہے۔ اول بسم اللہ ہے جو اللہ کی ذات وصفات پر صریحاً دلالت کر رہی ہے اور التزاماً بھی۔ پھر تکبر کی ممانعت ہے۔ تکبر تمام بری خصلتوں کو جنم دینے والا ہے۔ پھر ایمان واطاعت کا حکم ہے جو تمام فضائل کو جامع ہے۔ اس کالم میں پہلے اپنی رسالت کو ثابت کیا ہے پھر اطاعت کا حکم دیا ہے۔ دلیلِ رسالت بیان کئے بغیر اطاعت کا حکم نہیں دیا ورنہ یہ تقلید محض کی استدعا ہوتی ہے۔ خط کو اس طرح سے پہنچوانا خود رسالت کی بڑی دلیل ہے۔ (سبحان اللہ!)

حضور جان عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خطوط جو آنحضور نے مختلف سلاطین عالم کو تبلیغ رسالت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اور پیغامِ دعوت وہدایت دیتے ہوئے لکھے تھے سیرت النبی بلکہ تاریخ انسانی کا روشن ترین باب ہیں۔ آپ کا خط جو آپ نے قیصر روم ہرقل کو ارسال فرمایا اس کا متن حسب ذیل ہے:

Marfat.com

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ہرقل کی طرف جو روم کا بڑا اور سردار ہے، سلامتی اس شخص کے لئے ہے جو ہدایت اختیار کرے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمہ یعنی (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں، تو اسلام لے آ تا کہ سلامتی سے رہے اور حق تعالیٰ شانہ دوہرا اجر تجھ کو عطا فرمائے (کہ اہل کتاب کے لئے دوہرا اجر ہے جیسا کہ کلام پاک میں سورۃ حدید کے ختم پر اس کا ذکر ہے) اور اگر تو روگردانی کرے تو تیرے ماتحت زراعت پیشہ لوگوں کا وبال بھی تجھ پر ہوگا۔ اے اہل کتاب آؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے اور وہ توحید ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں، اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائے (جیسا کہ احبار اور رہبان کو بنایا جاتا تھا)، اگر اس کے بعد بھی وہ اہلِ کتاب روگردانی کریں تو مسلمانو! تم ان سے کہہ دو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں۔''

یہ نامۂ مبارک جب قیصر روم کو موصول ہوا تو اس نے تحقیق حق کے لئے اہل دربار سے دریافت کیا کہ اگر عرب کا کوئی وفد یا آدمی یہاں آیا ہو تو اسے دربار شاہی میں حاضر کیا جائے تا کہ داعی (صاحب مکتوب) کے بارے میں معلوم کیا جا سکے۔ حضرت ابوسفیان بن حرب اس وقت وہاں ایک تجارتی وفد کے ہمراہ گئے ہوئے تھے جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ قیصر روم نے انہیں دربار میں طلب کیا اور ان سے داعی حق صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ سوالات کئے جن میں سے ایک تھا کہ کیا نبوت کے اس مدعی نے کبھی جھوٹ بھی بولا ہے۔ ابوسفیان نے برملا اعتراف کیا کہ کبھی نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی بدعہدی بھی کی ہے یعنی وعدہ کر کے توڑ بھی دیا ہے۔ ابوسفیان نے تسلیم کیا کہ اب تک انہوں نے کبھی وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اب ایک معاہدہ ہمارا ان کے ساتھ ہوا ہے ابھی دیکھنا باقی ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا کہ اس نئے نبی کے پیروکار کیسے ہیں یعنی ان کی معاشی و مادی حیثیت کیا

Marfat.com

ہے۔ابوسفیان نے کہا اکثریت غریب اور بے کس لوگوں کی ہے۔ ہرقل نے پھر پوچھا کہ کیا کبھی ان کا کوئی پیروکار اپنے دین سے پھر بھی گیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہرگز نہیں۔ بلکہ ہماری تمام تر سختیوں اور مخالفتوں کے باوجود جو بھی ایک دفعہ ان کے حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے پھرنے کا نام نہیں لیتا اور کوئی ترغیب وتحریض اور تخویف وتوعیدا سے اسلام سے منحرف نہیں کرسکتی اور راہ حق سے نہیں ہٹا سکتی۔ ہرقل نے سن کر کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر سچ ہے اور جو علامات تم نے بتائی ہیں وہ سب سچے نبیوں کی علامات ہیں۔اور یہ بھی سچے نبی کی نشانی ہے کہ جو ایک دفعہ ان کی محبت کا اسیر بنتا ہے تو پھر اس حلقہ سے کبھی نہیں نکلتا۔

تاریخ نے خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا وہ خط بھی محفوظ کیا ہے جو انہوں نے کسی انسان کو نہیں بلکہ دریائے نیل کو لکھا تھا۔ اور جو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اس خط کے جواب میں تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ اہالیان مصر ازمنۂ قدیم سے ایک مشرکانہ رسم پر عمل کرتے چلے آتے ہیں کہ ہر سال کسی انسانی جان (لڑکی) کو بنا سنوار کر ڈھول ڈھمکے کے ساتھ عید کا سا جشن مناتے ہوئے لاکر دریائے نیل میں زندہ پھینک دیتے ہیں اور اپنے اس قدیم مشرکانہ عقیدہ کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے نیل کے دیوتا کو خوش کردیا ہے۔اب وہ سال بھر پایاب (خشک) نہیں ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو براہ راست ہادیٔ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض ہدایت پانے والوں اور فہم دین حاصل کرنے والوں میں پیش پیش تھے نے جواب میں جو خط لکھا وہ حضرت عمرو بن العاص کی بجائے دریائے نیل کے نام ہے۔خط کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔
اگر تو اپنے مرضی سے بہتا تھا تو ہمیں تیرے بہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور
اگر اللہ کی مرضی سے بہتا تھا تو ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیشہ بہتا
رہے اور کبھی پایاب نہ ہو۔ (ملخصاً مفہوماً)

حضرت عمر فاروق نے اس کے ساتھ ہی حضرت عمرو بن العاص کو یہ حکم دیا کہ وہ اہل مصر کو اس رسم بد انسان کشی سے روک دیں اور اس کی بجائے ان کا یہ خط دریائے نیل میں لے جا کر

Marfat.com

ڈال دیں۔ چشم فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ وہی دریائے نیل جہاں صدیوں سے ہر سال ایک زندہ انسان کو بھینٹ چڑھا دیا جاتا تھا۔ اب حضرت عمر کا خط جونہی اس میں ڈالا گیا تو وہ اس زور سے بہنے لگا کہ پہلے کبھی نہیں بہا تھا اور وہ دن گیا اور آج کا دن آیا دریائے نیل کبھی پایاب (خشک) بھی نہیں ہوا۔ سچ یہ ہے کہ مرد مومن جو کہ نائب حق ہوتا ہے کی سلطنت و حکومت صرف انسانوں پر ہی نہیں ہوتی بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہوتی ہے۔ اقبال مرحوم نے سچ کہا:

نائب حق در جہاں بودن خوش است
بر عناصر حکمران بودن خوش است

دینی ادب میں (بحیثیت مجموعی) خطوط کی جو اہمیت عہد نبوت کے بعد دور خلافت میں رہی ہے اس پر سطور بالا میں روشنی ڈالی جا چکی۔ تصوف جو کہ دین کا اہم ترین شعبہ بلکہ روح دین ہے، کے اکابر نے بھی خطوط نویسی کے ذریعے خلق خدا کی ہدایت و ارشادِ خلق کا سلسلہ ہر دور میں باقاعدگی سے جاری رکھا۔ افسوس کہ تصوف کے ابتدائی دور کے خطوط کا کوئی قابل اعتماد ذخیرہ (ریکارڈ) ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ تاہم برصغیر میں خصوصیت سے خطوط نویسی کے طریقہ کار کو دعوت و ارشاد کے ایک اہم ذریعہ اور آلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے مکتوبات صدی تو ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز کے مکتوبات (خطوط) کو بھی تاریخ نے محفوظ رکھا ہے جس کے اقتباسات کے ترجمہ پر مشتمل حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے فوائد کا ایک مجموعہ نواب معشوق یار جنگ نے کیا اور حیدر آباد دکن سے شائع ہوا اور جس کی ایک نقل (ری پرنٹ) لاہور کے ایک قدیم اشاعتی ادارہ نے بھی شائع کی تھی جو ہماری نظر سے گزری چکی ہے۔

حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر کا وہ خط جو انہوں نے ایک شعر کی صورت میں حاکم وقت کو لکھا تھا۔ جب ان کے ایک مرید نے ان سے شکایت کی تھی کہ کوتوال شہر نے اس کی برسر عام تادیب کی ہے تو حضرت بوعلی شاہ قلندر نے سلطان وقت کو لکھا:

باز خواں ایں عاملے بد گوہرے
ورنہ ملک تو دہم با دیگرے

Marfat.com

حاکم وقت یہ پڑھتے ہی لرزہ براندام ہو گیا۔ اور فوراً اس کو توال کو معزول کر دیا۔

برصغیر میں دینی دعوت وعزیمت کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جس طرح چشتی صوفیا کے ہاں ملفوظات کو ہمیشہ بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور ان کے ملفوظات مختلف ادوار میں مرتب ہو کر عوام وخواص میں ذہنی و روحانی (قلبی) انقلاب برپا کرتے رہے ہیں۔ اس طرح نقشبندی صوفیا کے ہاں مکتوبات ہی کو بطور خاص دعوتِ دینی (روحانی، اصلاحی اور اخلاقی) کے فروغ کے اہم ترین ذریعے کے طور پر اپنایا جاتا رہا ہے۔

خاص طور پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہٗ النورانی کے تاریخی مکتوبات سے کون ناواقف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کی تجدیدی دعوت اور اصلاحی تحریک کا سب سے بڑا ذریعہ وآلہ ان کے یہی مکتوبات تھے جو انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے مریدین ومتوسلین اور سالکین طریقت کو تصوف اور عقائد کے موضوعات پر لکھے بلکہ عمائد وارا کین سلطنت کو بھی لکھے، جن میں انہیں اکبری الحاد (دین اکبری) کی حشر سامانیوں کا مقابلہ کرنے اور خاتمہ کرنے اور اسلام کو بطور ایک قوت غالبہ وحاکمہ کے برصغیر میں نافذ کرنے کی دعوت دی۔ ان مکتوبات کو نہ صرف یہ کہ مکتوب الیہ تک بھیجا جاتا تھا بلکہ ان کی نقول کروا کے دیگر مختلف افراد واشخاص کو بھی ارسال کی جاتی تھیں۔ اور اس طرح مجدد صاحب کی یہ عظیم تجدیدی اور اصلاحی تحریک انہی مہتم بالشان مکتوبات کے ذریعہ ہی آگے بڑھی اور بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ بعد میں حضرت مجدد صاحب کے فرزندان عالی مقام اور نبیرگان ذوی الاحتشام نے بھی خطوط کے ذریعے توسیع دعوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ لیکن ان کے خطوط کا موضوع زیادہ تر تصوف (اصلاح اخلاق وتہذیب نفس) ہی ہے۔ ان کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی خطوط ہی کو اپنی اصلاحی سیاسی ودینی دعوت وتحریک کا ذریعہ بنایا۔ انہوں نے خطوط ہی کے ذریعے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی کہ وہ برصغیر میں سلطنت اسلامی کو مستحکم کرنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ بالآخر انہی کی دعوت پر ابدالی یہاں آیا جس کے نتیجے میں برصغیر کا سیاسی ودینی نقشہ تبدیل ہو کے رہ گیا۔

شاہ ولی اللہ کے بعد بھی صوفیا ومشائخ نے خطوط کے طریقہ کار کو دعوت دینی (اصلاحی و روحانی) کے فروغ کے لئے کامیابی سے استعمال کیا۔ اگرچہ حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد و

Marfat.com

مشائخ کے خطوط اکثر و بیشتر مقامات تصوف و ارادت سلوک اور مسائل دینی (فقہی) کے اردگرد ہی گھومتے رہے۔ جس کی صدائے بازگشت ہمیں بعد کے ممتاز نقشبندی مجددی مشائخ حضرت شاہ غلام علی شاہ دہلوی، حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری، حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی اور حضرت خواجہ غلام مرتضٰی بیربلوی قدس سرہم کے مکتوبات (خطوط) میں بھی ملتی ہے۔

موخر الذکر خطوط کے بارے میں خاص طور پر حضرت اقدس علیہ الرحمہ نے ''انقلاب'' میں لکھا ہے کہ دور متاخر میں ان مکتوبات کی مثال نہیں ملتی۔ اور اعراض ماسوا پیدا کرنے میں یہ مکتوبات اپنا جواب نہیں رکھتے۔ اپنے روحانی سفر (سیر وسلوک) کے دوران انہوں نے سب سے زیادہ استفادہ ان ہی مکتوبات سے کیا۔ حضرت اقدس کے اپنے الفاظ میں:

> مکتوبات حضرت جد امجد رحمتہ اللہ علیہ ..... کے مطالعہ نے مجھ میں اعراض ماسوا پیدا کر دیا۔ کیونکہ حضرت مرحوم کے تمام مکتوبات میں یہی رنگ زیادہ ہے۔ اور متاخرین میں مَیں نے کسی ایک بزرگ کے مکتوبات بھی اس درجہ کے نہ پائے۔ جن کی عبارت نہایت دلچسپ اور معانی اور حقیقت سے پُر ہو۔ (انقلاب الحقیقت ص ص ۹۰۔۹۱)

پیش نظر آئندہ اوراق حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضٰی بیربلوی کے نبیرۂ معظم اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے خلیفہ اعظم سلطان طریقت، ترجمان حقیقت حضرت اقدس خواجہ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی قدس سرہم کے مکتوبات عالیہ اور خطوط مبارکہ پر مشتمل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضرت اعلیٰ بیربلوی قدس سرہٗ کے مکتوبات اپنے دور میں فقید المثال ہیں، اسی طرح ہمارے قبلہ و کعبہ حضرت اقدس علیہ الرحمۃ کے مکتوبات بھی اپنی مثال آپ ہیں۔

جہاں تک ان خطوط (مکتوبات) کے نفس مضمون اور طرز تحریر کا تعلق ہے اگرچہ حضرت اقدس کی تحریرات کا بحیثیت مجموعی ادبی جائزہ جناب ارشاد ہاشمی جو ممتاز ماہر تعلیم اور اردو زبان و ادب کے نقاد ہوئے ہیں نے اپنے ایک مضمون میں لے رکھا ہے جو ''سلسبیل'' میں چھپ چکا ہے۔ تاہم آپ کے مکتوبات کی ادبی اہمیت پر ایک اور ماہر تعلیم اور دانشور جناب عبدالخالق توکلی اپنے

Marfat.com

ایک مضمون میں روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت کی تحریر ادبی، فنی، علمی اور روحانی لحاظ سے ہر قسم کی خوبیوں سے پُر ہے۔ اسلوب بیان مختصر مگر جامع، سادگی ہر ہر فقرہ سے ظاہر۔ کیسے کیسے پیارے انداز سے مکتوب شریف شروع کرتے ہیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ، عزیزم، مکرم مشفقم، محترم، کرمفرمائے بندہ، جناب ملک صاحب، زاد لطفہٗ، زاد صبرہٗ، زاد شرفہٗ، زاد قدرہٗ، زاد استقامتہٗ (اپنے یارِ غار مُرید کی حالتِ ظاہری و باطنی کے مطابق القاب و خطاب اور دعائیہ کلمات استعمال فرمارہے ہیں۔۔۔۔۔ بچوں کو پیار کے سلسلہ میں لکھتے ہیں: بچوں کو دیدہ بوسی، کس قدر شفقت بھرے الفاظ میں۔ ظاہری شان و شوکت اور تصنع سے پاک۔ آخر میں اپنا اسمِ گرامی اس طرح تحریر فرماتے ہیں: والدعا۔ آپ کا محمد عمر'' (سلسبیل دسمبر ۱۹۷۰)

آپ کے مکتوبات پر بہترین تبصرہ ہمارے فاضل دوست جناب پروفیسر اقبال جاوید صاحب جن کا شمار اردو زبان و ادب کے نامور اور سینئر اساتذہ اور فاضل محققین میں ہوتا ہے، نے بھی اپنے ایک مضمون ''نادیدہ تعلق'' میں کیا ہے۔ جس کا حوالہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس مضمون میں اپنے نام حضرت اقدس کے خطوط دیئے ہیں اور ہر خط کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ان کے ادبی و معنوی حسن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''آپ کی تحریر دلنشیں، انداز مشفقانہ اور نفسِ مضمون حکیمانہ ہے۔ حکمت، بصیرت اور تصوف کی ایک دنیا ہے جو آپ کے چھوٹے چھوٹے فقروں میں سمٹ گئی ہے۔ اندازِ نگارش ایسا، جیسے کسی نے شہد اور دودھ کو ملا کر جامِ زمردیں میں ڈال دیا ہو۔ میں نے جب بھی ان مکتوبات کو پڑھا ہے۔ مجھے ایک نیا کیف ملا ہے۔''

نیا ہے لیجئے جب نام اس کا
بہت وسعت ہے میری داستاں میں

سلسبیل دسمبر ۱۹۶۸

Marfat.com

یہی بات اُن خطوط کے نفس مضمون کے بارے میں بھی کافی سمجھی جانی چاہیے۔ جیسا کہ اس دور میں اصول کے طور پر یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ خطوط ایک ایسی تحریر ہے جو کہ لکھنے والی کی سیرت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہر آدمی کے خطوط اس کے مخصوص علمی و دینی اور سیاسی و سماجی پس منظر اور ذاتی و گروہی تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بلاشبہ ان خطوط میں جہاں علم و حکمت کے انمول نکتے ہیں وہاں بے تکلفی و بے ساختگی اور برجستگی و شگفتگی کے نادر نمونے بھی ہیں اور ان سب کے پس پردہ بلکہ ان کی تہہ میں آپ کی گہری علمیت و روحانیت بھی کارفرما نظر آتی ہے جس سے ان خطوط کی تاثیر دوآتشہ ہوگئی ہے۔

دراصل ہر آدمی کا اپنا ایک مخصوص نظریہ یا فلسفۂ حیات ہے جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن ایک عظیم آدمی کے سامنے عظیم نظریہ ہوتا ہے اور وہ عظیم مقاصد اور عزائم کے تحت زندگی گزارتا ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے ایک جگہ لکھا ہے کہ محبت جو کہ کائنات کی بنیاد ہے، مگر کسی کی محبت صرف اس کی اپنی ذات سے ہوتی ہے، کسی کی اپنے خاندان یا قوم تک محدود رہتی ہے، کسی کی محبت انسانیت کو گھیر لیتی ہے، کسی کی محبت زوال پذیر اشیاء سے ہوتی ہے، ایسی محبت بذات خود زوال پذیر ہوتی ہے، اور کسی کی محبت لازوال (ذات حقیقی) سے جو کہ لازوال ہوتی ہے بلکہ ایسا شخص مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ہمارے حضرت اقدس نے اس نظریہ محبت حقیقی کے تحت زندگی بسر فرمائی۔ اور اپنی مناجات و دعا میں جو آپ نے اثنائے سیر و سلوک میں بارگاہ ربوبیت میں پیش کی۔ عرض کیا:

کر محبت ذات اقدس اپنی کی مجھے یارب عطا
تا کہ میں سب بھول جاؤں جو کہ ہے تیرے سوا

جس کو خالق سے حقیقی محبت ہوتی ہے، اس کو مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے۔ اور یہ محبت بلا امتیاز رنگ و نسل، اور مذہب و مسلک ہوتی ہے۔ حقیقت سراسر وحدت ہے اور مجاز کثرت۔ ایک عاشق ذات اپنے ذوق و شوق میں آ کر یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے۔

Marfat.com

ندارم ذوق رندی نے ہوائے پاک دامانی
مرا دیوانۂ خود کن بہر رنگے کہ می خواہی

اس محبت حقیقی و ذوق تحقیقی کے تحت زندگی گزارنے والا جہاں خالق کے ساتھ مخلوق سے بھی بے پناہ محبت کرتا ہے، وہاں اس کی خدمت و اطاعت کو بھی اپنا وظیفۂ حیات بناتا ہے۔ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''مخلوق خدا کا کنبہ ہے جو اس کے کنبہ سے محبت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ خدا کو محبوب ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل فقر و تصوف کا ہمیشہ سے یہ نظریہ چلا آتا ہے کہ

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ ودلق نیست

ہمارے حضرت اقدس کی زندگی بھی اس حقیقت (محبت و خدمت خلق) کی آئینہ دار تھی۔ آپ کا جس کے ساتھ تعلق قائم ہوا، پھر آپ نے اس تعلق کو ٹوٹنے نہیں دیا اور جس سے محبت کی دل سے کی اور ایسی محبت کی کہ اس نے محسوس کیا اور وہ یہ اعلان کرتے ہوئے نظر آیا کہ جتنی محبت حضور کو مجھ سے ہے کسی اور سے نہیں۔ یہی شہادت صحابہ کرام نے حضور جان عالم ﷺ کے بارے میں بھی دی۔ لیکن جیسا کہ حضرت اقدس نے ''انقلاب'' میں بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر حضور ﷺ کی واقعی کسی ایک سے ہی ایسی محبت ہوتی تو رحمت اللعالمین کا لقب کیوں کر پاتے۔ سنت نبوی ﷺ کی اتباع کامل میں ہمارے حضرت اقدس علیہ الرحمۃ واقعی رحمت للعالمین کا عکس کامل اور صاحب خلق عظیم کے فیض اتم کے حامل تھے۔ آپ کی ایک تاریخ وصال اس آیت کریمہ سے بھی برآمد کی گئی ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ اور بحق تھا بھی ایسا ہی کہ آپ فی الواقع شفقت کا آفتاب اور محبت کا ماہتاب تھے۔ اور آپ کو اپنے جملہ مریدین اور سالکین سے جو آپ سے روحانی تربیت پا رہے تھے اور سلوک الی اللہ طے کر رہے تھے ایسی محبت تھی جو ایک شفیق باپ کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔ میرے والد گرامی جب کہ وہ اپنی تربیت کے آخری مرحلہ میں سخت بیمار ہو گئے اور نوبت اپریشن تک جا پہنچی اور ڈسکہ کے قریبی سول ہسپتال میں اپریشن ہوا۔ تو والد گرامی کی تاکید کے مطابق آپ کے تایا زاد بھائی میاں فضل الٰہی صاحب جو قدیم و جدید تعلیم یافتہ اور مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب تھے، آپ کی صحت کے بارے میں حضرت اقدس کو مسلسل مطلع کرتے رہے۔ ایک خط میں لکھ دیا کہ اب تو چند ہی لمحے باقی ہیں کہ یہ چراغ بجھا چاہتا ہے۔

Marfat.com

حضرت اقدس کو جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا اس اطلاع نامہ سے بے حد تشویش ہوئی اور ایسی پریشانی پیدا ہوئی جیسے کسی والد کو اس وقت ہوتی ہے جب اس کا اکلوتا بیٹا موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہو۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپریشن کامیاب ہوگیا اور اس کی اطلاع حضور کی خدمت میں روانہ کی گئی تو حضرت اقدس نے اپنے جوابی نوازش نامہ میں لکھا (افسوس قبلہ والد گرامی کی بیماری کی وجہ سے حضور کا یہ خط محفوظ نہیں رہ سکا مگر یہ مضمون قبلہ ام نے بذات خود اس عاجز سے بیان فرمایا) کہ مجھے عزیز کے اپریشن کی کامیابی اور صحت کی بحالی کی خبر پڑھ کر اس قدر خوشی ہوئی کہ گویا میرے گھر ایک فرزند نرینہ نے جنم لیا ہے۔ اللہ اکبر!

لاؤ تو وہ نظر آج کہاں ہے
پھر اسے ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

ان خطوط میں آپ کو حضرت اقدس کے اپنے مریدین وطالبین کے ساتھ عمیق اور خالص محبت کے واقعات اور شواہد بار بار ملیں گے۔ اس کے علاوہ جو چیز ان خطوط سے الم نشرح ہوتی ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس نے عام مریدین کی تمام دینی و دنیوی رہنمائی کے ساتھ ساتھ سالکین وطالبین کی تربیت روحانی (سلوک الی اللہ) پر بہت محنت کی۔ عام طور پر اب اس تربیت کی طرف کسی کی توجہ نظر نہیں آتی۔ اور کسی کو صرف حلقہ ارادت میں داخل کر لینا ہی کافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس نے ''انقلاب'' میں لکھا ہے کہ دراصل ولایت اور تربیت لازم وملزوم نہیں اور تربیت کی استعداد ہر ولی اور عارف میں نہیں ہوتی۔ اس عمومی اور اصولی وضاحت کے بعد آپ نے تربیت کی اقسام گنوائی ہیں تربیت عملی وروحانی وعلمی۔ تربیت علمی کا ذکر آپ نے سب سے آخر میں کیا ہے۔ دراصل آپ کا نظریہ یہ ہے جس کا اظہار آپ نے دوسری جگہ (صراط مستقیم) میں کیا ہے کہ صحیح علم سے صحیح عمل پیدا ہوتا ہے اور صحیح عمل سے صحیح علم۔ صحابہ کرام کونسی درسی کتب پڑھتے تھے بلکہ یہ ان کا عمل ہی تھا جو کہ ان کے قلب وروح کے دہانے کھول رہا تھا اور ان کے سامنے جہان معنیٰ (حقیقت) کو بے نقاب کر رہا تھا۔ تصوف کا تعلق بھی جیسا کہ امام غزالی علیہ الرحمہ نے بھی ''المنقذ من الضلال'' میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ سراسر عمل (مجاہدہ) سے ہے۔ اور اس مجاہدہ سے مکاشفہ (علم وعرفان) پیدا ہوتا ہے۔ عملی تربیت جہاں مریدین وسالکین کی عملی رہنمائی کا نام

Marfat.com

ہے اور اس کا بڑا مقصد انہیں شاہراہ سنت پر چلانا اور اسوۂ حسنہ (خلق عظیم) کی پیروی کرانا اور صورت و سیرت اور معاملات زندگی کو سنت نبوی کے نورانی سانچے میں ڈھالنا ہے۔ روحانی تربیت بھی دراصل ابتداً عملی تربیت ہی ہے جس کا آغاز ذکر و وظائف کی تلقین سے ہوتا ہے اور مسلسل توجہ سے راہ الی اللہ پہ چلایا جاتا ہے۔ حضرت اقدس نے جیسا کہ انقلاب کے آغاز ہی میں رقم فرمایا ہے کہ روحانی تربیت کو ہی اصطلاح میں سلوک الی اللہ کہتے ہیں اور سلوک الی اللہ تو مجاہدہ سے ہی طے ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ اور اسی مجاہدہ سے مکاشفہ پیدا ہوتا ہے اور علم و عرفان کی راہیں کھلتی ہیں۔ جب تک مکاشفات و مشاہدات روحانی حاصل نہ ہوں سلوک الی اللہ چہ معنیٰ دارد۔ یہاں بات کشف و کرامات کی نہیں ہو رہی بلکہ مکاشفہ و مشاہدہ (علم و عرفان) کی ہو رہی ہے۔ جو کہ تصوف کا اصل مقصود ہے۔

اور یہی وہ امر مہم ہے جس کی طرف کسی کی توجہ ہے، نہ کسی کو شوق ہے۔ اگر شوق ہے تو کوئی اس شوق کی تکمیل کرنے یا کرانے والا کوئی نہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ سلوک الی اللہ (سیر نفسی) پیر کامل کے بغیر طے نہیں ہوتا اور ایسے رہبران کامل آج کے دور میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں۔ ایسے حضرات جن کے نام کے ساتھ بڑے بڑے القابات و خطابات دیئے جاتے ہیں اور لکھے جاتے ہیں اندر سے شرم کے مارے محسوس کرتے ہیں کہ وہ تو اس راہ کے ابتدائی مسافر بھی نہیں اور اس راہ کا ابتدائی سفر (مرحلہ) بھی ابھی تک انہوں نے طے نہیں کیا۔ چہ جائیکہ مشاہدات و مکاشفات روحانی کی دولت میسر ہو۔ ہاں ایسے کم نصیب بھی ہیں جو کچھ حاصل نہ ہونے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں بہت کچھ حاصل ہے۔ بلکہ جو کچھ انہیں حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ یہ سراسر خوش فہمی کے سوا کچھ نہیں۔

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدھر بماند

ہمارے حضرت اقدس رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے طالبین و سالکین کو واقعی سلوک الی اللہ کی راہ پر گامزن کیا اور ان کی تربیت پر مسلسل محنت اور توجہ فرمائی۔ آپ کی اس محنت اور توجہ کے نتیجے میں بہت سے سالکین آپ کی نگرانی و رہنمائی میں سلوک الی اللہ طے کرتے رہے، اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجاہدہ سے مکاشفہ تک ان کے قدم اٹھے اور برابر بڑھتے بڑھتے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

Marfat.com

اور بعض نے تو مرشد کریم کے فیض نظر سے یہ جادۂ صد سالہ بہ آہے طے کرلیا۔

منزل عشق بسے دور و دراز است ولے
طے شود جادۂ صد سالہ بہ آہے گاہے

حضرت اقدس کو اپنے سالکین کی تربیت میں کس قدر انہماک تھا، اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ ایک دفعہ جبکہ آپ بھلیر شریف عرس مبارک حضرت امام علی شاہ صاحب میں حاضری کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کی طبیعت میں انکسار تو تھا ہی اور آپ تھے مروت و محبت اور عاجزی وانکساری کے پیکر، احباب سے فرمایا کہ چلو بھئی! بزرگوں کی زیارت کرآئیں۔ حضرت کرمانوالہ شریف (سید محمد اسماعیل شاہ صاحب) کی قیام گاہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو عرض کیا گیا کہ سکول کی عمارت میں تشریف فرما ہیں۔ آپ چند احباب کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ بیٹھتے ہی شاہ صاحب نے فرمایا! حضرت صاحب (بوٹیاں لائی جاؤ، بوٹیاں، یعنی بوٹے اگائی جاؤ، بوٹے) ان بوٹیوں اور بوٹوں یعنی پودوں سے مراد افکار صالحہ ہیں جن کی اشاعت ادارۂ تصوف اور مجلّہ سلسبیل سے شروع تھی یا سالکین راہ مولیٰ کی تربیت۔ دونوں باتیں ہی درست ہوسکتی ہیں۔ اور امکان غالب موخر الذکر کا ہے جس کا اظہار آپ کو پیش نظر آئندہ مکتوبات میں بھی ملے گا۔ کہ آپ کے کئی سالکین آپ کی رہنمائی میں مجاہدہ کرتے اور مکاشفہ کی طرف بڑھتے دیکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کے متعدد شواہد کئی سالکین کے نام خطوط میں جابجا ملتے ہیں لیکن انکشاف الحقیقت کا باب اس سلسلے میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ انشاء اللہ آپ پڑھیں گے تو آپ کے سامنے ایک نیا جہانِ معنی (عالم حقیقت) بے نقاب ہوگا۔

اپنے سالکین طریقت کی تربیت ہی اگرچہ حضرت اقدس کا خصوصی مطمح نظر تھا لیکن عام مریدین و طالبین سے محبت میں بھی آپ نے کمی نہیں آنے دی اور ان کے ساتھ برابر شفقت کا برتاؤ جاری رکھا۔ اور صرف ان کی دینی رہنمائی ہی نہیں فرمائی بلکہ دنیوی امور و معاملات میں بھی ان کے مشیر و نگران رہے۔ بلکہ آپ کا نظریہ تو یہ تھا جس کا اظہار ''سلسبیل'' کے ابتدائی شماروں کے آخر میں خوبصورت چوکھٹے کی شکل میں کیا جاتا رہا ہے کہ

''زندگی جدوجہد کا نام ہے۔ ایک جدوجہد دینی اور دوسری جدوجہد دنیاوی۔

Marfat.com

ہمارے نزدیک ایک ان دونوں کے اکٹھے چلانے کا نام اسلام ہے۔"

برادرِ طریقت پروفیسر محمد یعقوب صاحب جو کہ سیرت کی تحقیقی کتاب "جان رحمت ﷺ" کے مصنف و محقق ہیں جس پہ انہیں سال ۲۰۰۰ میں صدارتی انعام بھی مل چکا ہے نے ایک دفعہ گفتگو میں فرمایا کہ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ

ایسے دیندار نہ بنو کہ دنیادار دیکھ کر تم سے نفرت کریں بلکہ دنیادار رہ کر بھی دنیاداروں کے لئے دین کا نمونہ بن جاؤ۔

سبحان اللہ! کتنا بلند اور متوازن نظریہ زندگی ہے۔ حضرت اقدس نے اپنے جملہ مریدین و متوسلین کو اسی جامع نظریہ کے تحت زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی اور اسی کے مطابق ان کی تربیت کی۔ آپ کی کوشش تھی کہ دین بھی ہو اور دنیا بھی ساتھ ساتھ چلے اور مخالفین و ناقدین تصوف پر بے عملی اور خود پسندی کے جو الزامات اور اعتراضات لگاتے ہیں ان کی عملی تردید ہو۔ ایک مرد مومن کو دین و دنیا کی حسنہ مطلوب ہے اور اس کے لبوں پر ہر وقت یہ تمنا آرزو بن کر تیرتی رہتی ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

دنیا کو بنانے کے لئے یا بالفاظ دیگر دنیوی زندگی کو بہتر انداز میں گزارنے کے لئے امور و معاملات کی بے حد اہمیت ہوتی ہے۔ دین برحق نے عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات کی جو تعلیم دی ہے، اس سے ہماری فقہ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

ان معاملات کی بہتری ہی سے انسانوں کی دنیوی زندگی بہتر ہوتی ہے بلکہ ان کا دین بھی بہتر ہوتا ہے۔ اور ان میں روحانیت بھی ترقی کرتی ہے جسے اصطلاح میں زہد و تصوف کہتے ہیں۔ امام محمد سے کسی نے پوچھا کہ آپ تصوف پر بھی کوئی کتاب کیوں نہیں لکھتے تو فرمایا میں نے کتاب البیوع لکھی ہے جو کتاب الزہد ہی تھے۔ کیا خوب فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ جب معاملات درست ہوں گے تو روحانیت بھی مضبوط ہوگی اور شان و تقویٰ اور زہد و تصوف بھی پیدا ہوگی۔ ہمارے شیخ کے شیخ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ معاملات کی صحت و صفائی (حسن معاملہ) پر بہت زیادہ زور دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ دین کا تین چوتھائی حصہ تو معاملات ہیں اور فرماتے کہ میرے نزدیک تو وہی اچھا ہے جو معاملات میں اچھا ہے۔ (انقلاب شریف ص ۷۸)

حضرت اقدس نے بھی مرشد کامل کے اس فرمان کو حرز جاں بنایا اور اسے اپنی زندگی کا

Marfat.com

رہنما اصول بناتے ہوئے ان ارشادات کو نہ صرف یہ کہ خود عملی جامہ پہنایا اور اپنے کردار اور عمل سے اس کی روشن اور قابل تقلید مثالیں قائم کیں بلکہ اپنے جملہ مریدین ومتوسلین کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرماتے رہے۔

چنانچہ متعدد خطوط میں ایسے بہت سے معاملات وواقعات کا ذکر ہے۔ایک رائے یہ تھی کہ ایسے واقعات کو جن کا تعلق لین دین یا تجارت وملازمت وغیرہ کے معاملات سے ہے خواہ یہ واقعات آپ کے ذاتی (اپنے) ہوں یا دوسروں کے ان کو خطوط سے نکال دیا جائے اور صرف وہی خطوط شائع کئے جائیں جن میں رشد وارشاد اور روحانی تربیت ورہنمائی کی باتیں اور چیزیں ہیں۔ لیکن ہم نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور ایسے اہم واقعات کو بھی باقی رہنے دیا ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک کامیاب عملی زندگی گزارنے کے لئے بے حد اہم ہیں۔ اور یاران طریقت کے لئے بالخصوص اور دیگر متلاشیان حقیقت کے لئے بالعموم تقلید کے قابل اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

صاحب مکاتیب

ترجمان حقیقت حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۳۰۵..... ۱۳۸۷ھ

۱۸۹۸..... ۱۹۶۷ء

Marfat.com

تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلطان طریقت ترجمان حقیقت حضرت اقدس خواجہ صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی رحمتہ اللہ علیہ عصر حاضر کے ممتاز عالم دین اور شیخ طریقت ہی نہیں بلکہ ایک مایۂ ناز صوفی دانشور اور نظریہ ساز (idealogue) تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے بعد توحید کے حقائق اور تصوف کے دقائق پر جس مجددانہ و مجتہدانہ انداز میں آپ نے قلم اٹھایا اس کی مثال نہیں ملتی۔ اور بقول حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب سیدی علیہ الرحمہ علامہ اقبال نے جس آرزو کا اظہار اپنے اس مشہور شعر میں کیا تھا۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض ہو عام اے ساقی

اس کی تکمیل حضرت اقدس بیر بلوی کی ذات اقدس سے اور آپ کے انفاس طیبہ کی برکت اور معارفِ عالیہ کی صورت میں ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب پنجاب کے مشہور و ممتاز علمی و دینی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ثانی مولانا خواجہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ایک جید عالم دین اور عارف کامل اور بلند پایہ شیخ طریقت تھے۔ علم و عرفان میں آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس منقبت سے بھی ہوتا ہے جو کہ برصغیر کے ممتاز اہل علم و تحقیق حضرت مولانا محمد عالم آسی صاحب نے ان کی شان میں لکھی ہے۔ یہ منقبت ''انوار مرتضوی'' میں موجود ہے اور اہل ذوق سے داد چاہتی ہے۔

آپ کے جد امجد حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیر بلوی قدس سرہٗ کا اسم گرامی تو برصغیر اور بالخصوص پنجاب کے علمی و دینی حلقوں میں ایک معتبر حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت اعلیٰ نے للہ شریف میں حضرت مولانا غلام نبی للّٰہی سے تعلیم و تربیت پائی۔ ہر چند کہ ان کی بیعت حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری علیہما الرحمہ سے تھی تاہم تکمیل سلوک حضرت قصوری کے حسب الارشاد اپنے استاد و مربی حضرت للّٰہی سے کی۔ اور علوم شریعت و معارف طریقت سے آراستہ و پیراستہ اور اجازت کاملہ و خلافت مطلقہ سے بہرہ ور ہو کر وطن مالوف بیر بل شریف میں واپس آ کر علوم دینی کا عظیم الشان مدرسہ قائم کیا، اور تاریخی خانقاہ طریقت کی بنیاد

Marfat.com

رکھی۔ جلد ہی اس مدرسہ و خانقاہ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور ہر طرف سے طالبان علوم شریعت اور متلاشان راہِ حقیقت جوق در جوق آ کر اپنی علمی و روحانی پیاس بجھانے لگے۔ حضرت اعلیٰ کے علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی شعبہ عربی میں کئی ایم اے، ایم فل کے طلباء نے آپ کے علمی مخطوطات پر داد تحقیق دی ہے اور انہیں امتحانی ضرورت کے تحت بطور تحقیقی مقالات مرتب کیا ہے۔ حال ہی میں آپ کی حدیث کی کتاب شمس الضحیٰ شرح بدر الدجی فی حدیث المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین و تحقیق کی بطور پی ایچ ڈی مقالہ منظوری بھی دی جا چکی ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اسی علمی و روحانی ماحول میں شعور کی آنکھ کھولی تھی۔ تعلیم و تربیت کا آغاز جدامجد اور والد ماجد علیہما الرحمہ کی براہ راست نگرانی میں حفظ کلام اللہ سے کیا اور بعد میں درس نظامی کی تحصیل و تکمیل انہی کے زیر سایہ کی۔ اسی اثناء میں آپ کے جدامجد کا وصال ہو گیا اور آپؒ نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مولانا فخر الدین کے ہمراہ اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے لاہور اور دہلی کا رخ کیا۔ کچھ عرصہ لاہور رہنے کے بعد دونوں بھائی دہلی چلے گئے اور مدرسہ امینیہ میں مفتی کفایت اللہ صاحب محدث سہارنپوری سے دورۂ حدیث کیا اور سند حدیث حاصل کی۔ حضرت اقدس ساتھ ہی ڈپٹی نذیر احمد صاحب سے بھی عربی زبان و ادب کی بعض کتب بھی پڑھتے رہے۔ واپس لاہور آ کر پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے السنہ شرقیہ کی فضیلت کے امتحانات دیئے۔ اور شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے بطور خاص استفادہ کیا۔ جس کا اظہار و اعتراف حضرت نے ''انقلاب الحقیقت'' میں کیا ہے۔ بعد میں سنٹرل ٹریننگ کالج سے اوٹی کیا اور ایک استاد پروفیسر قاضی ضیاء الدین صاحب کا خصوصی قرب حاصل کیا جو ایم۔ اے ہونے کے ساتھ دیوبند کے فاضل بھی تھے اور روحانی طور پر حضرت للّٰہی اور حضرت میردی سے عقیدت رکھتے تھے۔

تعلیم و تربیت کی تکمیل کے بعد آپ نے علمی زندگی کا آغاز معلّمی سے کیا اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے تعلیمی نظام سے منسلک ہو گئے اور کچھ عرصہ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کے بعد پشاور جا کر وہاں اسلامیہ کالج پشاور سے وابستہ ہو گئے۔ اور وہاں (۱۹۱۳ سے ۱۹۱۹) تقریباً سات سال تک پروفیسر رہے۔

Marfat.com

اسی دوران آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو مخلصین و محبین کے اصرار پر ملازمت سے استعفیٰ دے کر اپنے آبائی مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ اگر چہ آپ کا سلسلۂ ارادت ہزاروں تک پہنچتا تھا اور روزانہ بیسیوں لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور علمی و روحانی رہنمائی حاصل کرتے تھے اور بزرگوں کے طریقے کے مطابق مریدین کے ہاں تبلیغی و روحانی دورے بھی کامیابی سے جاری تھے لیکن عزم بلند نے اس پر قانع نہ رہنے دیا اور روحانی تربیت اور عرفان حقیقت کے لئے مرشد کامل کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ مخدومیت کی منصب عالی سے اتر کر خادمیت کے درجہ پر آنا فی الواقع مشکل اور نفس پر سخت گراں ہے۔ آج کل تو ہر پیرزادہ اور صاحبزادہ فخر المشائخ اور بدر المشائخ ہے۔ حالانکہ اگر پوچھا جائے تو شاید تصوف کی صحیح تعریف بھی نہ کر سکیں۔ اور حضرت اقدس تو حقیقت میں ایک مستند اور بلند پایہ عالم دین اور ایک عظیم اور تاریخی خانقاہ کے سجادہ نشین تھے۔ لیکن یہ سارے اعزازات اور یہ سارے مناصب ان کے جذبۂ تلاش حق کی راہ میں حائل نہ ہو سکے۔

تلاشِ مرشد کے سفر میں صاحبزادہ صاحب کئی نامور مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس سلسلے میں صرف نقشبندی سلسلہ پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ کئی چشتی و قادری بزرگوں سے بھی ملے۔ اپنے جدامجد کی ذات میں ایک عارف کامل کا صحیح نقشہ تو آپ نے پہلے ہی دیکھا ہوا تھا اور ایک حقیقی شیخ و مربی طریقت کا خاکہ آپ کی نظر میں تھا اور آپ ایسے ہی کسی شیخ کامل کی تلاش میں تھے۔ پھر اپنے اپنے نصیبے کی بات بھی ہوتی ہے۔ روحانی دنیا میں اخذ و استفادہ کے لئے مزاج کی کامل ہم آہنگی اور مناسبت بھی ضروری ہے۔ حضرت اقدس نے اپنی تلاش جاری رکھی اور بالآخر اپنے مخلص مولانا محمد عالم آسی کے مشورہ سے غوث زماں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں پہنچے۔ پھر میاں صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تُو تو بابے کا نور ہے۔ اور پھر اس طرح گلے لگایا کہ دنیا و مافیہا بھول گئی اور ایسی محویت طاری ہوئی اور حضوری کی کیفیت سے سرشار ہوئے جس کی آپ کو مدتوں تلاش تھی۔ میاں صاحب اپنے ابتدائی دور میں آپ کے جد امجد سے استفادہ کر چکے تھے بلکہ جیسا کہ ان کی سوانح عمری ''خزینہ معرفت'' سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب کی عقیدت و محبت حضرت اعلیٰ بیر بلوی سے اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ کئی دفعہ آپ اپنے پیر و مرشد حضرت بابا امیر الدین صاحب کے سامنے بھی ان کے کمالات و مقامات کا ذکر

Marfat.com

کرنے سے نہیں ہچکچاتے تھے اور جب بھی ملاقات ہوتی ان کے آگے دوزانو بیٹھتے اور مٹھیاں بھرتے تھے۔ میاں صاحب کی صاحبزادہ صاحب پر خصوصی نظر التفات و الطاف کی ایک تو یہ وجہ تھی دوسرے صاحبزادہ کی بلند استعداد روحانی کو دیکھ کر بھی آپ کی طرف خصوصی نظر اور توجہ مبذول فرمائی۔ جیسا کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنی خودنوشت ''انقلاب الحقیقت'' میں لکھا ہے کہ میاں صاحب نے پہلی ملاقات ہی میں آپ کو ''جذبہ سے فنا تک پہنچا دیا تھا''۔

پہلی نظر بھی اف کسی بلا کی تھی
ہم آج تک ہیں دل پہ چوٹیں لئے ہوئے

صاحبزادہ صاحب نے مرشد کریم کے ساتھ اس پہلی ملاقات ہی میں اپنے اندر ایک عظیم اور حیرت انگیز انقلاب محسوس کیا۔ جسے آپ نے حقیقی انقلاب یا انقلاب الحقیقت کا نام دیا ہے۔ اور اسی نام سے اپنی روحانی خودنوشت کو بھی موسوم کیا ہے اور اس کے دوسرے حصہ میں اس انقلاب کا فلسفہ بھی بیان کیا ہے۔ بلکہ قرآن کے نظریہ انقلاب کی جس فلسفیانہ انداز میں آپ نے تشریح کی ہے پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ صاحبزادہ صاحب کے انداس پہلی ملاقات میں جو انقلاب پیدا ہوا اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ آپ کا دل دنیا سے سرد ہو گیا۔

ایک عظیم خانقاہ کے مسند نشین جو بذات خود ایک جید عالم دین اور بندگان خدا کے نامور روحانی پیشوا بھی تھے، نے ایک دفعہ حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ آپ تو خود ایک زبردست عالم دین اور ایک عظیم خانقاہ کے شہ نشین تھے، اور اس کے ناطے ہزار ہا بندگان خدا کے پیشوا بھی تھے۔ میاں صاحب کے پاس جا کر آپ کو کیا نئی چیز حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس حسب عادت کچھ دیر تو سر بجیب خاموش رہے۔ اور پھر اپنی انگشت شہادت انگوٹھے پر رکھتے ہوئے فرمایا کہ بس دنیا کی محبت اتنی سی دل سے نکل گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے حیران ہو کر پھر سوال کیا کہ کیا بس اسی کے لئے آپ نے مخدومیت (پیری) کو چھوڑ کر خادمیت (مریدی) کے درجہ پر آنا قبول کیا۔ تو حضرت اقدس نے اپنے حکیمانہ انداز میں ارشاد فرمایا کہ ہمیں تو آج ایسا بھی کوئی نہیں ملتا جو دل سے اتنی سی محبت بھی نکال دے یا خود جس کے دل سے اتنی سی محبت بھی نکلی ہوئی ہو۔ راقم نے جب یہ واقعہ سنا تو سخت متعجب ہوا کہ معلوم نہیں سوال کرنے والے (سائل) صاحبزادہ صاحب کے ذہن سے اپنے تمام تر علمی تفوق و وسعت کے باوجود یہ حدیث کیسے نکل گئی جس میں حضور جان

Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں تو اس کی پہلی نشانی یہ ہوتی ہے کہ دنیا سے اس کا دل سرد ہو جاتا ہے۔''

بہر حال ہمارے قبلہ و کعبہ نے اپنے اس مختصر جواب میں وہ سب کچھ بتا دیا جس کی ضرورت تھی اور یہ واضح فرما دیا کہ مرشد کامل (میاں صاحب) کی خدمت میں حاضری کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف جذب فرما لیا۔ یہی جذب ہی اصطفاء و اجتباء کی بنیاد بنتا ہے۔ اور اسی جذب سے راہ سلوک کی منزلیں آسان ہوتی ہیں اور جو دیگر سالوں بلکہ صدیوں میں بڑی ریاضتوں اور مجاہدوں سے حاصل کرتے ہیں، مجذوب الٰہی اسے لمحوں میں بڑی آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔

جائیکہ زاہداں بہ ہزار اربعین رسند
مست شراب عشق بیک آہ می رسد

پہلی حاضری ہی کے دوران ایک مجلس میں مرشد کامل حضرت میاں صاحب نے اجازت و خلافت سے نوازتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''میں ہاتھ پکڑ کر کسی کو بیعت نہیں کرتا لیکن تم ہاتھ پکڑ کر جو بھی (طالب حق آئے) بیعت کر لیا کرنا۔'' (انقلاب ص ۱۸)

محسوس ہوتا ہے کہ یہ حضرت میاں صاحب نے آپ کے جد امجد کے احترام اور آپ کے آبائی سلسلۂ طریقت کی رعایت و نسبت سے فرمایا تھا۔ ورنہ آپ کا اور اپ کے دیگر عظیم اور نامور خلفاء کا طریقہ وہی ہے جس کی آپ نے اپنے اس مذکورہ بالا ارشاد میں نشاندہی فرمائی تھی۔

اگرچہ پہلی نظر میں ہی صاحبزادہ صاحب کے بقول مرشد کریم نے آپ کو جذبہ سے فنا تک پہنچا دیا اور آپ کو نسبت (تعلق الٰہی) اور حضوری سے بہرہ ور کر دیا تھا۔ اور جیسا کہ بلھے شاہ صاحب نے کہا ہے۔

بلھیا شوہ دا کی پاوَنا
ایتھوں پٹنا تے اوتھے لاوَنا

تاہم ابھی اس نسبت کی آبیاری (تربیت) کی ضرورت تھی اور حضرت میاں صاحب

Marfat.com

نے آپ کو تربیت کے تمام مراحل علمی و عملی و روحانی سے جس طرح گزارا، اس کی تفصیل آپ نے ''انقلاب الحقیقت'' میں بڑی خوبصورتی اور جامعیت سے دی ہے۔ اور اس کے ساتھ مرشد کامل کی رہنمائی میں آپ نے اپنے سیر و سلوک کی داستان بھی بڑی روح پرور اور ایمان افروز انداز میں بیان کی ہے، جو پڑھنے اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب، میاں صاحب کی عمر کے آخری دور میں حاضر ہوئے تھے اور صرف چار پانچ سال کا عرصہ آپ کو ملا۔ اور اس دوران آپ کی چند باریابیاں ہی ہوسکیں۔ (جیسا کہ ''انقلاب'' میں لکھا ہے) کہ میاں صاحب نے آخری عمر میں کسی کو مراقبانہ توجہ کرنا چھوڑ دی تھی۔ لیکن صاحبزادہ صاحب جب بھی حاضر ہوتے آپ کو تادیر (ڈیڑھ دو گھنٹہ تک) برابر مراقبہ میں توجہ فرمایا کرتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے ان توجہات خاصہ کی تفصیلات اور اُن کے اثرات و نتائج کو بڑی جامعیت اور خوبصورتی کے ساتھ ''انقلاب'' میں بیان کر دیا ہے جس کا صحیح لطف اسی کے مطالعہ سے ہی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس خصوصی توجہ اور تربیت کے نتیجے میں تحصیل و تکمیل سلوک کے بعد وہ تاریخی مرحلہ بھی آ پہنچا، جب مرشد کریم نے آپ کو اجازت کاملہ اور خلافت مطلقہ سے بھی نوازا۔ اور اپنی نسبت خصوصی آپ کو منتقل فرما دی اور آپ مرشد کامل کی اس نسبت خصوصی کے امین و قاسم بنے۔

آپ نے مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی صرف حلقۂ مریدین کو وسعت دینے کی طرف ہی توجہ مبذول نہ رکھی بلکہ اول تو بہت کم کسی کو شرف بیعت بخشتے تھے لیکن جس کسی خوش نصیب کو حلقۂ ارادت میں لیا اس کی ہر قسم کی تربیت، علمی و عملی و روحانی فرمائی۔ اور جیسا کہ ''انقلاب'' میں آپ نے خود وضاحت فرمائی ہے کہ اصطلاح قوم میں روحانی تربیت کو ہی سلوک الی اللہ کہتے ہیں مگر یہی وہ چیز ہے جس کی پیاس ہی نہیں پائی جاتی اور جس کی طرف آج کل مشائخ کی توجہ بہت کم ہے یا ان میں اس کی استعداد ہی نہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے ''انقلاب'' میں لکھا ہے کہ ولایت اور استعداد تربیت لازم و ملزوم نہیں، اور بعض بلند پایہ ولی اور شیخ بھی تربیت کا جوہر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ تاہم ہمارے حضرت اقدس معاصرین سے اس امر میں بالکل ممتاز تھے۔ جو سعادت مند بھی آپ کے دامن عقیدت سے وابستہ ہوا اس کو تصوف کی صحیح چاشنی اور ذوق ضرور عطا فرما دیا اور صاحب استعداد کو راہ سلوک (صراط مستقیم) پر گامزن کر دیا۔ متعدد سالکین طریقت نے

Marfat.com

آپ کی تربیت ورہنمائی سے تیزی سے سلوک الی اللہ کی منازل طے کیں، اور مشاہدات روحانی سے بہرہ ہوئے اور منزل مقصود پر پہنچے۔ اور منزل ما کبریا است کی حقیقت پائی۔ جس کی کچھ تفصیلات آپ کو ان مکتوبات (خطوط) میں بھی ملیں گی جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہیں اور جن کے شواہد کتاب کے متن پر لائح وروشن ہیں۔

ایک جید عالم و عارف کامل ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبزادہ صاحب ایک بلند پایہ ادیب بھی تھے۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ تصوف کی فلسفیانہ تشکیل نو کی بلکہ حقائق توحید و دقائق معرفت کو جس مجتہدانہ انداز میں آپ نے بیان کیا ہے اور اس کی تعبیر جدید کا جو تجدیدی کارنامہ آپ نے سرانجام دیا، دور حاضر میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ نے دیکھا کہ تصوف پر بعض علمی ودینی حلقوں کی طرف سے اور بعض دینی وسیاسی تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے اعتراضات اور شکوک وشبہات کے شدید وار ہو رہے ہیں اور تصوف جو کہ روح دین ہے، نیم جاں نظر آتا ہے اور ان علمی واروں کے آگے گویا بے بس ہے تو آپ نے روح دین (تصوف) کے علمی تحفظ ودفاع اور تجدید واحیاء کے لئے ادارۂ تصوف کی داغ بیل رکھی اور کچھ عرصہ بعد اس کے تحت مجلّہ ''سلسبیل'' بھی جاری فرمایا جو پہلے تو سہ ماہی نکلتا رہا پھر ماہوار شائع ہونا شروع ہو گیا۔ اس میں حضرت اقدس کے فکر انگیز مضامین ومقالات باقاعدگی سے شائع ہوتے تھے جو علمی ودینی حلقوں کے عوام وخواص سے، داد تحسین وصول کرتے رہے۔

اب یہ مقالات ایک مجموعہ کی صورت میں حقائق ومعارف کے نام سے شائع ہو چکے ہیں جن کی جمع و ترتیب کا شرف بھی راقم سطور ہی کو حاصل ہوا۔ ان مقالات کے علاوہ آپ کی مستقل تصانیف ''انقلاب الحقیقت'' جو در حقیقت آپ کی خود نوشت روحانی سرگزشت (Spiritual autobiography) ہے اور جس کا حوالہ سطور بالا میں کئی بار مذکور ہو چکا ہے، ''قرآنی حقائق'' جو دراصل دو رسائل ''قرآنی نظریہ حیات'' اور ''طریقت کی حقیقت قرآن حکیم کی آیات کی روشنی میں'' کا مجموعہ ہے، ''توحید'' ''صراط مستقیم'' اور ''سلوک ومقصد سلوک'' کہ علاوہ ''زنبیل عمر'' خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ جو کہ راقم کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

آپ نے زندگی بھر بے شمار خطوط اپنے مخلصین ومحبین کے علاوہ دیگر علماء ومشائخ، رفقاء احباب اور اعزہ اقارب کو لکھے۔ آپ کو لکھنے کا خاص ذوق اور تجربہ تھا۔ ہر خط کا جواب دیتے۔ اور

Marfat.com

اس میں اپنے بیگانے، دیہاتی شہری، پڑھے لکھے ان پڑھ، امیر غریب کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ اگر کسی وجہ سے خط کا جواب نہ دے پاتے تو دوسرے خط میں اس کی معذرت کرتے۔ افسوس کہ آپ کے اکثر و بیشتر خطوط محفوظ نہیں رہ سکے۔ تاہم جو محفوظ رہ سکے ہیں اور دستیاب ہو سکے ہیں ان کا مجموعہ (انوار و تجلیات) اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور یہ خطوط اپنا تعارف آپ ہیں۔

عیاں را چہ بیاں

پڑھیے اور اس نقطۂ نظر سے پڑھیے کہ ہو سکتا ہے کہ ایک صاحب دل کے قلم سے نکلنے والی کوئی بات یا کوئی لفظ دل میں اتر جائے اور دل کی دنیا کو بدل کر رکھ دے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

Marfat.com

گوہر مطلوب

حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب کے نام

Marfat.com

وہی ذکر پسندیدہ راہ سلوک میں ہے، جو سالک کی طبع کے مناسب ہو اور جسے طبع پسند کرے۔ اس کے بعد وہ ذکر زیادہ مفید جو اپنے طریقہ عالیہ کا اپنے خاندان میں معمول چلا آتا ہے اور اس میں برکات ہیں اور فیوضات ہیں۔ اللہ کرے، آپ کا دھیان پختہ ہو جائے۔ ''تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ'' کا جلوہ سالک نظر آئے اور دو جہان کی نیازمندی سے بلند ہو جائے۔ امید ختم ہو اور اپنے بڑے مقصد پر دھیان جما ہو۔ تا اینکہ ادادل نواز پیدا ہو جائے اور نظر اکسیر ہو کر مردہ دلوں کو جگائے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱)

موت العالم،موت العالم

كُلُّ مَنۡ عليها فَانٍ وَّيَبۡقىٰ وَجۡهُ رَبِّکَ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ۔[۱]

میرے مہربان ومکرم حضرت قبلہ ام صاحبزادہ حضرت صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اگلے دن حضرت صاحبزادہ صاحب[۲] کے خط سے معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب ہمیشہ کے لیے طریقت کو داغ مفارقت دے گئے ہیں۔

اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔[۳]

جمعہ کا خطبہ کس آواز سے پڑھا۔ سبحان اللہ ضعف کے آثار نظر نہ آتے تھے، خاندان للّٰہی کے مرید تو کئی ہوگزرے اور کئی موجود بھی ہیں، لیکن ان کی خدمت تمام سے نرالی تھی۔ جب وعظ فرماتے تھے، تو ساری مجلس پر خاموشی طاری ہوجاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپؒ پر ہزار در ہزار رحمتیں برسائے۔ یہی کچھ جو آج سن رہے ہیں، کل میری بابت سنیں گے۔ لیکن کوئی سنتا ہے، تو وہ نہیں ہوتا۔ دُعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائیں۔ تمام منازل طے کر چکا ہوں۔ آرام وخوشی، غم ورنج کیا کچھ نہیں دیکھا۔ اب تو صرف آخری فکر ہے۔

لوگوں کو پس ماندگان کی فکر کھائے جارہی ہوتی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اس فکر سے تو بلند کر دیا، کاش دوسرے فکر سے بھی رہائی ہوجاتی اور سیدھے اس کے قدموں میں جا گرتا۔

امید ہے کہ جناب کے مزاج گرامی اچھے ہوں گے۔ ایک خط بھیکے والا سے جناب کا موصول ہوا تھا۔ خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی کہ محمد دین نے آپ کو لکھنے کی کیوں تکلیف دی۔

زیادہ دُعا

طالب دعا:

۲۶ فروری ۵۷ء

احمد عمر

---

[۱] جو (مخلوق) زمین پر ہیو سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے، باقی رہے گی۔ (فتح الحمید) پارہ نمبر ۲۷۔ آیت ۲۶/۲۷ ''الرحمٰن''

[۲] حضرت صاحبزادہ محبوب والرسول صاحبؒ

[۳] ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (پارہ نمبر ۲۔ رکوع ۳۔ آیت: ۱۵۶)

Marfat.com

(۲)

میرے محترم و بزرگ جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ وفیوضہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ تشریف لاکر باعثِ عزت ہوا۔ آپ کی دعاؤں کے صدقے اب مجھے کافی آرام ہے اور روزے خوشی سے رکھے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مسندِ عالیہ کا شہ نشین بنائے اور آپ کے دلِ روشن کی ضیا پاشی سے دنیا روشن ہو۔ آپ کے جذباتِ صادقہ کو اللہ تعالیٰ بھڑکائے اور آپ کو اپنے خیال میں غرق کرے کہ تن من کی خبر تک نہ رہے۔

کیا ہدایات ہیں؟ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ کمی اگر ہے تو یہی ہے کہ خاندان میں جو کچھ کیا جاتا ہے، ایک معمول کر کے کیا جاتا ہے۔ آپ کو اس سے ترقی کرنی چاہے اور جو کچھ کیا جائے، صرف اللہ اور صرف اللہ کے لیے کرنا چاہیئے۔ کرتے آپ لوگ بہت کچھ ہیں، صرف روح لانے کی ضرورت ہے۔ خوف ورجا جب تک بندے میں پیدا نہ ہو، اس وقت تک عبودیت کاملہ نصیب نہیں ہوتی۔ اب آپ کے خاندان میں اچھے بندے (یعنی صاحبِ ذکر وفکر) بہت کم رہ گئے ہیں، جس کا اثر تمام خانقاہ پر وارد ہو رہا ہے۔ آپ بھی اپنے وقت کو صرف اسی خیال میں جب لگادیں گے، تو کام خود بخود بن جائے گا۔

مریدوں کی تربیت سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ مبذول فرمائی جائے اور دنیاوی تموّج کے تھپیڑوں سے بچنے کی کوشش کی جائے، تا آنکہ دل دنیا اور اہل دنیا سے سرد ہو جائے اور صرف حق کے لیے زندگی ہو جائے۔ یہ راہ بہت آسان ہے، کوئی اس کے اندر پیچ نہیں۔ شریعت وطریقت کے رسم ورسوم خود پیدا ہو جائیں گے۔

مضمون کا ایک حصہ بھیج دیا گیا تھا۔ جس کے لیے جواب لکھا گیا تھا کہ کسی شمارہ میں ترتیب کے لحاظ سے شائع کرایا جائے گا۔

طبیعت کا الٹاؤ ہوتا ہے۔ جب سے لکھنا بند ہے، اشاعت کی طرف بھی توجہ کم ہے۔ اب پیٹ ہے اور کھانا دانہ اور بس۔

مجھے ذاتی طور پر آپ کے خاندان سے محبت ہے لیکن کچھ باطنی تعلقات خاندان کے

Marfat.com

مجھے اِدھر اُدھر جانے نہیں دیتے۔ یہ بھی شکر ہے۔ مولانا صاحب کی محبت غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ آمین ثم آمین!

آپ کا
محمد عمر
۲۴ مارچ ۱۹۵۸

(۳)

کا گاتن من میرا کھائیو، چُن چُن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو، مینوں پیاملن دی آس!
تیرے ویکھن نوں سکدی جان میری
میرے مولا میرے گھر جھات پائیں

حضرت قبلہ کرم فرمائے بندہ جناب صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

شفقت نامہ کا جواب لکھا۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ کسی نے روانہ کر دیا یا ضائع ہو گیا۔ آپ کے اس اخلاص و محبت کو اللہ تعالیٰ بڑھائے اور اپنے دیدار و وصل کی پیاس زیادہ فرمائے۔ کیا کہوں۔ دنیا، دنیا کی تلاش میں ہے۔ ہم جیسے ناکارہ نہ تو دنیا کا ساتھ دے سکے اور نہ دین کا ساتھ دینے کی ہمت پیدا ہوئی۔

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ است
ڈبکو ڈبکو مے کند از یک تجلی پارکن![1]

یہ شعر کتنا حقیقت مندانہ ہے۔ لیکن بظاہر تمسخر..... بہرصورت آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ یہ عاجز آپ کے خاندان مبارک کا ہر وقت دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ حقیقی رنگِ تصوف جماعت میں پیدا کرے۔

آپ کا
محمد عمر
۲۹ نومبر ۱۹۵۸

[1] جعفر زٹلی کی کشتی بھنور میں پڑ چکی ہے۔ ڈبکیاں کھا رہی ہے؛ خدایا اسے ایک نظر سے پار لگا دے۔

Marfat.com

(۴)

باسمہٖ ربی العظیم

بسفر رفتنت مبارک باد سلامت روی و باز آئی

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مشرف نامہ پہنچا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ صاحبزادہ صاحب کی بابت جو کچھ کوشش ہو سکتی تھی، کی گئی۔ پرچے کچھ اچھے نہیں ہوئے تھے۔

سپرنٹنڈنٹ دفتر سے ان کے دوستوں سے کہلایا گیا۔ گو وہ بہت سخت آدمی ہے، تاہم اس نے اتنا وعدہ کیا کہ کچھ کمی ہوگی، تو پوری کر دوں گا۔ مولیٰ کریم رحم فرمائے اور کام بن جائے۔

مولوی صاحب[1] کی طبع فیاض ہے۔ وہ جب بیگانوں کے لیے کشادہ رو ہیں، تو اپنے سلسلہ کے بزرگوں سے کیسے فیاضی سے پیش نہیں آ سکتے۔ الحمدللہ کہ اپنی فیاضی کی وجہ آپ جیسے بزرگوں سے دعائیں حاصل کر رہے ہیں۔

الحمدللہ کہ برادرم مولوی محمد معصوم صاحب کو مولیٰ کریم نے استقامت بخشی اور وہ خدا کے ہو رہے اور دنیاوی تعلق کو خیر باد کہنے کے لیے تیار ہو رہے۔ پھر اپنا سلسلہ کے مرکز میں جمعیت کاملہ وظاہریہ خدمت بجالانا، اس سے بڑھ کر ان کی کیا سعادت ہے؟

عاجز کے دعا و سلام قبول ہوں۔ مولیٰ کریم ان پر رحمت وارد فرمائے اور اپنے خاندان کے ایک روشن پیر بن جائیں۔

میاں صاحب ڈنگوی[2] کے توجہ لینے والے ایک عزیز مولوی خورشید صاحب آئے جو پہلے یہاں آیا کرتے تھے اور جو تو جہات عالیہ پر چہار ابرو کا صفایا کر چکے تھے۔ ان سے پہلے شناخت نہ ہو سکے۔ بعد میں جب معلوم ہوا، تو دریافت کیا کہ کیسے ہوا؟ مگر فوراً خود ہی توجہ اس طرف چلی گئی کہ شاید حضرت ڈنگوی کے تصرفات کا نمونہ ہیں۔ ان کی درخواست پر میاں سلطان بخش صاحب کو ایک خط دے دیا گیا۔ جس کی نقل شاید بھیرہ سے کسی وقت آپ کو پہنچے گی۔

---

[1] مولوی حاجی فضل احمد صاحب لاہوری۔

[2] میاں محمد دین صاحب ڈنگہ (گجرات) کے رہنے والے تھے۔ ان سے تربیت لینے والے شرعی قیود سے آزاد ہو کر عجیب حرکات کرتے، اخبارات میں بھی ان کے بارے کافی مواد شائع ہوا۔

Marfat.com

بہرصورت حیرانی ہے کہ اشغال مجدّدیہ کے نتائج اتباع سنّت کے برخلاف بے حرمتی اسلام اور رسوائی شریعت کے جذبات کیسے پیدا ہو جاتے ہیں۔

کالو پنڈی[1] کے دو سالکین حدودِ اسلام سے باہر ہو جاتے ہیں۔

امید ہے کہ خط پڑھ کر حظّ روحی اٹھائیں گے۔ جب کوئی فقر حدودِ اسلام سے باہر ہو جائے، تو اس فقر سے اسلام کی عزت بڑھنے کی جگہ ذلت اور رسوائی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ملتِ اسلامیہ کے اندر اسلام کا کیا وقار ہوگا۔

مجھے یہ تسلیم ہے کہ ہستیٔ موہوم کو موہوم بنانا فقر کا اوّلین کام ہے لیکن اس فنا کے بعد بقائے امور اور بقائے اسلام کے ظہور پر تکمیل فقر ہوتا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

گنہگار ہوں اور طالب دعا ہوں۔

آپ کا محمد عمر

۲۳ جون ۱۹۶۱

(۵)

محترمی و مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

نیاز کے بعد گزارش ہے کہ شاہ صاحب[2] تشریف لائے اور صرف ایک رات کے قیام کے بعد تشریف لے گئے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے خانقاہِ قصور کی فریاد سنی اور شاہ صاحب کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہوا۔ خدا کرے کہ اصلی نقشہ سامنے آ جائے۔

میں اپنی پریشان حالی میں وقت گذار رہا ہوں۔ گو ظاہری صورت میں ایک دیندار نظر آتا ہوں، لیکن ''درخبث باطنم سرِ خود را نہادہ پیش''[3]

---

[1] تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا ایک گاؤں۔

[2] حضرت خواجہ سیّد شبیر احمد شاہ صاحبؒ انہوں نے حضرت خواجہ غلام محی الدّین صاحبؒ قصوری ائمّ الحضوری کے عرس کا اہتمام فرمایا۔ پہلے صرف مختصر ختم ہوتا تھا۔ ماہِ اسوج کی آخری جمعرات/ جمعہ عرس ہوتا ہے۔ حضرتؒ کی سوانح کی کتاب انوار محی الدینؒ تصنیف فرمائی، جو مقبول ہوئی۔ مزار پاک بھی بنوایا۔

[3] اور میں اپنے اندر کی خرابی کی وجہ سے اپنا سر (شرمندگی سے) جھکائے ہوئے ہوں۔

Marfat.com

دعا کی ضرورت ہے اور بڑی ضرورت.....

یہ انتہائی خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدت گاہ کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے اور دنیاوی الجھنوں میں بہت کم پھنسایا ہے۔

مجھے کامل امید ہے کہ رفتار بدستور جاری رہی، تو انشاء اللہ للّٰہ شریف کا نقشہ پرانا سامنے آجائے گا۔

طالبِ دعا محمد عمر

حافظ سلطان بخش صاحب چند دن میرے پاس گزار کر کل چلے گئے۔ آپ کے خاندان سے گہری عقیدت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صاحب شریعت کے حال سے منور فرمائے۔

۲۷ جنوری ۱۹۶۲ء

(۶)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

سلامتِ ہمہ آفاق درسلامتِ تست!
بہ ہیچ عارضہ شخصے تو درد مند مباش

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

مولوی محمد معصوم صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آں جناب سخت علیل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عنایت فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین!

مجھے آپ کے خط سے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ خط بعد رمضان شریف پڑھیں گے۔ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کو کسی نے خط لکھا۔ آپ نے جواباً لکھا کہ ''کیا ہی اچھا ہوتا کہ اتنا اللہ اللہ کرتے''۔ الحمد للہ کہ آپ اپنے مشاغل میں رہے اور ''مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی''[1] کا نقشہ قائم رہا۔

آپ نے لکھا تھا کہ ۱۶ مارچ کو بھیرہ تشریف لے جائیں گے۔ یہاں بھی ایک تقریب برادرم مولانا فخر الدین صاحب کی ۲۰ تاریخ کو ہے۔ اگر بایں جانب سفر مبارک کا ارادہ فرمائیں، تو ۲۰، ۲۱ کو عزت بخشی جائے۔ ''بہ یک کرشمہ دو کار'' والا معاملہ ہو جائیگا۔

۲۰، ۲۱ کو بھلیر شریف عرس ہے۔ میں ہمیشہ جایا کرتا تھا لیکن اس سال کچھ تو اس خانگی تقریب کی وجہ سے اور کچھ ملتانی سفر کی وجہ سے اس سفرِ مبارک کو ملتوی کر دیا گیا۔ یہ سفر کلیکا سے

---

[1] ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (سورۂ والنجم)

Marfat.com

شروع ہو کر بونگہ سرگودھا کے بعد اصلی سفر شروع ہوگا۔ وہ ہے سیال شریف، سُلطان باہوؒ، ملتان اور اس کے بعد وقت ہوا تو تونسہ شریف اور موسیٰ زئی شریف حاضری دینے کا خیال ہے۔

مکتوب سُلطانی ا کے مطالعہ کے بعد اگر کوئی توضیح یا تشریح یا عنوان ضروری آپ کے خیال میں ہو، تو وہ جلدی ہی تحریر فرمائیں۔ کیونکہ عزیز قاضی محمد رضا صاحب ان کو از راہ للہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ برادرانِ طریقت سلوک اور مقصدِ سلوک سے واقف ہو جائیں۔

ہمیں ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں، جن کے لئے یہ لکھا گیا۔ وہاں تو یہی ہے کہ

''گر تو نمے پسندی، تغیر کن قضارا''

ہم تردید کیا کریں گے ہم تو سراسر تسلیم ہی تسلیم ہیں۔ اس لیے ہمیں ان لوگوں سے کوئی نفرت نہیں، بلکہ ان کے لیئے سراسر رحم ہی رحم ہیں۔

متاعِ دل و جان دے کر وہ اس کے دیکھنے کے متمنی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس لامکان تک ان کی نظر نہ پہنچے اور وہ کسی مکان کو ہی لامکان سمجھیں۔ معاملہ قابلِ رحم ہے۔ وہ جانے اور اس کی حکمتیں۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۶ مارچ ۱۹۲۶

محترم قاضی صاحب اور راقم محمد اقبال سے تسلیمات و نیاز اور درخواستِ دعا اور پرسش مزاج گرامی۔

(۷)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا مکتوب شریف پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احساس کی دولت عنایت فرمائی۔

ا یہ خطوط سلوک اور مقصدِ سلوک کے نام سے شائع ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

حقیقاً عرس بیربل[1] آپ کا ہے اور آپ کی تشریف آوری ہی اس کی رونق ہے۔

جب صاحبزادہ صاحب تشریف لائے، تو میں نے آپ کو عرض کیا۔ اب عرس ہو گیا۔ میں نے آپ کو دعوت کسی دنیاوی غرض سے نہیں دی، بلکہ میرا مقصود اس سے صرف خوشنودیٔ حضرتِ اعلیٰ نور اللہ مرقدہٗ ہے اور بس۔ کیونکہ ان کے روحانی تعلقات آپ کے حضرات سے وابستہ ہیں۔ شاید اس وجہ سے اس عاجز پر بھی رحم ہو جائے۔

آپ حضرات کے ارشاد پر رسالہ جاری کیا گیا۔ ورنہ میری ہمت نہ تھی۔ آپ کا اپنا رسالہ ہے اور اپنا مقصد دین متین کی خدمت بمعہ شعبۂ تصوّف ہے۔ امید ہے کہ ہر سہ ماہی میرا کچھ نہ کچھ لکھا پیش ہوتا رہے گا۔[2] ضرورت تو اب یہ ہے کہ آپ حضرات دعا فرمائیں کہ میری تحریرات کو اللہ تعالیٰ قبولیت عامہ کا جامہ عنایت فرمائے۔

طالب دعا

محمد عمر

خط کے اندر نام خریداران و پتہ کا کوئی پرچہ نہیں نکلا۔ میں نے البتہ آپ کا مکتوب لاہور اپنے ایک مکتوب ''عرس، جلسے کا روپ بنتے جا رہے ہیں [3]'' کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم۔

۱۹/اکتوبر ۱۹۶۲

(۸)

بخدمت جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عید مبارک!

کسی نے کیا خوب کہا

---

[1] عرس حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحبؒ ۲۱، ۲۲، اسوج

[2] تقریباً ہر شمارہ میں آپ کے ایک دو مضامین ضرور شائع ہوتے تھے۔

[3] افسوس کہ یہ اہم مضمون ادارۂ تصوف کے انبار میں گم ہو کے رہ گیا اور ''سلسبیل'' کی زینت نہ بن سکا۔ تاہم اس کی ایک نامکمل نقل ہمیں ملی ہے اہم تک پہنچی ہے، جو ''حقائق و معارف'' حصہ دوم میں شائع ہو رہی ہے۔

Marfat.com

اساں نے پریم پیالہ پیتا
جو کجھ کیتا تیرے نیناں نے کیتا

والدعا

آپ کا محمد عمر
۲ فروری ۱۹۵۶ء

(۹)

بخدمت جناب حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عید مبارک!

لیکن رمضان شریف خالی گیا۔ کچھ بنایا نہیں، بلکہ سب کچھ بگاڑ دیا۔ رحم کی درخواست ہے۔ قبول ہو جائے:

''حدتوں باہر پاپ[1] اکمائے لافقر دے جامے''

طالب دعائے مغفرت

محمد عمر
۲ فروری ۱۹۵۶

(۱۰)

تصور میں کسی کے کھو گیا ہوں
کوئی قلب و نظر پر چھا گیا ہے

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب مدّ ظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مکرمت نامہ پہنچا۔ کیا کہوں۔ جس نے موت نہ دیکھی ہو۔ اچانک جب موت دیکھے، تو حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔

آپ کے خاندان پر اللہ کا بڑا کرم رہا ہے۔ کم تھے، لیکن موت بھی کم تھی۔ عزیز ننھے منے

---

[1] گناہ

Marfat.com

کا گزرنا آپ کے قلبِ نرم اور آنجناب کے صاحبزادہ صاحب کے لیے بہت پریشان کن سانحہ ہے۔ لیکن مجذوز کی آواز ہر وقت کان میں آرہی ہے۔ اور یہی تسلی ایک مسلمان کے لیے تاکیدِ حیات ہے اور اسی میں زندگی کا راز مضمر ہے۔

پریشانی، غم حیات وزندگی کے لیے نہایت ہی تلخ ہے لیکن حقیقتاً یہ پریشانی اور غم ہی انسانی زندگی کا مداوا ہے۔ ورنہ یہ انسان، انسان نہ ہوتا **فَاِذَاھُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ**[1] کا ثبوت ہر فرد ہوتا، جو اس کی جبلت فطرتی ہے۔

یہ معلوم کر کے کہ آپ واپسی پر سرگودھا تشریف فرما تھے، افسوس ہوا۔ میرے کسی دوست کو یہ علم نہ تھا، ورنہ حاضر ہوتا اور چند لمحے آپ کی خدمت میں رہتا، جو میرے لیے سرمایۂ سعادت ہوتے۔

معلوم یہ بھی ہوا کہ صاحبزادہ صاحب اس سانحۂ عظیم سے زیادہ متاثر ہیں۔ ہونا چاہیئے۔ لیکن علاج بھی چاہیئے۔ قرآن حکیم پڑھا کریں، تاکہ عبرت ہو۔ اور اطمینان نصیب ہو اور خاص کر آپ کی صحبت زیادہ مفید رہے گی۔

تعطیلات آپ کے پاس گزاریں۔ باپ بیٹے کے ملنے سے انشاءاللہ طبیعت اطمینان و سکون حاصل کرے گی۔

شرقپور شریف کی حاضری کا خیال ایک مدت سے تھا۔ لیکن عارضہ زیادہ قوی اور چلنے پھرنے سے مانع تھا۔ افاقہ ہوا، تو حاضری کی تیاری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا۔ اس سفر میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آرام وسکون سے سفر طے ہوا۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد روانہ ہو کر سرگودھا شب باشی کی اور صبح چار بجے کی ٹرین پر نو بجے کے قریب لاہور پہنچ گیا۔ احباب موجود تھے۔ لے گئے۔ رات لاہور گزاری۔ دوسرے دن شام کو شرقپور شریف پہنچ گیا اور ایک رات اور ایک دن گزار کر واپس آیا۔ اور خانقاہ شریف پر ہی قیام رہا۔ اب کچھ ہو تو سکتا نہیں، مسجد میں ہی پڑا رہا اور وقت گزار دیا۔ صرف سلام و نیاز پر ہی اکتفا رہی۔

صاحبزادگان کی خدمت میں بھی حاضری دی۔ لیکن ہم خیالی نہ ہونے کی وجہ سے نہ انہوں نے کچھ فرمایا، نہ میں نے کچھ عرض کیا۔ صاحبزادے شہزادوں سے بھی مزاج میں آگے نکل

---

[1] سورۂ یٰسین۔ آیت ۷۷ پارہ ۲۳

Marfat.com

چکے ہیں۔ سراسر ادب ہی وہاں کام دیتا ہے، خواہ رسمی ہو۔ پھر واپسی ہوئی اور جمعرات بارہ بجے بخیر و عافیت گھر پہنچ گیا۔

الحمدللہ ''سلسبیل'' آپ کو پسند آیا۔ آپ کی دعا کی بہت ضرورت ہے۔ جب تک یہ ''ترجمان'' یا ''الفرقان'' کا مقام حاصل نہ کرے، اس وقت تک ہم ناکامیاب ہیں۔ ویسے تعلیم یافتہ طبقہ پسند کرتا ہے اور اکثر لائبریریوں میں لگ رہا ہے۔ یہ ہماری بڑی کامیابی ہے۔ چنانچہ پبلک لائبریری پنجاب، اسلامیہ کالج وغیرہ میں جاتا ہے اور قیمتاً جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف نے بہت پسند کیا۔ ان کے نمائندے ہمارے نمائندوں سے ملے اور خوش ہوئے۔ چنانچہ رپورٹ چیف ایڈمنسٹریٹر کو کر دی گئی ہے۔ انشاء اللہ ماہواری کرنے کی صورت میں ایک ہزار کاپی خرید کریں گے جس کے لیے ہم مشورے کر رہے ہیں اور معاملہ ہموار کر رہے ہیں۔ خدا کرے میری یہ خدمت قبول ہو جائے اور تصوف کی شکایات قوم و ملت سے دور ہو جائیں۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ دنیاوی الجھنوں سے ہر وقت واسطہ ہونے کے علاوہ نفس کی سرکشی میرے لیے لیوا ہو رہی ہے، اور اب تو معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔ اگرچہ منصب کے لحاظ سے کسی وقت کچھ کہہ دیتا ہوں، لیکن جب نظر دوڑاتا ہوں تو سب سے ذلیل اخلاق کا مالک نظر آتا ہوں۔ آج ہی ایک الجھن کے دور کرنے کے لیے بعض احباب کو کوٹ بھائیخان بھیج رہا ہوں۔ ایک سردار صاحب نے خرید کردہ زمین پر شفعہ دائر کر دیا ہے۔

کاش میں ان لوگوں سے ہوتا، جن کو آنے جانے کا غم نہ ہوتا تھا اور سب کچھ منجانب اللہ خیال کیا کرتے تھے۔ لیکن ؎

نہ دادند در دست من اختیار
کہ من خویشتن را کنم بختیار

طالب دعا

محمد عمر

Marfat.com

(۱۱)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط [۱]

کرم فرمائے بندہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج گرامی!

حضرت مولانا کی تشریف آوری سے خوشی ہوئی اور اس سے بڑھ کر یہ خوشی ہوئی کہ آپ مسجد میں معتکف ہو گئے۔ الحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

مسجد کی ویرانی دیکھ کر رنج ہوا تھا۔ انشاء اللہ مولانا کے قیام کے بعد مسجد آباد ہو جائے گی۔ "الاستقامة فوق الکرامة [۲]" بزرگوں کا قول ہے۔ اس استقامت سے درختِ طمانیت سایہ دار ہوتا ہے۔ سفر بھی بعض مشائخ وسیلۂ معرفت خیال کرتے ہیں۔ لیکن طمانیت سفر کی صورت میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ سُن کر کہ آپ اپنے اسلاف کا نمونہ ہو رہے ہیں، بہت خوشی ہوئی۔ خدا کرے کہ وہ دن آ جائیں کہ آپ اپنی صورت میں جلوہ گر ہوں اور عکسی صورت سے پار ہو جائیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ [۳]

آپکا ادنیٰ: محمد عمر

(۱۲)

کاگا تن من میرا کھائیو چُن چُن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو مینوں پیا ملن دی آس

تیرے ویکھن نوں ترسن نین میرے
مرے مولیٰ مرے گھر جھات پائیں

نصیبا اپنا ہی اچھا نہیں ہے!
وگرنہ تیرے جلوے ہر کدائیں!

---

۱ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے اور اس کے بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے منتخب فرمایا۔ (پارہ نمبر ۱۹۔ آیت ۵۹۔ سورۂ نمل)

۲ استقامت کرامت سے بہتر ہے۔

۳ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ (سورۂ جمعہ پارہ نمبر ۲۸ آیت ۴ رکوع ۱۱)

Marfat.com

توں اے محبوب عالم کُل دے والی
رخ زیبا تھیں پردہ چا ہٹائیں
محو مطلق شود، ہمہ عالم!
گر نقاب از جمال بکشائے!

محترمی جناب صاحب زادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس احساس کو بلند فرمائے اور ہمت بڑھائے!

''مشکلے نیست کہ آساں نشود''

فنا در حقیقت بقا ہے۔ ''خواہش'' [1] کا کچھ حصہ ''شمس الاسلام'' کے گزشتہ شمارے میں شائع ہوا۔ بقیہ بھی ہوگا۔ کسی خوش فہم نے دیکھ کر کہا کہ وہ (میں) کوئی بلند مضمون لکھتا۔ لیکن اسے کیا معلوم کہ اس سے بلند کیا ہوگا۔ جو بنیادی ضرورت تصوف کے لیے ہے اور جس کی طرف کسی کا خیال و گمان بھی نہیں۔

اذکار، ادعیہ عبادت ہر ایک اپنی اپنی جگہ بہت کچھ ہیں، لیکن تمام کی بنیاد صرف اسی پر ہے کہ خواہشات ختم ہوں۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجاؤ کہ خلوت ہوگئی

''وہڑا ہووے جے خالی تے مرزا آن وڑے''

عزیز صاحبزدہ صاحب کی حالت کی پریشانی آپ کو کیا کم ہوگی۔ عرس کے موقع پر ایک سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سالم میں ہیں۔ خیال تھا کہ مولوی سیف الدین صاحب سے بات کروں گا، لیکن وہ نہ ملے۔ ان کو پھر خط بھی لکھنے کا خیال تھا، لیکن گھر آ کر بھول گیا۔ اب پھر خیال ہے کہ سلسلہ جنبانی کروں، شاید کوئی صورت گھر کرنے کی نکل آئے۔

حسب معمول امید ہے کہ آپ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پر تشریف لانے کی

---

[1] الہوئی (خواہش) کے نام سے حضرت اقدسؒ کا تفصیلی مضمون کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا تھا جو بعد میں بھی کئی بار ''سلسبیل'' میں چھپ چکا ہے۔

Marfat.com

دعوت میری طرف سے قبول فرمائیں گے۔ ''خلافتِ معاویہ'' بالاستیعاب پڑھ چکا ہوں۔ محققانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔

طالب دعا

محمد عمر

(۱۳)

لے تنت بہ نازِ طبیباں نیاز مند مباد
وجودِ نازکت آزردۂ گزند مباد

سلامت ہمہ آفاق در سلامتِ تست
بہیچ عارضہ شخصِ تو درد مند مباد

کرم فرمائے بندہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مولوی محمد معصوم صاحب نے آپ کی بیماری اور علامت کا ذکر کیا۔ بڑا رنج ہوا۔ اس دور پُرفتن میں دنیا کچھ کی کچھ ہوگئی۔ پرانی صورتیں ختم ہو رہی ہیں اور پرانے خیال جا رہے ہیں۔

کل آپ کی شادی پر عبرت کی آنکھ نے جو کچھ دیکھا۔ تصوف اور اہل تصوف کے رنگ وروپ نہیں بدلے، بلکہ نسبتیں بدل رہی ہیں۔

پرانے خاندان فقر کے حالات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن ایسا ہونا ضروری ہے۔ یہ تمام آفتاب وماہتاب کیسے بن سکتے ہیں؟ پھر نسبت کس کے ساتھ نہیں اور نسبت سے کون آگے نکل سکتا ہے؟ ہمت والوں کا کام ہے۔ لیکن صاحب ہمت کوئی نکلتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

لے تیرا وجود طبیبوں کے ناز کا محتاج نہ ہو (تجھے کسی ڈاکٹر حکیم کے پاس جانا نہ پڑے) اور تیرے نازک وجود کو کوئی تکلیف پریشان نہ کرے۔ تمام جہان کی سلامتی تیری سلامتی میں ہے۔ تیرا جسم کسی بیماری سے دردمند (تکلیف میں) نہ ہو۔

Marfat.com

پھر درخت بار آور جب ہو اور ہو, تو اس کی قیمت کا کیا اندازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت رکھے اور اپنے خاندان کا ہی نہیں، بلکہ طریقت کا ایک گھر اللہ جل شانہٗ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین!

پچھلے دنوں عرس بھلیر شریف[1] پر گیا تھا۔ گیارہویں دن واپس آیا۔ لیکن طبع علیل رہی۔ اب بھی کسی قدر علیل ہوں۔

اگرچہ ادارہ بظاہر آب وتاب سے قائم ہے، لیکن مالی حالات نہایت کمزور ہو رہے ہیں۔ اہل طریقت اور ممبر طریقت لاپرواہ۔ دیکھئے کب تک سانس لیتا ہے؟ اپنی طرف سے کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بار آور فرمائے۔ کام تو اچھا ہو رہا تھا اور اہل علم متوجہ ہو رہے تھے۔ بعض تبادلۂ خیالات بھی چاہنے لگے۔ لیکن دنیادار علمی دنیا کے۔ امید ہے کہ اپنے مزاج گرامی سے پوری طرح مطلع فرمائیں گے۔ حضرت صاحبزادہ محمد عبدالرسول صاحب کو مشفقانہ دعا سلام۔

آپ کا ادنیٰ

محمد عمر

(۱۴)

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُالْحَكِيْمُ [2]

کرم فرمائے بندہ حضرت قبلہ جناب صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نیاز وآداب قدم بوسی کے بعد رات کو خط ملا۔ پڑھا۔ پھر دوبارہ صبح پڑھا۔ کیا عرض کروں۔ میری تحریرات کے باہر آنے اور شائع ہونے کا سبب صرف آپ کی ذاتِ پاک ہی محرک ہے۔ ورنہ خاموشی سے مر جاتا۔

جب کوئی داد دیتا ہے تو لکھنے والے کا دل بڑھ جاتا ہے اور آپ کی داد ہی نے میرے قلم ودل کو حرکت دی۔

---

[1] قیام پاکستان کے بعد حضرت امام علی شاہ صاحبؒ مکان شریفی کا عرس ہر سال ۱۳ شوال کو وھلیر نزد سانگلہ ہل میں ہوتا ہے۔

[2] اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے بڑائی ہے اور وہ غالب اور دانا ہے۔ (سورۂ جاثیہ۔ پارہ ۲۵۔ آیت ۳۷)

Marfat.com

ورنہ اپنوں میں آج بھی کوئی نہیں، جو ایک لفظ بھی لکھے۔ پھر صاحبزادگی کا برا ہو، یہ تو کچھ بھی دیکھنے سننے کے لیے تیار نہیں۔ دیکھتی بھی اپنی نگاہ سے ہے، سناتی بھی اپنا ہی ہے اور بس۔

امسال میں شرقپور شریف کے کسی عرس پر حاضر نہیں ہوا۔ اس لیے کہ میری تحریرات پر کسی صاحبزادہ کے اکسانے سے کوئی برس نہ پڑے۔

اوقاف [1] کو لکھا، مسلک لکھا [2] یہ دونوں کام اپنی خانقاہِ معلّٰی کے قائم رکھنے کے لیے کئے تھے۔ لیکن صاحبزادگان چھوڑ، تمام برادرانِ طریقت کی طرف سے ایک حرف بھی ہمت بڑھانے کے لیے لکھا نہیں آیا، بلکہ مسلک طریقت سے کشیدگی بڑھ گئی۔

عرس کے بعد حاضری دی۔ کچھ عرض کیا گیا۔ لیکن سنتے کیا؟ وہ الٹے بگڑ بیٹھے۔ میرا عرض صرف یہ تھا کہ عرس ایک ہو۔ جو اس وقت تین ہو رہے ہیں۔ حکومت کا، سجادہ نشین کا، چھوٹے صاحبزادہ کا۔ میرے خیال میں اجتماع کلی سے جو فوائد حاصل ہو رہے تھے، وہ ختم ہو رہے ہیں اور مرکزیت ٹوٹ رہی ہے۔ فائدہ برابر کا۔ بلکہ حکومت کمزور ہو جاتی۔ جب صاحبزادے چاہتے مفت لے جاتے۔ لنگر حکومت دیتی۔ پیسہ صاحبزادے بٹورتے۔

آپ کی دعا کی سخت ضرورت ہے کہ ادارہ قائم ہوا، اور ''سلسبیل'' شائع ہو رہا ہے لیکن میرے مکرم! پڑھنے والے جب تک نہ ہوں، یہ کس کام؟

صوفی محمد اقبال صاحب کے سر دفتر ہو جانے سے بہت کچھ بوجھ میرا ہلکا ہو گیا ہے اور وہ ہمارے نمائندے، صحیح نمائندے ہیں۔ دفتر بھی ایک علمی بازار (اردو بازار) میں منتقل ہو چکا ہے۔ احباب پہلے سے زیادہ سرگرم ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں اور پیسہ دینے والوں کی کمی ہے۔

''روحانیت'' لاہور کے ایڈیٹر محمد انور جیلانی صاحب بھی میری تحریرات سے زیادہ متأثر ہوئے۔ وہ اگلے دن آئے تھے اور کٹر مولوی ہونے کے باوجود میری باتوں کو غور سے سنتے رہے۔ آخر کہا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تحریرات شائع کروں۔ کیا اجازت ہے؟ میں نے کہا۔ ''میں اللہ تعالیٰ سے یہی کچھ طلب کر رہا ہوں کہ کوئی سامان غیبی پیدا ہو اور اشاعت کے سامان پیدا ہوں''۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ ''آپ میری تمام تحریرات پڑھیں اور اسی اسلوب پر آپ لکھنا شروع کریں۔

---

۱ ''سلسبیل'' جولائی ۱۹۶۳ء، صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۸

۲ ''سلسبیل'' جولائی ۱۹۶۳ء، صفحہ ۱۸ تا ۲۱ (گفتنی) جلد اول۔ شمارہ ۴

Marfat.com

اللہ کا بڑا فضل ہے۔ جب سے میرا خیال اشاعت فقر وتصوف کی طرف ہوا ہے، پہلے ایک رسالہ فقر وتصوف کا نہ تھا، اب کئی شائع ہونے شروع ہو گئے۔ انور صاحب ویسے بھی صوفیانہ شکل وصورت رکھتے ہیں اور اپنے خیال میں پختہ اور مختلف مسلک کے بزرگوں کی صحبت کے لطف اٹھا چکے ہیں، مثلاً مودودی صاحب، تبلیغی جماعت، مولوی محمد شفیع صاحب، حضرت سیالوی سلمہ ربہٗ اور حضرت علی پوری محدثؒ وغیرہ۔ اب علمیت چھوڑ، تصوف واحسان پر توجہ ہے۔

آپ کا خط عرس کے بعد پہنچا تھا۔ حسبِ ارشاد میں وظیفۂ دعا گوئی میں رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادوں کو روز افزوں ترقی عنایت فرمائے۔

دعا ہر مسلمان کے لیے واجب، لیکن جس غرض کی دعا آپ طلب کرتے ہیں، اس کا میں اہل ہوتا، تو سب کچھ ہو جاتا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے احسانات آپ پر ہیں۔

ضرورت ہے تو اتنی۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ[1]

اپنے فکر سے آزاد ہو جایا جائے۔ جو کچھ ہوتا ہے، صحیح ہے۔ ہم تقدیر کے بندے ہیں۔ کسی حالت وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ کسی صورت ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ دنیا کی محبت کسے نہیں، لیکن والہانہ اسی پر ٹوٹ پڑنا عقلمندی کے خلاف ہے۔

نوجوان بیٹے اپنی کمائی سے کچھ بھیج دیں تو کیا احسان۔ بلکہ ان کے لیے مزید نعمت اور لنگر کی خدمت اور بوڑھے باپ کی دعائیں اور آرام۔

ویسے بھی کیا کمی ہے؟ جو اس کے در پر بیٹھ جاتا ہے، وہ کب خالی رہتا ہے؟ پانی کے پاس پیاسے خود آتے ہیں، لیکن پانی چل کر جائے تو زیادہ احسان الٰہی اور موجب مزید سعادت۔

صاحبزادہ صاحب نے پچھلے عرس پر ''ذہنی خدا'' پر کچھ بیان فرمایا تھا۔ اس کے جواب میں میں نے ''واقعاتی خدا'' پر چند صفحے لکھے ہیں۔ انشاءاللہ کسی اشاعت میں آ جائیں گے۔

خانہ آبادی:

میں نے کوئی احسان منشی صاحب سے نہیں کیا اور نہ وہ مجھے جانتے ہیں اور نہ جاننے کی ضرورت۔ میرا ذاتی جذبہ متاثر تھا کہ اس زبوں حالی میں وہ خیالی طور پر کیسے اضطراب میں ہیں۔ میں نے ایک دو نوجوان عورتوں کو بھی مشورہ دیا تھا کہ حضرت کی خدمت کر کے اپنے ایمان کا ثبوت

[1] ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ پارہ ۴، آیت ۱۷۳، سورۂ آل عمران، رکوع ۹۔

Marfat.com

دیں، ورنہ وہ کچھ نہیں۔ ہاتھ مس ہی کر سکتے ہیں، اس سے آگے کچھ نہ ہوگا اور جنت اور ثواب دارین حاصل ہوگا، شاید آپ جانتے ہوں گے کہ حضرت ڈھڈوی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید حاجی احمد ارائیں کی لڑکی چند دن خانقاہ رہی تھی اور اس کے لیے منشی صاحب نے مجھے لکھا بھی تھا، لیکن ان کی صلح ہوگئی۔ لیکن یہ چھوٹی کنواری تھی میں نے اس کی ہمشیرہ کو کہا تھا کہ حاجی احمد اپنے پیر کی خانقاہ حاصل کرے۔ لیکن قدرت کو وہ منظور نہ تھا۔ بہر صورت مجھے خوشی ہے کہ منشی صاحب باایمان رخصت ہو جائیں۔

زیادہ کیا لکھوں۔ آپ کا آدمی تیار ہے

طالب دعا: محمد عمر

مکان: مستری جب مل جائیں تو غنیمت ہیں۔ آج مولوی صاحب کو لکھوں گا۔

جلدی آجائیں کہ رمضان شریف آرہا ہے۔

(۱۵)

نہ تڑپنے کی اجازت ہے، نہ فریاد کی ہے!
گھٹ کے مرجاؤں، یہی مرضی میرے صیّاد کی ہے!

کرمفرمائے بندہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ عزیز برخوردار کی کامیابی پر مبارک، صد مبارک باد۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ علم کا شوق ہے یا پیسہ کا خیال۔ بہر صورت دونوں پاک جذبے موجودہ زمانے میں ہیں۔ پیسہ کے سوا عزت کہاں۔ فقر بھی وہی پسندیدہ، جس کے ہاتھ میں پیسہ ہو۔ ورنہ حقیقی فقر کو کون پسند کرتا ہے۔ نہ صاحب فقر اور نہ متوسلین۔ مجذوبیت ایک دولت ہے، لیکن وہ کسے نصیب؟

آپ اپنی بیماری سے گھبراتے ہوں گے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک علاج ہو رہا ہے اور کیا عجب کہ اسی بہانہ میں استر شاد چمک اٹھے avr مرکز کو قطبیت نصیب ہو۔

میں اب سفر سے اتنا گھبراتا ہوں کہ ایک دن اور رات کے لیے جانا بھی ایک موت نظر آتا ہے۔ گھر میں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ درویشی بھی شاہی ہے۔ اپنی مرضی سے سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ کسی کو دم مارنے کا موقع نہیں۔ افسوس کہ اس لذت سے بہت کم آشنا ہیں۔ یہ موت

Marfat.com

نہیں، زندگی ہے اور جوان زندگی۔

بچوں کے لیے عمارت شروع ہے اور تین کمرے تیار ہو چکے ہیں برآمدہ کا پردہ بنایا جا رہا تھا کہ اچانک آندھی نے بنا بنایا گرا دیا اور ایک بھائی کے پردے ہمارے پختہ مکان پر آ گرے جنہوں نے دو خانے کڑیاں توڑ دیں۔ خوشی ہوئی۔ کوئی بلا تھی جو اس پر مار کر ٹال دی۔ خدا کرے، حقیقت ایسی ہی ہو، نری خوش فہمی نہ ہو۔ میری بڑی خواہش اصحاب فقر کے لیے یہی ہے کہ استقامت کا جوہر نمایاں ہو۔

سعدیؔ علیہ الرحمتہ گلستان میں لکھتے ہیں ؎

اگر در بدستے منستے مہار ندیدے مرا بارکش درقطار

کون نہیں چاہتا کہ میرا لڑکا بادشاہ ہو یا ایک فقیر ہو۔ نہ بادشاہ اپنے بیٹے کے لیے بادشاہی دلا سکتا ہے، نہ فقیر اپنے بیٹے کو ولی بنا سکتا ہے۔ ہوتا ہے وہی جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔ ہم لوگ صرف ملازمت کی حیثیت میں ہیں۔ سائیس گھوڑے کی پرورش اور ٹہلانے کا ذمہ دار ہے۔ لیکن اس کی اپنی قیمت یا تو جوہر ذاتی کی یا کسی قدردان کی قدردانی پر ہے۔ اس میں سائیس کا کچھ دخل نہیں۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ[1]

خدا کرے اس کا فضل مبین ہمارے، آپ کے دوستوں پر پڑے اور نہال ہو جائیں۔

''حقیقتِ تصوف'' کی دوسری قسط ''اعتقادیات'' نظر سے گزری ہوگی۔ آج تیسرے حصہ ''طبقات'' کے چند صفحے لکھے گئے۔

مولوی محمد معصوم صاحب تشریف فرما ہیں، لیکن چلہ کشی وغیرہ سے بھگوڑے ہو چکے ہیں اور ملنگانہ طرز پر اتر آئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا وہی حشر ہوگا، جو ہمارا ہے یعنی دین کے نہ دنیا کے

واجب بود بعرض رسانیدم

(۱۶)

مکرمی جناب حضرت صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط مبارک کیا پہنچا۔ سراسر شوق ومحبت ؎

---

[1] اللہ جسے چاہے، اپنی رحمت سے مخصوص کر دیتا ہے (پارہ ۳، آیت ۷۴، رکوع ۱۶)

Marfat.com

ا؎ ترا زمن اگر بر سینہ داغ است

نہ پنداری کہ زاں داغم فراغ است

آج حج مبارک ہے اور کل عید قربان۔ لیکن ایک مسلمان ایسا نظر نہیں آتا، جس کے اندر قرنِ اوّل کے جذبات حج یا عید موجزن نظر آئیں۔ امتِ مرحومہ کتنی اپنے فطرتی مزاج سے ہٹ چکی۔ اب رسم ہے۔ لیکن یہ خوف بھی حساس افراد کو کھائے جا رہا ہے کہ شاید کل یہ احساس بھی نہ رہے اور ہمیشہ کے لیے رسمی مسلمانی بھی ختم نہ ہو جائے۔

آپ کیا پوچھتے ہیں؟ یہاں پوچھنے گچھنے کا سوال ہے؟ لیکن راہ روان عشق کے لیے دشوار راستے میں پوچھنا حرام۔ وہ چلتے ہیں اور پاؤں نہیں تھکتے۔ منزل مقصود ہے، لیکن راستہ متعین نہیں اور جدھر دیکھتے ہیں، ادھر راستہ پاتے ہیں اور قرب و بعد کا سوال ہی یہاں نہیں۔ قرب خود قریب۔

تاہم اتنا عرض کر دیتا ہوں۔ وہی ذکر پسندیدہ راہ سلوک میں ہے، جو سالک کی طبع کے مناسب ہو اور جسے طبع پسند کرے۔ اس کے بعد وہ ذکر زیادہ مفید جو اپنے طریقہ عالیہ کا اپنے خاندان میں معمول چلا آتا ہے اور اس میں برکات ہیں اور فیوضات ہیں۔ اللہ کرے، آپ کا دھیان پختہ ہو جائے۔

''تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ'' کا جلوہ سالک نظر آئے اور دو جہان کی نیاز مندی سے بلند ہو جائے۔ امید ختم ہو اور اپنے بڑے مقصد پر دھیان جما ہو۔ تا اینکہ ادا دل نواز پیدا ہو جائے اور نظر اکسیر ہو کر مردہ دلوں کو جگائے۔ لیکن یہ قسمت کے سودے ہیں۔ میں سب کچھ جانتا ہوں ؎

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اسلاف رحمہ اللہ تعالیٰ کے طفیل اس راہ بلند پر چڑھنے کی ہمت بلند عطا فرمائے تا کہ اپنے اسلاف کا صحیح نمونہ ہو کر خلق اللہ کی راہبری فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

عزم جب ہو جاتا ہے، تو پھر کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی اور یہ راہ خداوندی تو آسان تر راہ ہے کیونکہ حکم ہے:

ا؎ اگر میری وجہ سے آپ کے سینہ پر میری (محبت کا) داغ ہے، تو یہ نہ سمجھئے کہ میرے دل پر داغ نہیں (یعنی) مجھے بھی آپ سے محبت ہے)

Marfat.com

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط [1]

جس کی دستگیری خود ذات اقدس فرمائے اور نابینا کی طرح اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑے لیے جائے، وہ کیوں کر منزلِ مقصود پر نہ پہنچے۔ ہاں یہ خیال رہے کیا کچھ بننا ہے ؎

خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی، اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگاہ دلنواز

اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو صحت بخشے۔ ان کی طبیعت عمل کے لیے موزوں ہے۔ مشفقی مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم قبول ہو۔

(۱۷)

محبوبِ دل نواز، مطلوب دلربا خداوند تعالیٰ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ رکھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۲؎ حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِ خَطِیْئَۃٍ

۳؎ وَاعْفُ عَنَّا، وَاغْفِرْلَنَا، وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ط

خط پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ایک بزرگ زادہ صاحب کو یہ دولت عبادت، یہ ذوق واحساس کتنا بلند نصیب ہوا کہ در دولت چھوڑ کر مسجد کے ایک کونہ میں جا بیٹھے اور اسی میں اپنی سعادت سمجھے۔

مجھ جیسے شیخ سے ایک رات بھی مسجد کے لیے نکالنی جب مشکل ہوگئی تو آپ جیسے پر یہ کتنی رحمت ہے کہ بیٹھے اور خوب بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ زیارت کو جی چاہتا ہے، چمکتا چہرہ سامنے

---

[1] اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی، ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے۔ (پارہ ۲۱، آیت ۶۹ رکوع ۳ عنکبوت)

۲؎ دنیا کی محبت سب برائیوں کی جڑ ہے (حدیث)

۳؎ اے خدا ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔ (فتح الحمید) (پارہ نمبر ۳۔ رکوع ۸۔ آیت ۲۸۶)

Marfat.com

ہے۔ مولیٰ کریم اپنی مخصوص رحمتوں سے آپ کو نوازے اور یہ دولت اعتکافی دائمی نصیب ہو۔

انسان کے ساتھ صاحب انسان کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ ہر فرد ذات کے ساتھ کامل تعاون ہے اور جو چاہت ہو اس کا ساتھ دینا اپنی ربوبیت کی شان بڑھانا ہے۔

چور، ڈاکو، زانی کتنے بُرے لوگ ہیں۔ دھوکے باز اور ہر قسم کے لوگ جب اپنے رزق کو ایک کسب میں خیال کرتے ہیں، تو وہ اسی کسب میں ان کی مدد کو اتر آتا ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے شان ربوبیت۔

میری دلی دعا ہے کہ آپ پر اپنی رحمت سے وہ اسرار معرفت کھولے جو آپ کے آباء و اجداد کا ورثہ تھا اور طبیعت میں وہ استقامت پیدا کرے کہ زمیں جُنبد نہ جنبد گل محمدا کا معاملہ ہو جائے۔

یہ خیال ہے کہ رزق فلاں جھاڑی میں چھپا ہے، یا فلاں خزینہ میں ہے۔ رزق فقیر بے نوا کے چوتڑوں میں۔ جہاں بیٹھ گئے، رزق کشاں کشاں چلا آیا۔ ہاں یہی کمال ہے کہ ملنا جلنا گناہ۔

یہ ناکارہ جب اپنے پیر و مرشد کے اشارے سے بیٹھ گیا۔ اللہ جانتا ہے۔ اب گھر کے سوا کہیں آرام نہیں اور کھانے پینے کی وسعت ہے۔ خود حیران ہو جاتا ہوں کہ اندھیری گھپ راتوں میں کیسے مجھے دولت دلاتا ہے۔ جب کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔

آخر میں کیا عرض کروں۔ یہ ناکارہ ناکارہ ہو گیا۔ دن بھر گپوں میں گزارتا ہے۔ ایک ختم قرآن بھی تمام رمضان میں نصیب نہیں۔ اب عمارت کا شغل ہے۔ وہ بھی ایک نادار کا۔ تاہم خوش ہوں۔ چلتا ہے، جیسے چلتا ہے۔ آپ لوگوں کی دعا کی سخت ضرورت ہے۔ پروگرام نہایت موزوں ہے۔ جب آپ تشریف لائیں، غنیمت۔

حاجی فضل کریم صاحب سے آداب و نیاز۔ تمام مکانات گرا دیئے گئے۔ چونکہ مستریوں کی منڈی تیز ہے، اس لیے عام نہیں ملتے۔ ایک دو سے کام چلا رہا ہوں۔ مستری محمد عثمان آیا تھا۔ لیکن کہتا تھا کہ بیمار ہوں اور ابھی کام کے قابل نہیں۔ مل کر واپس چلا گیا۔

فرمائیے۔ ڈنگے والے حضرت صاحب اور ان کے درویشوں کا کیا حال ہے؟

حاشیہ نشین معتقدین کو سلام دعا۔ خدا کرے وہ، وہ کچھ دیکھ لیں جس کے لیے وہ اس اندھیرے گھپ میں بیٹھے ہیں۔ برادرم مولوی معصوم صاحب کو السلام علیکم۔ شکر ہے کہ وہ میرا کہنا مان گئے۔

والدعا

محمد عمر

ا زمین ہل جائے، گل محمد (انسان) نہ ہلے، یہی استقامت و توکل کا سبق دیا ہے۔

Marfat.com

(۱۸)

تیرے دیکھن نوں سکدی جان میری
میرے سوہنے میرے گھر جھات پائیں

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

عرس پر اشتیاق ومحبت کے تلاطم تھے۔تشریف آوری کا خیال غالب تھا۔لیکن موسم کی تبدیلی اور بارش نے تکلیف کے خیال کوتقویت دی اورشرفِ نیاز حاصل نہ ہوسکا۔

مکانات کی تعمیر جب شروع کی گئی،تو خیال تھا کہ رمضان المبارک کے بعد آپ کی تشریف آوری کے لیے مکانات منتظر ہوں گے اور آپ ازراہِ کرم قدم رنجہ فرما کر انہیں بابرکت فرمائیں گے،لیکن ابھی تک درمیان میں پھنسا ہوا ہوں اور تعمیر معلق ہے۔

خدا کرے،جلد کچھ تیار ہو جائے اور صفائی اس درجہ ہو جائے کہ آپ کی طبع نازک کو ناگوار سطح مکان نہ رہے۔چار کمروں پر چھت پڑ گئی ہے۔ایک مخصوص کمرہ بزرگوں کے لیے بھی تیار کرایا گیا،جس کے ساتھ غسل خانہ بھی ہے،اور پاخانہ بھی اس کے اندر۔

برآمدہ شروع ہے،لیکن فصل کا موقع آچکا ہے۔اس لیے مجبوراً اب کام بند کرنا پڑے گا۔کوئی ایسی صورت ہوئی کہ کام چلتا رہے،تو کام شروع رکھا جائے گا۔

مجھے امید ہے کہ مئی کے پہلے ہفتہ تک ایک دوسادہ کمرے آپ کی رہائش کے لیے تیار ہو جائیں گے اور آپ کی تشریف آوری کے منتظر ہوں گے۔راستے دونوں آسان ہیں۔یعنی پتن ڈھاک یا براستہ خوشاب یا سرگودھا۔

بھلیر شریف کے عرس پر حاضر ہوا تھا اور پھر لاہور شرقپور شریف سے ہوتا ہوا چھٹے دن گھر پہنچ گیا۔

مجھے امید ہے کہ آپ اپنے اوقات مخصوصہ میں میرے لیے دعا فرماتے ہوں گے۔گناہ گار ہوں،سیاہ کار ہوں،لیکن اس کے رحم وکرم کے سوا کوئی امید نہیں رکھتا۔

طالب دعا

محمد عمر

Marfat.com

(۱۹)

بخدمت جناب حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے شفقت نامہ کا جواب عرض نہ کر سکا۔ امید ہے کہ جناب کی صحت روز افزوں ترقی پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ نصیب فرمائے۔

''حقیقت تصوف'' کا مطالعہ فرما رہے ہوں گے۔ ادارہ کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ اشاعت پر توجہ نہیں دی گئی۔

مجھے چوہدری صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی کی دعوت دی تھی اور خیال بھی تھا کہ ''بیک کر شمہ وکار''۔ اگر چہ شادی کی خاطر طبع موافق نہیں، لیکن ایک تو سفر اور سواری میرے لیے اب تکلیف دہ اور دوسرے کچھ گھریلو کام بھی ہیں۔

بہر صورت معذور تھا، مجبور تھا۔ دعا پر اکتفا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت بحال فرمائے۔

میاں رحیم بخش صاحب کو بعد دعا سلام۔ چونہ دو بوری دلا دیں، واپسی اپنے ساتھ مال گاڑی پر بھجوا دیں۔

طالب دعا

آپکا محمد عمر

(۲۰)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مزاج گرامی! امید ہے کہ عریضہ پہنچا ہوگا۔

حافظ صاحب کے تشریف لانے سے پہلے ایک مقامی حافظ کھڑا کر دیا گیا تھا۔ گو خود سننا نصیب نہیں، لیکن برکت مکان کے لیے اچھا موقعہ میسر ہو گیا۔

آپ کی عنایت اور شفقت کا بے انتہا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو بھی برکت دین و دنیا عطا فرمائے کہ قربانی کر کے تشریف لائے۔

Marfat.com

بخار اب تو نہیں ہوتا، لیکن شام کو نڈھال ہو جاتا ہوں۔ طالب دعا ہوں۔ خوابیں اکثر پریشان کن آتی ہیں۔ آج میاں صاحبؒ[1] کی زیارت ہوئی لیکن کچھ عجیب طرح۔ جبکہ میں ہاتھوں میں ایک ایک ونگ[2] ڈالے ہوئے تھا۔ آپ نے پریشانی ظاہر نہیں فرمائی۔ لیکن ایک کثیر مجمع میں آپ داخل ہو کر پھر چل دیئے اور میں تعاقب میں نکلا، تو پا نہیں سکا۔ پریشانیاں بھی ہیں۔ ویسے وقت گزار رہا ہوں اور فکر بھی ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔

طالب دعا

محمد عمر

(۲۱)

حضرت والا جاہ زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی۔ خوشی تو ہوئی کہ آپ کا خاندان جس طرح رمضان کو زندہ رکھتا ہے، کوئی دوسرا خاندان اس اہمیت سے زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا۔

ہاں گزشتہ زمانے میں صوفیائے کرام کی عادت تھی۔ رمضان شریف کا قیام رات بھر رہتا تھا۔

رنج اس لیے ہوا کہ ایک باعمل ایک بے عمل سے کچھ عمل کی بات پوچھے۔ اللہ شاہد ہے، ایک زمانہ رمضان المبارک کا خیال ہوتا تھا۔ گو عام معمول سے بڑھ کر کبھی کچھ نہیں کیا۔ روزے گزار ہو گیا تو سب کچھ پایا جانا تصور میں آ گیا۔

لیکن اب تو کئی سالوں سے ایک بے مراد زندگی کی تلخی اٹھا رہا ہوں۔ گو مرنے کو جی نہیں چاہتا، لیکن جینا بھی کوئی پسندیدہ نہیں ؎

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زُہد — پر طبیعت ادھر نہیں آتی
آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی
کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ — شرم تم کو مگر نہیں آتی

---

[1] حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ حضرت بیربلویؒ کے پیر و مرشد۔

[2] چوڑی۔

Marfat.com

ایک بے حیا وقت گزار رہا ہوں اور وہ سب کچھ کر دیتا ہوں، جو ایک بدمعاش کر گزرتا ہے۔ پھر بھی مطمئن ہوں کہ کیا ہوا ہوتا ہے تو ہونے دو۔ خود کرتے ہیں، تو ہم کیا کریں۔ لیکن یہ بھی دھوکا۔ ہر دنیاوی امر کے پیچھے لگا تار کوشش کرتا ہوں اور ہر برائی کے اٹھانے کے لیے خود قدم اٹھاتا ہوں اور ایسے پاپ خود کماتا ہوں۔ آپ لوگوں کی دعا کا خواستگار ہوں۔ اسلاف کے طفیل مولیٰ کریم میرے حال پر رحم فرمائے۔ ورنہ بیماری سے اٹھتے ہی مکانات کی تعمیر میں چار پائی پر مصروف و مشغول ہو گیا تھا۔ یہی غفلت نہیں یا کچھ اور ہے؟ سال بھر تو قرآنِ حکیم دیکھا نہ تھا، کل بھی نہیں دیکھا اور آج بھی ابھی تک یہ شرف حاصل نہیں کر سکا۔ شکایت ہے بھی اور نہیں بھی۔ آپ کی بڑی عنایات ہوں گی اور شفقتیں، اگر جناب تشریف آوری سے عزت بخشیں گے اور شوال کے پہلے ہفتہ کسی روز تاریخ کا تعین ہو جائے۔ سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں بھی عرض کر دیا گیا۔ ان کے سوا مجھے نیاز مندی کا موقع کیسے نصیب ہوگا؟

والدعا

محمد عمر

(۲۲)

ترس رہی ہیں تیری دید کو جو مدت سے
وہ بے قرار نگاہیں سلام کہتی ہیں
جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

حضرت مکرم سلامت باکرامت باشید

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مولانا محمد معصوم صاحب تشریف لائے اور پھر میں سفر مبارک پر چلا گیا۔ اگرچہ وہ دولتیں اور وہ کیفیات تو حاصل نہ ہو سکے، جو کبھی ہمارے جیسے حاضرین کو ہوتے تھے تاہم رسمی طور پر سلام و نیاز اور حاضری تو دے دی گئی۔

قصور شریف شام کے بعد پہنچے۔ رات حضرتؒ کی مسجد اقدس میں گزاری اور پھر صبح کی

Marfat.com

حاضری دے کر واپس لاہور پہنچ گئے۔ لیکن اتنا ضرور ہوا کہ اس قطب ارشاد کا زمانہ سامنے آ گیا اور پیروں کی حاضری کے بعد مریدوں کی حاضری دینی پڑی اور ایک ہفتہ ایک دوسری بے قراری میں گزر گیا۔ پیری مریدی کا سلسلہ بھی عجیب ہے۔ دادا صاحبؒ کے خادم رہے، باپ کی خدمت کی اور پھر صاحبزادے اب اپنا بستر جمائے بیٹھے ہیں۔ عقیدت باطنی کچھ ہو نہ ہو لیکن رسمی عقیدت برابر جاری۔ لیکن ایں جانب کی یہ حالت ہے کہ رائی بھر کا فرق ان مریدوں میں پیدا کرنے کی خواہش نہیں۔ لیکن نذر و نیاز کی تاڑ ہے۔ میں نے اپنے تاثرات آپ کے چچا صاحب قبلہ کی خدمت میں واپسی پر بے اختیار عرض کر دیئے تھے۔

بہر صورت جا رہا ہوں، لیکن کچھ پاس نہیں۔ گدا جب اپنی زنبیل بھر کر واپس آ رہا ہو اور سامنے کتا آ کر اس کی پنڈلی پکڑے اور تمام گدا کا آٹا زنبیل سے الٹ جائے، تو کتنا افسوس ہوگا۔ یہی حالت میری ہے۔ جب کوڑی کوڑی جمع کرتا ہوں، تو ہفتہ کے اندر کسی دن ہنڈیا ابال پہ آ کر سب کچھ نکال دیتی ہے۔

ایک عزیز نے چند نسخے ''اکسیر دل'' پیش کئے۔ ایک آپ کی خدمت میں آپ کے سالکین کے مطالعہ کے لیے ارسال ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی دیکھ کر محظوظ ہوں گے۔

آپکا محمد عمر

(۲۳)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

صاحبزادہ شاہ صاحب[1] قصوری کا خط اور دعوت موصول ہو چکی ہے۔ اس طرف قاضی محمد رضا صاحب کے والد صاحب کی عرس کی تاریخ بھی یہی ہے۔ اس لئے مذبذب ہوں کہ کیا کیا جائے۔ کیونکہ وہ پیر، یہ مرید۔ لیکن وہاں مجمع میں کئی آدمی چوک جاتے ہیں۔ میری چنداں ضرورت نہ ہوگی اور میں معذرت پیش کروں گا۔ مگر میرے عریضہ کا جواب نہیں آیا کہ کس تاریخ کو آپ تشریف لائیں گے۔

دس روپیہ دے کر میں نے ایک آدمی کو ڈھاک بھیج دیا ہے کہ راستہ صاف کرایا جائے۔

---

[1] حضرت سید شبیر احمد شاہ صاحبؒ خانقاہ دائم الحضوری قصوری جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

Marfat.com

انشاء اللہ حسب تحریر سواری ڈھاک سٹیشن پر مہیا ہوگی۔ باقی خیریت۔ برادر محترم مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم

طالب دعا

محمد عمر

دھولری کا ڈاک خانہ کیا ہے؟

(۲۴)

مکرم و معظم بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر بذریعہ مولوی معصوم صاحب پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین ثم آمین!

عریضہ دیر سے لکھ رہا ہوں۔ بیماری طویل کے علاوہ دنیاوی الجھن بھی رہی۔ اگرچہ الجھن برابر قائم، لیکن روحانی علاج علالت نے طبیعت میں سکون پیدا کر دیا۔ عقائد متزلزلہ بھی قائم ہو گئے۔

نیکی بدی کی کش مکش میری تمام زندگی کا خلاصہ ہے۔ نہ ایں سو، نہ آں سو۔ لیکن حقیقت ہونا نصیب نہیں ہوا۔

صبح سویرے میری زبان پر جاری ہو گیا۔

اسی کش مکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومیؒ کبھی پیچ و تابِ رازی

وہ سوز و ساز اور پیچ و تاب یہی ہے اور ہم نیکی و بدی کی آویزش میں عمر بسر کر رہے ہیں۔ دعا کی ضرورت ہے اور بڑی ضرورت۔ جب میں موت کے منہ میں تھا، تو میرے تمام گناہ میرے سامنے سر اٹھائے کھڑے تھے۔

بہر گل رخ کہ کردم سرخ دیدہ کنوں از ہر مژہ خونم چکیدہ

(۲۵)

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز!
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

Marfat.com

محترم بندہ صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مکتوب کے جواب نہ لکھنے کا باعث آپ کا سفر مبارک تھا۔ اور میں نے خود تو صرف آپ کی اشتیاق پر للہ شریف کا راستہ اختیار کیا، لیکن جب آپ کے سفر کا علم ہوا، تو مبارک ارادہ کو ملتوی کرنا پسند نہ آیا۔ آپ کے چچا صاحب سلمہٗ ربہٗ موجود تھے۔ وقت اچھا گزر گیا۔

مولوی محمد معصوم کی زبانی معلوم ہوا کہ کچھ الفاظ گراں قلم سے نکل گئے۔ جہاں تک خیال ہے کہ بے تکلفی میں بعض حقائق لکھے جاتے ہیں ورنہ آپ لوگوں کی دعا سے اب طبیعت عام خیالوں سے الجھتی نہیں۔ مقصد اتنا تھا کہ عرس کی تقریب سے ہمارے بزرگوں کی روحیں آپ کی تشریف آوری کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہیں۔ تاہم اصل عبارت دیکھوں، تو شاید حقیقت کچھ زیادہ واضح کرسکوں۔ اگر سفر کا پروگرام بعد معراج شریف ایں جانب ہو، تو آپ کی تشریف آوری ہمارے لیے باعثِ صد خوشی و مسرت ہوگی۔ اور صرف یہاں کا اہتمام پسندیدہ نہیں۔ میں خود کسی مناسب موسم پر حاضر ہو جاؤں گا۔

نعت خواں اپنے حلقہ میں سننے سنانے کے عادی ہونے کی وجہ سے اپنی محرومی جانتے تھے۔ ورنہ ایں جانب سے کبھی بھی کوئی اشارہ نہیں ہوا۔ آپ کے حلقہ میں وہ بیگانے ہیں اور یہاں یگانے۔ گو عزت و قیمت آپ کے ہاں زیادہ ہے۔

بہر صورت اب تقسیم ہو گئے۔ فیروز دین اور اس کا چھوٹا بھائی حاضر ہوں گے، اور عزیز الدین اور ان کا چھوٹا لڑکا یہاں شامل ہوں گے۔

مکرمی جناب مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم۔

(۲۶)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب۔

تقریباً ایک ہفتہ سے زائد ہوا کہ عریضہ آپ کی خدمت میں لکھ کر درخواست کی گئی تھی کہ آپ ۲۱، ۲۲ اسوج مطابق ۶، ۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء بموقعہ عرس حضرت اعلیٰ تشریف لا کر عزت بخشیں

Marfat.com

اور ممکن ہو، تو جمعرات کو تشریف لائیں اور مطلع فرمائیں۔ سواری موجود ہوگی۔

آج صبح میاں رحیم بخش صاحب تشریف لائے، تو معلوم ہوا کہ کارڈ خدمتِ عالیہ میں نہیں پہنچا۔ ڈاک کا انتظار کیا، لیکن کوئی مکتوب شریف جناب کا نہ آیا۔ ادھر حضرت صاحبزادہ صاحب[1] کا خط آ گیا کہ میں اس موقع پر نہیں پہنچ سکتا۔ حالانکہ دونوں خط اکٹھے ارسال ہوئے تھے۔

اب حامل رقعہ ہذا خدمت عالیہ میں حاضر ہوتا ہے گو وقت کم ہے، لیکن صبح سویرے سواری حاضر ہوگی۔ امید ہے کہ جناب تشریف لا کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ برادرم مولوی محمد معصوم صاحب کو دعا سلام۔

آپ کا

محمد عمر جمعرات ۳ بجے

(۲۷)

بخدمت جناب حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہٗ العالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مکتوب شریف پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت عنایت فرمائیں گے۔ میں نہیں، بلکہ ایک دنیا آپ کی دعا گو ہے۔ خصوصاً والدہ صاحب سلّمہا اشک بار ہیں۔ انشاء اللہ ان کی دعا قبول ہوگی۔ میں خود حاضر ہوتا، لیکن طبع علیل ہے۔ موقع اور صحت ہوئی، تو کسی وقت حاضر ہو جاؤں گا۔

ادارہ کی مالی حالت بہت خستہ ہو چکی ہے۔ پچھلے دنوں ایک اجلاس میں میں بھی شریک ہوا تھا۔ وجہ اصل اتحاد کا نہ ہونا اور اختلافات کا پیدا ہونا۔ خدا کرے کہ کچھ دن سہارے میں آ جائے۔ آپ حضرات کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

عزیزم پیر سید محمد شاہ صاحب کو اپنے قائمقام سردست عیادت کے لیے بھیج رہا ہوں۔ انشاء اللہ پھر کسی وقت بذریعہ ڈاک عرض کروں گا۔

والدعا

طالب دعا محمد عمر

---

[1] حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب۔

Marfat.com

(۲۸)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہ'

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حامل رقعہ چونا کے لیے بھیجا جارہا ہے، لیکن قلم جب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے تیار ہوا، تو ہمت ہارا نظر آتا ہے۔

عرض کروں تو کیا؟ خاموشی ہی آداب وسلام عرض کرتی ہے اور نظر رحمت کی طالب ہے..... پریشانیاں بھی ہیں لیکن حقیقی نہیں۔ جب ہم خود کچھ نہیں تو عوارض کیا ہوں گے؟ غرض وقت گزر رہا ہے۔ اس کی حقیقت دنیا یا دین نہیں۔ ایک سراب [1] ہے جو نظر آرہا ہے۔ عزائم اور مقاصد کچھ اپنے سامنے نہیں۔ ایک بُلبُلا چلتا پھرتا ہے جس کے اندر کچھ نہیں۔ صرف ایک ہوا کے جھونکے سے ٹوٹ جائے گا اور ختم..... اولاد ہے، مال ہے، تصرف ہے، قبضہ ہے، آنکھ ہے، دل ہے لیکن جب غور سے دیکھتا ہوں، تو کچھ نہیں، نہ میں، نہ کچھ اور [2] وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

وہ بھی اس لیے کہ جب کچھ نہیں، تو یہ کچھ تو ہوگا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

عزیزی میاں رحیم بخش صاحب کو السلام علیکم کے بعد: چونا پودوں کو دینے کے لیے تازہ چاہیئے۔ اگر پتھر مل جائے، تو لانے میں آسانی ہوگی۔ گھر میں دعوات۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۲۹)

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی

نہ تجھے قرار ہوتا، نہ مجھے قرار ہوتا

محترم بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

---

[1] وہ ریت جو دور سے پانی نظر آئے (دھوکا)

[2] اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے، باقی رہے گی (الحمید فتح) (پارہ ۲۷۔ رکوع ۱۲۔ آیت ۲۷ "الرحمٰن")

Marfat.com

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا۔ خوشی ہوئی کہ کچھ تو میرے لئے بھی آپ کے دل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کے سینہ کو اپنی محبت لازوال سے بھرپور فرمائے اور ہمیشہ کے لیے یہ آبِ حیات مسلمانوں کی زندگی کا باعث ہو۔ آمین ثم آمین!

۲۴ فروری کو سرگودھا گیا تھا۔ ہاشمی صاحب کچہری میں پہنچ گئے۔ چند گھنٹے اکٹھے رہے کہہ آیا تھا کہ آپ کو اطلاع دے دیں۔ گھر بیٹھے حج ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے گھر نورِ چشم چراغ پیدا ہونے کی بڑی خوشی ہوئی۔ جو نام تجویز ہوا، نہایت پسند ہے۔ یعنی ابوبکر والا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر طویل دے اور خاندان کا باعث عزت ثابت ہوں۔

دین نام ہے رسم ورواج کا۔ اور دین اسلام اس رواج ورسم کا نام ہے، جو نبی اکرم ﷺ نے دنیا میں قائم کیا۔ عقیدت اور ہے، لیکن دین کے برگ وبار جس ماحول میں اب پرورش پا رہے ہیں یہ ماحول اس رسم ورواج سے پاک ہے۔ جسے دین اسلام کہتے ہیں۔ اس لیے یہ تو ممکن ہے کہ عقیدت اسلامی ہو اور روح اسلامی ہو۔ لیکن رسم اسلام کا نظر آنا اب بہت مشکل ہو رہا ہے۔

آپ کا خاندان نمونہ اسلام تھا اور تمام رسم ورواجِ خاندان پیغمبر! نہ تھا۔ لیکن اب مجبوری کی وجہ سے اس ماحول میں جا رہا ہے، جس کے اندر دینی اقدار صرف ذہن میں ہیں اور بس۔ عملاً رسم ورواج سے کوئی تعلق نہیں۔ اس صورت میں کوئی تجویز ایسی سامنے نہیں آتی کہ صالح خاندان کے افراد کیسے پرانی صورت اور پرانے نقشہ پر دنیا میں رہیں۔ وہ بات گئی۔

کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی!

اب تو درہم دینار کی دنیا ہے، چاندی سونا مذہب ہے۔

مجھے جو عزت ہے، صرف دین سے ہے۔ لیکن رات دن دنیا کے حصول کے لیے فکر اپنی پوری بلندی پر اڑتا پھرتا ہے، جو حقیقتاً دین کے لیے تنزل ہی تنزل ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ[1]

---

[1] پھر اس کو پست سے پست کر دیا۔ (پارہ ۳۰، آیت ۵ "التین")

Marfat.com

خود سوچتا ہوں، میں کیوں حریص ہو گیا۔ کیوں حصول دنیا کے لیے باغ باغیچے لگا رہا ہوں، کب تک مہلت دیں گے۔

خیال آیا کہ ہم جن کے آرام کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں، کبھی یہ بھی کہیں گے کہ باپ نے ہمارے لیے کتنی تکلیف اٹھائی اور کیسی اٹھائی۔ کیا عرض کروں۔ جب اپنی غفلت دیکھتا ہوں، تو وہ وقت تھا۔ اپنا زمانہ سامنے آ جاتا ہے۔

جب اپنا حال یہ ہے۔ دعا کی ضرورت ہے کہ آپ لوگوں کے اسلاف کی برکت سے اللہ تعالیٰ مہربان ہو۔ ورنہ ورطۂ ہلاکت میں گرنے کے سوا کیا چارہ؟

مکرمی مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم قبول ہو۔

آپ کا

محمد عمر

(۳۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

بہ سفر رفتنت مبارک باد[1]

بہ سلامت روی و باز آئی

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادارشاد ہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مکتوب دلنواز پہنچا۔ الحمدللہ! اس جوانی کے عالم میں جذبات پاک سے سرشار ہیں۔

یہ حج صرف آپ کا نہیں، بلکہ ایک جماعت کا ہے جس کی عقیدت آپ کے خاندان سے ہے۔ خدا کرے کہ ساری مرادیں پوری ہوں، زیارت ہو، شرف نیازمندی نصیب ہو اور وہ کچھ عنایت ہو، جس کی طلب ہو:

بر کریماں کارہا دشوار نیست[2]

---

[1] ہلاکت کا بھنور۔

[2] آپ کا سفر جانا مبارک ہو، خیریت سے جائیں اور واپس آئیں۔ (مکتوب الیہ (حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب) حج کی سعادت سے نواز سے جا رہے ہیں اور آپ کی روانگی پر حضرتؒ نے یہ خط لکھا۔

Marfat.com

نہ میں سوہنی، نہ گن پلے میں کس دامان کر لیساں

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت و عشق سے بھرپور فرمائے۔ دنیا میں کیا ہے؟ ایک محبت ہے، لیکن جیسی نیت ویسا درجۂ محبت۔

کل صبح ۷ مارچ ۱۹۶۳ء جمعرات کو بارادہ سفر عرس شریف بھلیر انشاء اللہ روانہ ہوں گا اور واپسی ۲۱۔۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور اس نے چاہا، تو بلا تکلیف زیارت ہو جائے گی۔ آپ اپنے پروگرام پر کاربند رہیں۔ میرا خیال تک نہ فرمائیں۔ بلکہ یہ آخری خط ہی ملاقات خیال رہے۔

میرے معلّم حج حسن شیر پنجابی میرے ملنے کے لیے آئے تھے۔ میں نے انہیں آپ کا نام مبارک بایں غرض دے دیا کہ شاید ان کی وجہ سے کچھ زیادہ آرام رہے۔ لیکن جو معلّم آپ نے انتخاب فرمایا، وہی خدا کرے، آپ کی سعادت حاصل کرے۔

(۳۱)

نہ دادند در دستِ من اختیار
کہ من خویشتن را کنم بختیار [1]

حضرت والا جاہ سلامت با کرامت باشید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیال کئی بار حاضر ہونے کا آیا کہ قرآن حکیم سننے کا شرف حاصل کروں [2] لیکن جب پہنچ کر شامل نماز ہونا بھی نصیب نہ ہو تو اس سے بڑھ کر یہی بہتر ہے کہ دور سے ہی اپنی ناہنجاری پر تاسف کھاتا رہوں۔

خیال تھا کہ خط مکمل کر کے ارسال خدمت کروں، لیکن جس شخص کو اپنے لکھے کی نظر ثانی نہ ہو سکے، وہ کیسے نقل کی درستی کر سکتا ہے۔ تین چار دن کوشش کی، لیکن ایک جگہ کاتب نقل کرتا برابر ٹھوکریں کھاتا سے کہیں چلا گیا۔ اور عبارتیں آگے پیچھے لگا دیں۔

---

[1] میرے ہاتھ میں (خدا) نے اختیار نہیں دیا کہ میں اپنے آپ کو بامراد کر دوں۔

[2] رمضان شریف کے دوران مکتوب الیہ حضرت حافظ صاحب نے تراویح میں قرآن کریم سنایا تھا۔

Marfat.com

ایک دوست محمد امین نے لکھا ہے کہ تمہارے لکھے خط جب پڑھے جاتے ہیں تو حظ آتا ہے، لیکن جب نقل پڑھی جاتی ہے، تو سخت بے ذوقی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ناقل یا تو بڑھا دیتا ہے یا گھٹا دیتا ہے اور بعض جگہ مشتبہ الفاظ کی جگہ خود کچھ گھڑ دیتا ہے۔

اب اصل معہ نقل ارسال ہے۔ خط کے بعد عزیزی مولوی محمد معصوم صاحب کے حوالے فرمائیں۔ مطالعہ کے بعد اگر وہ کوئی دوسرا نقل کر سکیں، تو بہت بہتر ہوگا۔ ''داشتہ آید بکار''۔ بلکہ وہ نقل حافظ صاحب کو بھیج دی جائے، تو اور خوشی کہ مکتوب الیہ کو مکتوب پہنچ جائے۔ آپ میری تحریر اندھی[1] پڑھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اصلاح بھی پڑھنے کے بعد فرماتے جائیں گے۔

طالب دعا

محمد عمر

(۳۲)

بخدمت جناب حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدّ ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مزاجِ گرامی! خیریت مطلوب!

غالباً ''سلسبیل'' حاضر ہوا ہوگا اور مطالعہ سے مشرف فرمایا ہوگا۔ کچھ اور بھی لکھا گیا ہے، جو کسی دن حضور کے سامنے ہو جائے گا۔

میں زکام سے علیل ہوں۔ صحت اللہ تعالیٰ نے دی، تو پچیس چھبیس کو حاضر ہونے کا پختہ ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو بہتر سے بہتر محبت بھرے بنائے۔ آمین ثم آمین!

حاملِ رقعہ (بی بی) ایک قتل کے مقدمہ کے لیے دعا کی طالب ہے۔ اس کا خیال ہے کہ حضرتؒ کی مزار پر لاکھ آیۂ کریمہ[2] نکلوایا جائے جو آپ موزوں خیال فرمائیں۔ مشفقم مولوی محمد معصوم صاحب کو ارشاد فرمائیں کہ سات کو سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔

طالب دعا

محمد عمر

---

[1] بغیر کہیں رکے روانی سے

[2] حضرت یونس علیہ السلام کی دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ ومن الظّٰلِمِیْنَ

Marfat.com

اس خط کی نقل آپ کو بھیجنے کے لیے اقبال صاحب کو کہہ دیا گیا ہے۔ انشاءاللہ کسی وقت نقل آپ کی خدمت میں پہنچ جائے گی۔

بھیجنے کا مقصد ایک تو آپ کی توجہ الی اللہ، اور دوسرا میرا اپنا اخلاص کہ آپ کے مطالعہ میں آ جائے۔ ایسی چیزیں اب کمیاب ہیں اور لکھنے والے کم۔ ایک اور دعا جو تازہ تحریر ہے، ارسال ہے۔ یہ تحفتہً ارسال ہے۔ پڑھنے کے بعد اور نقل اٹھانے کے بعد یہ ادارہ تصوف کو بھیج دی جائے۔

آخر کیا عرض کیا جائے۔ جب لکھتا ہوں، تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہوں۔ لیکن اپنی روسیاہی دیکھتا ہوں اور غفلت، تو اپنی بدنما صورت کے عمل پہ جتنا روؤں کم ہے۔

لیکن قساوت[1] رونے بھی نہیں دیتی۔ ایک حجاب ہے، جو دل پر ہے، جو ادھر ادھر سرکنے میں نہیں آتا۔ اس لیے میں دعا کا طالب ہوں۔ جوانوں کی دعائیں، سیاہ گناہوں کے بادلوں کو اڑا دیں گی اور چمکتا ہوا سورج سامنے لا کھڑا کریں گی۔ زیادہ دعا

طالب دعا

آپکا اور طریقت کا ادنیٰ خادم

محمد عمر

(۳۳)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

کرم فرمائے بندگان حضرت والا جاہ زادمجدہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزت نامہ شرف صدور لا ہو کر حالاتِ قلبی پر موجزن ہوا۔ الحمدللہ! جناب کی مہربانیوں سے سرفراز ہوں۔ میں اپنا وقت آپ کی دعا سے گزار رہا ہوں۔ مولیٰ کریم کے فضل و کرم ظاہری تو شامل حال ہیں، لیکن قلب سیاہ ہوتا جاتا ہے۔ گناہ سے پریشانی رہی ہے اور بے تکلیف خدا کی پناہ! دوزخ کی آگ کا خوف ندارد ہوتا جاتا ہے۔ عذاب الیم کی خوفنا کی گم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے۔

ویسے دنیاوی پریشانیاں کم ہیں۔ ضرورت پر نقدی وغیرہ آ جاتی ہے۔ ویسے خالی ہاتھ

---

[1] دل کا سخت ہونا (کتنی کسر نفسی فرما رہے ہیں)

Marfat.com

ہوں۔ ستّر سو روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہر دریچہ پر دھیان تھا۔ غائبانہ صورت میں روپیہ بلا احسان مہیا ہو گیا۔ کوئی چار بیگھہ زمین برادری کے ہمراہ خرید کرنی تھی۔ زمین تو ۳۲ بیگھہ ہے۔

جس کی خریداری کے حصص درج ذیل ہیں: حاجی محمد نقشبند صاحب و محمد انور صاحب ۲/۱ محمد عمر، حاجی معین الدّین صاحب، حمید الدین و سعید الدین صاحب ۲/۱ گویا ۸/۱ کے لیے ساڑھے ستر سو روپیہ درکار تھا۔ کل رقم -/۱۵۰۰ معہ خرچ ہے۔ اس کے علاوہ روضہ شریف کی رقوم نقد ۸۵٪ میرے ذمہ واجب الادا تھی۔ پھر مرمت پر -/۶۵۰ خرچ آیا۔ وہ بھی بفضلہٖ ہاتھوں ہاتھ ادا ہو گیا۔

نونہالانِ خاندان للّٰہی کی ترقی اور ان کی روش اور روانیٔ طبع سے نہایت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو روٹی کی فکر سے فارغ کرے اور اپنے پیارے بندوں کی صورت و سیرت کے جلوہ سے ان کو منور رکھے۔ آمین ثم آمین!

''تزکیہ'' کا مضمون ''ترجمان'' میں مطالعہ میں آیا ہوگا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟ یہ ہیں وہ لوگ، جو امانت الٰہیہ کے سنبھالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ صرف اس وجہ سے صوفی مشرب ان کے ساتھ نہیں چلتے۔ تصوف کی حقیقت کو علم و عمل سے کورا ثابت کر دیا۔ لیکن یہ نہ دیکھا کہ آپ کے علم و عمل ہوتے نفسی کیفیات کی کیا حالت ہے؟

بعینہٖ یہ حالت ہے کہ مسئلہ استمدادِ موتی پر سماع موتی کا ہی انکار کر دیا گیا۔ ورنہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے موتی کے لیے سماع وغیرہ صفات کھلے الفاظ میں مذہب کے اندر دکھانے کی کوشش کی ہے۔

زیادہ کیا عرض؟ یہی ہے کہ کوئی ایسا نہیں رہا، جو اس راز سربستہ سے لوگوں کو یعنی اہلِ اسلام کو روشناس کر کے حقیقی فلاح کے اندر ان کو داخل کرتا اور ہمیشہ کا اطمینان ان کو دلاتا۔

حاجی فضل احمد صاحب میرے پاس مقیم ہیں۔ چند دن سے صلاح ہو رہی ہے کہ عید کے بعد انشاء اللہ پہاڑ پر جائیں گے۔ کھوڑہ یا کلیال مقام ہوگا۔ کیونکہ گھر والیاں جانا پسند نہیں کر رہی ہیں۔ حرص اگرچہ کم ہے، پھر بھی وہ کام کرنا پسند ہے، جو بزرگوں کو ناپسند تھا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ صاحبزادگان والا تبار کی خدمات میں دعا سلام۔

آپکا محمد عمر

Marfat.com

(۳۴)

کرم فرمائے بندہ جناب صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نیازمندی کے بعد جناب کے نوازش نامہ نے شرف بخشا۔ جواب میں دیر بدیں وجہ کی گئی کہ آپ دولت خانہ پر تشریف فرما ہوں، تو بھیج دیا جائے۔ امید ہے کہ سفر مبارک، مبارک رہا ہوگا۔ ۱۲۱ سوج مطابق ۱۷ اکتوبر بروز پیر عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ ہوگا۔ عرض ہے کہ آپ ہفتہ یا ضرورت پر اتوار ۲ بجے کی گاڑی میں تشریف لا کر عزت بخشیں گے۔ سواری انشاء اللہ ڈھاک حاضر ہوگی اور حسب ارشاد عرس کے بعد انشاء اللہ بدھ یا جمعرات قصور شریف کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ اور فارغ ہونے کے بعد لاہور اور شرقپور شریف کی حاضری کے بعد تلی [1] کے عرس میں شامل ہوں گا اور پورے ہفتہ کے بعد گھر پہنچوں گا۔

مکرمی جناب مولوی محمد معصوم صاحب! السلام علیکم صاحبزادہ صاحب کو پیش لفظ رسالہ ''یا شیخ'' ارسال کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن اب خیال ہے کہ جب آپ تشریف لائیں گے تو حاضر کر دوں گا۔ باقی خیریت۔

امسال کھوڑہ میں چند دن ''توحید'' پر چند صفحے لکھے گئے جو کہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ کی تفسیر ہے مکمل ہونے کے بعد انشاء اللہ اصحاب ذوق وعلم پسند فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

میری تحریرات تو بہت ہو چکی ہیں۔ لیکن قبولیت عامہ ابھی تک نصیب نہیں ہوئی۔ دعا فرمائیں کہ خاص وعام ان سے فائدا ٹھائیں تا کہ میرا دلی مقصود پورا ہو۔

طالب دعا

محمد عمر ۲۹ اپریل ۱۹۶۳ء

(۳۵)

اس پہ ہر اک نثار ہوتا ہے،
جس سے ہم کو پیار ہوتا ہے
مسکرا کر وہ ٹال دیتے ہیں
جو بھی میرا سوال ہوتا ہے

---

[1] حضرت قاضی عطا محمد صاحبؒ ساکن تلی ضلع خوشاب کا عرس

Marfat.com

حضرتِ والا! السلام علیکم!

خط ارسال ہیں اور نامکمل۔ لیکن عزیز وحید الدین آ گئے۔ بھیجنے پر مجبور ہو گیا۔

حافظ صاحب [1] کا خط حافظ سلطان محمود صاحب کو پہنچایا جائے۔ غالباً للّہ شریف کے رہنے والے ہیں۔ باقی خود مطالعہ فرمائیں۔ اس کے بعد حضرت چچا صاحب بزرگوار کی خدمت میں پہنچا دیں۔ تا کہ وہ بھی مطالعہ کر لیں۔ پھر میرے پاس واپس بھیج دیا جائے تا کہ نقل کرایا جائے ''یا شمس الاسلام'' والے شائع کرنا چاہیں، تو درست کر کے شائع کرا دیا جائے۔

''انوار الہدیٰ'' مصنفہ حاجی فضل احمد صاحب مطالعہ کے لیے بھیج رہا ہوں۔ جلد ہی فارغ کر کے چچا صاحب کی خدمت میں پہنچا دیں تا کہ ان سے رائے اور تنقید حاصل کی جائے۔ میں نے خود ابھی تک نہیں پڑھی۔ لیکن خیال یہی آیا کہ آپ حضرات کی نظر مبارک سے فارغ ہونے کے بعد مطالعہ کر لوں گا۔

آپ کا

محمد عمر

(۳۶)

نسیان کا برا ہو۔

خط لکھنے کا باعث ایک شخص مسمّی ضیاء الدین ساکن لِلّہ شریف ہوا۔ وہ نیک صورت آج جمعہ کو آیا۔ مکرر سہ کرّوجہٗ آمد جب دریافت ہوئی تو کہا کہ لِلّہ شریف سے حکم ہوا کہ جمعہ کو حجامت بنایا کرو۔

جواباً کہا گیا کہ یہ تکلیف کیوں گوارہو؟ تین چار کوس آنا جانا۔ جب اپنا حجام ہے اور پھر حجامت کا معمول بھی یہ ہے کہ جب مسلمانی صورت سے نکلنے کا وقت ہو، تو حجامت کرائی جاتی ہے اور پھر قصر صرف لب تراشی اور ناخن تراشی۔ بہر صورت مقصود آپ کی محبت دکھانا ہے اور بس۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ فلاحِ عظیم عنایت فرمائے۔

---

[1] یہ خطوط سلوک و مقصدِ سلوک کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

Marfat.com

آپ ہماری اپنی غلطیوں پر رحم فرماتے ہیں۔ خدا کرے، للہ شریف دربارہ زندگی ابدی حاصل کرے اور نام تا قیامت روشن رہے۔

والدعا

آپکا ادنیٰ
محمد عمر

(۳۷)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

نیاز مندانہ دعا وسلام کے بعد:

شاید میرا نیاز نامہ پہنچا ہوگا۔ طبیعت بیٹھ گئی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے ورنہ حاضری سے معذور ہوں۔ ایک گرمی کی شدت، دوسرے عوارض باطنی۔ کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا۔ کوئی لقمہ اندر نہیں جاتا۔

حامل رقعہ کے لیے میری غلطی کی وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس نے جہلم جانا ہے۔ اگر آپ کا کوئی مخلص ہو، تو خط عنایت فرمایا جائے۔ ورنہ میں نے ان کو مشورہ دیا ہے کہ کوئی ضرورت نہیں، بلکہ اہلمد کے ملنے اور معافی چاہنے سے کچھ جرمانہ پر اکتفا ہو جائے گا۔

والدعا

آپ کا ادنیٰ
محمد عمر

(۳۸)

بخدمت حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

دعوت نامہ موصول ہو کر باعثِ عزت ہوا۔ بشرط خیریت حاضر ہونے کو اپنا شرف خیال کروں گا۔

کیا کہوں۔ نہ دنیا کی پریشانیاں چھوڑتی ہیں، نہ آخرت کی۔ غرض

دو گونہ عذاب است جان مجنوں را

جب کبھی کوئی پریشانی آتی ہے، تو بڑی مہیب صورت میں بال بال لرزتا ہے، لیکن اس کے فضل عام سے جب ٹلتی ہے، تو ایک راحت آ جاتی ہے۔ دن کی یہ حالت ہے اور رات کی اس

Marfat.com

سے بھی ابتر۔ لیکن دیکھنے میں ولی اللہ کہلاتے ہیں اور مشکل کشا۔
اللہ تعالیٰ اس سیاہ کار کے پردے رکھے۔ آمین ثم آمین

آپکا ادنیٰ

محمد عمر

(۳۹)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مزاج اقدس!

خط مُبارک پہنچا، بفضلہٖ تعالیٰ وقت گزار رہا ہوں۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب کا خط آپ کے خط سے پہلے پہنچا، جس میں لکھا تھا کہ ''خدمت کے لیے تیار بیٹھا ہوں لیکن للّٰہ شریف سے کوئی ہدایت نامہ ابھی تک موصول نہیں ہوا''۔

چند دیگر دوستوں نے بھی ملک سعید اللہ خاں صاحب سے میری ضرورت کا ذکر کیا، جس کے جواب میں کہا گیا کہ بلا تردد وہ مجھے لکھیں، میں انشاء اللہ کام کروں گا۔ لیکن یہ کام ایسے نہیں کہ لکھنے سے ہو سکے۔ وہی بہتر ہے کہ ملک صاحب میری طرف سے جائیں اور زبانی کہیں۔

کچھ اور کام ہیں، جو تحریر سے انشاء اللہ نکل آئیں گے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب قصوری سلمہٗ ربہ کی آمد سے بڑی خوشی ہوئی۔ میں خود حاضر ہوتا، لیکن ابھی طبیعت صاف نہیں۔ اب تو تشریف لے جائیں۔ جب مجھے موقع ملا، میں بلا تردّد حاضر ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ موقع دے کہ کسی وقت قصور شریف اور حضرت قبلہ کے دولت کدہ پر حاضر ہو کر شرفِ نیاز حاصل کروں۔

زندگی گذر رہی ہے، لیکن اپنا وہی حال ہے ؎

چہل سال عمر عزیزم گزشت مزاجِ من از حالِ طفلی نگشت[1]

دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔

آپ کا ادنیٰ

محمد عمر کان اللہ لہٗ

---

[1] میری عزیز عمر چالیس سال گزر چکی، لیکن میری طبیعت میں بچپن ہی رہا (میرا مزاج بدل نہ سکا)

Marfat.com

(۴۰)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خیریت مطلوب!

عرس حضرت اعلیٰؒ بتاریخ ۶، ۷ اکتوبر بروز منگل، بدھ ہے۔ اس لیے درخواست ہے کہ حسب سابق تشریف لا کر عرس شریف کو عزت بخشیں اور تاریخ تشریف آوری سے مطلع فرمایا جائے۔ سواری حسب ارشاد ڈھاک سٹیشن پر موجود ہوگی۔ انشاءاللہ!

زندگی بھر کوئی کام کسی کا ختم نہیں ہوتا۔ کاروباری دنیا پر نظر ڈالی جائے، تو صاف پتہ چلتا ہے کہ چلنا ہی زندگی ہے۔ موٹر کھڑی کر دی جائے، تو اس کا کیا فائدہ؟ فائدہ اسی میں ہے کہ چلتی رہے۔ جتنی ضرورت ہو یا جتنی وہ چل سکے۔ اور یہ بھی شرط ہے، لیکن ایک وقفہ کے طور۔ ورنہ اصل مقصود چلنا ہے اور چلنے کے لیے بنائی گئی۔ یہی حال ہماری زندگی کا ہے کہ چلنا ہی چلنا مقصود ہے۔ بعینہٖ یہی حال دین کا ہے اور دین کی روح تصوف وفقر ہے۔ اس کا حال بھی یہی ہے کہ ہر وقت چلنا ہے، بڑھنا ہے اور عروج پر پہنچنا ہے۔ وہ عروج کتنا ہے؟ جتنی کسی کی ہمت ہے۔ لیکن اس کا مقصد یہ نہیں کہ سکون ہو جائے۔ سکون وقتی تو ضروری ہے، ورنہ پکا سکون موت ہے۔ اس لیے کوئی سالک بیٹھ نہیں سکتا، کوئی عارف آرام میں نہیں۔ ہر وقت ایک تمنا ہے، ایک ارادہ ہے، ایک خواہش ہے کہ کچھ اور کچھ اور۔ طلب مزید ہی زندگی ہے۔

کسی نے کسی طالب علم سے پوچھا ''کیا پڑھتے ہو؟''۔ کہا ''کریما پڑھتا ہوں، لیکن گلستان پڑھاتا ہوں''۔ وہ حیران ہوا۔ کہا ''یہ کیسے؟''۔ کہا کہ ''جب کریما پڑھاتا ہوں، تو استاد پر اصل کتاب کا مطلب تب ہی واضح ہوتا ہے۔''

یہی حال تصوف کا ہے۔ جب کسی کو توجہ اور القا کیا جائے، تو اس القا میں درحقیقت القا کنندہ کی ترقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیکھتا ہے، جو سلوک میں دیکھا نہ تھا۔ لیکن کون؟ جو یونہی توجہ نہ دے، بلکہ کسی کو زندہ کرنے کے لیے توجہ کرے۔

والدعا

آپ کا ادنیٰ

محمد عمر

Marfat.com

(۴۱)

محترمی جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہ

السلام علیکم!

آپ کا مسکراتا چہرہ سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ مولوی محمد معصوم صاحب سے آپ کے خاندان کا ذکر خیر ہوتا رہتا تھا، وہ تو گئے۔ اب صرف آپ تصوف کے حلقے میں آتے ہیں۔ اس لیے آپ اپنا حق ادا فرمانے کی کوشش فرمائیں تا کہ آپ کی تابندگی میں تصوف چمکے۔

میری اپنی حالت تو یہ ہے کہ

برزباں تسبیح، دردل گاؤخرا[1]

اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا فرمایئے کہ انجام بخیر ہو۔

والدعا

آپ کا ادنیٰ غلام

محمد عمر

(۴۲)

کرم فرمائے بندگان حضرت صاحبزادہ صاحب زادمجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاجِ مطلوب!

کیا عرض کروں۔ کچھ لکھنے کے لیے میرے سامنے نہیں آیا۔ اس لیے خدمت میں خط نہیں لکھا گیا۔

ویسے تمام سردیاں صرف بیماری میں ہی نہیں گزریں، بلکہ کئی الجھنوں کی وجہ سے پریشانی رہی، جو ابھی تک بدستور چل رہی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ طبیعت پُرسکون ہو جائے اور حالات سے پریشانی پیدا نہ ہو۔

اصل فقر تو یہ ہے کہ گردشِ زمانہ سے طبیعت متاثر نہ ہو اور ابوالوقت ہو کر وقت گزرے

---

[1] زبان پر تو خدا کی پاکیزگی بیان ہو رہی ہے اور دل میں گائے گدھے کا خیال ہے۔

Marfat.com

جی چاہتا ہے کہ ایسا ہو جاؤں۔ یہی درست ہے۔ لیکن ماحول بُرا ہے، جو اپنے تأثر سے مجھے اپنی طرف پھیر لیتا ہے۔

شرقپور شریف کی حاضری کا خیال ایک مدت سے تھا۔ چنانچہ پچھلے ماہ حاضر ہوا۔ لیکن صاحبزادوں میں وہ شفقت کہاں، جو ایک مرشد کو اپنے مرید کے ساتھ ہوتی ہے۔

گھڑیوں خدمت میں بیٹھا رہا۔ خاموشی ہی خاموشی تھی۔ گویا اجنبیت ہی اجنبیت تھی۔ مزاج پرسی تک کی کسی کو ہمت نہ ہوئی۔

کاش اہل فقر کے وارث اپنی وراثت کو قائم رکھتے اور دنیاوی ماحول سے متاثر نہ ہوتے اور اپنے اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کے قدم بقدم چل کر باعث فیوضاتِ ظاہریہ و باطنیہ ہوتے۔

''دنیا'' جب مقصد تصوف ہو جائے، تو پھر بیچارے تصوف کو دنیا میں کیسے جگہ ملے۔ وہ تو در در ٹھوکریں نہ کھائے اور ذلیل نہ ہو، تو کیوں نہ ہو۔

خالد جان[1] میٹرک کر چکا ہے۔ لاہور داخلہ کے لیے چلا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ ایک مومن کی شان پیدا کر لے۔ بھیرہ سے آیا ہے تو آوارگی غالب نظر آئی۔ جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ دعا کی ضرورت ہے کہ اچھا انسان بنے۔

طالب دعا

محمد عمر

(۴۳)

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ط
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ[2]

نوازش نامہ پُر از محبت و شوق پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ یہ کتنا شکر ہے کہ ایک سجادہ نشین ہو کر اپنی اصلاح کا خیال ہے۔ ورنہ آج کی سجادہ نشینی حرص و لالچ اور خوشامد کے سوا کچھ نہیں اور چند رسوم سلف اللہ تعالیٰ آپ کی طلب کے مطابق انشاءاللہ مہربان ہوں گے۔ بشرطیکہ احساس یہ رہا۔

---

[1] حضرتؒ کے واحد زندہ صاحبزادہ صاحب حضرتؒ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ خدا مزید برکت دے۔

[2] وہی تو ہے جو (ماں کے پیٹ میں) جیسی چاہتا ہے، تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (پارہ ۳، آلِ عمران، آیت ۶)

Marfat.com

مجھے اپنے سجادہ نشینوں سے شکایت ہے کہ باوجود بار بار عرض گزارنے کے وہ میری بات پر توجہ نہیں دیتے۔ تشریف لائے تھے اور چار گھنٹے کے اندر تشریف لے گئے..... پہلے بھی ایک عریضہ ان کی خدمت میں لکھا، جواب نہیں دیا گیا۔ اب پھر عریضہ تشریف آوری کی عزت پہ لکھا، لیکن ابھی تک جواب نہیں آیا اور غالباً نہیں لکھیں گے۔ کیوں؟ صرف اس وجہ سے کہ احساس فقر نہیں، اور سجادہ نشینی کو ہی فقر خیال کر لیا گیا، گویا کسی سجادے پر بیٹھنا ہی دولتِ فقر سے مالا مال کر دینا ہے۔

میرا یہی خیال ہے کہ، ایک دولت آ جاتی ہے۔ شیخ کا تصرف۔ دست بستہ کھڑا ہونا اور ایک گونہ اپنے اندر بھی ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ذرا گہرا غور اپنے نفس کے اندر کیا جائے، تو باطن سراسر خالی ہوتا ہے اور انفاس قدسیہ کا نشان تک نہیں ملتا۔ مریدین کے لیے سب کچھ ہوتے ہیں اور اپنے لیے کچھ بھی نہیں ہوتے۔ باہر کے روغن سے باطن کبھی نہیں بھرتا۔

اندر بھی ہوتے باہر بھی ہو، پھر باہو کتھے لبھیندا ہو

فقر ہے۔

اپنا نام و نشان نہ رہے، اپنا تصرف نہ رہے۔

وَمَاتَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط[1] فقر نمونہ ہو

(۴۴)

کرم فرمائے بندہ جناب صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب کا خط پہنچا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ صاحبزادہ صاحب کے کار خیر میں سرافراز ہو رہے ہیں۔ مولوی محمد معصوم صاحب کے خط سے پہلے بھی معلوم ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق فریقین میں محبت کے ازدیاد کا باعث بنائیں اور ثمراتِ پاک پیدا ہوں۔

آپ کے چچا صاحب جمعرات کو تشریف لائے اور بدھ کو نوشہرہ[2] تشریف لے گئے ہر چند کہ دو روزہ قیام کے لیے کہا گیا ہے، لیکن فرمایا اتنا ہی خیال تھا..... وقت اچھا گزر گیا۔

---

[1] اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے، مگر جو خدا کو منظور ہو۔ (پارہ ۲۹ سورہ دہر آیت ۳۰)

[2] ضلع خوشاب (سون سکیسر) کا مرکزی شہر، صحت افزا مقام

Marfat.com

کل بعد نماز جمعہ انشاءاللہ ۳ بجے یہاں سے روانہ ہوں گا اور انشاءاللہ سات بجے گھر پہنچ جاؤں گا۔

یہاں حسب طاقت کچھ مسودے اصاف کرتا رہا اور کچھ حضرت اعلیٰ بیربلویؒ کے حالات مکمل کرنے میں وقت صرف ہوا۔

عزیز خالد محمود صاحب کے ساتھ بھی خط و کتابت جاری رہی۔ کل ان کے آخری خط کا جواب دے دیا گیا کہ آپ اپنی تنقید کو بدلائل ثابت کریں گے، تو خوشی ہوگی۔

درد سے کچھ افاقہ تو ہے، لیکن کلی طور پر ختم نہیں ہوا۔ زیادہ نہیں چل سکتا۔ سعید احمد اور خالد ساتھ ہیں۔ باقی بچے گھر تھے۔

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

(۴۵)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آنجناب کے مکتوب شریف کا جواب چکوال کے پتہ پر دیا گیا تھا۔ شاید پہنچا ہو۔ ۱۹ اگست ۱۹۵۹ء کو کھوڑہ پہنچا تھا۔ ۲۷ اگست کو واپس گھر جانے کا ارادہ ہے اور ۳ ستمبر کو شرقپور شریف کی حاضری کے لیے گھر سے نکلنا ہوگا۔

پہلے موسم اچھا نہ تھا، اب قابل سیر ہے۔ اگر جناب چند دن کے لیے سون میں تشریف لا کر میری دعوت قبول فرمائیں گے، تو خوشی ہوگی۔ گزشتہ سال حضرت صاحبزادہ صاحب[۲] تشریف لائے تھے اور تقریباً ایک ہفتہ قیام فرما گئے تھے۔

کلیال کے مخلصین بھی تشریف آوری کی دعوت دیتے ہیں۔ تقریباً ۲۵، ۳۰ افراد ہمراہ ہو جایا کرتے ہیں۔

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

کھوڑہ

۱۹ مئی ۱۹۵۹ء

---

[۱] حضرت صاحب رسالہ سے متعلق مواد مضامین، مسودات وغیرہ سفر کے دوران بھی مطالعہ فرماتے، اصلاح فرماتے۔ ترتیب کے بارے ہدایات دیتے۔ ان کے اپنے ارشاد کے مطابق وہ "سلسبیل" کو ترجمان القرآن اور الفرقان کے معیار کا رسالہ بنانا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہ بات ۱۹۶۷ء تک کے "سلسبیل" میں ظاہر ہے۔

[۲] حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب

Marfat.com

(۴۶)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ میرے تعلقات ان سے براہ راست بہت کم ہیں۔ ویسے وہ مجھے جانتے ہیں اور حاجی فضل احمد صاحب ایک دو باران سے ملے بھی ہیں۔

ملک حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر خوشاب کھوڑہ کے رہنے والے ہیں، تعلقات بھی اچھے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کے خط سے کام ہو جائے گا۔ ورنہ ان کو یا کسی اور دوست کو بھجوادوں گا۔ آپ اطمینان فرمائیں۔ آپ کی مہربانی ہے کہ مجھے حاضری کی دعوت دی۔ لیکن پل دریا تیار ہونے کے بعد کسی دن حاضری دوں گا۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۲۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء

(۴۷)

کرم فرمائے بندہ جناب صاحبزادہ صاحب زادمجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عنایت نامہ تشریف لاکر بہت ہی خوشی ہوئی کہ آپ اعلیٰ حضرت قصوری حضوریؒ[1] کے عرس کی شمولیت سے محظوظ ہوئے۔ اَللّٰھم زدفزد!

دعوت نامہ تو مجھے بھی پہنچی تھی، لیکن متواتر سفر سے تھک گیا تھا اور ابھی بقائے میں چند تقریبات تھیں۔

پھر یہ بھی خوشی ہوئی کہ آپ نے ''ادارۂ تصوف'' کی سرپرستی قبول فرمائی۔ خیال تو ایک مدت سے رہا ہے کہ جو کچھ لکھا گیا، کوئی اسے پڑھتا۔ لیکن میں کیا کرسکتا ہوں، جب تک وہ قبول نہ فرمائیں۔

---

[1] حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب قصوری دائم الحضوریؒ کا عُرس ہر سال ماہِ اسوج کے آخری جمعرات و جمعہ کو ان کے مزارِ مقدس (بڑا قبرستان قصور شریف) پر منعقد ہوتا ہے۔ پوری شرعی پابندیوں کیساتھ یہ تقریب منعقد ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ صاحب کو ایک خط بھیرہ سے پیر محمد شاہ صاحب کی معرفت بھجوایا گیا تھا۔ کیونکہ بھیرہ میں ایک ضلعدار نہایت تجربہ کار مل گئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں خود اس خدمت کے لیے حاضر ہوں اور ساتھ ہی بتلایا کہ سلیبس امتحان ضلعداری سرگودھا سے نقل ہو چکا ہے یعنی جو کچھ امتحان میں ہونے والے کا خلاصہ ہے، اس کی نقل حاصل کر لی جائے گی۔ اگر ضرورت تجربہ کے لیے چند ضلعدار صاحب کے پاس رہنا ضروری ہو، تو پھر شاہ پور کی نسبت بھیرہ میں بہتر رہے گا۔ کیونکہ آپ کے لیے ہر قسم کے انتظام رہائش آسان ہیں۔ آئندہ جیسے حکم ہو، ہوگا۔

ڈیرہ اسماعیل کے ممبر کا نام کیا ہے تا کہ اس کے بھی کوئی دوست تلاش پر مل جائیں۔ ایک میرے عزیز افسر چھاؤنی دو سال رہ کر وہاں سے آئے ہیں۔ اگر ان سے تعارف ہوا تو شاید آسانی ہو جائے۔

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

(۴۸)

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

صاحبزادہ صاحب کی شادی خانہ آبادی امید ہے کہ حسب خواہش سرانجام ہو گئی ہوگی۔

خیال تھا کہ میں شادی کے دن عریضہ لکھ دوں لیکن پھر کسی رکاوٹ سے نہ لکھ سکا۔ نصف سفر ختم ہو گیا۔ انشاء اللہ اتوار آئندہ کو صبح کی بس میں خیر یوال اے سے سوار ہو کر عصر کے وقت گھر پہنچوں گا۔

ویسے اب تو بندے کو سراسر پریشانی ہے۔ طبیعت باہر خوش نہیں رہتی۔ سخت پریشانی میں وقت گزار رہا ہوں۔ اب تو گھر میں ہی کسی قدر سکون ہوتا ہے۔ زمین بدلی، آسمان بدلا، طبائع بدل چکیں۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے، جب سوتا ہوں، تو ایک دوسری دنیا دیکھتا ہوں، جو اس دنیا سے بالکل الگ ہے، تو حیران رہ جاتا ہوں کہ یہ دنیا حقیقت ہے یا وہ دنیا جو خواب میں دیکھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس لیے دعا کی ضرورت ہے۔

مشفقم مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۱۔ اپریل ۱۹۵۶ء

Marfat.com

(۴۹)

بخدمت جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

بڑی خوشی ہوئی کہ صاحبزادہ صاحب کی شادی بخیر و عافیت سرانجام پائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے کتنے احسان ہیں کہ خودکارسازی فرماتے ہیں، جینے میں بھی کوئی لطف نہیں، لیکن مرنے پہ بھی جی نہیں چاہتا۔

ازیں سو ماندہ وازاں سوراندہ

دعا کی ضرورت ہے کہ حسن انجام ہو۔ حاجی فضل احمد صاحب وغیرہ احباب عید پر آ گئے تھے اور واپس جا رہے ہیں۔ حاجی صاحب کل چلے گئے۔ مخلصی مکرمی مولوی محمد معصوم صاحب کو السلام علیکم۔

والدعا

طالب دعا محمد عمر

۱۵ اپریل ۱۹۵۶

(۵۰)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کا اور ہمارا ذریعہ ریڈیو ہے۔ اس لیے ملکی حالات کا علم برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے پاکستان کی عزت رکھ لی۔

غالباً آپ کو یاد ہوگا۔ جب میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا تو ایک عزیز نوجوان نے رن کچھ کے بارے بڑی لے دے کی کہ اس نے کتنی غلطی کی، موقع ہاتھ سے دے دیا۔ لیکن میں نے جواباً عرض کیا کہ جو کچھ اس نے کیا، ٹھیک کیا، جنگیں لڑنا بڑی مشکل ہیں۔

اب جب جنگ شروع ہوگئی۔ اندازہ کیا جائے کہ کن کن مشکلات کا سامنا آیا اور ہمارے ذرائع کیا کیا تھے۔ ۴/۱ کا کیا مقابلہ؟ سامان بھی ان کے تھے، پیسہ بھی تھا، غیر ملکی امدادیں اور غیر ملکی حمایت بھی ان کو حاصل تھی۔ یعنی امریکہ، برطانیہ اور روس کی۔ اس جانب تو صرف اللہ کا

Marfat.com

فضل تھا اور قیادت فوجی۔ ورنہ آج پاکستان کی ایک اینٹ نہ تھی، جس طرح کہ بھارت نے حملہ کیا۔

اللہ جانتا ہے کہ ۱۰ یا ۱۷ دن میں کسی پاکستانی کو چین نہیں آیا اور ہر پاکستانی کی زبان پر دعا تھی اور وہ دیکھ رہا تھا کہ جو کچھ ہوا اس کے فضل سے ہوا اور جو کچھ ہوگا، اس کے فضل [1] سے ہوگا ورنہ مغرب سراسر ہمارے خلاف ہے اور ان کے دل ہمارے برخلاف ہیں۔

يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّالَيْسَ فِى قُلُوْبِهِمْ ط [2]

اور مَاتُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط [3]

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نبی کریم ﷺ کے صدقے پاکستان کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے اور اپنے اسلام کی لاج رکھے۔ پاکستانی فوج نے جو قربانی دی، وہ قرنوں تاریخ میں رہے گی۔

چونکہ حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ اس لیے انشاءاللہ عرس مبارک ۲۱۔ اسوج ۶ر اکتوبر بروز بدھ وار کو ہوگا۔ امید ہے کہ آپ حسب سابق تشریف لا کر عرس کی رونق بڑھائیں گے اور اپنے مسند پر تشریف فرما ہوں گے۔

مناسب تو یہی ہے کہ آپ دو دن پہلے تشریف لائیں۔ یعنی سوموار کو تشریف لائیں ورنہ ہر صورت منگل کو ڈھاک اسٹیشن پر تشریف لائیں، تو سواری حاضر ہوگی۔ انشاءاللہ!

والدعا

طالب دعا

۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ بفرمان قبلہ عالم

---

۱ حضرتؒ یہ چیز خود دیکھ رہے تھے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کی ابتداء بھارت نے کشمیر کے پاس سرحدی گاؤں اعوان شریف ضلع گجرات پر بم گرا کر کی، جو حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ کے مزار کی مشرقی بیرونی دیوار پر پڑا۔ اس کے بعد لاہور پر حملہ کیا گیا، لیکن خدا کا کرم، اس کے بزرگ اور فرشتے مختلف محاذوں پر ڈیوٹیاں دیتے رہے اور خدا نے بقول حضرتؒ صاحب چار گنا دشمن کے مقابلہ میں فتح نصیب فرمائی۔ یہ سب اس کا فضل تھا۔

۲ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں، جو ان کے دل میں نہیں ہیں۔ (پارہ ۴ آل عمران آیت ۱۶۷)

۳ اور جو ان کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں، وہ کہیں زیادہ ہیں۔ (فتح الحمید) (پارہ ۴، آل عمران آیت ۱۱۸)

Marfat.com

جوہر محبوب

حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب کے نام

Marfat.com

طریقت کی درماندگی ہر جگہ نظر آئی۔ شاخیں پھوٹ رہی ہیں، لیکن تنے کمزور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں نئی زندگی عطا فرمائے۔ وَھُوَ یُحْیِ الْعِظَام وھیَ رَمِیْم ۔[1] یہ قدرت ہی ہے کہ از سر نو زندگی بخشتی ہے اور نونہالان طریقت اپنے آپ کو سنبھالیں۔ کتنا دکھ ہوتا ہے کہ مقدس مسندوں پر وہ بیٹھے ہیں، جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ ان کو خود شرم آتی ہے کہ ہم کس منہ سے بیٹھے ہیں۔ اس کا احساس میں نے ہر جگہ پایا۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

(۱)

قبلہ ام حضرت صاحب مدّ ظلہ العالی

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ہزاروں شفقوں بھرا لفافہ اور خط پہنچا۔ کیا عرض کروں۔ اسلام اپنے ساتھی سے مخاطب ہو رہا ہے۔

علاج درد دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا!
تم اچھا کر نہیں سکتے، میں اچھا ہو نہیں سکتا!

اپنا کیا عرض کروں؟

رمضان شریف کے آخری ایام ہیں اور میں سیلاب عصیاں، اپنے گناہوں میں گرفتار

ندادند در دست من اختیار
کہ من خویشتن را کنم بختیار

مریض کسی کا کیا علاج کرے؟ مغفرت و رحمت کا طلب گار ہوں اور بس قرآن کریم پڑھے جا رہے ہیں اور میرا دل بدستور بے پرراہ:

۱؎ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُھُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ط

دعا فرمایئے۔ شاید تیر نشانہ پر بیٹھ جائے، نامراد نہ جاؤں:!

"بدان را بہ نیکاں بہ بخشد کریم"۲؎

طالب دعا

محمد عمر

۱۱ فروری ۱۹۵۴

۱؎ پس ان پر افسوس ہے جن کے دل خدا کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں۔ (پارہ ۲۳، آیت ۲۲، سورۂ زمر)

۲؎ خداوند کریم بُروں کو نیکوں کے ساتھ بخش دیتا ہے۔

Marfat.com

(۲)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

کرمفرمائے بندگان حضرت قبلہ ام صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط جناب کا سرگودھا سے ملا۔ اپنی دعا سے غافل نہیں۔ مولیٰ کریم ہماری امداد فرمائے، اور رحم کرے اور عزت دے۔

بہ مکرمی جناب حاجی صاحب السلام علیکم

آپ کا دعا گو وطالب دعا

بندہ محمد عمر

۲۱ مارچ ۱۹۵۶

(۳)

سلالتہ الکرام حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عنایت نامہ پہنچا۔ بہت خوشی ہوئی اور کئی حال سامنے آ گئے۔ خصوصاً خطیب صاحب کے جذبات سے متاثر ہوا۔

ایک شہادت کے سلسلے میں سرگودھا جانا ہوا۔ ہاشمی صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔ ان کا خیال تھا کہ کالج کی مسجد کی زیارت کروں۔ مگر وقت کم تھا۔ اسی دن واپس آ گیا۔

اب رمضان شریف شروع ہونے والے ہیں۔ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے گناہوں سے بچائے۔ عبادت کی توفیق تو کیا ہوگی۔ یہ نعمت اللہ نے صرف آپ کو بخشی ہے۔ اور موجودہ وقت کسی عالم اور کسی صوفی کو نصیب نہیں۔

ہاں ایک بات اور عرض کرتا ہوں کہ نامزدگیوں میں میرا نام بھی آ گیا۔ اگرچہ میں مخالف تھا۔ کیونکہ ہماری درویشی کے لئے یہ خدمات یا یہ منصب ذلت اور باعث مرگ ہے۔ لیکن ابھی خاموشی سے چل رہا ہوں۔ اور صدارت کی کنجی میرے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے دے دی۔ فریقین کل بھی آئے تھے۔ آج پھر فیصلہ کے لئے آئیں گے۔

Marfat.com

ایک شیعہ ہے اور ایک سُنّی ۔ سُنّی قابل بھی ہے اور قدر ے سمجھ دار بھی ۔ لیکن شیعہ کے شیعہ نواز دوست زیادہ زور لگا رہے ہیں ۔ انشاء اللہ جیت ہماری ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ نے ساتھ دیا تو سنی کامیاب ہوں گے ۔

باقی حامل رقعہ کے کہنے پر آپ کو لکھ رہا ہوں ۔ آپ خود ان کے خاندان اور ان کی والدہ پر مہربان ہیں ۔ معاملہ آپ کے سامنے ہے ۔ ان کی صلح ہو جائے اور ان کی لڑکی اپنے گھر آباد ہو جائے تو کیا بہتر ۔ اس لئے اب اپنے اسلوب وطریقہ سے ان کو یکجا کر دیں کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے اکٹھے رہیں ۔ تو یہ آپ کا کارنامہ ہوگا ۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۷ فروری ۶۰

(۴)

کاگا تن من میرا کھائیو، چن چن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو، مجھے پیا ملن دی آس
مہربان مکرم حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا ۔ سر آنکھوں پر رکھا ۔ محبت بڑی دولت ہے ۔ حقیقتاً محبت کائنات کی زندگی ہے اور اپنی ماہیت کے مطابق محبت لازوال اور زوال پذیر میں دنیا تقسیم ہو جاتی ہے ۔

حسن ازلی کے مشتاق بہت کم اور حسن ظاہری کے جمال پر مرنے والے لاکھوں ۔ کچھ اس سے ہو کر اغراض ومقاصد کی طبیعت میں گرفتار ۔ یعنی حرص وآز میں ۔ جن سے دنیا آباد ۔ اور ویران ہونے کا تماشا دیکھتی رہتی ہے ۔

بفضلہٖ تعالیٰ ویسے تو آرام دنیاوی ہے ۔ اور دنیا کے سامان مہیا ہو جانے کی وجہ سے قانع بھی ہوں اور شکر گزار بھی ۔

قلب منیب اور چشم پر حیا نصیب نہیں ۔ سب کچھ جانتا ہوں ۔ لیکن

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردۂ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

Marfat.com

اپنی تسلی کر لیتا ہوں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ بھی ایک قلندرانہ جسارت کے سوا کچھ دل پسند بات تو نہیں۔

آخر گناہ گناہ ہیں۔ گراتے ہیں۔ اٹھاتے تو نہیں۔ اور دنیا میں یہ ہی اسفل السافلین تک لے جانے والے۔

پھر جب غفلت کی وجہ سے دل پر حجاب آ جاتے ہیں تو آنکھ بھی اندھی ہو جاتی ہے۔ اور وہ حقیقتِ لازوال (اللہ) بھی آنکھوں سے اٹھ جاتی ہے۔

''ایسی صورت میں فلاح کیسے میسر ہو''

اب تو میں اس بوریا نشینی سے وہی شاہی دورے کو اچھا جاننے لگا ہوں۔

کیا دن اور کیا راتیں مخلصین اور مخلصات۔ عجیب عقیدت میں گزرتی تھیں۔ دن چھوڑ مہینوں گزر جاتے تھے۔ لیکن دل برابر پیاسے۔

آہ! زندگی کے کئی مراحل دیکھنے کے بعد بھی مجھے عبرت حاصل نہ ہوئی۔ اور بدستور

چہل سال عمر عزیزت گزشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

ان کے شیشہ سے آئینہ جو دیکھا تو اپنی بھیانک شکل دیکھی۔ ساتھ ہی اپنی حسن پسندی اور حسن بازی بھی نکل گئی۔

عمارت تقریباً ایک ماہ مستری کے بیمار ہو جانے اور اس کی بیوی کی وفات ہو جانے کی وجہ سے بند رہی۔ کچھ عمارتی مصالحہ بھی مہیا نہ تھے۔ اگلے دن مولوی صاحب چار پانچ من سریا لاہور سے لے آئے۔ باقی سیمنٹ کسی کارخانہ دار سے لے کر اجازت حاصل کر کے پہنچائیں گے۔

عرس حضرت قبلہ حضرت غلام مرتضٰی رحمتہ اللہ علیہ قریب ہو رہا ہے۔

خیال تو ہے کہ آپ بھی تشریف لا کر دلوں کی تسکین کا باعث ہوں۔ میں اسے عوام کا نہیں بنانا چاہتا بلکہ خواص کا۔ چند نفوس ہوں اور بابرکت، جن سے عرس شریف کے برکات اور فیوضات روشنی پکڑیں۔

والدعا

طالب دعا۔ محمد عمر

Marfat.com

(۵)

دل میں وہ، لب پہ وہ، نظر میں وہ
اے اثر اور چاہتا کیا ہے

محترم ومکرم بندہ جناب صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم
السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ جواب دینے میں سستی اب عادت ثانیہ ہو چکی ہے۔ پھر پتہ بھول گیا۔ اصل مکتوب شریف تلاش پہ بھی نہ ملا۔ آج خیال کیا کہ للہ شریف کے پتہ پر بھیج دوں۔ وہاں پہنچ کر اپنا راستہ خود اختیار کر لے گا۔

خانقاہ مرتضویہ کی مسجد، جتنی آپ نے بڑی بنائی، اتنی ہی ہم نے چھوٹی بنائی۔ تا کہ کسی کو تکلیف نہ ہو اور خود بخود تیار ہو جائے۔ بفضلہٖ تعالیٰ کام شروع ہو گیا اور تکلیف بھی کوئی خاص نہ کرنا پڑی۔ بہت کچھ ہو چکا ہے۔ بھرتی جو سب سے مشکل کام تھا وہ بہت آسانی سے ہو گیا۔ اب چار دیواری باہر نکل آئی ہے۔ خیال تھا کہ ڈیڑھ دو ہفتہ میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن اچانک بادل آئے۔ ٹھنڈی ہوائیں شروع ہو گئیں اور کئی دن اور راتیں خوش مذاق گرنے شروع ہو گئے اور گرمی کا نام و نشان نہ رہا تو اطلاع آئی کہ سیلاب آ رہا ہے۔ چنانچہ کل گیارہ بجے صبح پانی پہنچ گیا۔ اور رات کے آٹھ نو بجے تک بڑھتا رہا۔ سامان سمیٹ کر کمروں میں رکھ لیا گیا تھا۔ دس بجے کے بعد پانی گھٹنا شروع ہو گیا اور صبح کی نماز سے پہلے حویلی کا صحن پانی سے خالی ہو گیا۔ اب میں بڑے دروازہ میں بیٹھا خط آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں۔ کوئی خاص پریشانی نہیں ہوئی، نہ ہی کوئی شے ضائع ہوئی۔ لیکن مسجد کا کام دو چار روز یا ایک ہفتہ کے لئے رک گیا۔ پہلے بیس جولائی کو کھوڑہ جانے کا خیال تھا۔ اب غالباً ۲۸ جولائی کے بعد شاید کھوڑہ جانے کا موقعہ مل جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا عرس ۲۱۔۲۲ اگست مطابق ۶۔۷ بھادوں نہایت گرمیوں میں ہے۔ خیال تو تھا کہ حاضری ہو جاتی لیکن گرمیاں اتنی سخت ہیں کہ برداشت ہونا مشکل۔ آئندہ جیسا حکم ہو انشاء اللہ بسر وچشم قبول کیا جائے گا۔

اعلان اخبارات میں آ چکا ہے۔ اور شہر بھی شاید مقرر ہو گیا ہے۔ اپنی طرف سے کوشش کی جائے گی کہ پانچ چھ آدمیوں کو موقعہ مل جائے۔ لیکن کچھ کہنے والے کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ

Marfat.com

دو چار آدمیوں کو اکٹھی اجازت مل سکے گی۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

مکرمی مولانا فضل احمد صاحب اور دوسرے احباب سے مشورہ کیا گیا۔ اب بھی موجود ہیں۔ آپ براہ راست مولانا صاحب کو مطلع کر دیں۔ وہ اپنے مکان کی تعمیر میں مصروف ہیں۔

ان ایام میں گزشتہ پندرہ بیس دن سے پہلے طبیعت پُرسکون تھی۔ دو نظریے تازہ لکھے گئے۔ ایک وحدت الوجود اور وحدت شہود کے مغالطے کی حقیقت۔ یہ دکھایا گیا ہے کہ نظریہ وحدت الوجود صحیح نہیں اور وحدت شہود تو کوئی نظریہ ہی نہیں۔ صرف ایک ردعمل ہے۔ دوسرا وحدت الوجود کی حقیقت ''ہمہ اوست'' کی کیا حقیقت ہے۔ اور انسان فاعل مختار ہے یا غیر مختار یعنی انسانی اختیار ایسی صورت میں کیا ہوگا۔

انشاءاللہ کسی وقت اس کی نقل بھجوانے کی کوشش کروں گا۔ 'امانت' کا معمہ لاینحل بھی حل کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کا حل سامنے ہے۔ ان شاءاللہ کسی وقت لکھوں گا کہ امانت کیا ہے اور ظلوم جہول کیوں ہے۔ جبکہ اس نے اپنی بلند ہمت سے اتنا بوجھ اٹھایا جو زمین آسمان نہ اٹھا سکے۔ بعض دوستوں نے میرے نظریے پڑھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس مشکل حل کو پڑھنے کے بعد بھی کوئی خاص تاثر نہ لے سکے۔ اور کوئی خاص کیفیت ان کے سامنے نہ آئی۔ یہی وجہ میری طبیعت کے پژمردہ ہونے کی ہے۔ ورنہ خدا معلوم کیا کچھ لکھ جاتا۔

والدعا

آپ کا اور آپ کے خاندان کا ایک خادم

محمد عمر

۱۳ جولائی ۱۹۶۰

(۶)

بہ بسم اللہ نویسم نامہ را

بہ حمد اللہ نویسم نامہ را

کرمفرمائے بندہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب زاد شرفہٗ ومکانہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جب کبھی جناب کا خط پہنچتا ہے تو شرمندگی ہوتی ہے۔ صرف آپ کی شفقت ہے۔

Marfat.com

ورنہ میں کیا میرے گناہ میرے اوپر غالب۔ نہ عبادت کا شوق، نہ ذکر کا ذوق۔ ایک پریشان حال وقت گزار رہا ہوں۔ اور شکر گزار ہوں کہ ستار العیوب اپنے کرمہائے نامتناہی کی وجہ سے میری پردہ پوشی عمر بھر سے کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر کوئی ایک پردہ دری کر دی جائے تو ٹھکانہ نہیں۔

بہت ہی خوش ہوں کہ آپ کا احساس بہت بلند ہو رہا ہے۔ فقر و تصوف کیا ہے؟ تعلق باللہ کا احساس۔ جتنا یہ بلند ہوتا جائے، اتنا ہی اس کے ظہور زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور دنیا کو تسلیم کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

ایک بزرگ نے کسی فقیر کو کہا: او بھوکے! جب چالیس سال کے بعد بھوک میں مبتلا ہوئے۔ تو فرمایا: یہ اس لفظ کی سزا ہے، جو چالیس سال پہلے میرے منہ سے نکل گیا تھا۔

تعویذ ارسال ہے۔ بہت شدت پر اسے استعمال کیا جائے۔ یعنی ضرورت سے پہلے استعمال نہ کیا جائے۔ عام شروع ہی باندھ دیتے ہیں۔ چھوارے بھی حصہ کر دیئے گئے۔ یہ دونوں کام حسب حکم کئے گئے۔ ورنہ میں کیا اور میرے دم و تعویذ کیا۔ انشاء اللہ خیال رہے گا۔ خدا شاہد ہے۔ جانتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں اور اس کے فضل و کرم کے تماشے ہیں جو لوگوں کے دلوں میں القا فرما دیا جاتا ہے۔

''ادارۂ تصوف'' کے خاکے تیار ہو رہے ہیں۔ شائد اس طریقہ سے میری تحریرات شائع ہو سکیں۔ دعا فرمائیں کہ تحریرات کو قبولیت عامہ نصیب ہو۔ اس کے سوا شائع ہونا بے فائدہ۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۳ نومبر ۱۹۶۰

(۷)

کرمفرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ سرہند شریف کی محبت فطرتی یاد آ رہے۔ اور آپ کو ان کے قدموں میں پہنچنا نصیب ہو۔ محبت کو تمام مشکلات دکھائی نہیں دیتے اور محبت کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔

موت پسند ہے لیکن مرنا پسند نہیں..... لیکن یہ دولت ہر کہ دمہ کو نصیب کہاں۔ برا ہو عقل کا۔ اس نے مجھ جیسے کو وہ دولت نہیں دلوائی جو خدا کی دین تھی۔ قدم قدم پر دیکھتا ہوں۔ گرمی

Marfat.com

کیا چیز ہے۔ جب محبت ہوتی تو مستانہ پھرتے گنگناتا۔ فقیرانہ صورت قدم اٹھتے اور چلتے۔ لیکن یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔

یہ عاجز گرمی کا مارا گھر سے نکل پڑا ہے۔ ورنہ اس سال گھر سے نکلنے کا ارادہ نہ تھا۔ جمعرات کو ۳ بجے صبح گھر سے روانہ ہوا۔ اور دس بجے کھوڑہ پہنچ گیا۔ اور نہایت آرام ہے۔ لیکن اس رات گرمی کی اتنی شدت تھی کہ رات بھر بیربل نیند نہ آئی۔ یہاں بھی موسم گرم پایا۔ اس پر شام کو طبیعت بیٹھ گئی۔ لیکن نماز کے بعد چند بوندوں سے خنکی آ گئی اور آج جمعہ کا دن اچھا گزر گیا۔

سفر مبارک

آپ کو اطلاع پہنچ گئی۔ اور دوسروں کو بھی۔ لیکن اس جلدی کی حاضری سے تمام گھبرا اٹھے۔ تاہم دوست محمد کے لئے یہاں سے روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا گیا۔ حاجی صاحب کا خط آیا کہ آپ کو آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف دستخطوں کے لئے جانا کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ دیکھئے کیا بنتا ہے۔

گرمی سے میں اتنا گھبرایا ہوا ہوں کہ کچھ ہمت نہیں پڑتی۔ تاہم حکم کے تابع تیار ہوں۔ لیکن پھر بھی موسم کے حال پہ میں آپ کے ہمراہ ہو سکتا ہوں۔ خدا کرے کہ موسم اچھا ہو جائے۔ ورنہ یہ نیم جان نیم جاں ہے۔ اسے سفر کے ثواب سے واسطہ نہیں۔ روحانی لطف سے واسطہ ہے۔ جو میری ہمت پستی کے ساتھ اکٹھا نہیں ہو سکتا۔

غالباً سفر کے ارادے سے ۱۶۔۱۷ اگست کو واپس ہو جائیں گے۔ بال بچے تمام نہیں لایا۔ صرف والدہ خالد میرے ہمراہ ہے۔ تاہم اقبال صاحب، حاجی فضل کریم صاحب، حافظ عبد الرحیم صاحب اور ان کا ہمراہی، حافظ دوست محمد، ایک اور درویش، اور دو خادمہ، مولوی نصیر الدین صاحب اس وقت موجود ہیں اور میرے ہمراہ آئے۔

صاحبزادہ صاحب کو تکہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ خیال ہے کہ کلیال میں دونوں دعوتیں اکٹھی ہو جائیں اور نیاز مندی بھی حاصل ہو جائے۔

باقی خیریت

طالب دعا

ہمت، موسم کی خوشگواری
حضور کی عقید تمندی کی سلامتی
محمد عمر

Marfat.com

(۸)

مکرمی جناب حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!

جناب کے نوازش نامہ کا جواب تو نہ دے سکا اور عرس بھلیر ۱۱/۴ کو چلا آیا۔ رات بسر کی۔ صبح رخصت پر ڈنگی متصل سکھیکے پہنچا۔ اور وہاں رات بسر کر کے ۲ بجے لاہور اور ۶ بجے شرقپور شریف حضرت صاحبزادہ غلام احمد سجادہ نشین کو حج پر الوداع کرنے کے لئے حاضر ہو گیا۔

دوسرے دن ان تمام امورات کے ساتھ جن کو حضرت مرحوم کسی صورت برداشت نہ کر سکتے تھے، ایک جلوس کی شکل میں شرقپور شریف لاہور مزار داتا گنج بخشؒ پر حاضری ہوئی۔ پھر سٹیشن پر شام کو بہت بڑے مجمع جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے صاحبزادہ صاحب کو تیز گام میں ۸ بجے الوداع کیا گیا۔ رات لاہور بسر کر کے دوسرے دن جمعرات قصور شریف ۱ بجے شام پہنچ کر صبح ۱۰ بجے واپس لاہور آ گیا۔ رات تمام احباب مزار مقدس پر رہے۔ کھانا لاہور سے ساتھ تھا۔ صبح ایک دوست نے وہیں چائے پلائی۔ اس تمام سفر میں حاجی صاحب ہمراہ رہے۔ پھر جمعہ ادا کیا گیا۔ اور ہفتہ کی صبح کو گوجرانوالہ دو گھنٹہ قیام کے بعد تقریباً ۶ بجے رُکھ گیا اور وہیں شب باش ہو گیا۔ اور صبح پھالیہ چائے نوشی کرتا ہوا سیہرے پہنچا۔ ۱۲ بجے سیدا شریف صاحبزادہ صاحب کی دعوت کھائی گئی اور شام کو دھنی مولوی صاحب کے عرس پر پہنچ گیا۔ دوسرے روز دھالہ اور آج بدھ کو گھونگھانوالی پہنچ کر ایک جلسہ سید عباس علی شاہ صاحب میں شامل ہوا جس میں علامہ دوست محمد صاحب تشریف لائے۔ کل بھیکھے والا جاؤں گا۔ بعد جمعہ کے پانڈووال دو رات بسر کر کے انشاء اللہ روانہ ہوں گا۔

آپ کے مخلص علی محمد صاحب دھنی پہنچ گئے۔ دو رات بسر کر کے کل واپس گھر گئے۔ اور آج پھر آ گئے۔ یہ خط ان کی مرضی اور ان کے ایماء پر حاضر خدمت کر رہا ہوں۔

سچ تو یہ ہے کہ گھر کی آدھی باہر کی ساری سے اچھی ہے۔ اپنے آپ کو گرا پاتا ہوں۔ گو ایام لاہور شرقپور شریف اور قصور میں ایک کار حاجی صاحب کی محبت سے حاضر رہی ہے۔ اور سفر کی پوری سہولت میسر رہی۔ اور مزارات پُر انوار پر حاضری بھی اپنے اخلاص سے دیتا رہا۔ خصوصاً قصور

Marfat.com

شریف تو ختم قرآن حکیم بھی کیا۔ اور پوری توجہ سے حاضری دی۔ اور ہر طرح کی طلب پیش خدمت کی۔ لیکن برا ہوا طبیعت کا کہ نہ ادھر کے رہے، نہ اُدھر کے۔ ایک عام آدمی کی طرح طبیعت میں استقامت نہیں۔

علم دولت ہے۔ لیکن اس دولت کے اندر شک کا ایک دراڑ ایسا ہے جو اسے اپنی اصل قیمت سے بہت گرا چکا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا کچھ کمایا اور کیا کچھ حاصل کیا۔ اور کیا نقصان ہوا۔ طریقت کے اندر تو سب کچھ نقصان اٹھایا۔ باقی رہے تیر تکے وہ بھی اتنے نہیں جن پر کچھ خوشی ہوتی۔ ایک مزدور کی کمائی ہے۔ وقار تمام ختم ہو رہا ہے۔ صرف ایک یاد تازہ ہو گئی اور گزشتہ عمر کے نقوش سفر تازہ ہو گئے۔

(۹)

کرمفرمائے بندہ حضرت صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حسب سابق امسال پھر بارش شروع ہے۔ احباب کو مطلع کر دیا گیا کہ ''ضروری حاضری'' ختم۔ اب جو چاہیں آ جائیں۔ پہلے بھی چند ارکان کی حاضری تھی۔ ورنہ معراج کے موقعہ پر عوام کو آنا تھا۔

اس لئے اب آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ حسب موقعہ اور حسب حال اپنے مشورہ پر عمل فرمالیں، جس میں آپ کو آسانی ہو۔

مطلع صاف ہو گیا تو عین تاریخ کو آپ کے لئے سواری کا انتظام ہو گا۔

آپ کا محمد عمر

(۱۰)

کرمفرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادارشادکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب!

ڈھڈیاں کے شاہ صاحب کو چند ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ حامل رقعہ ہذا شیر باز ملک اچھا خاصہ ڈرائیور ہے۔ اگر آپ سفارش فرمادیں گے تو انشاء اللہ کام تسلی بخش کرے گا۔ شاہ صاحب خوش ہوں گے۔ دیانتدار آدمی ہے اور میرے دوستوں سے ہے۔

Marfat.com

معراج شریف اچھی رونق سے گزر گیا۔

آپ کا محمد عمر

(۱۱)

قبلہ دیں مددے

کعبہ ایماں مددے

کرمفرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ کیا عرض کروں۔ ''قران السعدین'' کا خیال عرس مبارک پر تھا۔ اگر چہ ''مشرف کن خراب آباد ہستی'' کی عرض داشت تھی۔ لیکن بادو باراں میں آپ کی طبع نازک کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہتر ہوا، جو ہوا۔ میرے لئے خوشی رہی۔ ورنہ آپ کی تکلیف کا احساس نہ جاتا۔ اس کے علاوہ جو ہو جائے، بہتر اور جو نہ ہو بہتر۔ خیال تھا کہ امسال عرس مبارک بڑی شان سے منایا جائے گا۔ لیکن حاجی فضل احمد صاحب کے رفقا کے سوا بہت کم آدمی آئے۔ عرس کی تاریخ بھی بدل دی گئی۔ آئندہ شمسی مہینہ ۲۱۔۱۲۲ سوج ہوگا۔

بحمد اللہ صاحبزادہ صاحب کو تکلیف تو کافی ہوئی لیکن نوجوان تھے۔ خوشی میں آپ نے محسوس نہیں فرمایا۔ ان کو زیادہ قیام کے لئے کہا لیکن معراج کے بہانہ سے دوسرے روز واپس تشریف لے گئے۔

''حال وقال'' ''تاج'' نے ایک اچھے نوٹ کے ساتھ شائع کرنا شروع کیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ میری تحریرات مقبولیت عامہ پر آجائیں۔

آپکا محمد عمر

(۱۲)

میرے مکرم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ علیہ!

اب پرانی باتوں کو سننے والا ہی کوئی نہیں اور نہ پرانی کتب کوئی پڑھنے والا..... دو دن سے ایک کتاب بنیان المشید ترجمہ البرہان المرید مصنفہ سید احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ دیکھ رہا ہوں۔ سبحان

Marfat.com

اللہ! کتنے باریک ادراکات اور تصورات اللہ جل جلالہٗ سامنے کر رکھے ہیں..... ہمارے فلسفہ، ہمارے خیال، ہمارا تصوف، ہمارا اسلام سب بے معنی اور بے حقیقت سامنے آ جاتا ہے۔

قصور شریف کی بابت آپ کے احساس کو دیکھ کر ایک دوست عزیز کا خط ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ قصور شریف کی حاضری میرے لئے بھی اچھی رہی۔ لیکن بعض دوستوں نے کامل فائدہ اٹھایا۔ اس میں شک نہیں کہ سفر مبارک، مبارک ہوتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ اہل فقر کی عنایت ہو ہی جاتی ہے۔

فقر کیا ہے؟

میں مٹوں سارے کا سارا اور مٹ جائے بھی نام
بس یہ جذبہ پاک روح و جان پر غالب ہو۔
قل ھو اللہ کی جھلک یا ہو احد کی موجزن
فکر اٹھ جائے کہ ہے کوئی میرا فرزند و زن

جب کبھی اپنے صاحبزادگان کی بابت لکھتے تھے تو کئی بار خیال آتا تھا کہ ضرور محبت اور وابستگی اولاد سے ہونی فطرتی ہے۔ لیکن اس درجہ والہانہ کہ ان کے آرام و اطمینان کے لئے خود کو بے آرام بنانا اور غیر مطمئن بن کر زندگی بسر کرنا عجب ہے۔ الحمدللہ کہ اصل فطرت پر تشریف لا رہے ہیں۔

ہسپتال آپ کی توجہ باطنی کا تصرف ہے۔ غالباً میں نے کسی خط میں آپ کی خدمت میں ہسپتال کھولنے کی بابت لکھا تھا۔ کیونکہ ایک ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ للہ شریف سنٹر صحت ہو چکا ہے۔

مولوی صاحب کے لئے یہاں سے مستری تیار کر کے دیکھیں کہ وہ ابھی کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ آسانی سے یہ کام ہو جائے اور بابرکت ہو۔ اپنا کام بھی ابھی شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ چونکہ مستریوں کا ہاتھ بھی دیکھ لیا تھا۔ ویسے بھی سنا تھا کہ کام اچھا اور جلدی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ خواہش پیدا ہوئی۔ ورنہ علاقہ میں عام مستری ملتے ہیں۔ لیکن ہماری مسجد تو دو ماہ کے اندر تیار ہو جائے گی۔

مخلصم حاجی صاحب اتوار کو تشریف لائے۔ دوسرے دن بھی قیام کر لیا۔ اور اب تیسرے دن پھر ٹرک راستے میں کیچڑ میں بیٹھ گیا۔ آج ان انشاءاللہ شام کو جائیں گے۔

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۱۳)

کرمفرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کسی زمانے میں سیاست ہی اندر باہر تھی۔ لیکن یہ کتنا اللہ کا احسان ہے کہ آپ کے دھیان سے یہ بات نکل گئی۔ اس انتخاب میں ایک حرف تک سننے میں نہیں آیا۔

مجھے بھی کہا گیا کہ افسروں کا خیال بھی رکھا گیا۔ لیکن رموز مملکت اور گدائے گوشہ نشینی ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

کاش جس طرح علم تصوف دیا گیا تھا اور جتنا دیا گیا، اتنا حال بھی آجاتا۔ لیکن حال کے صفر ہونے پر علم کس کام۔ کھلاڑیوں کے جیسے ٹل ہوتے ہیں، میرے بھی ٹل بے فائدہ تماشے کے سوا کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کریں کہ ستار العیوب اپنی مہربانی اور فضل سے مجھے ہر نامناسب سے بچائے، اور مناسب، موزوں کے ساتھ شغف اور محبت اور عمل کی توفیق بخشے۔

میاں رحیم بخش صاحب کی لڑکی کی حسرت بھری موت کی خبر کل پرسوں پہنچی۔ دکھ اور رنج تو اس کو بڑا ہوگا لیکن یہ واقعات وحادثات کیا کم ہیں۔ جو صبر نہ کیا جائے۔

اتوار سے پھر تعمیر کا کام شروع کرنے والا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ یہ تعمیر خانہ بابرکت ہو۔ رَبَّنَا اِنِّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ ذَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ، رَبَّنَا وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ

منشی صاحب کے لئے ان کے ایک مرید سے استدعا کرنے والا ہوں کہ اپنی معصومہ منشی صاحب کو دے کر ان کی سجادہ نشینی کی تمام برکات حاصل کریں۔ شاید تیر نشانہ پر بیٹھے۔ اور منشی صاحب آخری سانس شکریہ کا ادا فرماتے ہوئے واصل حق ہوں۔ اور میٹھی نیند سو جائیں۔ اور یہ عاجز اس کار خیر کی وجہ سے باعثِ رحمت الٰہی ہو جائے۔

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۱۴)

اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

کرمفرمائے بندگان حضرت صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نوازش نامہ پہنچا۔ عنایات بے غایات کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ کسی صاحبزادہ صاحب کی کوئی ارادتمند ایک گستاخی کی بھی جرأت کیسے کرتا ہے۔ لیکن یہ گستاخ زمانہ ایک نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں بے ارادہ آپ کی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن آپ کے نظر رحمت میں کمی نہیں آتی۔

اپنے گزشتہ خط کا لب لباب جب مولوی محمد معصوم صاحب کی زبانی معلوم ہوا تو شرمندگی کے سوا میرے پاس کیا رہا۔ لیکن مخلصانہ گستاخی ہوتی ہے، نہ کہ بے ادبانہ اور جرأت مندانہ۔ بہر صورت آپ کی محبت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہل ہمیشہ آپ کی طرف سے ہو جاتی ہے۔

سفر مبارک بحمد اللہ خیریت سے گزر گیا اور رمضان شریف کی تشریف آوری نے آپ کو اپنے مسند آرائی کی دعوت دی۔ جو قبول ہو کر آپ تشریف فرمائے مسند للہ شریف ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس میں شک نہیں کہ مشتاقین، مخلصین اور محبین کی وجہ سے سفری سلسلہ کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن مرکز کی تشنگی کیسے برداشت کی جاسکتی ہے۔ ایک وقت خیال تھا کہ ایک تہائی سے زائد سفر میں نہ گزرے۔ قیام بہت زیادہ ہوتا تھا، اور سال میں ایک یا دو ماہ سفر ہوا کرتے تھے۔ ابتداء قیام اور خالی قیام سے پریشانی ہوتی ہے۔

اپنی طرف سے تو اتحاد کی پوری کوشش ہوتی ہے۔ لیکن یاران طریقت اتحاد کی جگہ اختلاف کو ہوا دینے پر مصر ہیں۔ مرکز شرقپور شریف تو اس کا ذکر تک نہیں کرتا اور ہر مخلص کو احتیاط کا سبق دیا جاتا ہے۔ عام طریقت بھی برخلاف ہے۔ چند آپ جیسے حقائق بیں بزرگ توجہ فرماتے ہیں جن کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تحریر ہو جاتا ہے۔ اور وہ بھی میری اپنی فطرت کی آواز یا دل کی آواز ہوتی ہے۔ مجھے کسی دوسرے سے واسطہ نہیں۔

غالباً مولوی محمد معصوم صاحب نے ''میری دعا'' کا مسودہ پیش کر دیا ہوگا۔

''اچھا قاری'' کے ساتھ ایک سوال و جواب بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

توحید پر ایک اور کاپی (تحریر) لکھی جا چکی ہے۔ کچھ بقایا ہے۔ وہ بھی کسی وقت لکھ دی

Marfat.com

جائے گی۔انشاءاللہ جس کا نام توحید حصہ دوئم رکھ دیا گیا۔

میں نے بذریعہ خط اپنے صاحبزادگان کو اپنی تحریرات کی طرف متوجہ کیا۔لیکن خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں۔

آپ کا محمد عمر

(۱۵)

زین العباد ومحبوب العباد حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ دام لطفکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمدللہ رمضان المبارک بعافیت گزرا۔اس مرتبہ رمضان کے روزے بہت بارد تھے۔ ٹھنڈک ہی میں تمام روزے گزر گئے۔ذلک فضل اللہ

عید مبارک بھی گزر گئی۔آپ کی عبادات و ریاضات شاقہ کا صلہ تو کامل مکمل یوم الحساب میں دیکھا جائے گا۔لیکن عید کے دن ہی عبادت گزاروں کے چہروں کی تابانی بھی صبغۃ اللہ کا خاصا نقشہ دکھا جاتی ہے۔

عمارات کی تعمیر و تکمیل میں لگے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور برکتوں سے ان مکانوں اور مکینوں کو بھر دے۔روضہ مبارک کی مسجد مبارک کی تعمیر جدید خیال ہے کہ اس عمارت کو دوہرا کر دیا جائے۔پہلی مسجد کی جگہ ایک عیدگاہ گول گول ستونوں پر کھڑی کر دی جائے اور سہ طرف ستون کھڑے کر دیئے جائیں اور اوپر چھت ہو اور اس عمارت کے مغرب میں نئی زمین لے کر ایک چھوٹی سی پختہ سیمنٹڈ عمارت ہو جو ہر طرح مزین ہو جس کی لمبائی ۲۴ فٹ ہو اس میں دو صفیں نماز کے لئے کھڑی ہو سکیں۔بس یہی عمارت مسجد جدید ہو۔آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کی تعمیر و تکمیل میں برکت عطا فرمائے۔آمین!

بھلیر شریف (نزد سانگلہ ہل) میں حضرت قطب العالم مرشدنا قبلہ امام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ۱۳ شوال المکرم کو ہے۔حاضری کا ارادہ ہے۔انشاءاللہ اگر فرصت ہوئی تو شرقپور شریف بھی حاضری دی جائے گی۔باقی سب خیریت ہے۔

Marfat.com

دعا کی سخت ضرورت ہے۔ صالحہ دعوات میں خیال رکھیں۔ مخلصم رحیم بخش صاحب کو فرمائیں کہ کچھ سیمنٹ مل گیا ہے، اس لئے فی الحال کچھ زیادہ چونے کی ضرورت نہیں۔ دو چار دن میں کسی وقت منگوالیں گے۔

مستری غلام علی صاحب اگر مشورہ کے لئے ایک روز کے لئے آجائے تو آمد و رفت کا کرایہ اور یومیہ یعنی پانچ روپیہ پیش کر دیا جائے گا۔

والسلام

بفرمان محبوب الٰہی قبلۂ عالم مرشدنا دام ظلہٗ

(تحریر کردہ حاجی فضل احمد صاحب)

(۱۶)

کرمفرمائے بندہ حضرت قبلہ ام صاحبزادہ صاحب زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آداب و نیاز کے بعد۔

پرسوں بھی عریضہ لکھا تھا کہ آنجناب اپنا خادم اپنی پسند کا بخوشی ہمراہ لائیں۔ اول تو کوئی دوست خود بخود رہ جائے گا ورنہ کسی اپنے کو روک لیا جائے گا۔

میں ۳ دسمبر گھر سے روانہ ہو کر غالباً شب باشی سرگودھا کروں گا۔ اور ۴ دسمبر کو ۹۔۱۰ بجے کے قریب سوار ہو کر ۳۔۴ بجے لاہور پہنچوں گا۔ انشاء اللہ

اپنے احباب کے پاس اگر آپ قیام فرمائیں تو آپ کی مرضی۔ ورنہ میرے دوستوں کا گھر اپنا گھر تصور فرمائیں۔

امین صاحب اندرون بھاٹی دروازہ لاہور یا

حاجی فضل احمد صاحب نظام بلڈنگ موہنی روڈ متصل ٹکسالی دروازہ

جہاں آپ کو پسند ہو، آپ کے قیام کا انتظام بآسانی ہو سکتا ہے۔ کوئی خط قافلہ سالار کی طرف سے بعد میں نہیں آیا۔ آنے پر اطلاع دے دوں گا۔

آپ کا..... محمد عمر

Marfat.com

(۱۷)

میرے محترم قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہٗ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب۔

شفقت اور عنایت نامہ پہنچ کر میرے دلی سرور کا باعث ہوا۔ الحمدللہ اس آخری عمر میں یہ شفقت وعنایت نصیب ہوئی۔ جس کی ایک مدت سے آرزو تھی، کہ میرے بزرگوں کے اولاد اس روسیاہ پر خوش وخرم ہو کر میرے لئے دعا منہ سے نکالیں۔

عاجز تو عاجز ہے، اور ہمیشہ یہی خیال غالب رہا۔ امسال حسن اتفاق سے جناب کی توجہ وعنایت نے دل کو روشن فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنی خاص عنایتوں اور شفقتوں سے آپ کو سرفراز فرمائے۔ اور صرف اپنے خاندان کے متوسلین کے لئے نہیں، بلکہ ایک دنیا کے لئے باعث ہدایت ورشد فرمائے۔

سفر اور گرمی ایک ایسی تکلیف ہے جس کو برداشت کرنا اس عاجز کمزور کے لئے بڑا مشکل تھا۔ لیکن عقیدت گاہ کی عنایتوں سے بادل، بوندا باندی اور سرد ہوا کے جھونکوں میں جھولتے جھالتے ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر بڑے لطف سے گزر گئے۔ الحمدللہ علی ذلک

یہ بھی عنایت ہے کہ میری تحریریں پڑھنے کا شوق فرماتے ہیں۔ انشاءاللہ مطالعہ فرمائیں گے، تو اس سیاہ کار کے لئے کلمۂ خیر سے بھی دریغ نہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حسنِ انجام سے سرفراز فرمائے اور نامناسب سے بچائے اور مناسب کی توفیق بخشے۔

آپ کا محمد عمر

(۱۸)

صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب کے نام
مکرمی حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے باطنی علم کے ساتھ ظاہری علم سے بھی

Marfat.com

منور فرمایا اور ذوق سلیم علم کے ساتھ عطا ہوا۔ اس کے بغیر علم بے فائدہ۔

بندہ ۲۵/۴ کو گھر بخیریت پہنچ گیا۔ اور الحمد پڑھی۔ آپ نے میرے ''رسمی تصوف'' سے متاثر ہو کر اپنی خانقاہوں کے مسند آراؤں اور ان کے ارادتمندوں کی بابت استفسار فرمایا۔

کیا عرض کروں۔ عرض کرنا بھی پسند نہیں اور خاموشی بھی حقیقت کے لئے جائز نہیں۔

کوئی صاف پانی کتنا ہی عمدہ ہو، جب کسی ظرف میں ڈال دیا جائے، تو ظرف کا اثر کم و بیش ضرور ہوگا۔ اور اگر زیادہ مدت ہو جائے تو پانی پر ظرف کے اتنے اثرات ہو جائیں گے کہ ظرف کی حقیقت سامنے آ جائے گی۔

توحید کے بعد ہماری رسالت ایک ہے۔ لیکن کے حالات مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ باوجود اشتراک فی التوحید والرسالۃ ہر ایک کی طبع کے اثرات توحید و رسالت پر پڑے۔ اور نوعی صورت ایک ہونے کے باوجود شخصی صورت الگ دکھائی دیتی ہے۔

تمام ادیان اور تمام مذاہب اس کلیہ کے اندر ہیں۔ اور حق یہ ہے کہ مختلف مذاہب کا فلسفہ بھی یہی ہے۔ ورنہ حقیقت ایک اور صرف ایک بمعہ اپنے اسماء وصفات۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جب ایک اثر پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے کم کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ بلکہ بڑھانے والے زیادہ۔ تا اینکہ کوئی ایک عارف اس سلسلہ میں پیدا ہو، جو تجدیدی مراسم پیدا کرے اور غلطیوں کی اصلاح کر کے اعتدال پر اقدار کو لائے۔

اور ساتھ ہی جوں جوں حقیقت کم ہوتی جاتی ہے، حسد اور رقابت بڑھتی جاتی ہے۔ اور اپنے بقا کے لئے یہ تحفظ خیال کیا جاتا ہے۔

یہ خیال نقشبندیہ میں زیادہ پیدا ہوا۔ کیونکہ روحانی توجہ پر سلسلہ قائم ہے۔ بخلاف قادریہ و چشتیہ کے کہ ان میں کم ہے۔ لیکن وہ بھی خالی نہیں۔ مثلاً قوالی ہے۔ اب یہ سنت گو نبوت کی سنت کے برخلاف ایک ذاتی اور طبعی زائد از اقدار تصوف ہے۔ لیکن دیکھئے کتنے بڑے اکابر اس کے اندر گرے۔ اور اس ناجائز کو جائز بنا کر دنیا کو روشن کرتے رہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ اصل تصوف بھی غیریت سے پاک نہیں۔ وہ اپنے مقابل کو کیسے پسند کرتا ہے۔ گو توحید کو اختلاف سے ہستی ہے۔ لیکن اس ہستی کو قلندروں کے سوا کون برداشت کرتا ہے۔

Marfat.com

شرقپوری حضرات ''جب تک وہ زندہ تھے'' جن پر لاکھوں رحمتیں ہوں'' اجنبیت کو قائم رکھ کر صرف ذات کی طرف متوجہ رہے۔ اور متوسلین کو اسی راہ پر قدمزن فرمایا۔

لیکن ذات عزاسمہٗ کا تصور تو اب اٹھ گیا۔ اور اجنبیت پہلے سے زیادہ ہوگئی۔ اور عوام و خواص کی عزت نے انہیں اور غرور بخش دیا۔ چنانچہ بعض احباب جو آپ جیسے فہیم ہیں، وہ اس اجنبیت سے پریشان ہیں۔

لیکن اس پر یہ بھی کہوں گا کہ آپ کی وسعت بھی ان خارجی تاثرات کا نتیجہ ہے، جو تصوف کو کسی صورت پسند نہیں۔ یعنی عام میل جول۔ اگر ہم میل جول عوام سے نہ کرتے اور طریقت کے ماحول میں پھلتے پھولتے تو ہمارے جذبات بھی وہی ہوتے۔ کیونکہ اپنے ماحول کا اثر لیتے اور اصل ماخذ کی طرف توجہ نہ ہوتی۔

یہی وجہ ہے کہ آج تصوف اور اسلام الگ الگ خیال کئے جاتے ہیں۔ اگر ہمارے اسلاف صرف اصل پر نظر رکھتے اور تشخ کی صورت و سیرت سے بالا ہو کر نبوت کی صورت و سیرت پر نظر رکھتے تو یہ صورت پیدا نہ ہوتی۔ بلکہ رسالت سے بڑھ کر ولایت پر ایمان ہے۔ کیونکہ یہ مشاہدہ ہے۔ اور وہ ایک گونہ غیب ہے۔

اعلیٰ حضرت للّٰہی باریک بینی کی صفت رکھتے تھے۔ اور اخلاق و اعمال پر زیادہ توجہ تھی۔ اس توجہ نے نکتہ چینی کا جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ جو بعد میں تمام متوسلین میں پیدا ہو گیا۔

اگرچہ یہ جذبہ حضرت ثانی میں نہ تھا۔ لیکن عام ماحول اس سے زیادہ متاثر رہا۔ تا اینکہ آپ کے والد بزرگوار تشریف لائے۔ وہ بہت وسیع المشرب تھے۔ لیکن اندر اندر اپنے ماحول میں پرانے رسم پر خاموشی سے چلتے رہے۔ تا آنکہ حضرت مقبول صاحب تک نوبت پہنچی۔ اور وہ کم سن تھے۔ تعلیم اور تربیت بھی کسی بڑے کی نصیب نہ ہوئی۔ جو کچھ نصیب ہوا، وہ اپنے ماحول سے ہوا۔ لیکن طبیعت اچھی تھی۔ اندر طبیعت میں وسعت تھی۔ لیکن اپنوں کے لئے اپنے ماحول سے متاثر ہونے کے لئے اپنے پرانے طریقہ پر تھے۔ ورنہ غیروں کے ساتھ اجنبیت نہ تھی۔ اپنے بارے آپ خود بہت کچھ جانتے ہیں۔ میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔

دوسرے شبہ کی بابت عرض ہے کہ توجہ پر زور آپ کے خاندان کا خاصہ اس وجہ سے ہوا کہ علاقہ اور تربیت لینے والے جاہل تھے۔ علمیت نہ تھی۔ اور طبعاً بھی حضرات میں خیالی توجہ زیادہ تھا۔ خصوصاً (نامکمل)

Marfat.com

(۱۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت والا تبار مدظلہ العالیٰ

بعد آداب وسلام و نیاز کے ۔والا نامہ ابھی تشریف لایا۔ ویسے تو تمام مکتوب کے حروف دل میں بیٹھ گئے، لیکن

قَلِیۡلٌ مِنۡکَ یَکۡفِیۡنِی وَلٰکِنۡ قَلِیۡلُکَ لَایُقَالُ لَہ قَلِیۡلَ

پڑھ کر بہت لطف آیا۔

مولوی غلام محمود صاحب نے میرا عریضہ دیکھا، تو کہا کیا وہ حضرت اس کو بھیجیں گے؟ اگر نظر اشرف کی توجہ میں آ جائے، تو معلوم نہیں کیا اثر ہوگا۔

شاید وہ ابھی تک مزاج کے واقف نہیں ہوئے۔ الحمدللہ! کہ میرے عریضہ نے عزت حاصل کر لی۔

کیا لکھوں۔ کیا سناؤں۔ اب تو آنکھوں کی بصارت کمزور ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو خاصی کامیابی عنایت فرمائے۔ خالد کا کام بھی کمزور ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔ انشاءاللہ عرس پر حاضر ہوں گا۔ [1]

چند صفحے لکھنے کے لیے کئی دن چاہئیں۔ ملاقات کا مجھے بھی شوق ہے۔ لیکن اتنا ہی کہ زیارت کر لوں۔ کیونکہ اب زیادہ گفتگو میں تھکاوٹ ہو جاتی ہے اور کوئی مفید بات منہ سے نہیں نکلتی۔

(۲۰)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب زادصحتہ وسلمہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے۔ کسی کو کوئی فکر، کسی کو کوئی غم۔ مجھے یہ فکر کہ ایسی صورت پاک پھر کیسے ہمیں نصیب ہوگی۔ بے شک ہم جا رہے ہیں۔ پتہ تک نہیں، لیکن دنیا بامید قائم۔

تمام خاندانوں میں جب نظر دوڑائی جاتی ہے تو پاک باز صوفی اور پاک دل کم نظر آتے

---

[1] اعلیٰ حضرت غلام نبی صاحب ؒ کا عرس ہر سال آستانہ عالیہ للہ شریف میں ۲۱ ربیع الاول کو ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہیں۔ میں خود عیادت کے لیے حاضر ہونا چاہتا تھا، بلکہ کل ارادہ بھی تھا۔ ایک کار بھی آ گئی تھی۔ گو وقت کم تھا۔ لیکن اپنی طبیعت بحال نہ تھی اور کل بھیکھے وال دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق جمعہ کو پہنچنا ہے۔ اس لیے حاضری سے معذور ہوں۔ آپ کی علالت کی فکر گو ہے، لیکن امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت بخشیں گے۔

''سلسبیل'' پہنچا ہوگا۔ لکھنے والے کم، پڑھنے والے کم، امداد دینے والے کم اور توجہ فرمانے والے کم۔

دعا کی ضرورت ہے۔ ہاں! یہ آپ کی خواہش اور دعا کا اثر ہے کہ مضامین اور تحریریں شائع ہو رہی ہیں۔ خدا کرے، کہ مقبول خاص و عام ہوں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب[1] کی خدمت میں دعا و سلام قبول ہو۔

والدعا

طالب دعا محمد عمر

(۲۱)

باسم ربی العظیم

کرم فرمائے بندگاں جناب حضرت صاحبزادہ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ مولوی حاجی فضل احمد صاحب خود بھی تشریف لائے۔ صاحبزادہ صاحب کی بابت پوری کوشش جاری ہے۔ دعا بھی کر رہا ہوں، لیکن تسلی انگریزی کے سوا نہیں ہے۔ صرف مولیٰ کریم کا بھروسہ ہے اور آپ کی دعا کا صدقہ اور بس۔ اپنے بس کی بات نہیں۔ کام شروع ہے۔

دعا فرمائیں کہ ''حسن انجام'' عنایت ہو۔ یہ کام تو چلتے ہی رہیں گے لیکن ہم نہ ہوں گے۔

طالب دعا

محمد عمر

۹ مئی ۱۹۶۱ء

---

[1] حضرت صاحبزادہ حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ

Marfat.com

(۲۲)

کرم فرمائے بندہ زادالطافکم!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

سرعنوان پڑھ کر آپ کی محبت مزید ظاہر ہوئی۔ یہ عنایات آپ کے اور یہ خاکسار کیا؟ الحمد اللہ علیٰ دالک۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ بخشے۔ اور تادیر ہمارے سروں پر آپ کا سایہ رکھے۔

مولوی محمد معصوم صاحب آپ کے ہیں اور آپ ان کے۔ یہ عاجز کیا۔ خدا کرے کہ وہ اس التفات میں آجائیں، جو طریقت کا زیب ہوتی ہے اور آپ کے حلقہ میں صف اوّل کے امام ہوں۔

حافظ سلطان بخش صاحب[1] کے بھی دو خط آئے۔ آج جواب لکھوں گا۔ وہ بھی آپ کے ہیں اور آپ ان کے۔ عاجز کے لیے دعا فرمانا میری التجا ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۲۳)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحب زادہ صاحب شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نوازش نامہ پہنچا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ احساس ہے، اور زندہ احساس۔ اگر بدستور رہا۔ خدا کرے..... رہے، تو یہ احساس عمل میں پیدا ہوگا اور عمل سے حال میں ڈھل جائے گا۔ لیکن خوشی ہوئی کہ آپ کے اقبال میں مسجد کو یہ اقبال نصیب ہوا۔ خدا کرے کہ آپ کے زمانہ میں اس مسجد کو وہ دولتِ ایمانی نصیب رہے، جس کی بنیاد تقویٰ پر تھی۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ. مرکز سے مکتوب سلطانی کے نام والا خط ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ جب تیار ہوا، تو خدمت عالیہ کے زیب نظر گزارنے کا خیال ہے۔ انشاء اللہ وہ کچھ پیش کرے گا، جو طریقت کی جان ہے۔ نام یہ ہے: ''سلوک اور مقصدِ سلوک''

طالب دعا

محمد عمر

---

[1] حضرت صاحبزادہ صاحب کے ارادتمند لیکن شومئی قسمت سے میاں صاحب ڈنگوی کے یہاں چلے گئے اور توجہ کی گرمی کھا کر شرعی قیود سے آزاد ہو گئے۔ ان کے نام حضرت خواجہ محمد عمر صاحبؒ کے خطوط کا مجموعہ ''سلوک ومقصدِ سلوک'' کے نام سے چھپا ہے۔

Marfat.com

(۲۴)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب مدّ ظلہٗ العالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج گرامی مطلوب!

آپ کا خط پہنچا۔ خوشی ہوئی کہ آپ کی نظر سے گزر کر حافظ تک پہنچا دیا گیا۔ امید ہے کہ مکتوب کلاں کا مطالعہ ہو رہا ہوگا۔ خدا کرے کہ جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں، وہ ذہنیتوں میں پیش ہو جائے۔

مجھے کسی سے نفرت نہیں، لیکن حقیقت شناس کا فرض ہے کہ وہ حقیقت کو ایسے وقت پیش کر دے۔

دالدّ عا

طالب دعا: محمد عمر

(۲۶)

باسمہٖ سبحانہٗ

درابن (بوقت عصر)

قبلہ وکعبہ سلامت باکرامت باشید

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ایک مدت سے آپ کے خط کی انتظار تھی، لیکن یاد نہیں فرمایا۔ میں نے دیدہ، دانستہ نہیں لکھا۔ شاید میری گستاخیوں پر نظر پڑ گئی اور طبع ملول ہوگئی۔ اب وقت گزر گیا۔ طبیعت صاف ہوگئی اور چاہتی ہوگی کہ میں آپ کو عریضہ لکھوں۔

درابن موسیٰ زئی شریف سے چار میل پر برساتی نالہ سے شمالی جانب ہے۔ بارش کی وجہ سے ایک رات ڈیرہ اسماعیل اڈہ موڑ پر گزاری۔ خدا خدا کر کے جب موسیٰ زئی شریف پہنچے، تو رات کو پھر بارش ہوئی۔ ہر چند صاحبزادہ صاحب نے اصرار فرمایا، لیکن طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ خانقاہ پر بوجھ ڈالا جائے۔ لاری بارش کی وجہ سے رک چکی تھی۔ اس لیے صاحبزادہ صاحب نے میرے لیے سواری مہیا کی اور دوسرے یارانِ طریقت میرے ساتھ پیدل آ گئے۔

راستہ خراب اور کیچڑ پانی سے پُر تھا۔ تاہم گیارہ بجے درابن پہنچ گئے۔ لیکن کوئی گاڑی،

Marfat.com

کوئی بس ڈیرہ اسماعیل خان جانے کے لیے تیار نہ تھی۔ اڈہ پر ایک چھوٹی سی مسجد میں قیام ہے اور شاید کل کوئی سامان مہیا ہو جائے۔ انشاء اللہ! طبیعت بھی اس سفر میں صاف نہیں رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ صاف ہے اور آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔

۱۰، اپریل ۱۹۶۳ء کو سرگودھا سے روانہ ہوئے۔ اس وقت نفری تقریباً سترہ افراد کی تھی۔ عصر سے پہلے سیال شریف پہنچ گئے۔ فاتحہ پڑھا۔ سجادہ نشین صاحب موجود نہ تھے۔ ان کے بھائی اور چچا صاحب سے ملاقات ہوئی اور وہ بہت خوش تھے۔ چائے پلائی اور ہم نے رخصت طلب کی۔ رات جھامرہ رہے، جو وہاں سے ۱۸ میل تھا۔ اپنے ایک دوست عبدالقادر کے ہاں رات بسر کی اور صبح چائے پی کر روانہ ہوئے اور تقریباً ۲ بجے سلطان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہو گئے، لیکن سجادہ نشین وہاں بھی موجود نہ تھے اور نہ ہی حاجی سلطان عبدالحمید صاحب تھے۔ مناسب یہی سمجھا کہ اپنا انتظام کریں۔ کھانا اپنے پاس تھا۔ کھایا۔ قرآن مجید کا ختم پڑھ کر ہدیہ پیش کیا گیا۔ دعائیں کی گئیں۔ اپنے لیے، اپنے اقرباء کے لیے، خصوصاً تمام اہل سلاسل کے لیے کہ اللہ تعالیٰ ان میں اپنی برکتیں نازل فرمائے اور ان میں طریقت جاری و ساری رکھے۔ صبح سویرے وہاں سے روانہ ہو کر تقریباً دس بجے لیہ[1] پہنچ گئے۔ جو ستر میل کے فاصلہ پر تھا۔ اگرچہ گاڑی تیار تھی، لیکن آسانی کے لیے تیسری گاڑی میں جانے کا خیال کیا، جو اڑھائی بجے جایا کرتی تھی۔ لیکن جب وقت مقررہ پر پہنچے تو گاڑی ندارد۔ کہا گیا کہ ابھی تک وہ آئی نہیں، ایک دوست پیر سید محمد شاہ صاحب کے مخلص کے ہاں رات بسر کی۔ پر تکلف دعوت ہوئی۔ صبح بذریعہ گاڑی کوٹ ادو پہنچے۔ لیکن گاڑیاں ملتان کے لیے بھری بھری آئیں اور چلی گئیں۔ آخر ایک گاڑی میں ساڑھے آٹھ بجے موقع مل گیا اور تمام دوست بیٹھ گئے۔ تقریباً گیارہ بجے تونسہ شریف پہنچ گئے۔ دریائے سندھ کے پل سے گزرے۔ فاتحہ پڑھا۔ روضہ شریف کا گنبد اور فقر کے شاہانہ ٹھاٹھ دیکھ کر حیرت میں آ گئے۔ کیا کہیں۔ کتنا بڑا وسیع روضہ، تمام فرش سنگ مرمر اور تمام مزارات سنگ مرمر کے تھے۔ برآمدہ اور تسبیح خانہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔ کیا ذکر کروں لیکن مسجد اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ بلکہ وہی نقشہ تھا، جو حضرت خواجہ اللہ بخش[2] صاحب نے بنیاداً رکھا تھا۔ تعارف سے

۱۔ ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل

۲۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہٗ کے پوتے جو بعد میں اُن کے جانشین بنے۔

Marfat.com

ایک بہت بڑا مکان مل گیا اور کھانا بھی لنگر شریف سے پہنچ گیا۔

ظہر کی نماز کے بعد سجادہ نشین سیال شریف بھی پہنچ گئے۔ ان سے نیاز حاصل کی۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ ملاقات کا بدل ہو گیا ختم کلام اللہ پڑھا۔ پھر دعائیں کیں، خصوصاً یارانِ طریقت کے لیے۔ پھر فارغ ہوئے۔ یہاں بھی سجادہ نشین موجود نہ تھے۔ چھوٹے صاحبزادہ سے نیاز حاصل کیا۔ نوجوان تھے۔ نذر و نیاز حاضر کی، جو قبول فرمالی گئی۔ رات کو کھانا کھایا۔ صبح سویرے فاتحہ پڑھا۔ لیکن بارش شروع ہو گئی۔ بارش ہی میں بس پر سوار ہوئے۔ بڑی بھیڑ تھی اور بڑی تکلیف سے جگہ ملی اور ڈیرہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں تھوڑی بہت بوندا باندی ہوتی چلی گئی۔ تقریباً چالیس میل کچا سفر شروع ہوا۔ جہاں پل صراط کا نمونہ تھا۔ کئی جگہ گاڑیاں پھنسیں اور نکالی گئیں اور پھر پختہ سڑک ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی آ گئی، جو تقریباً تیس چالیس میل لمبی ہو گی اور تقریباً اڑھائی بجے ڈیرہ پہنچ گئے۔ یہاں بھی موٹر نہ ملی اور رات یہیں بسر کی۔ دوسرے روز موسیٰ زئی شریف پہنچے۔ یہاں بھی سجادہ نشیں صاحب موجود نہ تھے، لیکن ان کے صاحبزادگان نے نہایت اہتمام سے مہمان نوازی کی اور پرانی روایات مہمان نوازی، جو اس خاندان کی چلی آتی ہیں وہ تازہ کی گئیں۔ یہاں بھی ختم کلام پاک پڑھا گیا اور حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاریؒ اور حضرت حاجی محمد عثمان صاحبؒ اور حضرت خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہم کے وسیلے سے دعائیں کی گئیں۔ غرض کوئی ایسا مقام نہیں، جہاں آپ کو اور آپ کی اولاد امجاد کو اور آپ کے اجداد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو یاد نہ کیا گیا ہو۔ یہ سفر میں نے صرف اس لیے کیا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان کے زمرے میں شامل فرمائے۔ اور یہی دعا پڑھتا چلا رہا ہوں

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ [1]

بہر صورت ۱۴، اپریل کو گھر پہنچنا تھا لیکن [2] عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِم۔ [2]

آج دوستوں نے ٹیلیفون اپنے اپنے دفاتر کو درابن سے کئے اور عدم حاضری کی اطلاع دی کہ ٹریفک بند ہے اور حاضری نہ ہو سکے گی۔ اب دوستوں کے نام پیش کرتا ہوں:

---

[1] تو مجھے دنیا سے اپنی اطاعت (کی حالت میں اٹھائیو اور (آخرت) میں اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو (یوسف۔ پارہ ۱۳۔ آیت ۱۰۱)

[2] میں نے اپنے اللہ کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا۔

Marfat.com

(۱) حاجی فضل احمد صاحب (۲) پیر سید محمد شاہ صاحب (۳) چوہدری محمد صدیق صاحب (۴) خان عبدالغفار خاں سرگودھا (۵) حافظ دوست محمد صاحب (۶) حافظ حبیب شاہ صاحب (۷) ملک محمد نواز خاں کھوڑہ (۸) منشی عبدالمجید صاحب پسر مولوی غلام محمود صاحب (۹) صوفی محمد اقبال صاحب (۱۰) قاضی محمد رضا صاحب نلی (۱۱) حاجی فضل کریم صاحب بھیرہ (۱۲) ممتاز صاحب پراچہ بھیرہ (۱۳) عبدالحکیم صاحب کوٹ بھائیخاں (۱۴) سید مظفر حسین شاہ صاحب منڈی بہاؤالدین۔

عزیز ضیاء محمد صاحب و عبدالرشید بھیروی حضرت سلطان صاحبؒ سے واپس چلے گئے تھے۔ غرض اپنا بھی کھایا پرایا بھی کھایا کچھ دیکھا، کچھ دکھایا، لیکن طریقت کی درماندگی ہر جگہ نظر آئی۔ شاخیں پھوٹ رہی ہیں، لیکن تنے کمزور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں نئی زندگی عطا فرمائے۔ وَهُوَ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ [1] یہ قدرت ہی ہے کہ از سر نو زندگی بخشتی ہے اور نونہالان طریقت اپنے آپ کو سنبھالیں۔ کتنا دکھ ہوتا ہے کہ مقدس مسندوں پر وہ بیٹھے ہیں، جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ ان کو خود شرم آتی ہے کہ ہم کس منہ سے بیٹھے ہیں۔ اس کا احساس میں نے ہر جگہ پایا۔ اللہ ہم پر، ان پر اور تمام مخلوقات پر رحم فرمائے اور اپنے دین کو زندہ فرمائے اور ہمارے دلوں میں ایمان و یقین بڑھائے اور ہمیں حسن خاتمہ سے سرفراز فرمائے۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ [2]

محترم عزیزم مولانا محمد معصوم صاحب کو میری طرف سے دعا سلام فرما دینا۔ ان کی یاد بھی تازہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے۔ آمین! درخواست ہے کہ عزیزم سعید احمد مدت سے بیمار چلا آ رہا ہے، وہ لاہور علاج کے لیے گیا ہے۔ اس کے لیے بھی دعا فرمائیں!

والسلام

بفرمان حضور قبلہ عالمؒ
۱۷ اپریل ۱۹۶۳

---

[1] وہی بوسیدہ ہڈیوں میں زندگی پیدا کرے گا۔

[2] اے ہمارے ربّ ہمیں صبر عنایت فرما اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور کفار پر فتح دے۔ (پارہ ۳، آیت ۲۵۰)

Marfat.com

(۲۷)

از کھوڑہ (حضورؒ کا آخری خط)

حضرت قبلہ کرم فرمائے بندہ جناب صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بڑی انتظار کے بعد آپ کا مکتوب پہنچا۔ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تشریف لائیں گے اور میری حالت زار دیکھ کر دعا فرمائیں گے۔ بیشک میں ایسا ہی ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ آئندہ آپ کی مرضی، آپ مختار ہیں۔ میں نے آپ کی دلچسپی اور لوازم خدمت بجالانے کے لیے مولوی فضل احمد صاحب اور قاضی محمد رضا صاحب کو تجویز کر دیا تھا کہ وہ آپ کی آمد پر آجائیں گے اور آپ کے قیام تک خدمت بجالائیں گے۔ ویسے تو احباب بہت ہیں، لیکن صاحب علم اور صاحب محبت کا انتخاب ضروری ہے۔

میں جگر اور معدے کا بیمار ہوں۔ آج حکیم محمد سعید صاحب کو دکھایا۔ انہوں نے تشخیص اور علاج تجویز فرمایا۔ انشاءاللہ، اللہ کے فضل سے صحت ہو جائے گی۔ میں اسی مہینے کے اخیر میں گھر چلا جاؤں گا۔ احباب آتے جاتے ہیں، لیکن میرا باہر آنا جانا دشوار ہوتا ہے۔

جو خط آپ کا حاجی فضل احمد صاحب کو املاء کیا گیا تھا، ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ شائع ہونا چاہیئے تھا۔ دوسرے روز مولوی صاحب خط لے کر لاہور چلے گئے۔ شاید بھیج دیں گے۔ میں نے انہیں لکھ دیا ہے کہ بھیجیں۔

جوں جوں آدمی بڑا ہوتا ہے، حرص بڑھتا ہے اور حرص کے ساتھ مشکلات پے در پے آتی ہیں۔ ان سے چھٹکارا موت کے بغیر مشکل ہے۔ قرآن میں آتا ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ط [1]

اللہ کے فضل سے اور آپ کی دعا سے تمام مدارج طے کر کے ''الحرث'' کے دھندے میں پھنسا ہوا ہوں۔ لیکن یہ الحرث اب شہد میں ہے۔ اس میں مکھی مرے گی، نکلتی نہیں۔

---

[1] خوش نما معلوم ہوتی ہیں (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی (مثلاً) عورتیں ہوئیں' بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر سونے اور چاندی کے اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور مویشی ہوئے اور کھیتی ہوئی۔ (پارہ ۳ آل عمران۔ آیت ۱۴)

Marfat.com

الحمدللہ! آپ اس دھندے میں نہیں پھنسے۔ مگر مجھے کیا معلوم کہ آپ نہیں پھنسے۔ ہوتا ہے، کہ کوئی نہ کوئی پھندا بن جاتا ہے۔

جس مرحلے پر منشی صاحب مرحوم پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ طریقت کا نشان تھے۔ خصوصاً خانقاہ ڈھڈی شریف کے لیے۔ مدت سے وہ بیماری کے جھولے لے رہے تھے۔ آخر جھٹکا آیا اور ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

زوجیت کا ایک خیال تھا، لیکن اس کے اندر کیا رکھا تھا؟ بیوی زندگی کا سہارا ہوتی ہے مرتے وقت بھی دیکھا گیا ہے کہ انہیں کسی خیال میں مبتلا رکھا گیا ہے تا کہ موت کے خوف سے دور رہیں۔ دنیا کی آسائش نہ ہو، تو دین کا کیا لطف۔ قرآن پاک میں بھی آتا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا۔[1]

اور وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا۔[2]

دیکھئے ایک جگہ کافور ہے اور دوسری جگہ زنجبیل ہے۔ بہر صورت کسی کو دنیا کا زنجبیل اور کسی کو کافور۔ ہم کسی نہ کسی طرح دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ عوام الناس کی دشمنی اور حقارت۔ اللہ کا بندہ وہی ہوتا ہے، جو ان دھندوں سے پاک ہو اور کسی دھندے میں مبتلا نہ ہو۔ کاش یہ دولت نصیب ہوتی۔ لیکن ہمارے اختیار میں کیا؟

میں کئی دن سے سوچ رہا ہوں کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ میری حالت کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ موت آ رہی ہے۔ کمزوری اور علالت جب کسی پر ظاہر ہوتی ہے، تو آخر اس کا انجام موت ہوتی ہے۔ میاں کرم دین صاحب وغیرہ سب دیکھے۔

اگلے دن خواب میں دیکھا کہ کسی قبروں کے درمیان جگہ تھی۔ لیکن میرے والد صاحب نے کہا کہ یہاں نہیں۔ الگ دوسری جگہ میں قبر بنائی جائے لیکن میں حیران تھا کہ ایک طرف تو قبر تیار ہو رہی ہے اور ایک طرف میں زندہ ہوں۔ میں کیسے [illegible] در گور جا سکتا ہوں۔ بہر صورت شواہد تو ایسے ہی ہیں۔

---

[1] جو نیک ہیں، وہ ایسے جام شراب سے پیئیں گے، جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (پارہ ۲۹۔ دہر۔ آیت ۵)

[2] اور وہاں ان کو ایسا جام شراب پیئیں جائے گا، جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ (پارہ ۲۹۔ سورۂ دہر۔ آیت ۱۷)

Marfat.com

لیکن دل ہے کہ اپنی جگہ مست، حرص و ہوا سے پُر۔ ایک گھڑی بھی گناہ نہیں چھوڑتا۔ ایسی حالت میں مریں گے، تو کیا مریں گے، جئیں گے، تو کیا جئیں گے۔ اللہ کا فرمان :

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّیْ ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔[1]

دعا فرمایئے کہ اللہ نیک انجام سے سرفراز فرمائے اور دنیاوی حرص و گناہ سے بچائے اور اپنی محبت صادقہ عنایت فرمائے۔ جو کچھ میں تھا، وہ تو لکھ دیا۔ اب آپ کی کرم نوازی اور بزرگانہ الطاف کا منتظر ہوں کہ اللہ تعالیٰ نیک انجام فرمائے۔ آخر ایک دن جانا ہے۔ کب تک بھاگیں گے۔ اگلے دن میری زندگی کا راز مجھ پر کھلا کہ کوئی بھی ہمارے خاندان سے اس عمر تک نہیں گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ عمر کی درازی صرف مروّت کی وجہ سے عنایت ہوئی ہے۔ اس کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ طالب دعا ہوں۔

قِصَّۃُ العِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَھَا

لیکن یہاں دوسرا قصہ ہے۔ مصیبت کا اور دلدل میں پھنسنے کا قصہ ہے۔ کون سن سکتا ہے؟

والدعا

محمد عمر عفی عنہ

۱۰ اگست ۱۹۶۷

---

[1] اور میں اپنے نفس کو بری نہیں بتلاتا، نفس تو بُری ہی بات بتلاتا ہے، بجز اس کے جس پر میرا رب رحم کرے۔ بلاشبہ میرا رب بڑی مغفرت والا، بڑی رحمت والا ہے۔ (پارہ ۱۳۔ سورۂ یوسف آیت ۵۳)

Marfat.com

پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول صاحب کے نام

حسرت ان غنچوں پہ ہے
جو بن کھلے مرجھا گئے

محترمی صاحبزادہ صاحب زادصبرہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

بیمار تھا۔ ورنہ خود حاضر ہو کر جانے والے مسافر کی تعزیت کرتا۔

مسافر اوہ نہیں جو دور گیا
مسافر اوہ جو وچ سامی دے پیا

لیکن اس روح ترسا حادثہ کی یاد اکثر آتی جاتی ہے۔ گو وقت گزر گیا۔ لیکن میرے نزدیک حادثہ تازہ ہے۔ اسی وجہ سے کچھ لکھ رہا ہوں۔

جتنی موتیں ہوتی ہیں، ان کا سبب واضح ہوتا ہے۔ جو ایک گونہ تسلی کا باعث ہوتا ہے۔ مرض، بیماری اور حادثہ ریل کے ٹکرانے کا، مکان گرنے کا، غرض سینکڑوں بہانے موت کے ہیں۔ جس کی وجہ سے پس ماندگان تسلی پاتے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ انوکھا ہے۔ ہنستے کھیلتے جاتے ہیں۔ بکائن کا چھوٹا سا پھل منہ میں لئے چلتے ہیں، ہنستے مسکراتے گلے میں چلا جاتا ہے اور دم بھر سانس رک کر ہماری موت کا سامان ہو جاتا ہے۔

کیا یہ کوئی حادثہ ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک انذار ہے، ایک تنبیہ ہے۔ اس دنیا کے لئے جس کے خیال میں موت کا گزر نہیں۔ میں عیش وعشرت کی زندگی یعنی کالج کی زندگی میں سالوں میں رہا۔ لیکن اکّا دکّا جب کوئی موت ہوتی، تو ہمیشہ ایسے ہی ہوتی، جس کا عارضہ عبرت کا نمونہ رہا۔

جہاں یہ حادثہ جان کا ہے، وہاں یہ آپ کی زندگی کا ایک موڑ بھی ہے۔ ہزاروں تمنائیں اور کروڑوں خواہشوں پر پانی پھر گیا۔ اور اٹھتی جوانی پر ہی ڈوب گئے۔ اللہ تعالیٰ بچائے اور بچائے۔ لیکن جب ایسے واقعہ آ جاتے ہیں تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کے پاک تخیل سے ہلکے

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔اور معصوم بچے کی موت اگلی دنیا کی بشارت ہو جاتی ہے۔

آپ کے خاندان کی زندگی میرے سامنے ہے۔ کیا تھے اور کیا ہو گئے۔ زندگی کا رخ کتنا مڑ گیا۔ آسمان سے اتر کر زمین پر گر گئے۔ شائد قدرت کو بیدار کرنا مقصود تھا۔ اور سلف کے نقش قدم پر چلنے کی وارننگ دینی منظور تھی۔ آپ گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ لیکن اس گھبراہٹ کا انجام انشاءاللہ بڑا بلند ہوگا۔

لاہور سے واپسی پر حاضری کا کچھ خیال آیا۔ لیکن ماحول نے مجھے آپ کے سامنے آنے نہ دیا۔ میں جانتا ہوں کہ ماحول کے تاثرات کیا ہوتے۔ خصوصاً کالجوں اور سکولوں میں کہ وہاں غم نہیں۔

اب آپ ہیں اور آپ کا غم۔ کوئی دوسرا شریک غم نہیں ہے۔ ہے بھی تو زبانی جس کی کوئی اہمیت نہیں۔ کوئی تسلی و تعزیت دینے والا نہیں۔ آنکھیں برستی ہیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

اس لئے تعطیلات ہوتے ہی آپ کالج بلڈنگ کو چھوڑ دیں، اور اپنے مولد و مسکن میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ تعطیلات گزاریں۔ ایک تو اُن کی محبت آپ کا ساتھ دے گی اور کچھ مشاغل خانگی میں مصروفیت ہوگی اور ایک تسکین قلبی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

بزرگوں پر آج پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ لیکن جب کوئی پریشانی آ جاتی ہے، تو پھر اُن کی صحبت اور حاضری کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ وہ اتنا ہی کہہ دیتے ہیں: اللہ کی مرضی! اللہ کی مرضی! اور حکم تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ خدا معلوم ان الفاظ میں کیا ہوتا ہے۔ دکھی دل پر مرہم ہو جاتی ہے۔ اور ناسور بند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور نظر قادر مطلق اور حکیم و بصیر پر جا پڑتی ہے۔

جو ہوا، سو ہوا۔ اب کیا تدبیر۔ اب تو یہ ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس واقعہ سے ہمیشہ کے لئے نجات دیئے رکھے۔

اس کے علاوہ آپ کے خاندان نے موت بہت کم دیکھی ہے، اور خاص کر آپ نے تو کوئی حادثہ دیکھا ہی نہیں۔ اس لئے آپ کے حساس دل پر بہت کچھ اثر ہونا فطرتی معاملہ ہے۔

لیکن مجھ جیسے کو دیکھئے۔ کیا کچھ نہیں دیکھا ہمیشہ تعزیت کے موقعہ پر منہ سے یہ الفاظ

Marfat.com

نکلتے رہے۔ آئندہ خیر ہو، اب خیر رہے۔ آپ کے والد بزرگوار میرے ان الفاظ پر ہمیشہ متعجب رہے۔ آخر پوچھا۔ عرض کر دیا گیا کہ یہی کچھ ہوسکتا ہے۔ اگر یہ مطلوب خیر مل جائے تو پچھلے دکھ چلے جائیں گے اور کافور ہو جائیں گے۔

زیادہ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْن

آپ کا ادنیٰ خادم

محمد عمر

Marfat.com

حرف محفوظ

حضرت صاحبزادہ سیّد محفوظ حسین صاحب کے نام

Marfat.com

تصوف کے دریا میں تیرنے والے بھی اپنی مشکلات اور اپنے اعداء کو نہیں سمجھتے۔
جب سمجھتے ہی نہیں، تو مدافعت کیا کریں گے۔ اور یہ تعجب نہیں۔ تعجب یہ ہے کہ
ان کی جانب سے مدافعت کرنے والے بھی ان کی نظروں میں غیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ غَضَبِکَ ط

Marfat.com

(۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط[1]

حضرت قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

شفقت نامہ پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ جواب میں تاخیر ہوئی اور انتظار کی تکلیف آپ کو اس عاجز نے دی۔ معافی کا خواستگار ہوں۔

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

آیت بالا سامنے آ گئی جو زیب عنوان کر دی گئی۔ عاجز سیاہ کار کس قابل، کس منہ سے کچھ کہے، لیکن حسب ارشاد دعا گویانِ دربار میں ہوتے عرض ہے۔

''کہ یکدم با خدا بُودنِ بہ از ملک سلیمانی''

مجھے کامل امید ہے کہ انشاء اللہ مولیٰ کریم آپ کی اور آپ کے خاندان کے لنگر کی عزت قائم رکھیں گے اور پاک لوگوں کی اولاد کو ذلیل نہیں فرمائیں گے۔ بحرمت والصاد والنون۔

جب بھی آپ کا خط آتا ہے، دعائیہ الفاظ نکالنا شروع کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ منظور فرمائے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ[2] بزرگ لوگ مجرب فرماتے رہے۔

زیادہ آداب و نیاز

طالب دعا

محمد عمر کان اللہ لہ

۱۹ فروری ۱۹۶۲

---

[1] اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا، تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ (پارہ ۲۸، آیت ۳ ''طلاق'')

[2] ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (پارہ ۴۔ آیت ۱۷۳۔ آل عمران)

Marfat.com

(۲)

مخدومنا حضرت قبلہ وکعبہ مُرشدنا صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نازعقیدت کے بعد

نوازش نامہ تشریف لاکر باعث عزت ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

تیار تھا کہ حاضر ہوکر شرفِ نیاز حاصل کروں گا، لیکن جب تاریخ پر نظر پڑی، تو اسی تاریخ کو بھائی مرحوم مولانا فخر الدین صاحب[1] کا عرس تھا۔ یعنی ۷۔۸ ماہ چیت۔

اس مجبوری سے کہ میں احباب سے کیسے غائب رہوں۔ حاضری سے معذوری ہوگئی۔ انشاءاللہ کسی دوسرے وقت تلافی کروں گا۔ عزیزم قدرت اللہ صاحب[2] کو السلام علیکم۔

والسلام عنداللہ

ناچیز سراپا غفلت وعصیاں

طالب دعائے خیر

محمد عمر

۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء

(۳)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نیازعقیدت مندی کے بعد..... جناب کے مکتوب شریف کی تشریف آوری اور یاد فرمائی کا شکریہ!

حاضری کے لیے پختہ ارادہ ہے۔ انشاءاللہ اتوار یا پہلے موقع ملا تو حاضر ہوں گا۔ امسال تو خیال ہے کہ موقع ملے، تو ایک شب سے زیادہ قیام رہے، تاکہ فرصت کے مواقع میسر ہوں اور حاضری کچھ دیر زیادہ رہے۔

---

[1] حضرت محمد عمر بیربلویؒ حافظ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی نسبت میرا شریف ضلع اٹک میں حضرت احمد سے تھی۔ جو حضرت سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ تھے۔

[2] مکتوب الیہ کے دربار کے مستعد درویش اور حاضر باش خادم تھے۔

Marfat.com

ادارۂ تصوف لاہور کا قیام خدمت علمی تصوف کے لیے قائم کیا گیا۔ شاید کوئی کتاب ادارہ زیر نظر آئی ہو۔ ایک سہ ماہی رسالہ بنام ''سلسبیل''[1] ابھی جاری ہو گیا۔ جس کے دو نمبر شائع ہوئے۔ علمی آزاد تصوف کے ذوق پسند اصحاب کے لیے تو بہت موزوں ہوگا۔ انشاء اللہ رسمی تصوف والے ضرور ناپسند کریں گے یا وہ جو تصوف سے ناآشنا ہیں لیکن علمی طبقہ سے روشناسی کا مقصد ہی ادارہ کا مقصد ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اسے قبولیت عامہ نصیب ہو اور تحریرات پسندیدۂ خدا اور رسول ﷺ شائع ہوں۔

آپ کا ادنیٰ غلام
محمد عمر

(۴)

کرم فرمائے بندگان حضرت قبلہ جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آداب و نیاز! نوازش نامہ پہنچ کر باعث شرف ہوا۔ عرس پر اپنی حاضری باعث برکت دین و دنیا خیال کرتا ہوں، لیکن عرصہ اڑھائی ماہ سے بعارضہ درد ٹانگ (عرق النساء) بیمار ہوں اور اپنی چار دیواری میں بند اور قید۔ خیال تھا کہ آرام ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی، تو حاضر خدمت ہو سکوں گا۔ افاقہ تو ہے، لیکن سفر کرنے کے قابل نہیں۔ چند قدم اٹھانے کے بعد درد بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور راستہ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ جناب والا سے درخواست ہے کہ اس روسیاہ کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور دین و دنیا کی رسوائیوں سے بچائے۔

وقت گزار رہا ہوں۔ عمر ستر اسّی کے درمیان ہے۔ لیکن نفس امارہ بدستور سرکش۔ وہ کرتا ہے جس کے بیان سے بھی شرم آتی ہے۔ ''سلسبیل'' پہنچتا ہوگا اور نظر سے گزرا ہوگا۔ آخری عمر میں یہی خدمت اپنے قابل خیال آئی۔ بحمد اللہ بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن اپنے نہ دیکھیں نہ پڑھیں اور اس پر وہ اپنا نہ سمجھیں تو کتنا رنج آتا ہے۔

[1] ''سلسبیل'' کا پہلا شمارہ (سہ ماہی) اکتوبر ۱۹۶۲ء کو جاری ہوا۔ ۹۶ صفحات کی عجیب چیز ہے۔ ابتداء میں حضرت اقدس کا مختصر تعارفی پیغام بنام مدیر سلسبیل درج ہے۔

Marfat.com

(۲)

مخدومنا حضرت قبلہ وکعبہ مُرشدنا صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نیازعقیدت کے بعد

نوازش نامہ تشریف لاکر باعث عزت ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

تیار تھا کہ حاضر ہوکر شرفِ نیاز حاصل کروں گا، لیکن جب تاریخ پر نظر پڑی، تو اسی تاریخ کو بھائی مرحوم مولانا فخر الدین صاحب[1] کا عرس تھا۔ یعنی ۷۔۸ ماہ چیت۔

اس مجبوری سے کہ میں احباب سے کیسے غائب رہوں۔ حاضری سے معذوری ہوگئی۔ انشاءاللہ کسی دوسرے وقت تلافی کروں گا۔ عزیزم قدرت اللہ صاحب[2] کو السلام علیکم۔

والسلام عنداللہ

ناچیز سراپا غفلت وعصیاں

طالب دعائے خیر

محمد عمر

۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء

(۳)

کرم فرمائے بندہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

نیازعقیدت مندی کے بعد..... جناب کے مکتوب شریف کی تشریف آوری اور یاد فرمائی کا شکریہ!

حاضری کے لیے پختہ ارادہ ہے۔ انشاءاللہ اتوار یا پہلے موقع ملا تو حاضر ہوں گا۔ امسال تو خیال ہے کہ موقع ملے، تو ایک شب سے زیادہ قیام رہے، تاکہ فرصت کے مواقع میسر ہوں اور حاضری کچھ دیر زیادہ رہے۔

---

[1] حضرت محمد عمر بیربلویؒ حافظ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی نسبت میرا شریف ضلع اٹک میں حضرت احمد سے تھی۔ جو حضرت سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ تھے۔

[2] مکتوب الیہ کے دربار کے مستعد درویش اور حاضر باش خادم تھے۔

Marfat.com

ادارۂ تصوف لاہور کا قیام خدمت علمی تصوف کے لیے قائم کیا گیا۔ شاید کوئی کتاب ادارہ زیر نظر آئی ہو۔ ایک سہ ماہی رسالہ بنام ''سلسبیل''[1] بھی جاری ہو گیا۔ جس کے دو نمبر شائع ہوئے۔ علمی آزاد تصوف کے ذوق پسند اصحاب کے لیے تو بہت موزوں ہوگا۔ انشاء اللہ رسمی تصوف والے ضرور ناپسند کریں گے یا وہ جو تصوف سے ناآشنا ہیں لیکن علمی طبقہ سے روشناسی کا مقصد ہی ادارہ کا مقصد ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اسے قبولیت عامہ نصیب ہو اور تحریرات پسندیدۂ خدا اور رسول ﷺ شائع ہوں۔

آپ کا ادنیٰ غلام
محمد عمر

(۴)

کرم فرمائے بندگان حضرت قبلہ جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آداب و نیاز! نوازش نامہ پہنچ کر باعث شرف ہوا۔ عرس پر اپنی حاضری باعث برکت دین و دنیا خیال کرتا ہوں، لیکن عرصہ اڑھائی ماہ سے بعارضہ درد ٹانگ (عرق النساء) بیمار ہوں اور اپنی چار دیواری میں بند اور قید۔ خیال تھا کہ آرام ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی، تو حاضر خدمت ہو سکوں گا۔ افاقہ تو ہے، لیکن سفر کرنے کے قابل نہیں۔ چند قدم اٹھانے کے بعد درد بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور راستہ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ جناب والا سے درخواست ہے کہ اس روسیاہ کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے اور دین و دنیا کی رسوائیوں سے بچائے۔

وقت گزار رہا ہوں۔ عمر ستر اسّی کے درمیان ہے۔ لیکن نفس امارہ بدستور سرکش۔ وہ کرتا ہے جس کے بیان سے بھی شرم آتی ہے۔ ''سلسبیل'' پہنچتا ہوگا اور نظر سے گزرا ہوگا۔ آخری عمر میں یہی خدمت اپنے قابل خیال آئی۔ بحمد اللہ بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن اپنے نہ دیکھیں نہ پڑھیں اور اس پر وہ اپنا نہ سمجھیں تو کتنا رنج آتا ہے۔

---

[1] ''سلسبیل'' کا پہلا شمارہ (سہ ماہی) اکتوبر ۱۹۶۲ء کو جاری ہوا۔ ۹۶ صفحات کی عجیب چیز ہے۔ ابتداء میں حضرت اقدس کا مختصر تعارفی پیغام بنام مدیر سلسبیل درج ہے۔

Marfat.com

دعا کی ضرورت ہے کہ اس فریضہ طریقت کی خدمت سے اللہ تعالیٰ عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے اور صحیح لکھا جائے۔

ادب صالح کی بنیاد اعتدال پر ہے جس کی وجہ سے فریقین ہمیں اپنا مخالف خیال کرتے ہیں۔

طالب دعا

محمد عمر

۲۱ فروری ۱۹۶۴

(۵)

کرم فرمائے بندہ حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

قدمبوسی اور نیاز مندی کے بعد عرض خدمت عالیہ ہے کہ بندہ شرقپور شریف کی حاضری کے لیے اپنی لمبی اور طویل بیماری کے بعد آج لاہور ہے اور شام سے پہلے شرقپور شریف پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ!

آپ کی قدم بوسی اور حاضری کا خیال بھی ہے۔ بدھ کو واپسی ہوگی۔ اگر بھلیر شریف آپ کا قیام بروز بدھ ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء کو ہو، تو مطلع فرمایا جائے۔ اس دن پچھلے پہر گھر کے لیے جانا ہوگا۔

ناچیز فضل احمد سے السلام علیکم

حضور قبلہ عالم مدظلہ کل ہفتہ کو لاہور تشریف لائے۔

والسلام فضل احمد

زیادہ دعا

طالب دعا

محمد عمر

۱۷ مئی ۱۹۶۴ء

(۶)

بِاسْمِہٖ تَعَالیٰ

بگرامی خدمت حضرت المکرّم جناب صاحبزادہ صاحب دام ظلہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاجِ عالی مطلوب!

Marfat.com

اگر چہ طبیعت علیل رہتی ہے، تاہم انشاء اللہ عرس مبارک قیوم عالم حضرت مرشدنا امام علی شاہ صاحبؒ[1] پر حاضری کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم وکرم فرمائے۔ آمین!

امید ہے کہ رسالہ ''سلسبیل'' خدمت میں حاضر ہوتا ہوگا۔ اس ادارہ اور رسالہ کا مقصد نہایت بلند ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین!

تصوف کے دریا میں تیرنے والے بھی اپنی مشکلات اور اپنے اعداء کو نہیں سمجھتے۔ جب سمجھتے ہی نہیں، تو مدافعت کیا کریں گے۔ اور یہ تعجب نہیں۔ تعجب یہ ہے کہ ان کی جانب سے مدافعت کرنے والے بھی ان کی نظروں میں غیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ غَضَبِکَ [2]

اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔

اس ماہ حضرت اعلیٰ[3] رحمتہ اللہ علیہ کے مختصر حالات درجِ رسالہ کئے گئے ہیں۔ مفصل حالات کی ضرورت ہے۔ اچھی ترتیب سے مل جائیں، تو آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ قسط وار شائع ہوتے رہیں گے۔

والسّلام
بفرمان قبلۂ عالم محبوب الٰہی مدّ ظلہٗ
۵ فروری ۱۹۶۵

(۷)

کرم فرمائے بندہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مزاجِ گرامی۔ جو نسخہ دمہ کا جناب نے عنایت فرمایا تھا، وہ کاغذ گم ہوگیا۔ براہِ کرم واپسی

---

[1] ہر سال ۱۳، شوال کو بھلیر شریف میں یہ عرس ہوتا ہے

[2] اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے محفوظ رکھیو۔

[3] فروری ۱۹۶۵ء کے ''سلسبیل'' میں مولانا ہدایت علی شاہ صاحب نقشبندی کی طرف سے حضرت سیّد امام علی شاہ صاحبؒ مکان شریفی کے بارہ صفحات پر مشتمل حالات زندگی چھپے۔

Marfat.com

کارڈ مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ صاحبزادہ صاحب کو دعا و سلام قبول ہو۔

آپ کا ادنیٰ خادم

محمد عمر

۲۳ مئی ۱۹۶۵

نسخہ اجزائے ذیل تمباکو، کھوکھڑیاں، جڑ آک۔ برگ کیلا۔ چوتھی جز یاد نہیں اور وزن۔ بقایا جز تحریر فرمایا جائے۔

چلنے سے پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ کتاب دیکھ کر صحیح نسخہ لکھا جائے گا۔

ادنیٰ غلام

محمد عمر

Marfat.com

آئینہ صداقت

حضرت صاحبزادہ صدیق احمد سیدوی کے نام

Marfat.com

آیا کرو ادھر بھی میری جاں کبھی کبھی

☆

اس پہ ہر اک نثار ہوتا ہے
جس سے ہم کو پیار ہوتا ہے
مسکرا کر وہ ٹال دیتے ہیں
جو بھی میرا سوال ہوتا ہے

Marfat.com

(۱)

حضرت المکرّم

السلام علیکم!

خط ملا۔ محبت کا تخم آنکھیں ڈالتی ہیں اور اس تخم کا آب حیات بھی یہی نگاہ محبت ہے..... جب استقامت ہی نہ رہے تو کب تک تخم محبت زمین دل میں محفوظ پڑا رہے گا۔

۲۳ جولائی سے گرمی کا مارا کھوڑہ تحصیل خوشاب میں ہوں۔ غالباً ۸/۱۱ بقصد زیارت سرہند شریف حاضر ہونے کا خیال ہے۔ آج معلوم ہوا کہ محکمہ اوقاف اہتمام کرے گا۔ ایسی صورت میں کسی وقت کی حاضری بھی قائم مقام ہوسکتی ہے۔

انشاء اللہ ''طریقت کی حقیقت'' عرس کے موقعہ پر شائع ہوکر ہدیۃً پیش ہوگی۔ لیکن جماعت میں گرمی کم ہورہی ہے۔ اگرچہ ذاتی گرمی بڑھ رہی ہے۔ لیکن توحیدی گرمی دن بدن کمزور۔

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

(۲)

میں وچ میں نہ رہ گئی کائی
جد میں سنگت پیارے لائی

السلام علیکم!

اشتیاق ملاقات زندوں کے لئے اچھا ہے۔ کوئی مردے سے مل کر کیا حاصل کرے گا۔ ایک بے مزہ موت۔

ایک مدت سے منتظر دوارے جو بیٹھ جاتے ہیں، وہ جھانکے یا نہ۔ لیکن وہ اپنی انتظار میں مرنا ہی پسند کرتے ہیں۔

زندگی موت کے فلسفہ کا راز۔ ابھی تک یہ ہی نہیں کھل سکا، کہ حقیقتاً زندگی کیا ہے..... یہ رونق دنیا زندگی ہے، یا ویران اور سنسان خاموشی راز دار زندگی ہے۔

اپنا وقت بیکار گزر گیا۔ لیکن باکار کی زندگی بھی بیکار ہی نظر آتی ہے۔

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۳)

ایک پسندیدہ رباعی

دل جز رہ عشق تو نہ پوید ہرگز　　جز محنت و دردِ تو نجوید ہرگز
صحرائے دلم عشق تو شور ستاں کرد　　تا ہر کسے دگر، نہ روید ہرگز

عزیزم محترم جناب صاحبزادہ صاحب زادارشادکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جب سے تشریف لے گئے، کوئی خبر آپ کی مجھے نہیں پہنچی کہ کیسے گزارتے ہیں اور کیسی گزرتی ہے..... درویش ہر حال میں خوش رہتا ہے۔ خواہ آرام ہو یا دکھ۔ لیکن آج درد برائے نام۔ اندر وہی کچھ ہیں جو دوسرے دنیادار۔ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔

''میری تحریریں'' کے عنوان سے کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ میری تحریر کو پڑھنے کا خیال پیدا ہو۔ اور ساتھ ہی توجہ سے پڑھی جائیں۔

میری تحریر عام، یا کسی خاص پر اپنا تاثر لکھ کر مجھے مشکور فرمائیں گے تو بعید از امید نہ ہوگا۔ لکھت جیسی پسند ہو۔ یعنی تنقیدی، یا تعریفی۔ لیکن اپنا تاثر ہو۔ تصنع سے کام نہ لیا جائے۔

کدی اٹھ بیٹھاں تے کدی پے رہواں
بھیڑی رات غماں دی لگدی نئیں

طالب دعا۔ محمد عمر
از بیربل تحصیل وضلع شاہ پور

جولائی ۱۹۵۶

(۴)

آیا کرو ادھر بھی میری جاں کبھی کبھی

عزیز مکرم جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

آپ کا محبت نامہ رنگ دار، بے رنگ ہو کر پہنچا۔ لیکن جب کھول کر دیکھا تو رنگدار تھا۔ خدا کرے اس سوز وساز میں رنگ آ جائے، تاکہ دنیا رنگ جائے۔

شکر ہے کہ کسی شغل میں وقت گزر رہا ہے۔ اور پھر یہ شغل تو نہایت اعلیٰ۔ ایک ذکر کی

Marfat.com

ریاضت، دوسری دین کے ایک اہم جز و روح کی خدمت۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مہم میں زور دے زیادہ۔

میں نے صاحبزادہ جمیل احمد صاحب کی خدمت میں لکھا ہے کہ رسالہ میں ایک حصہ کتاب و سنت اور تصوف کا رکھا جائے۔

اور میں بھی اس خیال میں ہوں کہ کسی نہ کسی صورت ہم اپنی ہمت اس بارے خرچ کریں۔ لیکن اب میں ستر بہتّر کا ہو گیا۔ اس لئے کچھ سوچ بچار نہیں رہی اور نسیان کا اتنا غلبہ ہے کہ اگر کچھ سامنے آ بھی جائے تو لکھنے سے پہلے غائب ہو جاتا ہے۔ سراسر نسیان ہو چکا ہوں۔ کاش کہ یہ نسیان حقیقی ہوتا۔ اور میں سب کچھ بھول بیٹھتا۔ حتیٰ کہ اپنے وجود سے بے پروا ہو جاتا اور دنیا سے بے خبر۔ نہ اپنا خوف ہوتا، نہ کسی کا۔ حجاب اٹھ جاتے اور روئی چلی جاتی۔ یہ دولت ہم جیسے سیاہ کاروں کو کیسے حاصل ہو۔

سرمد غم عشق بو الہوس را ندہند

آپ کا محمد عمر

۱۳ دسمبر ۱۹۵۵

(۵)

میرے عزیز محترم جناب صاحبزادہ صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کل دوبارہ آپ کا خط دیکھا۔ اس میں سے بھی مجھے آپ کا تاثر تو مل گیا ہے تاہم مختصر جب چاہیں لکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بیان کو محبت و عشق سے بھر دے۔ رات بھر یہ مصرعہ دل و جان پر غالب رہا۔

دل پھٹ گئے تے پوچھدے واٹ نہیں
ایسے دلبر بے پرواہ نکلے

طالب دعا

۱۶ فروری ۱۹۵۷

محمد عمر

(۶)

جسے میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

السلام علیکم!

Marfat.com

اس پہ ہر اک نثار ہوتا ہے جس سے ہم کو پیار ہوتا ہے
مسکرا کر وہ ٹال دیتے ہیں جو بھی میرا سوال ہوتا ہے

پریشان خیالی میں گزرتی ہے۔کوئی مطمح سامنے آجاتا ہے۔اس کے حاصل کرنے میں بڑی تکلیفیں بھی راحتیں ہوجاتیں۔یہ خاص عنایت ہوتی، جس پر ہوجائے۔

فَوَجَدَکَ ضَالاً

یہ سرگشتی واضح مطمح نہ آنے پر تھی۔لیکن اضطرار کامل نے فَھَدٰی کی روشنی کے مینار دکھا دیئے۔اور بوجھ ہلکا ہوگیا۔فرمایاوَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِی اَنْقَضَ ظَھْرَکَ بوجھ اٹھا۔ طبیعت شگفتہ ہوئی۔اور الم نشرح کی نوید پائی اور رَفَعْنَا کَ لَکَ کا مژدۂ جانفزا۔

راقم محمد عمر

(۷)

محترمی صاحبزادہ صاحب زادا ستقامتہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔یہ تو ضرور ہے کہ آپ نے کتاب دبانے کے لئے نہیں رکھی۔لیکن اتنی سستی کیوں؟ کتابیں اسی طرح برباد ہوتی ہیں۔جتنی کتابیں بھی میرے دوست لے گئے ہیں، میں ان سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگیا۔اور پھر کسی کو احساس نہیں۔

رہی بات سوز وساز والی۔استقامت اگر رہی تو ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں ہوں گے جب آپ ہوں گے اور ہم نہ ہوں گے۔کچھ کرنے سے اور کچھ سوچنے سے اور خاموشی سے بنتا ہے۔

فقر کیا ہے؟ یکساں زیستن و یک سو نگریستن

کوئی لمبا چوڑا معاملہ نہیں۔

بلھیا شوہ دا کی پاوَنا
ایتھوں پٹنا تے اوتھے لاوَنا

''سلسبیل'' کی شکایت دفتر کو کیجئے۔انشاء اللہ اب کم شکایات آیا کریں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ اپ ہمارے رفیق کار ہیں، اور ہمارے خیال کے ترجمان ہیں۔مولوی ظہور احمد صاحب کا خط آیا تھا۔جس کا جواب مفصل لکھ دیا گیا۔کوئی ٹکڑ نہیں،

Marfat.com

مخالفت نہیں۔ اپنا خیال اور اپنا مزاج۔ ہم کسی پر اپنا خیال تھوپنا نہیں چاہتے۔ اور ہر حال ہم خیالی و ہم آہنگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ خصوصاً طریقت میں۔ اور ایسے تنے کی ہم شاخ ہیں، جس تنے کی آپ شاخ ہیں۔ آپ لوگ بیشک طریقت کی حمایت میں تیغ بکف ہیں، لیکن ہمیں اس جہاد سے معذور خیال کیا جائے۔ اور مقام دعوت پر بھی یہی دعوت طریقت کا حق ہے۔

با دوستاں تلطف، با دشمناں مدارا

''گفتنی'' میں وضاحت کردی گئی ہے۔

بیمار ہوں۔ علاج شروع ہیں۔ لیکن ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ خدا کرے کوئی بہانہ آجائے اور میری صحت ہو جائے۔

گناہ بھی نہیں چھوڑتے اور مرنے کی آرزو بھی پیدا نہیں ہوتی۔ عمر ۷۵ تک پہنچ گئی ہے۔ غفلت اور چیز ہے، اور گناہ اور۔ غفلت معاف ہو سکتی ہے لیکن گناہ کیسے معاف ہوں۔ ہاں بے چارگی کا عذر قبول ہو سکتا ہے اور رحمت کی درخواست گزاری جا سکتی ہے۔ ارحم الراحمین کی رحمت واسعہ کے سامنے ساری دنیا کے گناہ ہیچ ضرور ہیں۔ اسی پر جیتا ہوں۔ خدا کرے مرنے پر بھی میری یہی سوچ ہو۔ چند حروف خستہ لکھ دیئے گئے ورنہ اس کی کیا ضرورت تھی۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۱۲ اگست ۱۹۵۶

(۸)

میرے محترم صاحبزادہ صاحب زادشرفہ،

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیرت دو جہاں مطلوب!

میرے عزیز حاجی فضل احمد صاحب نے اگلے خط کے عنوان پر یہ شعر لکھا۔

تیری دوستی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنائی میری زندگی فسانہ

اس پر بہت محظوظ ہوا۔ دل نے چاہا کہ آپ کو بھی سنادوں۔ زیادہ دنیا اور دنیا والوں کے جھمیلوں نے مجھے کسی کام کا نہ چھوڑا۔ وقت گزارتا ہوں۔ دنیاوی زندگی اس وقت اپنے ساتھ

Marfat.com

زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ورنہ آخرت کی آنکھ کھلتی تو سب کچھ چھوڑ بیٹھتا اور مرنے کے لیے تیار ہو جاتا۔ اللہ رحم فرمائے۔ اپنے ایک جہول مظلوم پر، کہ وہ کچھ دیکھ کر تجھے بھولا ہوا ہے۔

محمد عمر

.....

وحدت وجود و شہود کے مسئلہ[1] سے نبوت کو پریشان نہیں فرمایا گیا۔ وہ ذات بیچون و چگوں صفات و اسماء سے ہمیشہ الگ دیکھتی رہی اور انا عبدک و نبیک کے راگ الاپتی رہی۔ کیونکہ وہاں سراسر مشاہدہ تھا۔ اور یہاں مشاہدہ کے اندر عقل گھس گئی۔ اور عقل کی گتھی وحدت وجود کے سوا نہیں سلجھتی تھی۔ یہ مسئلہ عقلیات کے غلبہ سے پیدا ہو گیا۔ جبکہ مشاہدہ کی کمزور مغلوب ہو گئی۔ ..... اگر مشاہدہ اپنی پوری تابانی سے چمکے تو پھر عبد اپنے معبود حقیقی کو بلا صفات ذات کو ایسے دیکھتا ہے، جیسے آنکھ سورج کو۔ ورنہ صفات کے سوا ذات کو دیکھنا ناممکن۔

پچھلے دنوں ''تاج'' میں کسی صوفی کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ لیکن حیران ایک مست مجازیب جو سراسر انانیت ذاتی سے فارغ ہو جاتے ہیں، وہ بھی ذات حق جل و علا کو صفات سے الگ دیکھتے ہیں گو اپنی انانیت ذاتی سے محجوب ہوتے ہیں۔ جب کبھی ذات فعل کی طرف اپنی نسبت کرنی ہوتی ہے تو اپنے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ عام طور پر جمع متکلم ''ہم'' سے تعبیر ہوتی ہے۔ جیسے نحن نرزقک

ایک مدت تک رہا۔ جبکہ مجدد علیہ الرحمہ کے نظریہ شہود کو دیکھا، کہ اتنے جلیل القدر ولی اللہ ہو کر کیوں وحدۃ الوجود سے بے خبر ہیں۔ لیکن کئی سالوں بعد آپ کی تحریرات نے میری خلش دور کر دی۔ جبکہ میں نے آپ کے مکتوبات میں دیکھا کہ اصلاً وہ وحدت الوجود کے قائل ہیں۔ اور تشکک دور کرنے کے لئے شہودی درجہ میں وحدت الشہود کے قائل ہیں۔

یہ حروف اس لئے لکھ دیئے کہ مزید وضاحت ہو جائے۔ ورنہ اس عاجز کے عقل و فہم سے سب کچھ بالا ہے۔ کیونکہ کثرت زدہ کو جب وحدت کا پتہ نہیں، تو شہود اور وجود کی تسلیم کیسے ہو۔

محبت است کہ کس رانمی دید آرام
وگرنہ کیست کہ آسودگی نمی خواہد

محمد عمر

یکم فروری ۱۹۵۷

---

[1] یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ مضمون مذکورہ بالا خط کا حصہ ہے یا نیا مضمون ہے۔

Marfat.com

(۹)

السلام علیکم!

صوفی کی تصویر.....

خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی، اس کا دل بے نیاز
اس کی اُمیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگاہ دلنواز

جب طبیعت متأثر کسی کی تحریر سے ہوتی ہے، تو اندرونی چبھن سے بے اختیار اپنے تأثر کو ظاہر کرنے کے لیے کسی کی تلاش ہوتی ہے، جو سنے۔

تیرا غم رہے سلامت، میرے دل کو کیا کمی ہے
غمِ یار تیرے صدقے، یہی میری زندگی ہے
تیرا درد میرا درماں، تیرا غم میری خوشی ہے
مجھے درد دینے والے، تری بندہ پروری ہے

خطاب آپ سے نہیں، بلکہ خطاب تو اسی کو ہے، جس کا ہے۔ ایک لطف، ایک ذوق، ایک وجد کی کیفیت کا مجبور آپ کو اپنا خیال جانتے اپنا ارمان نکال رہا ہے اور بس۔

''وحدۃ الوجود'' کی تسلیم کے سوا کوئی چارہ؟ صرف حال نہیں، ایک حقیقت ہے۔ جس کی نظر وہاں تک جائے۔ اور وحدت شہود اس کا ایک عکس ہے، جو ظاہر اُپردۂ شہود پر آ جاتا ہے۔

احساس کے اندر استرہ اور ابرہ کی مثال سے اس حقیقت کو واضح کیا گیا۔ مطالعہ فرمایا جائے۔ گرمی کی شدت سے وطن چھوڑ مسافر ہو بیٹھا ہوں۔ دعا کیجئے گا کہ برائی سے محفوظ رہوں اور نیکی کی توفیق ہو۔

محمد عمر

(۱۰)

عزیز محترم صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم!

تاثرات پڑھ کر خوشی ہوئی کہ کسی کی نگاہ و نظر نے تو تحریرات کی داد دی۔ میں کیا کہوں۔ ابھی تک ایک تحریر ''صاحب لفظ'' ''صاحب نظر'' اور ''صاحب دل'' وغیرہ پر اپنی پڑی تو یہ شعر زبان پہ آیا۔

Marfat.com

یہ میری کم نصیبی کہ یہ تیری بے نیازی
مرے کام کچھ نہ آیا، یہ کمال نے نوازی

اللہ جانتا ہے۔ کیونکہ وہ کچھ لکھا جاتا ہے، جو لکھنے میں نہیں آتا۔ اور کیسے وہ لکھا جاتا ہے جس پر ذہن نہیں پہنچ سکتے۔ شکر صد شکر ہے۔ لیکن کتنا دکھ اور رنج ہوتا ہے۔ جب کسی کی نظر وہاں تک نہیں پہنچتی اور ایک عام تحریر کی طرح اسے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے۔

زندگی میں اب یہ ہی ایک افسوس ہے۔ باقی وقت کم ہونے پر پریشانی نہیں۔

طالب دعا
محمد عمر

(۱۱)

بیا جاناں تماشا کن کہ در انبوہ جانبازاں
بصد سامان رسوائی سر بازار لی رقصم

عزیز محترم صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خوشگوار حالات سے خوشی ہوتی ہے، اور ناہنجار حالات سے پریشانی۔ لیکن درحقیقت ناہنجار حالات فطرت انسانی کا علاج ہوتا ہے۔ جبکہ کوئی اندرونی مرض پیدا ہو جائے۔ حقیقتاً نہ خوشی کا مقام ہے، نہ پریشانی کا۔

آپ کا مضمون ''سلسبیل'' میں انشاء اللہ یکم جولائی کے رسالہ میں شائع ہو جائے گا۔ بقیہ لکھیں۔ لیکن اصلاح طلب آپ کی تحریرات ہیں۔ اس لئے پورے غور سے اور فکر سے لکھی جائیں۔

زمین کے لئے استخارہ چاہیے۔ ویسے تو بہتر ہے۔ لیکن گھر کے قریب کوئی صورت بنے تو اور بہتر ہوگا۔ میں اپنی زمینوں کو گھر کے قریب لانے کی کوشش میں ہوں۔ اجلاس اور جلسوں کی تاریخ قریب آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ اور دین الٰہی چمکے۔ تشیع بہت کچھ ملت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

والدعا
آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۱۲)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط سامنے آ گیا۔ غالباً جواب دیا ہوگا۔ شاید پھر پیاس اٹھی ہے۔ خدا کرے کہیں سے آب حیات کا قطرہ مل جائے اور تسکین خاطر ہو..... اپنی طرف سے تو اتنا عرض ہے۔

خودی کی تندی و شوخی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز بھی ہو تو بے لذتِ نیاز نہیں

معلوم ہوا کہ پیش لفظ میں بعض موقعہ اختلاف احباب ہے، لیکن اپنا اپنا ذوق۔ مجھے جو پسند آیا، لکھا۔ لیکن جو پسند نہیں، مجھے بڑا پسند ہے کہ اسے نہ لیا جائے یا تمام کا تمام دھرا رہے۔ میری تحریرات کا یہی انجام ہے، تو پریشانی کیسی؟

آپ کا محمد عمر
۱۰ ستمبر ۱۹۶۴

(۱۳)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ
عزیز محترم جناب صاحبزادہ صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہٖ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط (کارڈ) جواباً پہنچا تھا۔ ارادہ جواب کا تھا کہ آپ کتنے دور چلے گئے۔ اپنے گھر پر کیوں نہ نظر کی۔ آپ کے والد ماجدؒ کیا تھے۔ اور سائیں توکل شاہؒ کیا تھے۔ اور کون ان کو جانتا تھا۔ اس کی دوستی نے کہاں تک روشناسائی بخشی۔

دوسرا خط دستی آیا۔ حسب تحریر ان کو رقعہ قاضی صاحب ہیڈ ماسٹر کے نام دے دیا گیا۔ خدا کرے وہ راضی ہو جائیں۔ اصولی آدمی ہیں۔ اور لڑکے بے باک اور گستاخ۔ ایسے جرم کی معافی اگر دیتے جائیں تو مدرسہ کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اور استاد کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔

تیسرا خط آج پہنچا۔ کیا کہوں۔ جب سے دنیا میں آئے یہ تلخ مزے کھا رہا ہوں۔ لیکن اُف تک نہیں۔ ملک صاحب کے پہلے اور پیچھے دو اچھی بھینسیں ذبح کرائی گئیں۔ کسی نے رنج ظاہر

Marfat.com

کیا تو یہ کہا کہ پیچھے خیر ہو۔ فکر نہیں۔ دنیا آنی جانی ہے۔

دو بچے اور دو بچیاں گھر کا اثاثہ ہے۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور ان کا دکھ اور غم نہ دکھائے۔ ایک عرصہ سے خواب پریشان آ رہے تھے۔ ایک متوقعہ امر کے تردد سے جان گھلی جا رہی تھی۔ لیکن ایک نہ سنی گئی۔ ''میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمال نے نوازی''

اب عزیز سعید احمد طول عمرہ ایک عرصہ سے علیل تو تھا، لیکن اس کی طرف توجہ نہ تھی۔ جب سلسلۂ خواہشات ختم ہوتا نظر نہیں آیا تو فکر لاحق ہو گئی۔ اس کے علاج کے لئے اسے لاہور بھیج دیا گیا۔ اور وہ ایک دہلوی حکیم صاحب سے تجویز نسخہ کرا کر واپس بھی آ گیا۔ راستے میں زکام کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ جواب بھی ہے۔

ہمارے گھر میں دق کی موروثی مرض چلی آ رہی ہے۔ اب نئے علاجوں کی وجہ سے کچھ حوصلہ ہو چلا تھا۔ لیکن اس کی طبیعت کمزور ہو جانے سے زیادہ فکر لاحق ہوئی۔ یہ ساری داستان اس لئے لکھ رہا ہوں کہ اپ بھی بزرگوں کی اولاد ہیں۔ میرے اس بچے کھچے گھرانے کے لئے دعا فرمائیں کہ مجھے کوئی دکھ نہ دکھایا جائے۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَولٰنا

''احساس'' (۱) نظر سے گزرا ہو گا۔ اب تو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ اول تو احباب مطالعہ نہیں کرتے۔ اور اگر کرتے ہیں تو ذہن پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ آسانی کے لئے ہر مقالہ کے پہلے اشارات لکھ دیا کروں۔ شاید میری بات کو یا جائیں اور دعا کریں۔

ملک صاحب مرحوم اتنی خوبیوں کے آدمی تھے کہ جس کی ان سے ملاقات ہوئی وہ ہمیشہ کے لئے مداح ہو گیا۔ آٹھ نو سو تنخواہ پاتے تھے۔ آج معصوم بچے میرے پاس ہیں۔

محمد عمر

۲۲ مئی ۱۹۶۰

(۱۴)

جان جہاں کہاں ہے تو، مجھ کو تیری تلاش ہے
مجھ کو ہے تیری جستجو، مجھ کو تیری تلاش ہے

مکرمی و محترمی جناب صاحبزادہ صاحب عم فیوضکم

Marfat.com

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ کسی بہانہ سے بھی یاد گیری ہو جائے، تو غنیمت۔

عزیز کے بارے کیا عرض کروں۔ کون چاہتا ہے کہ میرا بچہ بھوکا رہے۔ لیکن بچہ ہے۔ اور وہ اپنے فکر اور اپنے طرز پر چلنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بڑے کرم ہیں۔ لیکن دنیا یہ چاہتی ہے کہ ساری دنیا سمیٹ لوں۔ اسی صورت میں سمیٹنے کی بجائے سب کچھ نقصان ہو جاتا ہے۔

پھر قناعت نہیں۔ ایک دن کچھ آ گیا، تو دماغ میں بیٹھ گیا کہ اب رزق کے دروازے کھل گئے۔ کھاؤ اور پیو۔ ہندو لوگ قناعت سے ساہوکار بنتے تھے۔ ورنہ اتنے منافع اس وقت کہاں تھے۔ لیکن ہمارا مسلمان قناعت کو نہیں جانتا۔ پھر محنت سے جی چراتا ہے۔ اس کے ذہن میں بس یہ ہے کہ کام کرے کوئی اور کھائے یہ۔ یہ سرمایہ والوں کے لئے تو ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک مفلس کے لئے کیسے ممکن ہے۔ پھر اس حرص کے لئے کسی ایک کام پر جمتا نہیں۔ بلکہ نئے خیال کے تحت نئے کام کی تجویز ہے۔ دوکانداری تجارت سے بڑھ کر کیا پیشہ ہے۔ لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ایک ماہ میں ہر چیز دوگنی ہو جائے۔ اور حق یہ ہے کہ چار سال میں سرمایہ دوگنا ہو جائے تو غنیمت ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ کئی بار کہا گیا۔ لیکن عزیز کی سمجھ میں ہی یہ باتیں نہیں آتیں۔ اب خدائے رزاق ڈول کے ذریعہ زر و سیم ٹپکائے تو آپ کا اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

آپ کا ادنیٰ

۲۶ مئی ۱۹۶۰ محمد عمر

(۱۵)

عزیز محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو کامل شفا بخشے۔ آمین ثم آمین!

بڑھاپا عوارضات کا مجموعہ ہے۔ کوئی زندگی نہیں لیکن پھر بھی دنیا سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ آپ کے لئے وہ سایہ ہما پایہ اور سراسر رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تا دیر سلامت رکھے۔

بے تکلفی میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن پتہ تک نہیں لگتا۔ یعنی طبائع میں احساس نہیں۔

Marfat.com

اگر چہ باطناً ہم ایک مزاج رکھتے ہیں۔ لیکن ظاہراً بہت اختلاف ہے۔ اور وہی ہمارا حجاب ہے۔ جو ایک دوسرے کے قریب آنے نہیں دیتا۔ اور ملنا ملانا ایک بوجھ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ملاقات کم ہی رہے تو بہتر رہتی ہے۔ اور یہ ہمارے حق میں بہتر۔

تاثرات آپ ادارہ کو بھیج دیں۔ اگر ان کو ضرورت محسوس ہوئی تو مجھ سے مشورہ طلب کریں گے۔ آپ کی پہلی تحریریں مقبول عام ہیں۔ ان شاءاللہ یہ بھی پسند ہوں گی۔

''اعتقادیات'' (۱) حصہ حقیقت تصوف ہے۔ اب بقایا نو صفحات ہے لیکن ابھی لکھا نہیں۔ خدا کرے میری تحریرات قبولیت عامہ حاصل کریں۔ اور طریقت میں سند تسلیم ہوں۔ اور افہام میں انشراح پیدا کریں۔ ''کلمتہ الحق'' (۲) چار صفحہ لکھا گیا۔

سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ اپنے بھی اپنا خیال نہیں کرتے۔ اور ''صوفیا سلسبیل'' کو اپنا ماہنامہ خیال نہیں کرتے۔

حاجی فضل احمد صاحب دورہ کے بعد آج واپس گئے۔ آپ کا خط دیکھ چکے ہیں۔

راقم محمد عمر

اجون ۱۹۶۵

(۱۶)

عزیز مکرم جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ لیکن اس سے پہلے ٹیپ ریکارڈ سردار محمد خاں صاحب مبلغ آٹھ سو روپیہ میں خرید کر لائے تھے۔ اس لئے چھ سو روپیہ نقد ادا کر دیا۔ بقایا دینا ہے۔ اگر لینا ضرور ہو تو شاید وہ کسی وقت بھی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

میں بمعہ ہمرابیان ۱۵ اکس سفر مبارک پر عشرہ گزار آیا۔ سیال شریف، سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، تونسہ شریف اور موسیٰ زئی شریف کی زیارات نصیب ہوئیں۔

خدا کرے کہ زمین کے معاملہ میں آپ کامیاب ہوں۔ اور دھوکے اور مکر سے بچیں۔

یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ آپ شاہ صاحب کے ہمراہ سرگودھا تک تشریف لائے تھے اور میری عدم موجودگی کی وجہ سے واپس تشریف لے گئے۔

Marfat.com

فصلات کے موقعہ پر بوندا باندی، دل اور جھکڑ برابر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ احباب کو، خصوصاً حافظ صاحب کو السلام علیکم۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۵ اپریل ۱۹۶۶

(۱۸)

مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا ارسال کردہ مضمون بہ حالات حضرت قبلہ[1] ادارہ ''سلسبیل'' کو روانہ کر دیا گیا۔ میں نے بھی سرسری نگاہ ڈالی لی ہے۔ غالباً جولائی کے شمارہ میں شائع ہو جائے گا۔ ورنہ اگلے اکتوبر میں ہوگا۔

اسے ''سلسبیل'' میں جاری رکھنے کے لیے دوسری قسط کی تیاری کریں تا کہ یکم جولائی سے پہلے آپ کا مضمون پہنچ جائے۔ آپ کے اوراق اور مجموعہ پر پیش لفظ بھی لکھا تھا۔ اگر موجود ہو تو وہ شائع کرنے کی چیز ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میری بعض عبارات پر احباب کو شکایت ہے اگر چہ میرے نزدیک وہی مضمون کی شاہکار ہیں۔ تاہم بخوشی اس کی چھانٹ کو منظور کرتا ہوں۔ جیسے احباب پسند کریں، ویسے شائع ہوگا۔

وہ کون ہے، وہ میرا بدنصیب دل بیدم
چمن میں رہ کے جو بیگانۂ بہار رہا

آپ کا..... محمد عمر

(۱۹)

کل سے یہ اشعار زبان پر جاری ہیں

کوئی پردے کو یوں سرکا گیا ہے
کہ خود کو دیکھنے، خود آ گیا ہے
تصور میں کسی کے کھو گیا ہوں
کوئی قلب و نظر پر چھا گیا ہے
نگاہوں سے کوئی اترا ہے دل میں
تڑپ کر خود مجھے تڑپا گیا ہے

---

[1] حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسند آرائے ارشاد حضرت کیلیانوالہ شریف۔

Marfat.com

محترمی جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

''اصطلاحات تصوف'' نظر سے گزرا۔ قلم کا زور ماشاء اللہ ہے۔ لیکن عنوان مطابقت نہیں رکھتا۔ اس عنوان پر خیال آیا کہ اصطلاحات تصوف سے روشناس کرایا گیا ہوگا۔ لیکن مقصد یہ تھا کہ اصطلاحات وہی استعمال کریں، جو کر سکتے ہیں۔ کوئی دوسرا مجاز نہیں۔ بہرصورت خوشی ہے کہ آپ گاہ گاہ ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے واقعات وحالات کی خدمت اور حضرت شاہ صاحب کے حالات پر توجہ فرمائیں گے، تو شاید قلم زیادہ چلے۔ ویسے تصوف پر لکھنا بھی ضروری ہے۔

آپ کا..... محمد عمر

(۲۰)

عزیز مکرم جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہ

السلام علیکم! آپ کا خط پہنچا۔ میں مع ہمراہیاں ۱۵ کس سے سفر مبارک پر عشرہ گزار آیا۔ سیال شریف، سلطان باہو رحمتہ اللہ، تونسہ شریف اور موسیٰ زئی شریف کی زیارات نصیب ہوئیں۔

والدعا

آپ کا ادنیٰ دعا گو

محمد عمر

Marfat.com

خزینہ فراست

علمائے دین کے نام

مشائخ طریقت کے نام

مدیرانِ جرائد کے نام

افسران حکومت کے نام

Marfat.com

صحیفۂ الٰہی کا درس ہے، کہ حیات ملیہ کے لئے حیات نفسی کو قربان کرنے سے شہادت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن حیات ملیہ میں حیات نفسی کی قربانی مفید نہ ہو، تو تب وعید کا کلمہ ہے کہ ''اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔

☆

میری تحریرات سے پورا حظ وہی اٹھا سکتا ہے جس نے موجودہ دور کا علمی مواد جو تصوف کے برخلاف لکھا گیا ہے، پڑھا ہو۔ یا پھر وہ حکیمانہ طبیعت جس کا فطری میلان تصوف و فقر کی طرف ہو، اور حالی طور پر کچھ اس راہ میں دسترس رکھتا ہو۔ الغرض موافق یا غیر موافق کی صورت میں تحریرات کا لطف اٹھا سکتا ہو۔

Marfat.com

(۱)

علمائے دین کے نام

ایک عالم دین کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ، قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مَنِ الْغَیِّ وَمَنْ یَکْفُرْ ابطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا الانْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

مکرمی و مشفقی حضرت جناب مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

لاشے محمد عمر بعد تسلیمات وتعظیمات عرض کرتا ہے کہ جناب کا نوازش نامہ بذریعہ کارڈ برخوردار محمد صدیق تشریف لاکر موجب سعادت دارین ہوا۔ خیریت کا طالب خیرت سے ہے۔

جواب لکھنے سے پیشتر میں اتنا عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کو میں نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ نہ اس وجہ سے کہ آپ اہل علم ہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ ایک خاص اسلامی خدمت ''درس اسلامی'' کی انجام دے رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو نہ صاحب علم اور نہ صاحب فقہ خیال کرتا ہوں۔ بلکہ گاہ بگاہ اپنے لئے یہ شعر زیادہ موزوں پاتا ہوں۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند ایں کار دیگر می کنند

اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوں کی سچی متابعت نصیب فرمائے۔ آمین!

میں زیادہ تر باہر کے علاقہ کے فتوے علمائے علاقہ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ البتہ اگر کوئی مجبور کرے تو پھر میں اپنی رائے میں کسی وقتی علماء یا علاقہ کے علماء کی پرواہ نہیں کرتا۔ تاہم ان کو صاف کہہ دیتا ہوں کہ میری رائے آپ کے کسی کام نہیں۔ اپنے علاقہ کے مفتی سے دریافت کریں۔ اور موجودہ مسئلہ کی حقیقت بھی صرف اتنی ہے۔ اور بس

اگر آپ گئے اور اپنے خیال اور اپنی رائے کے مطابق فتوی سنایا، تو مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ اور نہ مولویوں کے کفر والحاد سے مجھ جیسے نڈر کو ڈر لگتا ہے۔

Marfat.com

کفر کافر را و دیں دیندار را
ذرہ دردے دلِ عطار را

یہ ہی درد اسلامی گاہ بگاہ خلش کرتا ہے اور بے اختیار وہ شاہراہ جو مجھے ''صراط مستقیم'' دکھائی دیتا ہے، اس کی بابت لب کھل جاتے ہیں۔ ورنہ میں اپنی حقیر ہستی اور حقیر علمی سرمایہ کو خوب جانتا ہوں۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا۔

جب سے طاعون سرزمین ہند میں آیا، لاکھوں کی تعداد میں مسلمان جام شہادت پی چکے۔ اگرچہ یہ ایک نیک موت ہے۔ لیکن جیسے غزا میں تدابیر ظاہری سے آراستہ ہوکر قومی مفاد..... حیات ملی..... اور اس کے ناموس کے لئے جان دی جاتی ہے تو شہادت کا درجہ نصیب ہوتا ہے، اسی طرح یہاں بھی ہے۔

صحیفہ الٰہی کا درس ہے، کہ حیات ملیہ کے لئے حیات نفسی کو قربان کرنے سے شہادت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن حیات ملیہ میں حیات نفسی کی قربانی مفید نہ ہو، تو تب وعید کا کلمہ ہے کہ ''اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔ بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے۔ اور اسی کے لئے نہی وارد ہوئی۔ لیکن حیات ملیہ اور ناموس قومی کو نقصان نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔ صاحب عرفان کو اس مسئلہ کے لئے مطالعہ چاہیے۔

یہیں سے علمائے کرام کو دھوکا لگ جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس سال سینکڑوں کی تعداد میں ہر ایک گاؤں میں مسلمان اس مرض سے فوت ہوئے۔ لیکن دیگر اقوام سے بجز گنتی کی نفری کے کچھ زیادہ موتیں نہیں ہوئیں۔ آخر اس کی وجہ کیا؟ اور حیات ملیہ کے کیا کام آئے!

اس کے بعد میں آپ کی تحریر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور حیران ہوں کہ یا تو شائد جناب نے اس مسئلہ کے بارے پوری تحقیق نہیں فرمائی۔ یا آپ کو کتابیں مہیا نہیں ہوسکیں۔ ورنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے عدم دخول، اور فوج کو مقام تبدیل کرنے کے حکم، اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خطبہ میں فوج کو مقام چھوڑ کر الگ الگ ہونے کے حکم، پر کتاب کا ثبوت، اور راوی کے ثقہ وغیرہ امور کی بابت آپ دریافت نہ فرماتے۔

البتہ یہ ممکن تھا کہ آپ تحریر فرماتے کہ واقعہ درست نہیں، یا کسی معتبر کتاب میں نہیں آیا، یا فلاں راوی ضعیف یا مجہول الحال ہے، یا فلاں مرتبہ پر حضرت نے اس مسئلہ سے رجوع فرمایا، تو

Marfat.com

ضروری تھا کہ آپ کو جواب دیا جاتا۔

بلکہ مناسب تو یہ تھا کہ آپ پہلے حرمت کے ثبوت میں دلائل پیش فرماتے، اور مجھ سے اپنی غلطی معلوم ہو جاتی، تو بقول جناب میں رجوع کرتا اور لوگوں سے میں منادی کرتا۔ غرض آپ فرماتے، میں بسر و چشم ادا کرتا۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

اگر یہ دونوں صورتیں آپ کے ہاتھ مبارک سے نکلی تھیں، تو پھر نص اور ان واقع تطبیق دینی آپ کے ذمہ تھی۔ نہ اقرار، نہ انکار۔ پھر کس پر آپ ثبوت طلب فرماتے ہیں۔

خدا بھلا کرے میرے مکرم مہربان دوست مولوی عبد الرسول صاحب اور جناب صاحب کا کہ معراج شریف کے موقعہ پر دونوں حضرات نے عدم جواز خروج پر زور دیا آفرین خاندان مرتضوی پر کہ باوجود الگ رائے رکھنے کے مجلس کو بے مزہ، اور علمائے دین کے خیال کو مدنظر رکھ کر ایک حرف بھی زبان سے نہ نکلا۔ ورنہ مریدین کے حلقہ میں پیر جی کی بڑے بڑے مستحکم قلعہ کو اڑا دیتی ہے کہ

بہر حال کتابوں کو الٹا، مطالعہ کیا، روایت کے ساتھ درایت کی تطبیق دی۔ اور اب للا جداد نہیں بلکہ اپنی تحقیق کے مطابق اس درجہ پر پہنچا ہوں کہ ''اگر خدائے ذوالجلال کو انسان مطلق اور حیات و ممات کا سرچشمہ خیال کرے اور علاج کی غرض سے آب و ہوا کی تبدیلی سے مکان تبدیل کر کے اپنے گاؤں کی زمین میں ڈیرہ لگا لے تو جائز ہے۔ اور کہ یہ اختلافی مسئلہ اکثر علماء کا خیال حرمت پر ہے۔ اور بعض کا جواز پر۔ اور ہر ایک گروہ اپنے اپنے دلائل رکھتا ہے گروہ ظواہر کا ہے، اور دوسرا اہل باطن کا کہ اصل وجہ حرمت کیا۔''

میرا کوئی حق نہیں کہ میں آپ کو صفحہ اور کتاب لکھ کر آپ کا رہبر بنوں۔ لیکن جناب نہایت منصف مزاج اور حق کے طالب اور متلاشی ہیں، اس لئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کرنے سے میری تحقیق کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔

۱۔ فتح الباری۔ جلد دہم۔ مطبع۔ از صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۶۵ باب ما یذکر فی الطاعون
۲۔ تفسیر روح المعانی۔ جلد نہم۔ مطبع۔ ص ۶۹ تا ص ۷۰ تفسیر آیۃ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
۳۔ شامی۔ جلد پنجم۔ مسائل شتی

Marfat.com

۴۔ شرح معانی الآ ثار۔ جلد دوئم کتاب الکراہت باب الاجتناب عن ذم داء الطاعون

ان شاء اللہ ان کتب کے مطالعہ کے بعد پھر تبادلۂ خیال کریں گے۔ ورنہ اس وقت میرا کچھ زیادہ لکھنا فضول ہے۔

میں ہٹ دھرم نہیں۔ بلکہ ایک سادہ مسلمان ہوں۔ جس طرف صداقت ہوگی، بلا چون و چرا چلیں گے۔ لیکن اس سے پیشتر میری تحقیق کا خلاصہ غور سے مطالعہ فرمالیں تا کہ لفظی نزاع نہ ہو۔

موجودہ وقت کے علماء بھی اس بارے مختلف الرائے ہیں۔ چنانچہ پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ اور مولانا اشرف علی تھانوی جیسے مقتدر علماء جواز کی طرف گئے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ البتہ مغربی پنجاب کے علماء اکثر مخالف۔

مسائل مختلف فیہ میں اگر کسی پہلو پر بھی کوئی چلے تو شریعت اسے خطا کار تصور نہیں کرتی۔ اور اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو بھی معاف۔ اسلام میں بلکہ تمام مذاہب میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں کہ بانیٔ مذہب کے بعد تا ایندم برابر اختلاف چلا آتا ہے۔ اسی وجہ سے صرف اسلام کے مذاہب حقہ بھی چار ہو گئے اور دنیا نے تسلیم کیا۔ پھر یہ جھگڑا کیسے؟

پھر حنفی مذہب کو ہی دیکھ لیجئے گا۔ کوئی بلا ولی نکاح عاقلہ بالغہ کا جائز رکھتا ہے، کوئی ناجائز۔ تشہد میں ایک فریق انگلی اٹھانے کو سنت خیال کرتا ہے، اور دوسرا فریق سخت منکر۔ علیٰ ذلک القیاس، جمعہ، احتیاطی، وغیرہ نوافل ھلم جراً

آپ ضرور ہمارے مکرم بزرگ اور صاحب علم ہیں۔ لیکن میں نے اکثر احباب سے سنا کہ آپ ہر ایک مسئلہ پر حد سے زیادہ زور اپنی رائے کے مطابق صرف فرماتے ہیں۔

میرا مسلک تو یہ ہے کہ اپنی رائے یہ ہے اور بس۔ اور حق خدائے علیم و بصیر کو معلوم۔

فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔

آخر میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مبادا کسی جگہ تحریر نے گستاخانہ رنگ لے لیا ہو۔ اور آپ کی طبع کو ملول کرے۔ اور جو کچھ لکھا، صرف تحقیق کی غرض سے لکھا۔ ورنہ نہ مجادلہ مقصود ہے نہ مباحثہ۔

آپ کا محمد عمر بقلم خود

Marfat.com

(۲)

دوسرے عالم دین کے نام

کرم فرمائے بندہ مولانا صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ وابقاک لنا ولسائرالمسلمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ!

آپ کی طرف سے جو استفتاء پہنچا ہے، وہ ایسے وقت پر پہنچا جب عزیز بستر علالت پر تھا۔ آج اکیس دن کے بعد وہ مجھ سے ہمیشہ کے لیے ۲ ربیع الثانی کو رخصت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. نہ فرصت، نہ دماغ، نہ علم۔ مختصراً یک خط، لکھ دیا گیا۔ غالباً پہنچا ہوگا۔ بکرمہ

مکرما! جب شرقپور میں آپ نے علم غیب پر وعظ فرمایا تھا۔ اسی دن خیال آیا کہ ہمارے مولانا کس جھگڑے میں جا پھنسے۔ عوام کچھ اور عقیدہ رکھتے ہیں، اور خواص کچھ اور۔

کوئی ایسا نہیں اٹھتا کہ سب کو یکجا کر دے اور تفریق سے امت کو بچائے۔

یہ علاقہ جاہلیت کی وجہ سے تو پہلے ہی میدان کارزار بنا ہوا تھا، لیکن افسوس اچھے خاصے لکھے پڑھے علاقے میں بھی یہ آگ مشتعل ہوتی نظر آتی ہے۔

علماء جس حقیقت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں وہ کر نہیں سکتے۔ کیونکہ حوصلہ کم ہے۔ حقیقت عیاں کرتے کرتے عوام کی حالت میں اتر آتے ہیں۔ عوام پہلے ہی عوام کالانعام ہیں۔ وہ ان پر پل پڑتے ہیں۔

جس ''بشر'' کی حقیقت اور اس کے اطلاق پر جھگڑا ہے۔ کون کہتا ہے وہ بشر نہیں۔ لیکن کون سا بشر؟ جو ہم تم ہیں نہیں: بلکہ وہ ہے جن میں سے ہماری بشریت اس سے بالکلیۃ اٹھالی گئی۔ علماء اور عوام کا یہ جھگڑا نہیں کہ بشر کا اطلاق ہم کسی صورت میں اس ان پر نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس پر ہے کہ جو مزعومہ بشریت آپ کے ہاں میں ہے، آنحضور ﷺ کی ذات اس سے پاک ہے اور علمائے کرام توحیدی مزعومہ عقیدہ پر اس بشریت سے ملوث کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔

توحید لفظی اور توحید ذاتی میں بڑا فرق ہے۔ کسی بزرگ کی بابت کہا گیا کہ وہ توحیدی جذبہ میں آ کر بعض الفاظ نبی کریم ﷺ کی شان میں کہہ جاتے ہیں۔ تو میں نے اتنا ہی عرض کیا کہ توحید کامل آ جائے تو رسالت کا پتہ تک نہیں لگتا۔ بلکہ یہی علماء ان کو ملحد قرار دینے لگتے ہیں۔ اور رسالت پر دلائل پیش کرتے نہیں تھکتے۔

Marfat.com

سچ تو یہ ہے

کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

توحیدی چہرہ ہی زبان بن کر بولنے لگ جاتا ہے۔ بلکہ بولنا کجا، حال بدل دیتا ہے روئے وآواز پیغمبر معجزہ است والا معاملہ بن جاتا ہے۔

قرآن پاک میں روزانہ ''قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ '' پڑھتے ہیں۔ نبی ﷺ کی حدیث میں اِنَّمَا اَنَا بَشَرَ مِثْلُکُمْ' کے الفاظ روزانہ پڑھتے اور دیکھتے اور کٹر انگریزی دان جو کئی سالوں تک فرنگیت کے پانی سے پرورش پاتا ہے، اور ولایت میں جا کر عمر بسر کرتا ہے، وہ بھی اپنی کتاب میں یہی الفاظ دوہراتا ہے۔ اور بڑے لطف سے دوہراتا ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں کسی کو درد نہیں اٹھتا اور کسی کے دل میں یہ نہیں آتا آتا کہ یہ ایک گستاخی یا بے ادبی (آپ ﷺ) کی شان میں سخت ہے بلکہ دل کے اندر ایک وقعت، ایک عزت، ایک تعظیم نبی کریم ﷺ کی شان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عجب در عجب یہ کہ جب یہی الفاظ مولوی کے منہ سے نکلتے ہیں تو مسلمان تو مسلمان رہے، ہندو، سکھ، اور عیسائی حیران رہ جاتے ہیں کہ مولوی صاحب کیا فرما رہے ہیں اور کیوں؟ ان کو نبی کریم ﷺ سے کیا بنی، جو ایسے اترے بیٹھے ہیں۔ اس کی آخر وجہ وہی نہیں جو میں نے عرض کی یا کچھ اور؟

قرآن پاک میں ہے۔ ''سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ '' اب عبد کا وہی حال ہے۔ علماء جب عبد اور عبودیت کو انتہائی مرحلہ پر پہنچاتے ہیں تو بے اختیار نبی کریم ﷺ کی شان میں نکل جاتا ہے ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' اور آنسو علو مرتبت پر نکل آتے ہیں۔ لیکن اگر اس جگہ بھی وہی بشریت اور بشر کی حقیقت چسپاں کی جائے اور عبد سے غلام اور لونڈے کا تصور جمایا جائے تو نبی کریم ﷺ کی شان ہو گی یا ذلت اور بیچارگی؟ اور سننے والے پر کیا اثر ہو گا؟ کیا کوئی مسلمان اسے گوارا کرے گا؟ یہی مشکلات ہیں تفسیر ''وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی '' میں۔ اب کوئی عالم ضال کے ادنی معانی کو آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر چسپاں کرے تو کیا ایک مسلمان کے دل پر ٹھیس نہ لگے گی اور درد نہ اٹھے گا؟

یہ نہ تو خدا پرستی ہے نہ نبی پرستی، زبانی دعوے ہی دعوے ہیں اور بس! خدا پرست ہے تو نبی پرست ہے۔ اور نبی پرست ہے تو خدا پرست۔ لیکن کتنا افسوس ہے کہ نہ یہ نہ وہ، بلکہ منافقین کی

Marfat.com

طرح صرف جھگڑا ہی جھگڑا ہے اور بس۔

کسی زمانے میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اور عرس پر حاضر ہوا تو راستے میں ایک قبر پرست ایک خانقاہ میں اپنے تمام حلقہ بگوشوں کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے سگریٹ پیتے نظر آیا۔ بجلی کے دو پنکھے دونوں مزاروں کے سر پر حلقۂ احباب کو ہوا دے رہے تھے۔ مسجد میں گئے تو مولوی صاحب کا وعظ شروع تھا کہ قبروں والے زندہ ہیں، اور دلائل پیش کئے جا رہے تھے۔ لیکن روضہ کے حلقہ میں تمام مزارات پر بچے مرد اور عورتیں بیٹھی گپیں ہانک رہی تھیں۔ تو کیا مولوی صاحب کا وعظ یا صوفی صاحب کی مجلس کسی ذی ہوش انسان کو کچھ اثر کر سکتی ہے کہ مردے زندہ ہیں۔ دعویٰ وہ اور عمل یہ۔

با اخلاص عبادت گزار مسلمان خواہ کسی مشرب کے ہوں، میرے نزدیک محمود اور قابل تعریف۔ اور بے اخلاص اور بے حقیقت جھگڑالو خواکتنی ہی بلند آہنگی اور دلائل سے اپنا دعویٰ ثابت کریں میرے نزدیک مذموم اور قابل نفرت۔ یہ میرے دل کا فیصلہ ہے۔ کتاب اللہ اور کتاب الرسول ﷺ کا فیصلہ علمائے ربانی دے سکتے ہیں۔ جن کا حق ہے۔ میں اس کی بابت کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ والعلم عنداللہ

نہ ان کو توحید سے ذوق، نہ ان کو رسالت سے دلبستگی، پھر کیا فیصلہ کوئی دے۔

لکم دینکم ولی دین

محمد عمر عفی عنہ

(۳)

مختلف علمائے کرام کے نام

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

میرے محترم و بزرگ حضرات علمائے کرام اہل سنت والجماعت کثرھم اللہ تعالیٰ بشرنہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جناب کی تشریف آوری کا شکریہ۔ لیکن یہ ناہنجار علاقہ کے حالات۔ خصوصاً کوٹ بھاتی خان کے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں شیعت کی وبا اتنی تیز ہوگئی ہے کہ ہم مجبور ہوگئے ہیں کہ اپنے اختلافی مسائل کو یک دم چھوڑ کر ایک مرکز پر اکٹھے ہو کر اس طوفان سرکشی و بغاوت

Marfat.com

دین کے روکنے پر کمر بستہ ہو جائیں اور بنیان مرصوص کی طرح قائم ہو کر اس فتنۂ شیعت کو روکیں۔

یہ بتا دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ علاقہ کے بڑے لوگ اکثر شیعہ ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور بیکس رعایا کا ناطقہ بالکل بند کر رکھا ہے۔ کوٹ بھائی خاں کے چند غیور علما نے ہمت کر کے تبلیغی جلسوں کا انتظام تقریباً تین چار سال سے کر رکھا ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیں کامیابی ہو رہی ہے۔ ورنہ کوٹ بھاتی خاں میں ہمارے دم گھٹے جا چکے تھے۔ اور مذہب کی آواز نکالنا ہمارے لئے حرام کر دیا گیا۔ اور یہ صرف اتحاد مسلمین کا نتیجہ ہے۔

اب شیعہ روؤ سا کو اس کے سوا کچھ نہیں سوجھتا کہ کسی نہ کسی طریقہ اور بہانے سے یہ اتحاد و اتفاق توڑ دیا جائے۔

یہاں صرف چند افراد غیر مقلد برائے نام ہیں۔ جن کے مولوی ہمارے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ میاں برہان الدین صاحب جو عقیدتاً غیر مقلد ہیں اور سب سے زیادہ وہی شیعت کے خلاف مؤثر علاج کر رہے ہیں۔ ان شیعہ روؤ سا کا خیال ہے کہ ان کو ہم سے الگ کر دیا جائے تا کہ آئندہ کوئی قدم ہمارے خلاف اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ وہ اس غرض سے خود ہمارے نادان دوستوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ لیکن اتفاق ہی رہا۔

اب یہ نئی چال ہے کہ خود تمام اخراجات کی ذمہ داری اٹھا کر چند نادان دوستوں کو سامنے رکھتے ہوئے خود تمام کاروائی کرا رہے ہیں۔ شیعوں سے زبردستی چندہ وصول کیا جا رہا ہے اور خود تمام کچھ اپنی جیب سے خرچ کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔

بنا بریں عرض ہے کہ جس اسلام کی شان و شوکت کو بڑھانے کے لئے آپ کو دعوت دی گئی، اسی وجہ سے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ایسا اختلافی مسئلہ اس صورت میں پیش نہ کیا جائے، جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ اور تفریق ہمارے درمیان پیدا ہو جائے بلکہ ساتھ ساتھ شیعہ کے اصول و فروغ کا مقابلہ کر کے شیعہ مذہب کی حقیقت کو واضح فرما کر ان کے کئے کرائے کو ضائع کر کے اجر حاصل کیا جائے۔ اگر وہ ایسی صورت میں الگ ہونا چاہیں تو پھر ہم اپنے اخراجات کے کفیل ہوں گے۔

آخر میں مجھے امید ہے کہ میری اس تحریر کو قبول فرمایا جائے گا۔ اور اپنے دین کی لاج قائم رکھ کر ہمیں عزت دیں گے۔

طالب شرف دین و عزت
محمد عمر بیربلوی
از مقام کھوڑہ

Marfat.com

مشائخ طریقت کے نام

حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب کے نام

(۴)

منبع جود وکرم حضور فیض اتم حضرت المکرّم مولانا ومرشدنا جناب میاں صاحب دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گرامی نامہ موصول ہوا۔ بے نہایت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ اس عاجز کی التجا نے شرف قبولیت حاصل کیا۔ آنجناب اپنی بصیرت خداداد سے ہر کام کو سرانجام دینے کی بہتر سے بہتر تدبیر فرما سکتے ہیں۔ صرف کام کا شرف منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ اب جبکہ اس کار خیر کے لیے حضور نے اپنے قصد گرامی کو مستعد پایا اور اپنے ذمے لے لیا تو اب ترتیب کیا، تفحص حالات اور دیگر ضروری امور کے بارے میں آنجناب سے بہتر ترتیب کون کر سکتا ہے۔ تاہم مختصر سا خاکہ جو میرے ذہن میں ہے، وہ نہایت ادب سے پیش کرتا ہوں۔

ع کہ ان کے دیکھنے والے ابھی کچھ لوگ باقی ہیں

''جنید را دیدہ بود'' کے مصداق ابھی بعض حضرات ایسے موجود ہیں جنہوں نے اس غوثِ زمانہ، مجددِ طریقت اور ہادیٔ عالم کا فیض براہِ راست پایا۔ حضورؒ کی صحبت میں بیٹھے۔ اپنے اندر تبدیلیاں دیکھیں، اور اب وہ جدائی کے آنسو بہاتے ہیں۔

؎ یا رب چہ عہد بود کہ عہدِ وصال بود
در گلشن امید نسیمِ جمال بود
گیتی چناں ربود زما عہد آں وصال
گفتی مگر در آئینہ جاں خیال بود

ایسے لوگ جو براہِ راست حضرت قبلہ مرشدناؒ سے کچھ مدت فیض یاب ہوتے رہے، انہی لوگوں کی ایک جماعت کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔ وہ اپنی آپ بیتی، حاضریٔ دربار، پہلی حاضری، ملفوظات، مکتوبات، اپنی آنکھ دیکھی اور تن بیتی کرامات کو تحریر کریں۔ بعض لوگ سنی ہوئی باتیں دیکھنے والوں سے زیادہ وثوق سے یاد رکھتے ہیں اور بیان کر سکتے ہیں۔ وہ بھی اس محفل میں

Marfat.com

شریک ہو جائیں۔ایسی محفل ایک مرکز میں ہو اور اسی قسم کی مختلف مجالس، مختلف علاقوں میں قائم کی جائیں جو پوری جدو جہد سے اور ہر ممکن ذریعہ سے مختلف صاحبِ نسبت اصحاب سے اور متعلقین سے حالات دریافت کریں اور حیطۂ تحریر میں لائیں یا خود ایسے لوگوں سے لکھوا کر مرکز کو بھیج دیں۔

مرکزی جماعت علاقائی جماعتوں کے ان مراسلات کو ترتیب دے۔اس ترتیب کے بعد ایسے آدمی کو منتخب کرے جو تجربہ کار، صاحبِ قلم اور صاحبِ انشاء ہو۔اس حال و قال کے امتزاج سے حالات کو اپنے طریق پر ترتیب دے تا کہ علمی و روحانی دونوں قسم کے فیوض پڑھنے والا حاصل کر سکے۔کتاب دو حصوں میں منقسم ہو۔

اول: ذاتی حالات خاندان، والدین، مولد شریف، شرقپور شریف کے مختصر حالات، بچپن، تربیت، جوانی تک کے مختلف مراحل، حیاتِ طیبہ، اخلاق، عادات، تعلیم۔

دوم: ولایت کے متعلق، نسبت باطن، حصولِ فیض، تربیت کا زمانہ اور اس کے مختلف حالات اور مراتب و منازل، سجادۂ خلافت پر متمکن ہونا، طالبین ارشاد کی تربیت، طریقۂ تربیت، طبع مبارک، آنے والوں سے سلوک، فیض عام، کرامات، آنے والوں کے حالات میں تبدیلی، سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے عشق، سلوک و جذب ہر دو کا امتزاج، عمر مبارک، وصال، روضۂ مقدس، فیض جاری، سجادہ نشین عالی مقام کا فیض اور طالبین کی آمد وغیرہ، لنگر شریف، رہائش، گزران وغیرہ۔

اس ترتیب سے صحیح حالات مجتمع ہو جائیں۔اور یہ ایک ایسا امر عظیم ہے کہ تبلیغ دین، تبلیغ تصوف، اشاعتِ سنت اور صحیح اسلام کی حقیقی تصویر اسی کتاب کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

اور یہ کام معمول نہیں اور نہ معمولی خیال فرمایا جائے بلکہ عوام و خواص میں اس کی بڑی اہمیت پیدا کی جائے اور دو تین سال کے اندر بھی اگر یہ کام سرانجام ہو جائے تو بہت بڑی کامیابی ہو گی، بفضلہٖ تعالیٰ۔

ایک وقت مجھ پر تھا کہ میں قلم پر قادر تھا۔حال بھی اس کام کے لیے اہل تھا۔لیکن میں بعض ناگزیر موانع کی وجہ سے اور کسی قابل مشیر کے اس وقت تک نہ ملنے سے یہ کام نہ کر سکا۔تاہم صاحب نظر کے لیے میں نے جو کچھ لکھا وہ اس قدر ہے کہ حضرت قبلہؒ اور ان کی جھلکتی ہوئی تصویر کے نور سے بھری ہوئی جھلک سامنے آ جائے۔اور اعلیٰ طبقہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس

Marfat.com

سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

عرس سے قبل ہی اگر آنجناب بذریعہ خطوط یا بذریعہ اخبارات اپنے ارادۂ مبارک کا اظہار فرمادیں اور مجلس مشاورت کی تاریخ قبل از عرس یا بعد از عرس متعین فرمادیں تو کام کی ''بسم اللہ'' عرس پر شروع ہو جائے گی۔

استخارہ مسنونہ، اس بارے میں بھی بعض اصحاب سے کرالیا جائے اور یہ مستحسن ہوگا۔

زیادہ آداب و نیاز

آپ کا پیارا

محمد عمر

(۵)

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب کے نام

کرمفرمائے بندگان حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج گرامی مطلوب!

سال بھر کی امیدیں لے کر حاضر ہوا تھا کہ اتحاد و اتفاق کے لئے گزارش کروں گا لیکن

وائے ناکامی متاع کاروں جاتا رہا

اور کارواں کے دل سے احساس زیان جاتا رہا

ادب لب کھولنے کا مانع ہے۔ اور اخلاص عرض گزاری پر مجبور کرتا ہے۔ مرکزیت اتحاد و اتفاق کا نام ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو مرکزیت ختم۔ جتنی دعوت وسیع ہوگی، اتنے ہی اختلاف اور کثرت کو برداشت کرنے کے قابل ہوگی۔ محدودیت وسعت کو نہیں چاہتی اور وسعت محدودیت کے برخلاف ہے۔

میں نے پورے اخلاص و محبت سے اپنا مدعا ظاہر کیا۔ لیکن آپ صاحبان نے اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو نہ پاتے ہوئے یا شخصی حالات کے برخلاف پائے ہوئے توجہ تک نہ فرمائی۔

اور وہ میرے نزدیک یہ ہے کہ عرس مبارک حضرت اعلیٰ نور اللہ مرقدہٗ کا ایک کر دیا جائے۔ کسی کو نقصان پہنچے یا فائدہ۔ لیکن مرکزیت قائم ہو جائے۔ تو سرکار کو بھی فائدہ اور آپ

Marfat.com

حضرات کو بھی فائدہ۔اور مخلصین و منتسبین کو بھی فائدہ۔

غرض کسی پہلو سے بھی اس میں نقصان نہیں۔پھر کشمکش کم ہونے کے امکانات موجود۔ ایک دوسرے کی بات چیت سمجھنے اور سننے کے سامان موجود۔

میں اب دوبارہ اسی لئے حاضر ہو رہا ہوں کہ شائد ہماری مرکزیت تخریب سے نکل کر تعمیر کی طرف آ جائے۔آپ حضرات جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ کی ذات کے لئے بہت کچھ ہے، لیکن مرکز کے لئے فائدہ مند نہیں۔ بلکہ نقصان در نقصان ہو رہا ہے۔اور آخر کار آپ کا بھی نقصان۔عوام وخواص آپ سے دور تو وہ سب کچھ کہتے ہیں جو میں کہہ رہا ہوں۔لیکن آپ کے زیر سایہ وہ گنگ ہو کر رہ جاتے ہیں،اور آپ کی ہاں میں ہاں ملانے کو نجات خیال کرتے ہیں لیکن دل سے وہ کہہ رہے ہوتے ہیں جو یہ عاجز پیش کر رہا ہے۔

صاحبزادگی اپنی جوانی کی وجہ سے خواہ کتنا ہی بلند دماغ وذہن رکھے،آخر ایک نوجوان دماغ ہی ہے۔اس سے پختہ کاری بنیادیں قائم نہیں ہو سکتی۔لیکن نوجوانی کی وجہ سے عزم و یقین کے ساتھ اپنی رائے منوانے کے لئے تمام زور لگایا جاتا ہے،جس کی حقیقت باطن میں بہت کمزور ہوتی ہے۔پھر نادان مشیر اور کم فہم مرید۔مزید برآں ہر حال میں تمام اقدار سے اٹھ کر نمائشی صورت میں مرکزیت کا ہو جانا کچھ عجب نہیں۔

مسند حال بچھاتا ہے اور قائم کرتا ہے۔لیکن جب حال چلا جاتا ہے تو علم اس پر دھرنا مارتا ہے۔اور علم کے جانے کے بعد رسوم کا بت بیٹھ جاتا ہے،اور اپنے سامنے سجدے کرانا چاہتا ہے۔

علم مجادلہ ہے۔رسوم بے جان بت۔اطمینان اور ایقان کیسے آئے،اور کون بے جان بت کے سامنے سجدہ کرے۔آخر ایک دن آتا ہے کہ کھیل ختم ہو جاتا ہے اور من وتوئی سے نکل جاتا ہے۔

دوسری گزارش اپنی تحریرات کی ہے:۔

سطحی نظر میں ایک عام تحریر نظر آتی ہے۔اور کسی خاص فرقہ کا رنگ غالب نظر نہیں آتا۔ حال وقال کی برابر آمیزش معلوم ہوتی ہے۔اور نظر وفکر میں یکسانیت دکھائی دیتی ہے۔کسی وقت بریلویت اور دیوبندیت دونوں برابر دکھائی دیتی ہیں۔اور کسی وقت دونوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ کیوں؟صرف مقصد بلند ارفع اعلیٰ کے واضح کرنے کے لئے۔اور وہ ہے توحید مطلقہ..... جس کی بنیاد پر بریلویت پیدا ہوتی ہے اور جس کے سہارے تصوف کا کامل ڈھانچہ قائم ہوتا ہے۔میری

Marfat.com

تحریرات کا نچوڑ ایک اور صرف ایک ہے۔ اور وہ ہے فقر و طریقت۔ لیکن اس کی وضاحت کے لئے گاہ چناں گاہ چنیں واضح کرتے ہوئے قارئین کا ذہن اس آخری نقطہ سے رہ جاتا ہے۔ اور اس نکتہ آخری پر نہیں پہنچتا۔ اور وہ کبھی مجھے دیوبندیت سے منسوب کرتا ہے اور کبھی بریلویت سے۔ یہ عدم رسائی حقیقت کا نتیجہ ہے۔ اس میں میری تحریرات کا قصور نہیں۔ بلکہ ذہن کی محدودیت کا قصور ہے۔ لیکن اپنے ذہن کی طرف تو کوئی توجہ نہیں دے سکتا اور نارسائی کا خیال نہیں کرتا۔ الٹا تحریرات پر داغ دے دیا جاتا ہے۔

کئی بار میں اپنے بلند پایہ علمی مصاحبوں سے کہہ دیتا ہوں کہ آپ میرے نقطۂ تحریر تک نہیں پہنچتے۔ حتی کہ بعض وقت حاجی فضل احمد صاحب جیسوں کو بھی یہ کہنے کی نوبت پہنچتی ہے۔

اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ میری تحریرات سے اطمینان حاصل کرنے کے لئے خود غور سے بار بار پڑھا کریں، اور کسی کے کہنے سننے سے بے اعتباری اور سوء ظن اپنے دل میں پیدا نہ کریں۔

یہ وہ گوہر ہیں جو نایاب ہیں۔ اور جو اس کے فضل و کرم سے بعض بے ساختہ قلم پر آجاتے ہیں۔ عمیق مطالعہ اور تفکر کی یہ پیداوار ہیں۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور طریقت فقر پر کامل ایمان ہے۔ ورنہ ان کا باہر آنا محال ہے۔

آپ دیکھتے نہیں کہ سینکڑوں مضامین لکھے جا رہے ہیں اور لکھنے والے بڑے فاضل ہوتے ہیں۔ لیکن تصدیق قلبی نہ ہونے کی وجہ سے بے اثر نظر آتے ہیں۔ اور جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ ایک سوال کا جواب ہوتا ہے۔ جو اہل علم کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً علم کہتا ہے کہ رویت باری تعالیٰ عزاسمہٗ محال ہے۔ لیکن حال کہتا ہے کہ رویت الٰہی ہر آن موجود ہے، جسے معرفت الٰہیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ ہم نے لکھ دیا کہ حقیقت ذات تک پہنچا محال ہے، لیکن ذات کا ایسا مشاہدہ جسے جلوہ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ عارف کے لئے موجود اور مطلوب۔ درخت دور سے کوئی دیکھے تو اس کا تشخص تو ہو جاتا ہے۔ اور ایک تشخص سامنے رہتا ہے۔ لیکن حقیقت تعین ذاتی سے بے خبری رہتی ہے۔

غرض سینکڑوں مسائل حل کر کے رکھ دیئے گئے اور کسی کو علمی دنیا سے اعتراض کا موقعہ نہیں دیا جاتا ہے۔ اور کوئی اہل علم اس کے مقابل آنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ عقلاً تسلیم کرنے

Marfat.com

کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

امید ہے کہ اس مختصر اور طویل عرضداشت کو اپنے فکر و ذہن میں لا کر اپنے خیالات سے مستفید فرمائیں گے۔ اور اطمینان و تسلی مجھے دیں گے۔

اکتوبر کا ''سلسبیل'' دیکھا ہوگا۔ ''گفتنی'' اور ''معجزات کے جنازے'' پڑھے ہوں گے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی بریلوی لکھ سکتا ہے۔ اور کیا یہ وہ بنیاد نہیں جس پر بریلویت قائم ہے۔

آپ کا

ناچیز محمد عمر کان اللہ لہٗ

ایک صاحبزادہ صاحب کے نام

نگاہ بلند ، سخن دلنواز، جاں پُر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

(۶)

محترم و مکرم جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ ورشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خوشی ہوئی کہ نظر پہلے سے بلند ہے اور ارتقائی صورت پکڑ رہی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اپنے ماحول (اپنے گھر اور کالج) کے مختلف تاثرات سے آپ کے اندر وہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے جس کے دور کرنے کے لیے تصوف اور قرآن کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

موجودہ متصوفین کی نظری وسعت دیکھ کر تعلیم یافتہ آدمی جب یہ دیکھتا ہے کہ ان کا مقصود بھی وہی ہے جو ان کا ہے۔ یعنی پیٹ پوجا۔ تو فطرتاً یہ خیال اٹھتا ہے۔ کہ جب یہ کچھ ہے تو پھر اس پندار فقر کی کیا ضرورت؟

آپ نے۔ کئی بار یہ دھرایا کہ لکھنے لکھانے کی کیا ضرورت ہے، بلکہ ایک حقیقت کی ضرورت ہے جس کا اپنا وجود و کیفیت خود نمایاں ہو جس کی آج ضرورت ہے۔ اگر چہ زبانی کچھ عرض کیا گیا، لیکن وہ ایک ہنگامی صورت ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ نہیں کیا گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ میری تحریرات اسی غرض سے لکھی جا رہی ہیں۔ اور یہ ایک تنقید تصوف پر ہے۔ تا کہ عوام و خواص کو جو یہ خیال کئے بیٹھے ہیں کہ تصوف یہی کچھ ہے، جو ہم دیکھ رہے ہیں یا جو

Marfat.com

کچھ پیش کیا ہے وہ اصل حقیقت دیکھیں جو سلف کا تصوف تھا۔

بلاشک جب تصوف کا مطمح گر گیا تو اس کی نیت بھی گر گئی۔ مسلمان مسلمان نہ رہا۔ اس کو دیکھ کر اکثر اقوام اسلام سے بیزار ہو رہی ہیں۔ اگر وہ اصل اسلام کا مطالعہ کریں تو ان کا یہ تنفر دور ہو جائے۔

اس کے علاوہ فطرتی پیاس نہیں۔ اگر کسی کو ہو تو وہ مردہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ حاجی سلطان عرف سلطی ایک جاہل اکھڑ چور تھا۔ لیکن جب پیاس پیدا ہوئی تو اس پیاس نے اسے مجبور کیا کہ آپ کے بھائی صاحب کی بیعت کرے حالانکہ وہ خود متلاشی ہیں۔ لیکن قدرت خدا کہ وہ اس راہ پر بہت کچھ دور نکل گئے۔ کم وبیش وہ اب تصوف کے کسی حالت میں منکر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے کامل یقین کی وجہ سے عوام وخواص ان کی رہبری قبول کر رہے ہیں اور وہ ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کے تابع چل رہے ہیں۔

آپ غور فرمائیں کہ اس کا راستہ کس نے صاف کیا؟ صاحبزادہ صاحب نے یا خود مولیٰ کریم نے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

غرض یہ قدرت الٰہی کا تماشا ہے کہ ہر طالب کا راستہ خود کھول دیتے ہیں اور اس راستے پر اسے چلاتے ہیں خواہ راستہ ہدایت کا ہو یا ضلالت کا۔ اس کا کام بے سہارے کو سہارا دینا ہے اور ہر داعی کو جواب دینا۔

آپ جس ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں، وہاں تو خدا تعالیٰ کا گزر بھی مشکل۔ چہ جائیکہ تصوف کے موجودہ گراں، بدنما وجود کا کوئی اثر قبول ہو۔

پھر جس حلقہ تصوف میں آپ نے آنکھ کھولی، وہ گرتا تصوف تھا۔ جس کے رسم رسوم تو تھے، لیکن حقیقی رہنمائی گم ہو چکی تھی۔ ایک عام آدمی کے لیے اب بھی جاذب ہے اور اس کے وہ منافع حاصل ہو رہے ہیں جو سرچشمہ تصوف سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن اس درجہ پر نہیں جس درجہ ہونے چاہیے تھے۔ لیکن بقدر ضرورت یا بقدر حوصلۂ عوام۔ سب کچھ ہو رہا ہے

آب کم جو، تشنگی آور بدست
تا ترا آب آید از بالا پست

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیاس نے زمزم پہاڑوں کے اندر پیدا کر دیا۔ موسیٰ اس پیاس کے بجھانے کے لیے سفر پر چل دیئے۔ (نامکمل)

Marfat.com

مدیرانِ جرائد کے نام

(۷)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے نام

عزیز محترم جناب صاحبزادہ صاحب زادرشدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ارشاد نامہ پہنچا۔ کیا عرض کروں۔ مدت ہوئی منقار زیرِ پَر ہے۔ اب کچھ لکھا نہیں جاسکتا۔ کتنی بار ''اپنی آرزو'' کا خاکہ لکھا لکھوایا، لیکن پسند نہ آیا۔ اب سہ بارہ لکھ کر ارسال کر رہا ہوں۔ معلوم نہیں کہ آپ کے رسالہ کے مزاج کے موافق بیٹھتا ہے یا نہیں۔

حضرت قبلہ سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہلے عرض کر چکا ہوں اور اب آپ کی خدمت میں۔ کہ اگر آپ صرف یہ خدمت طریقت سرانجام دے سکیں تو میرے خیال میں اپنی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ تسلیم ہوگا۔

اُمید ہے کہ میری درخواست پر آپ کامل توجہ فرمائیں گے تا کہ میں اپنی زندگی میں یہ گلدستہ حیاتِ جاوید دیکھ کر گزروں۔ زیادہ دعا

محمد عمر
بیربل شریف

(۸)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدیر نور اسلام کے نام

مکرمی جناب صاحبزادہ صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

رسالہ ماہ جون رجسٹری شدہ پہنچا۔ شکر گزار ہوں کہ آپ نے بطور ہدیہ چند نسخے ارسال فرمادیئے۔

(۱) سب سے پہلے گزارش ہے کہ ترتیب نو کو ابھی تک شروع نہیں کیا گیا۔ یہی کچھ ہوگا۔ لیکن عنوانات کے آجانے سے رسالہ کا رنگ بدل جائے گا۔ اور ایک مستقل ترتیب ہوگی۔ اب ہر رسالہ میں ایک نیا جوڑ ہوتا ہے۔ گو وہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن بے ترتیب۔

Marfat.com

(۲) حضرت قبلہ میاں صاحب ثانی لاثانی سلمہ ربہ کی صحت وخیریت کی خبر پہلے تو آ گئی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سروں پر ہمیشہ کے لئے سرسبز رکھے۔

(۹)

عزیز محترم جناب صاحبزادہ صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عرس شریف سے واپسی پر عرس وفات شریف کی وجہ سے مصروف رہا۔ پھر ۲۱۔۲۲ ربیع الاول کو لِلّٰہ شریف کے عرس پر جانا ہوا اور بعض مصروفیات کی وجہ سے ۴ نومبر کو گھر پہنچا۔ رسالہ جات کے بنڈل کا شکریہ۔ پہلے بھی بعض احباب کو ہدیۃً پیش کئے۔ آپ کا خط بھی کئی بار مطالعہ کیا۔ جواباً عرض ہے۔

(۱) اگر حضرت قبلہ سلمہ ربہٗ بھی رسالہ کی سرپرستی قبول نہیں فرماتے اور آپ کے خیال مبارک میں بھی اب اس کی ضرورت اور اس کی اہمیت نہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ رسالہ کا بند کر دینا مناسب ہے۔ کیونکہ جماعت کے اندر تو پہلے ہی احساس بہت کم ہے۔ اور میں اور آپ چلا نہیں سکتے۔ پہلے بھی رسالہ کسی اچھے معیار پر شائع نہیں ہو رہا۔ پھر یہ عام مسلک دنیا کے برخلاف ہے۔ یہ تو صرف اپنے حلقہ کے لئے تھا۔ جب حلقۂ ارادت کو احساس نہ ہو، اور معمولی مطلوبہ تعداد بھی قارئین کی مہیا نہ کر سکے تو پھر خاموش رہنا بہتر ہے۔

(۲) میں نے رسالہ کی بابت کچھ تجاویز حاجی فضل احمد صاحب کے سامنے رکھی تھیں کہ اس کو دلچسپ اور مفید تر بنانے کی طرف توجہ دی جائے۔

آپ کا محمد عمر
۲ نومبر ۱۹۵۶

تجاویز برائے رسالہ نور اسلام

۱۔ رسالہ کی ترتیب مضامین ایک ماہ پہلے ہو جانی چاہیے۔
۲۔ حسب ضرورت مضامین پر ادارتی نوٹ ہونا چاہئے تا کہ مضمون کی وضاحت ہو جائے

Marfat.com

۳۔ قلمی معاونین کی اپیل اور توسیع اشاعت کی اپیل رسالہ میں ہو۔

۴۔ پروف دیکھنے کا انتظام الگ ہو۔

۵۔ ہر عنوان کا ذمہ دار الگ ہو جو مفوضہ مضامین کو اکٹھا کرے۔

۶۔ پہلے صفحہ پر فہرست مضامین کا اندراج مع صاحب مضمون ضروری ہے۔

مزید تجاویز

۱۔ حقائق قرآنی کے پس منظر کے آخر میں یہ شعر ہو۔

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

خانقاہی تصوف کا خاکہ صحیفہ قرآنی میں۔ پہلے حصہ کے آخر اور شروع میں سورۂ نور اللہ نور سے پہلے موٹی قلم سے لکھا جائے تا کہ یہ حصہ پہلے حصہ سے الگ نظر آئے۔

۲۔ رسالہ کی توسیع کے لئے اشتہار مختلف رسائل اور اخبارات میں دیا جائے جس کے الفاظ ہیر پھیر سے ایسے ہونے چاہیں۔

۳۔ تصوف کی حقیقت اور اسے بے نقاب دیکھنے اور تمام شکوک وشبہات کی حقیقت پرکھنے کے لئے تحریرات ''صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی'' مطالعہ کرنا چاہے جو صرف ہمارے رسالہ نور اسلام میں چھپتی ہیں۔ غرض مختلف پہلوؤں سے لوگوں کی توجہ مضامین کی طرف دلائی چاہیے تا کہ عوام وخواص میں رغبت پیدا ہو اور توجہ سے لوگ مطالعہ کریں۔
''خدائی رنگ'' پہلی قسط، دوسری قسط، تیسری قسط یہ مکمل جانے والی ہے۔

عنوانات مجوزہ برائے رسالہ نور اسلام

۱۔ گفتنی

۲۔ گلہائے نیاز (نعت)

۳۔ زمزمۂ توحید (توحید کے اشعار)

۴۔ خذ ما صفا ودع ما کدر
ہر مکتب خیال کے چیدہ چیدہ مضامین جو ہمارے مسلک کے موافق ہوں۔

Marfat.com

۵۔ احوال برزخ: مرنے کے بعد کے حالات

۶۔ اعمال واشغال (تعویذات وغیرہ)

۷۔ کچھ نسخے (تجربہ کا اظہار یا دوسرے لوگوں کے مجرب نسخہ جات)

۸۔ دینی بصیرتیں.....مرزائی اور شیعوں کے جواب میں

۹۔ حالات پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۔ پہلا عنوان یہ ہو: ''حقائق تصوف''

(۱۰)

نورِ اسلام کے لیے

انعام

کسی تحریر کے پڑھنے والے کے چہرے پر تحریر کے اثرات نہ آ جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنے والے نے پورے غور وفکر سے تحریر نہیں پڑھی۔

میں اپنی تحریرات کی بابت یہ ہی کچھ دیکھ رہا ہوں، ہر مقالہ کے بعد خیال ہوتا ہے کہ کچھ بعض حضرات تو اس کے بارے اپنا تاثر ظاہر کریں گے لیکن چند بزرگ نفوس کے سوا کسی کی طرف سے کوئی ایک آدھ لفظ بھی نہیں سنا۔

اصل میں میری تحریرات سے پورا حظ وہی اٹھا سکتا ہے جس نے موجودہ دور کا علمی مواد جو تصوف کے برخلاف لکھا گیا ہے، پڑھا ہو۔ یا پھر وہ حکیمانہ طبیعت جس کا فطری میلان تصوف وفقر کی طرف ہو، اور حالی طور پر کچھ اس راہ میں دسترس رکھتا ہو۔ الغرض موافق یا غیر موافق کی صورت میں تحریرات کا لطف اٹھا سکتا ہو۔ لیکن افسوس کہ ناظرین رسالہ نور اسلام کسی اور الجھن میں پھنسے نظر آنے کی وجہ سے پوری توجہ میری تحریرات پر نہیں دے سکتے۔ اس لئے ناظرین کو پورے غور وفکر کے ساتھ پڑھانے کے لئے اب میں انعامی سلسلہ جاری کرنا چاہتا ہوں۔

گزشتہ شمارہ میں میری ایک تحریر بعنوان ''احساس'' آپ کی نظر سے گزری اس کے اندر کئی ایسی باتیں لکھی گئی ہیں۔ جن کی طرف ذہن بہت کم گئے ہوں گے۔ اس لئے اس پر اشارات، نتائج اور لاینحل امور کے حل کے اچھے واضح کرنے والے کو ایک سال کے لئے رسالہ نور اسلام مفت دلانے یا پانچ روپیہ نقد انعام کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور وہ نقد وتنقید شائع بھی ہوگی۔

Marfat.com

امید ہے کہ ناظرین کرام طبع آزمائی فرما کر داد وانعام حاصل کریں گے۔

آپ کا.....محمد عمر

(۱۱)

باباذہین شاہ تاجی مدیر ''تاج'' کراچی کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے محترم ومکرم جناب باباصاحب زادہ اللہ ارشادات العالیہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب!

علمی طبقہ جو کچھ مرحوم فقر وتصوف کے گور وکفن سے کر رہا ہے اس سے یہ ناچیز عرصۂ دراز سے متاثر ہو رہا ہے جس پر باوجود کم بضاعتی اور محدود معلومات کے گاہ گاہ کچھ لکھتا رہا۔ لیکن کھلے میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہی مواقع میسر آئے۔

ڈیڑھ سال کے عرصہ سے میری عقیدت گاہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ایک ماہنامہ ''نور اسلام'' شائع ہونا شروع ہوا۔ جس میں میری تحریرات کو بھی شائع ہونے کا موقع ملا۔ لیکن یہ رسالہ کم علم اور سادہ مزاج لوگوں تک محدود ہے۔

گزشتہ سال سے آپ کا ماہنامہ تاج بھی آپ کی بلند ہمت اور بلند خیال اور وسیع معلومات سے بھرپور ہو کر شائع ہو کر ہمارے دلوں کی مرہم ثابت ہو رہا ہے۔ الحمدللہ!

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

یعنی ایک بہت پرانی خواہش اور آرزو پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی بلند ہمت اور بلند فرماوے۔ اور ''تاج'' کو مملکت پاکستان کا تاج بنائے۔ بفضلہٖ ایک ایک لفظ اور ایک فقرہ معترضین کے لئے مسکت جواب یا سم قاتل اور اپنوں کے لئے آب حیات ثابت ہو رہا ہے۔ کئی شمارے سلبی پہلو پر آئے۔ اب اثباتی اشارات میرے دل کے اندر زیادہ بیٹھ رہے ہیں۔ خصوصاً ''توحید'' کو بڑے دلربا انداز سے لکھا گیا۔

چند میرے مضامین بھی آپ سے ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً میں نے بھی اپنے مقالہ ''قرآنی

Marfat.com

حقائق کو اپنانے کا نام تصوف ہے'' کے ایک ذیلی مضمون ''طریقت کی حقیقت'' میں توحید پر کچھ لکھا ہے۔ لیکن دونوں کا طرز الگ الگ۔ آپ کا علمی پہلو زیادہ ہے اور میرا مثالی پہلو نمایاں ہے۔

ایسے ہی ''خودیٔ اقبال'' پر تاج میں ایک مضمون شائع ہوا تھا لیکن سراسر علمی۔ بعض لوگوں نے غالباً سمجھا بھی نہ ہوگا۔ اس ضمن میں میرا ایک مقالہ ''میرے تاثرات کی ایک جھلک'' میں خودی کو فقر کے لباس میں دکھایا گیا۔

تازہ شمارہ ''نور اسلام'' میں مقالہ ''قرآنی حقائق کو اپنانے کا نام تصوف ہے'' شائع ہوا ہے۔ یہ اصل مقالہ کا ایک حصہ ہے۔ اور ایک انتخابی مضمون ''نقد تصوف پر ایک نظر'' رسالہ نور اسلام جون و جولائی ۵۷ اور ایک دیرینہ خط ''صراط مستقیم'' (جو کسی وقت بصورت پمفلٹ شائع کیا گیا تھا) اور انقلاب الحقیقت کا پہلا حصہ اپنے خیالات کے تعارف کے لئے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

آپ اگر میری تحریر کو پسند کریں گے تو مجھے آپ کے رسالہ میں شائع ہونے سے خوشی ہوگی۔ کیونکہ ایک ذہین طبقہ کے سامنے میرے خیالات اس طریقے سے پیش ہو جائیں گے۔

(۱۲)

حاجی فضل احمد صاحب مدیر سلسبیل کے نام

عزیزانم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے سہ ماہی رسالہ سلسبیل نکالنے کا کلی فیصلہ کر دیا۔ الحمد لله على ذالك

اگرچہ تصوف اپنی روشنی توحید کے سوا کوئی دُوسری روشنی نہیں چاہتا۔ لیکن آج بڑا ذریعۂ اشاعت پریس اور طباعت ہے۔ اس کے سوا افکار کا پھیلنا بڑا مشکل ہے۔

توحید خود پھلتی پھولتی ہے۔ لیکن توحید کی آبیاری تحریری صورت میں ضروری ہے۔ یہ بیشک مشہور ہے۔ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ''تاہم''

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کیں دولت از گفتار خیزد

فطرتی میلان رکھنے والے خود پیاسے، خود آبحیات کیلئے جنگل بیلے اور رات کی تاریکی

Marfat.com

جھیلتے ہیں لیکن وہ بہت کم۔ اس لئے ضرورت ہے کہ موجود وقت آبحیات کے چند قطرے ہی کیوں نہ ہوں۔ کسی کے لب خشک تک پہنچائے جاویں۔ دینی رسالے بہت ہیں اور لکھنے والے بھی بہت۔ لیکن پڑھنے اور سمجھنے والے بھی کم اور پڑھنے والے بہت کم۔ اس لیے جس اخلاص سے یہ کام شروع کیا جارہا ہے۔ خدا کرے یہ اخلاص جب تک رسالہ جاری رہے ہم میں قائم رہے اور کوئی دُنیاوی لالچ یا کوئی تعصب مجازی آڑ نہ آئے۔ یہ دونوں چیزیں ہمارے رسالے کے مفاد کے خلاف ہیں۔

ہمارا مقصد نہایت ارفع واعلیٰ ہے۔ اس لیے ہمیں بلند اور اعلیٰ طریقہ پر نہایت وسیع النظری سے چلنا چاہیئے اور وہ کچھ پیش کرنا چاہیئے جو محبت و اخلاص سے بھرپور ہو۔ رسمی تصوف۔ ایک قید ہو چکا ہے اور اس قید میں ایک دُنیا قید ہے۔ علمی دُنیا کا لگ تصوف ہے اور مادہ پرستوں کا ایک الگ فقر ہے۔ ہمیں وہ فقر پسند ہے جو کتاب وسنت کے اندر انوار الٰہیہ کے ساتھ چمکتا ہو اور اس کے دیکھنے سے دل کو سکون اور خلق اللہ کے ساتھ محبت پیدا ہو اور نفرت و اختلاف دُور ہو۔ ہمارا صراطِ مستقیم ایک ہے اور وہ ہے۔

اِنَّ رَبّـِي وَرَبُّـكُمْ فَاعْبُدُوْ هُ ط هٰـذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْم ط قُـلْ اِنَّ صَلوتِیْ وَ نُسُـكِیْ وَمَـحْيَـایَ وَمَـمَـاتِیْ لِـلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْکَ لَه' وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَااَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ط

اخیر میں بارگاہِ الٰہی سے دست بدعا ہوں کہ الہ العالمین ہمارے اس مُبارک ارادے کو عملاً کامیاب فرمادے۔ آمین ثم آمین!

(۱۳)

صوفی محمد اقبال صاحب کے نام

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!

عزیز ریاض احمد صاحب کا خط پہنچا۔ واقعی قابل افسوس ہے کہ محمود صاحب کی طرف سے ہمیشہ لیٹ ہوتی ہے۔ آپ خود مولانا فضل احمد صاحب سے ملیں۔ میں بھی خط کل لکھ دوں گا۔

Marfat.com

ا۔ کاتب کے بغیر چارہ نہیں۔ ہمیں ایسے کاتب کی مستقل ضرورت ہے جو ہمارے حروف شکستہ بھی خود پڑھ سکے اور نقل کی تکلیف نہ رہے۔ پہلے ضرور اسے تکلیف ہوگی۔ پھر وہ عادی ہو جائے گا۔ اور وہ بھی صرف میرا خط ایسا ہے، ورنہ باقی اصحاب کے خط نہایت صاف ہوتے ہیں اور پڑھنے آسان۔ خصوصاً حاجی صاحب اور آپ کا۔ وہ بلا تردد پڑھے جاتے ہیں۔

عرس شریف شرقپور شریف جولائی میں آ رہا ہے۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح حیات مختصر اور جامع شائع ہونے چاہیے۔ گزشتہ سال اخبار میں بھی عرس کے موقعہ پر آپ کی سوانح مبارکہ شائع ہوئی تھی۔

اگر یہ نہ ہو سکے تو کچھ اور جس سے دل تسکین پائیں۔ مثلاً بعض حالات۔

ایک اہم ضرورت کے عنوان سے آپ کی سوانح طیبہ کامل کی ضرورت کی طرف بھی توجہ دلانی ضروری ہے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیار پر موجودہ حال وقال کے مطابق لکھائی جانی ضروری ہے۔ جس کے لئے مناسب انعام پانصد روپیہ تک ادارہ دے گا۔ اور شائع کرے گا۔ خود مصنف شائع کرنا چاہے تو انعام مفت پیش ہوگا۔

مجھے کئی پریشانیاں گھیرے ہوئے ہیں۔ ورنہ گفتنی لکھنے کا خیال تھا اور اس کے اندر یہ کچھ لپیٹ دیا جاتا۔ اب بھی موقعہ پرسوں تک نکل آیا تو چند صفحے لکھ دوں گا۔

گزشتہ شمارہ کی حالت عام اچھی ہے۔ خدا کرے دن بدن قدم ترقی پر ہو۔ مبلغ بیس روپیہ میاں کریم بخش صاحب وکیل کے پہنچے، جو کل روانہ ہوں گے۔

آپ کا محمد عمر

(۱۴)

برادرانِ طریقت زادرشدہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آج مورخہ ۱۶ اگست ۶۵ء کو ادارۂ تصوف کا ایک اجلاس غیر رسمی کھوڑہ میں بموجودگی ممبران ذیل ہوا۔

ا۔ چوہدری محمد صدیق صاحب ۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۳۔ حاجی فضل احمد صاحب
۴۔ حبیب الرحمٰن صاحب ۵۔ مولوی محمد معصوم صاحب وغیرہ وغیرہ ہوا۔

Marfat.com

جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمہوری نظام کی جگہ صدارتی نظام کے طریقہ پر ادارہ کو چلایا جائے۔ جیسے ۲۳ فروری ۶۵ء کے اجلاس میں بھی اس کی ضرورت خیال کی گئی تھی۔

اور متفقہ طور پر میری نیابت کے لئے حاجی فضل احمد صاحب کا انتخاب ہوا۔ وہ مجھ سے براہ راست ہدایات حاصل کرتے رہیں گے۔ اور انتظامیہ بدستورِ سابق ممد و معاون اور مشیر رہے گی۔

امید ہے کہ میرے دوست اس تبدیلی کو اصلاحاً دلی طور پر منظور کر کے ادارہ کو پہلے سے زیادہ اپنے تعاون کا ثبوت دیں گے اور ضرورت پر مجھے بھی اپنے مشوروں سے مطلع کرتے رہیں گے۔

والدعا

آپ کا دعا گو

محمد عمر کان اللہ لہٗ

۱۶ اگست ۱۹۶۵ کھوڑہ تحصیل خوشاب

(۱۵)

چوہدری محمد صدیق صاحب کے نام

عزیز چوہدری صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آج اقبال صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ مسودے ترتیب پا کر کاتب کے پاس چلے گئے۔ یا مولوی صاحب کے حوالہ ہو گئے۔

موجودہ شمارے کے لئے اداریہ ''گفتنی'' کے اندر شکایت اور مسلک لکھا گیا۔ اس کے علاوہ شرقپور شریف کی بابت محکمہ اوقاف کو متوجہ ہونے کے لئے وقف کے عنوان سے لکھا گیا۔ ''بے ادبی اور گستاخی کے نمونے'' آج تیار ہو گئے۔ اول الذکر دونوں عنوان تو اسی شمارہ میں ہونے ضروری ہیں۔ پہلے کا تو خاص ذکر ہے۔ اور دوسرے کے لئے یہ وجہ ہے کہ عرس شریف آ رہا ہے اور عرس پر ہمیں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہئے۔ اقبال صاحب کو نقل کے لئے کل دستی بھیج دیئے گئے۔ آج ان کو لکھوں گا۔ جلد آپ تک پہنچ جائیں۔

Marfat.com

ہدایات

۱۔ وقت پر سلسبیل کو شائع کرنے کی ہمت کی جائے۔

۲۔ کتابت وطباعت کی طرف خاص توجہ ہو۔

۳۔ حجم کے لئے کوئی مجبوری نہیں۔

۴۔ ''گفتنی'' کا موقعہ نکالا جائے۔اور کچھ اختصار کرلیا جائے۔

۵۔ وقف کے لئے گنجائش نہ ہوتو پھر سہی۔لیکن عنوان پر غور کیا جائے۔یہی رہے یا شر قپور کردیا جائے۔

۶۔ ''ایک حدیث پاک اور اس کا مفہوم'' بلند عنوان ہے۔لیکن اس کے اوپر یا نیچے ایک دوسرا عنوان ''شان غفاری'' سے زینت دی جائے۔

۷۔ ٹائٹل کا پچھلا ورق خالی نہیں رہنا چاہئے۔ ہمیشہ، مذہب۔زندگی۔نہایت خوبصورت چوکھٹہ میں شائع ہونا چاہئے۔

اس شمارہ پر یہ بھی یا کچھ اور لکھنا چاہئے۔

برادران طریقت کی خدمت میں التماس ہے کہ تحریرات کامل غور سے پڑھی جائیں۔ ہم مسلک طریقت اپنے پیر ومرشد حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر پورے عمل پیرا ہونے پر عزم بالجزم رکھتے ہیں، اور اسی کی اشاعت کے لئے ادارہ تصوف قائم کیا گیا۔اور اسی مقصد کی اشاعت کے لئے سلسبیل کا اجرا عمل میں ایا۔انشاء اللہ ظاہری صورت سے بلند ہوکر جب آپ غور سے باطنی صورت پر نظر کریں گے تو آپ کو اپنا مسلک سامنے آجائے گا۔ (ادارہ)

باقی خیرت! چوہدری محمد افضل صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

آپ کا..... محمد عمر

۱۹ مئی ۱۹۶۳

(۱۶)

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی

جناب عالی

گزارش ہے۔کہ موضع بیربل، کوٹ، چاچڑ اور کوٹ بھائی خان، جھاوریاں اور شاہ پور صدر سے اتنے فاصلے پر ہیں۔کہ یہاں کے رہنے والے جھاوریاں یا شاہ پور

Marfat.com

سے سوار ہو کر وقت پر سرگودھا اپنی تاریخوں پر پہنچ نہیں سکتے ایسے ہی واپسی پر بھی ان کو شام شاہ پور یا جھاوریاں ہو جاتی ہے اور بیربل، کوٹ اور چاچڑ میں کوئی ٹانکہ وغیرہ بھی نہیں چلتے اس لیے ایک روٹ بیربل، کوٹ براستہ کوٹ بھائی خان، جھاوریاں سرگودھا منظور فرمایا جائے۔

نوٹ: بیربل شریف کی خانقاہ پر اکثر لوگ روزانہ باہر کے دور دراز مقامات سے آتے ہیں ان کو بھی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے بھی سرگودھا بیربل کے لیے ایک روٹ کا انتظام ضروری ہے۔

اوقات گرما

(۱) روانگی از بیربل شریف 5-30
وقت رسید سرگودھا 7-00
(۲) سرگودھا سے روانگی 5-30
رسید بیربل 7-00

اوقات سرما

روانگی از بہربل 6-45
روانگی از سرگودھا 4-00

آپ کا مخلص
خادم دین وملت
محمد عمر

(۱۷)

مخدوم سجاد حسین قریشی کے نام
مکرمی قریشی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مزاج گرامی!

آج زکریا جنوری ۶۲ کسی دوست نے میری کتاب ''طریقت کی حقیقت'' پر تبصرہ آپ

Marfat.com

کا دکھانے کے لیے بھیج دیا۔

تبصرہ میں صرف ایک لفظ ہی ''معیاری'' کافی ہے۔ لیکن موجودہ وقت میں جب تصوف کے نام سے بدکتے ہیں اور آپ کے پرچہ میں تبصرۂ کتب ایک مستقل عنوان ہے تو مجھے افسوس ہوا کہ تصوف والے بھی جب کتب تصوف پر اتنا ہی تبصرہ کریں کہ ایک ہی لفظ کافی ہے تو پھر پڑھنے والوں کو کیا اشتیاق کتاب کا پیدا ہوگا۔ پھر اس انداز سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کتاب کو پوری توجہ سے نہیں پڑھا۔ پڑھا بھی کیسے جاتا جب اشاعت ڈھیروں روزانہ کتابیں نکلتی ہوں۔

صوفیانہ رسالے ماہنامے بہت شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن تمام کا مطالعہ کیا جائے تو ''پدرم سلطان بود'' کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ تصوف کے افکار عالیہ اور حقائق الٰہیہ اور تجلیات ذاتیہ کا ایک حرف نظر نہیں آتا، اور نہ ہی تصوف کے مشکلات اور ان کے حل سامنے آتے ہیں۔ اور نہ جو اعتراضات وشکوک پیدا کئے جا رہے ہیں ان کے دور کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

میری تحریرات کی بنیاد حقائق تصوف کو پیش کرنا ہے اور بس۔ زیر نظر تبصرہ اس کی ایک کڑی ہے۔ اصل مقالہ کا نام ''حقائق قرآنی کو اپنانے کا نام تصوف ہے'' جس کے دو حصے پہلے شائع ہوئے۔ حصہ اول نظریہ حیات قرآنی، حصہ دوئم 'خانقاہیت' اب یہ تیسرا حصہ 'طریقت کی حقیقت' ہے۔ اس پر آپ جتنا لکھتے کم ہوتا۔ کیونکہ یہ وہ کچھ پیش کرتی ہے جس سے موجودہ علمی دور کے شکوک رفع کئے گئے، اور اصل حقیقت طریقت واضح کی گئی۔

اگرچہ تبصرہ شائع ہو گیا لیکن میں امید کرتا ہوں کہ آنجناب خود یا کسی دوسرے صاحب طریقت اہل علم کو پیشکش کی جائے کہ وہ غور سے پڑھیں اور پھر اپنے تأثرات لکھیں۔ شائع کریں یا نہ کریں۔ لیکن مجھے ان کے دیکھنے کا بڑا شوق ہوگا۔

زیادہ اس تکلیف کی معافی کا خواستگار

محمد عمر

Marfat.com

(۱۸)

وحید احمد مسعود صاحب کے نام

عزیز مکرم زادہ رشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!!

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ کسی دھن میں ہیں۔ لیکن اپنا علم بہت کم ہے اس لیے جواب نہ دے سکا۔ کئی بار آپ کا خط مطالعہ کیا۔ جو خیال آیا پیش کر رہا ہوں۔

(۱) ہماری خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ ہے، صابریہ نہیں۔

(۲) جیسے لکھا گیا، مطالعہ کم ہے، اور عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا صحیح مطلب اس وقت عرض کیا جا سکتا ہے، جبکہ سیاق وسباق معلوم ہو۔ لیکن میرے خیال میں آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تفرید کو تجمیع میں لا رہا ہوں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سراسر تفرید تھے، تجمیع نہ تھی۔ آپ کا یہ کہنا کہ پھر فرق کیا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل پر خواہ کتنے پردے ڈالے جائیں یا کتنے پیوند کئے جائیں، اصل کسی صورت گم نہیں ہوتا۔ مثلاً کھٹے پر میٹھا کا پیوند کیا جائے تو بہر صورت کھٹے کا اثر رہے گا آپ دیکھتے ہیں کہ صابری تفرید باوجود تجمیع کے نظامی تجمیع سے ہر صورت اور ہر حال الگ ہے۔ جیسے نوعی صورت کے اندر شخصی صورت الگ الگ نظر آتی ہے۔ بعینہٖ یہی حال ہے۔ بلکہ ایک شیخ کے مریدوں کے تشخصات حالی بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔

ورنہ حضرت فرید ایک تھے۔ ایک ہی حال جب دو شخصیتوں میں آیا، تو اپنے اپنے ظروف کی وجہ سے اہل حال فرید میں شخصی حال سرائیت کر گیا۔ اس لیے دونوں سلسلے جب تک موجود رہیں گے، دونوں کی نسبتیں الگ الگ ذوق کی حامل ہوں گی۔

(۳) خلافت ناموں کے حاصل کرنے سے اگرچہ اجازت سلسلہ ہو جاتی ہے کیونکہ استعداد معرفت خاصہ ہو چکی ہوتی ہے، لیکن نسبت وہی غالب رہے گی جو اصل میں قائم ہوئی تھی۔ دوسرے رنگ ہلکے رہیں گے۔

(۴) وحدت وجود اور شہود دونوں حال ہیں، اصل نہیں۔ کوئی نبی، کوئی مرسل اس کا قائل

Marfat.com

نہیں۔ نہ ہی نبوت ورسالت میں اس کی گنجائش۔ وحدت وجود کا نظریہ، عقل اور ناقص مشاہدہ سے پیدا ہوا۔ اور وحدت شہود ردعمل ہے اور بس۔

''ماہنامہ تاج کراچی'' میں میرا ایک مقالہ اسی سلسلے میں شائع ہوا ہے۔

خلاصہ۔ جو ذات کو بلاواسطہ پا سکتا ہے، وہ وحدت وجود کی طرف نہیں آتا۔ لیکن جو ذات کو صفات کے بغیر نہ دیکھ سکے، اسے ہر صورت وحدت وجود کا قائل ہونا پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ شیخ سے تبرکاً نسبت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے حال میں تبدیل ہونا ضروری نہیں۔ ہاں شیخ کامل نسبت کی وجہ سے پہلی نسبت پر غالب ہو جائے گا۔ اگر شیخ کی نسبت وحدت الوجود کی غالب ہے تو خلافت حاصل کرنے والے پر خود حال وحدۃ وارد ہو جائے گا۔ اور اگر وحدۃ کا قائل خلافت شہود حاصل کرنے والے کے سامنے ہوگا، تو وحدۃ الوجود کی نسبت خود بخود کمزور ہو جائے گی یعنی وہ حال نہ رہے گا۔ یہ میرے خیال میں ہے۔ واللہ اعلم عنداللہ۔

آپ ایسے خیالات سے بلند ہو کر حالات لکھیں۔ زیادہ تنقید کی ضرورت نہیں۔ طریقت تنقید برداشت نہیں کرتی۔ یہاں تو سراسر عقیدت ہی کام آتی ہے۔

آپ کا

محمد عمر

(دستخط قبلہ حضرت اقدس مدظلہ العالی)

نوٹ: وحید احمد مسعود صاحب کا یہ خط آخر میں
ضمیمہ جات کے اندر موجود ہے۔

Marfat.com

(۱۸)

ناظم اوقاف کے نام

چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی خدمت میں التماس

ہے کہ:۔

یہ عرض کر دینا غیر مناسب نہیں کہ براہِ مہربانی فِقہ حنفی باب الوقف کی شرائط کے ماتحت محکمۂ اوقاف اپنے اختیارات استعمال فرمائے جس سے عوام وخواص کی خوشنودی کا سبب بنے۔

وقف کے لیے شرط ہے کہ اسے وقف کیا جائے۔ کوئی وقف باقاعدہ وقف کرنے کے بغیر وقف قرار نہیں پاتا۔ پھر وقف کی غرض یا اغراض متعین ہونے بھی لازمی قرار دیئے گئے جن پر وقف کی آمدنی خرچ کی جائے۔

بعض خانقاہوں کے اوقاف ہیں اور ان کے اغراض بھی معین ہیں۔ ان کو اُصولاً اس وقت تک تحویل میں لینا احسن نہیں جب تک اوقاف کے اغراض پورے ہو رہے ہوں۔ آمدنی مصارفِ مفید پر خرچ ہوتی ہو اور مقصد وقف قائم رہے۔ لیکن جب وقف کے مصارف غیر معین مقصد پر ہوتے ہوں تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ وقف کو اپنی تحویل میں لے کر حسبِ مقصد اس کی آمدنی خرچ کرے اور کرائے۔

اسی احساس نے محکمۂ اوقاف قائم کیا جس پر عوام وخواص خوش ہیں۔ لیکن زندہ خانقاہوں کو جن کے مصارف عین صاحبِ قبر کو زندہ رکھے ہوئے تھے۔ ان کو اپنے قبضہ میں لانا صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ اس سے خانقاہوں کی یک جہتی اور ان کے مسلک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ہمارے نزدیک زندہ خانقاہیں وہ ہیں جن بزرگوں کی اولادیں اور جن کے سجادہ نشین صاحبِ قبر کی نسبت قائم رکھے ہوتے ہیں اور جن کے ساتھ متوسلین صاحبِ قبر کی عقیدتمندی موجود ہوتی ہے اور وہ پیرانِ طریقت کی طرح بیعت لیتے ہیں اور عوام وخواص ان سے بیعت طریقت کرتے ہیں۔ مثلاً سیال شریف۔ گولڑہ شریف۔ جلال پور شریف۔ شرقپور شریف وغیرہ کہ ان کے سجادہ نشین اپنے بزرگ کے سجادہ نشین ہونے کے علاوہ طریقت کو صاحب قبر کے نمونہ پر چلا رہے ہیں اور خود بھی صاحبِ قبر کے معمولات پر قائم ہیں اور خلق اللہ کی ہدایت کا باعث ہیں اور خانقاہ کے متوسلین ان

Marfat.com

سے عقیدت کُلّیہ رکھتے ہیں اور اپنے سجادہ نشین کو نائبِ حضرت خیال کرتے ہیں، اور منظّم مرکز اور سجادہ نشین تصور کرتے ہیں۔ ایسی خانقاہوں کو حکومت کا اپنی تحویل میں لانا خانقاہ کی بربادی کا باعث ہوگا اور ہو رہا ہے۔ کیونکہ حکومت کے منتظمین سے متوسلین کو اتنی گہری نسبت اور تعلق نہیں ہوسکتا۔ یہ سلسلہ عقیدتمندی کا ہے۔ جب کسی سے عقیدت نہ ہو تو یہ سلسلہ کیسے چل سکتا ہے؟ حکومت آمدنی سے جب ولی اللہ کے مشن کو قائم نہ رکھ سکے۔ اگرچہ دیگر مفید تر ضروریاتِ عامہ پر بھی خرچ کرے۔ مثلاً مدرسے بناہ اور شفاخانے کھولے۔ لیکن متوسلین ارادت کا دل کبھی ٹھنڈا نہ ہوگا۔ وہ صرف اپنے مشن اور مقصد طریقت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں جس کے لیے عقیدتمند ہوئے تھے۔

پھر جس طرح ایک سجادہ نشین ایک متوسّل کی تسلی اور دلجوئی کرسکتا ہے۔ ایک ملازمِ محکمہ کیسے کرسکتا ہے۔ بعض خانقاہیں ایسی ہیں جہاں وقف اور واقف کے تمام اغراض بدستور پورے ہوتے چلے آرہے ہیں لیکن بعض خانقاہوں میں ایسا نہیں اور متولی جائز وارث بھی نہیں۔ اس سے خاص کوئی عقیدت نہیں اور اُسے دینی پیشوا خیال نہیں کیا جاتا۔ ہر زائر کو صرف صاحبِ قبر کے ساتھ عقیدت ہے اور بس۔ وہ آیا۔ سلام کیا۔ کچھ صندوقچہ میں ڈال کر چل دیا۔ میلوں میں آپ دیکھتے نہیں کہ زائرین فاتحہ تک پڑھنا نہیں جانتے اور صندوقچہ میں روپے پیسے ڈالتے جاتے ہیں۔ ایسی خانقاہیں روپیہ کے ضیاع کا باعث ہیں نہ دین پر ان کا روپیہ خرچ ہوتا ہے، نہ رفاہِ عامہ پر۔ ایسی خانقاہوں کو حکومت کا اپنی تحویل میں لینا از بس ضروری امر ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ خانقاہ گولڑوی کو متوسلین کی ''طلب حق'' پر اسے واگزار کر دیا گیا۔ لیکن جب تک حکومت کی تحویل رہی، یہ دیکھا گیا ہوگا کہ نذرانے حضرت سجادہ نشین پر ہی نثار ہوتے رہے۔

خانقاہ شرقپور شریف

حضرت شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا دربار جب سے حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے کچھ پُر رونق عُرس نہیں رہا اور نہ ہی متوسلین کو اس سے خوشی ہوئی ہے کیونکہ خانقاہ شرقپور شریف ایک زندہ خانقاہ ہے۔ حضرت کے بھائی کی اولاد بطور سجادہ نشین موجود ہے ارعوام وخواص کو اپنے سجادہ نشین سے محبت وعقیدت ہے۔ حالات کے مطابق انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ درس جس کی بنیاد حضرت ثانی

Marfat.com

صاحب نوراللہ مرقدہٗ نے رکھی تھی۔ جس کے اندر علماء و فضلاء پیدا ہو رہے ہیں اور اپنے مسلک صوفیت کے مبلغ اور دینی علوم کے ماہر برابر بڑھ رہے ہیں اور اخراجات کثیرہ سے مدرسہ برابر چل رہا ہے۔

عرس مبارک کے موقع پر جس انداز و طریقہ سے زائرین کو کھانا کھلایا جاتا تھا اور جس کثرت سے کھانا تیار ہوتا تھا۔ اس کی مثال کسی خانقاہ میں نہیں ملتی۔

پھر ہماری ایک زندہ خانقاہ ہونے کی صورت میں روزانہ سینکڑوں زائرین کی طواف گاہ ہے۔ ہر زائر کیلئے قیام و طعام کا انتظام بدستور سجادہ نشین کی طرف سے ہو رہا ہے۔ یہ انتظام کی صورت حکومت اپنے ذمہ نہیں لے سکتی۔ اگر مجبوراً لے بھی تو اس کا نبھاؤ بڑا مشکل ہے۔ ہم متوسلین درگاہ سال میں کئی بار حاضر ہوتے ہیں اور ایک ایک حاضری میں کئی کئی دن قیام رکھتے ہیں اور بعض وقت مہینوں پڑے رہتے ہیں اور اکتسابِ فیض کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں اپنے سجادہ نشین کے سوا ہمارا کون مربّی ہو سکتا ہے اور کس کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر سکتے ہیں اور کس سے اپنی سُنا سکتے ہیں اور ان کی سُن سکتے ہیں۔ حکومت کی تحویل ایسی صورت میں ایک غیر فطرتی طریقہ ہے۔ جس میں محبت کا فقدان ایک لازمی امر ہے۔ یہ عقیدتمندی کے لئے یقیناً ایک بار ہے۔

اس لیے

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ یا تو ہماری خانقاہ کو بالکلیہ آزاد کر دیا جائے اور ہمیں اپنی آزاد خانقاہ کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کیلئے آزاد چھوڑ دیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہم کہاں تک اپنے مشن میں کامیابی پیدا کر سکتے ہیں لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو بہتر ہوگا کہ ایک خاص رقم مقررہ بطور ٹیکس خانقاہ سے سالانہ لے لیا کرے اور اندرونِ خانقاہ میں دخل نہ دے۔ ہم اپنا کام چلائیں گے۔ لیکن یہ رقم بھی ہمارے مقصد، تبلیغ دین پر خرچ کی جائے نہ کسی دوسرے رفاہِ عامہ پر ہمیں شفاخانۂ دل چاہیئے نہ کہ شفاخانہ جسم اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو خانقاہ کی تولیت ایسے افراد کے سپرد کی جاہے جو عقیدت مند جماعت کے منتخب ہوں اور ممتاز شخصتیں ہوں۔ نیز عوام و خواص کا اعتمادِ علم و عقل رکھتے ہوں۔ ان کے مشورہ و صلاح کے ساتھ سجادہ نشین صاحبِ خانقاہ کے متولی قرار دئے جائیں اور حساب و کتاب کا جائزہ رکھا جائے اور بچت کو حسبِ سلسلہ حضرت اعلےٰ نوراللہ مرقدہٗ صرف کیا جائے اور تحویلیت سرکار یعنی محکمہ اوقاف کے اخراجات کیلئے کچھ دلایا جاوے۔

Marfat.com

اس آخری درجہ کے بعد ہماری کوئی دوسری تجویز نہیں۔ کسی تجویز پر بھی غور نہ کیا گیا تو ایسا انتشار پیدا ہوگا، جس سے خانقاہوں کے احترام گر جائیں گے اور متوسلین اور عقیدت مند بددل ہو جائیں گے اور سجادہ نشین صاحب کی تذلیل خیال کرتے ہوئے حکومت اور محکمہ سے یقیناً بدظن ہو جاویں گے۔

بہرصورت ہمارے لیے یہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے کہ سجادہ نشین صاحب خانقاہ شرقپور شریف سے بے تعلق کر دیئے جائیں۔

ہم حکومت سے دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ اس عرضداشت پر کامل غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ فرمایا جاوے جو باعثِ اطمینان ہو۔

مشورہ کیلئے ہماری خدمات ہر وقت موجود ہیں۔ خصوصاً عرس کے موقعہ پر حکومت کی طرف سے اعلیٰ سطح پر ایک کانفرنس اس فیصلہ کیلئے ہونی ضروری ہے، تاکہ ہم حکومت کے نمائندوں پر اپنے خیالات بالمشافہ پیش کر سکیں۔

ادنیٰ خادم درگاہ شرقپور شریف

محمد عمر

بیربل شریف، ضلع سرگودھا

(۱۹)

ایک عامل حکومت کے نام

جناب عالی!

عزیز سعید احمد کے داخلہ نارمل کے استحقاق کے لئے چند الفاظ پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ غور فرمائیں گے۔

میرا قومی تعلق اعوان قوم سے ہے، جو پنجاب کی ایک جرأت آموز قوم تصور کی جاتی ہے۔

اور میں خود حضرت غلام مرتضیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ کا متولی یا بوریا نشین ہوں۔ مولوی فاضل اور منشی فاضل کی ڈگری رکھتا ہوں۔ ہائی پروفیشینسی ان اردو میٹرک صرف انگریزی اور او۔ ٹی پاس ہوں۔ اور دس سال سکول و کالج میں معلم رہا ہوں۔ میرا خاندان سات پشت سے علمی چلا آتا ہے۔ تقریباً ستر سال اس کے عروج کا زمانہ رہا۔ جبکہ اس کے مستند علماء کو عوام و خواص کے اندر اعتماد

Marfat.com

حاصل تھا۔ شرعی فیصلوں کے لئے اب بھی اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ موجودہ دور میں بھی تین ارکان محکمہ تعلیم میں منسلک ہیں۔

میرا نظریۂ حیات گزران پُر وقار اور کردار و اخلاقِ بلند پر ہے، میرے نزدیک حرص اور بیکاری دونوں انسانی زندگی کی موت ہے۔ اس نظریہ کے تحت میں نے اپنے بچے کے لئے معلّمی کا ابتدائی درجہ پسند کیا۔ تا کہ گزران کے ساتھ بلند کرداری و ہمت اخلاق کے بلند صفات کا نمونہ ہو۔

عزیز شکل وصورت میں خاصہ نوجوان ہے۔ سواری اور بندوق بازی جانتا ہے۔ ذہین اور سمجھدار ہے۔

سیاست سے ہمارا خاندان ہمیشہ سے الگ ہے۔ لیکن پاکستانی نظریہ کو عمل میں لانے کے لئے نہایت ہمت آموز جرأت سے کام لیا ہے۔ خضری وزارت اور ماحول کی مخالفت کے باوجود ہم ثابت قدم رہے۔ جس کو ایک دنیا جانتی ہے۔

اندریں حالات پُر توجہ دینے کے بعد میں امید کر سکتا ہوں کہ میرے نظریہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے عزیز کے داخلہ کو سب سے زیادہ استحقاق دیں گے۔

زیادہ پاکستان زندہ باد!

آپ کا اور قوم وملت کا خادم

محمد عمر

۲۲ مارچ ۱۹۵۴ء

Marfat.com

سرمایۂ سعادت

اعزہ و اقارب کے نام

Marfat.com

میری دعا یہی رہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بندہ بنائے ،اور میرے گھر کے لوگ اس کے پجاری رہیں۔رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مکہ مکرمہ سے خط

Marfat.com

حضرت صاحبزاہ سعید احمد صاحب کے نام

(۱)

مکہ مکرمہ

عزیز از جان سعید احمد خاں سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

غالباً میرے خط پہنچتے ہوں گے۔ خط لکھنے کی ضرورت تو نہیں۔ جبکہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر آیا۔ سب کچھ اس کے حوالے ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ مناسک حج پورے ذوق وشوق سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور بخیر وعافیت گھر میں پہنچائے۔

اب صرف چار دن باقی ہیں۔ پانچویں دن منیٰ کو جانا ہے۔ اور چھٹے دن عرفات کا قیام۔ اور پھر تین دن اور گزارنے ہوں گے۔ جن میں مناسک حج تمام ادا کر کے ۱۳ اگست کو واپس جدہ پہنچنا ہوگا۔

عزیز!..... میری دعا یہی رہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بندہ بنائے، اور میرے گھر کے لوگ اس کے پجاری رہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

یہ میرا آخری خط ہے۔ جو یہاں سے لکھ رہا ہوں۔ ہم بشرط خیریت ان شاء اللہ ۹ اگست تک کراچی پہنچ جائیں گے۔

اس وقت تک صحت نہایت ٹھیک ہے۔ خدا تعالیٰ اس تمام سفر میں ساتھ دے اور خیریت سے ہمیں واپس فرمائے۔ کراچی پہنچ کر پھر خط لکھوں گا۔ حاجی امیر خاں صاحب بالکل پڑوس میں ہیں۔ کھانا ان کے ہاں سے آتا ہے۔

ہمیں کسی قسم کی تکلیف یہاں نہیں، اور نہ ہوئی ہے۔ موسم نہایت اچھا ہے۔ گرمی اپنے ملک سے ابھی تک کم ہے۔ مکان میں بھی ہوا چلتی ہے۔ رات کو ایک فراخ صحن میں سوتے ہیں۔ ہر دو کے پاس چارپائیاں ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔ معلم ناواقف تھا لیکن بڑا اچھا سلوک کر رہا ہے۔

لوگ بڑی خریداری کر رہے ہیں۔ خصوصاً ریشمی اور سوتی کپڑے بڑے سستے ہیں۔ لیکن کراچی میں کسٹم والوں کا خوف بھی سب پر طاری ہے۔ جو لوگ کپڑے خریدتے ہیں، فوراً استعمال کر کے ان کو میلا کر دیتے ہیں۔ ہمارا پہلے بھی خیال تھا کہ ہم کچھ خرید نہ کریں گے۔ پھر جب

Marfat.com

ہمیں صرف ساڑھے چھ سو روپیہ کے نوٹ سعودی عرب کے ملے تو اب تو ہمارا خرچ بھی پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ حاجی محمد یار کی اہلیہ ولائت بی بی اور چند دیگر واقف کار ملے ہیں۔

ہمارے ملکی نوٹ کی قیمت اب تو ساٹھ روپیہ سے بھی کم ہے۔ اور لوگوں کے پاس نوٹ تو نہیں ہیں۔ لیکن لالچ زیادہ ہو گیا ہے۔ فائدہ ہر ایک اٹھانا چاہتا ہے۔ اس لئے کسی سے روپیہ بھی مانگنا پسند نہیں کرتا۔ سنا ہے کہ پیر سید محمد شاہ صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں۔ لیکن ابھی آج ۸/۲۳ تک نہیں پہنچے۔ جو جہاز کل بحری آیا، یہ تیرہ دن کے بعد آیا۔ لوگوں کو تکلیف زیادہ ہوئی۔

ہمارے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حج مبرور فرمائے۔ اور ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ اور ہمیں عرفہ کے دن رونے دھونے والی آنکھیں اور عاجز دل دے۔ آمین ثم آمین! اور ہمیشہ کے لئے اپنی محبت اور اپنا خوف ہمارے دلوں پر مسلط فرمائے۔

مکرمی حاجی فضل احمد صاحب جس شوق و محبت سے خدمت کر رہے ہیں، یہ ان کا حصہ ہے۔ ان کی خدمت کو دیکھ کر اجنبی آدمی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی محبت خالصہ دے اور ان کے مدارج قرب بڑھائے۔ بحرمت الصاد والنون۔

مجھے اپنے عزیزی حیدر شاہ صاحب اور سید عباس علی شاہ صاحب ہر وقت یاد ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنی محبت کی بارشیں برسائے اور اپنا خاص بندہ بنائے۔ جب سے یہ مخلص ہمارے گھر آئے، مجھے ہر فکر سے آزاد کر دیا۔ ایک نے گھر کا کام سنبھالا اور دوسرے نے باہر کی فکر سے خلاصی دی۔

عزیز محترم جناب حاجی معین الدین صاحب ہر وقت یاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے صالحین کے بلند مرتبہ بندوں میں داخل فرمائے۔ میرے تمام احباب کو فرداً فرداً سلام پہنچا دیں۔ خصوصاً میاں محمد رمضان، حافظ ولی محمد اور عزیزی مولوی محمد نصیر الدین صاحب و دیگر ارکان خاندان مرتضویہ و پہلوان و احمد دین اور دیگر و پسران بوٹا موچی مرحوم رمضان وغیرہ واللہ دتہ کمہار و عبداللہ اور اس کا بیٹا اللہ دین و نور دین و فتح محمد موچی و میکن و سردار امین، اللہ بخش گوندل، مظفر کھوکھر، عزیز خالد جان، اس کی والدہ، عزیزہ عمرا بی بی کو درجہ بدرجہ دعا و شفقت۔ حافظ موچی کو السلام علیکم۔

Marfat.com

بخدمت جناب مولوی غلام محمود صاحب

بعد دعا و سلام و مضمون واحد۔ میں نے ایک خط آپ کے گھر کے پتہ پر بھی لکھا تھا۔ شاید پہنچا ہوگا۔ نور محمد چک شاہباز والا کراچی ملا تھا۔ حاجی سعید احمد صاحب کو دکھلا آیا تھا کہ اس کے ہاتھ روپیہ تبادلہ کر کے روانہ کریں۔ اگر وہ کچھ روپیہ لایا تو انشاء اللہ آپ کی گھڑی خرید کی جائے گی اور اس کے سپرد کی جائے گی۔ ورنہ دعا تو ہر وقت جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے اور حج نصیب فرمائے۔ واقعی بڑا مجاہدہ ہے۔ لوگوں کی حالت دیکھ کر رحم آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے رحمت فرمائیں گے۔

دیگر عزیز منیر احمد کا پتہ یاد نہیں۔ اسے خط لکھ دیں کہ وہ حاجی سعید احمد کے پتہ پر ۸/۱۱ کے بعد دریافت فوری طور پر کریں تا کہ ملاقات ہو جائے۔

دیگر مولوی صاحب نہ ہوں تو عزیز منیر احمد صاحب کو پتہ معلوم کر کے مطلع کر دیں۔

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مکہ مکرمہ

۵ ذی الحجہ

عزیزم سعید احمد صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اس سے پہلے خط لکھ دیا گیا ہے۔ لیکن بندوق کے لائسنس کے متعلق لکھنا یاد نہیں رہا۔ غالباً چلتی دفعہ میں نے کہا تو تھا کہ ۲۰ جولائی کو اس کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ غالباً تجدید کرانی ہوگی۔ اگر نہ کرائی ہو تو کرالیں۔ اگر کوئی روکاوٹ پیش آجائے تو خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب یا ملک نور محمد صاحب سے مل لیں۔ یہاں چاند ۲۱ جولائی کو نظر آیا۔ حج بیت اللہ جمعہ کو ہوگی۔

جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔ ۳۔۴ اگست کو انشاء اللہ العزیز۔ جدہ سے سوار ہوں گے۔ اور بحرین آئیں گے۔ کراچی سے اطلاع دیں گے۔ انشاء اللہ العزیز تجدید لائسنس کا کام دوست محمد حافظ کے سپرد کریں اور سردار محمد یعقوب صاحب سرگودھا میں ہوں تو ان کو بھی مل لیں۔ اور سردار امیر خاں صاحب اور ان کے گھر والے سب خیریت سے ہیں۔ اور السلام علیکم کہتے ہیں۔

Marfat.com

عزیز خالو جان سے پوچھ کر لکھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ کراچی حاجی سعید احمد صاحب کو پتہ ذیل پر لکھ دیں۔

اگر آپ امتحان میں کامیاب ہو گئے اور ملازمت مل گئی ہو تو کراچی اطلاع دیں۔ اگر یاس ہو کر ملازمت نہ ملی ہو تو حبیب الرحمٰن صاحب کو ملیں کہ انسپکٹر صاحب کو پھر مل لیں۔ مقدمات کا فیصلہ ہوا ہے کہ نہیں۔ مفصل لکھیں۔

کراچی کا پتہ یہ ہے

حاجی سعید احمد صاحب
۱۲ آسوانی بلڈنگ، لکھمی داس بلڈنگ کراچی نمبر ۲

بفرمان قبلۂ عالم دام ظلہٗ
ناچیز غلام فضل احمد

(اسی خط کے اوپر حاجی صاحب کا اپنا یہ نوٹ بھی موجود ہے)

گرامی قدر جناب صاحبزادہ صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم!

الحمد للہ ہر طرح خیریت ہے۔ قبلۂ عالم دام ظلہ العالی اپنے خاص الخاص حال میں ہیں۔ اور تمام عزیزوں اور غلاموں کے حق میں دعائیں فرما رہے ہیں۔ اس ناچیز کی طرف سے تمام حضرات کو السلام علیکم۔ عالی مقام صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب کو السلام علیکم۔

احقر فضل احمد
۲۵ جولائی ۵۵

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی مرتبت جناب صاحبزادہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضور پُر نور قبلہ عالم دام ظلہٗ اپنے اس غلام ناچیز کے ساتھ کل مورخہ ۱۹ اگست ۵۵ء منگل کے روز ڈراجہاز سے کراچی بندرگاہ پر اترے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

Marfat.com

ہر طرح سے خیریت ہے۔ محترم ملک مقبول حق صاحب، حاجی سعید احمد صاحب، پیر سید محمد شاہ صاحب، حافظ دوست محمد صاحب اور کراچی کے بعض اور دوست بندرگاہ کراچی پر موجود تھے۔ کل دو بجے حاجی صاحب کے مکان پر پہنچے۔ یہاں پر ہر طرح سے خیریت اور آرام ہے۔

ملک صاحب کی تشریف آوری پر حضور قبلہ کا ارادہ مبارک ہے کہ لاہور کے راستے تشریف لائیں۔ دو تین روز یہاں قیام رہے گا۔ ۱۲ اگست ۵۵ء پنجاب میل پر سوار ہوں گے اور ۱۴ اگست انشاء اللہ العزیز لاہور پہنچیں گے۔ ۱۷ اگست بدھ کے دن صبح پہلی لاری پر سوار ہو کر سرگودھا پہنچیں گے۔ اس لئے اگر کوئی صاحب بیربل شریف سے سرگودھا آ جائیں اور تین ٹکٹوں کا انتظام کریں تو سہولت رہے گی۔ بعض اوقات لاری ایسے وقت پہنچتی ہے کہ جھاوریاں کی لاری تیار ہوتی ہے، اور ٹکٹ نہیں ملتا۔

حضور قبلۂ عالم دام ظلہٗ کا ارشاد ہے کہ عام اطلاع نہ دی جائے۔ خاموشی سے گھر میں داخل ہونا پسند ہے۔ والدعا

(یہ خط حاجی فضل احمد صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ اس پر حضور قبلۂ عالم قدس سرہٗ نے اپنے دست مبارک سے یہ اضافہ فرمایا)

بہ مکرمی جناب مولوی غلام محمود صاحب

بعد دعا و سلام مضمون واحد۔ ادر کہ کل عزیزی منیر احمد کو خط لکھا گیا۔ آج حافظ دوست محمد اطلاع دینے کے لئے صبح سے گیا ہوا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ ملاقات ہو جائے گی۔

دیگر والدہ خالد جان کے علاج کے بارے ہمیں مطلع کیا گیا تھا، کہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں جب تک معائنہ نہ کیا جائے، یہ نسخہ نہیں لکھا جائے گا۔ اس لئے اگر وقت ہو تو نسخہ اور حالاتِ مریضہ سے مفصل خط لاہور روانہ کریں۔ تا کہ دوائی لیتے آئیں۔

تمام احباب خصوصاً حاجی معین الدین صاحب، سید عباس علی شاہ صاحب، حیدر شاہ صاحب، حافظ ولی محمد، صوفی رمضان اور احمد دین موچی، پہلوان احمد دین اور صالح صدیق بافندگان، کمہار اللہ دتہ، رحمت، عبداللہ وغیرہ کو دعا، موچی محمد حیات بکھر وغیرہ وغیرہ کو السلام علیکم

(اس کے بعد یہ تحریر بھی حاجی صاحب کی ہے)

محترمی ملک مقبول حق صاحب، حاجی سعید احمد صاحب اور حافظ دوست محمد صاحب

Marfat.com

سے جناب کی خدمت میں اور دیگر حضرات کو السلام علیکم۔

ناچیز فضل احمد کی طرف سے حضرت مولوی صاحبزادہ معین الدین صاحب، و جناب مکرمی مولانا غلام محمود صاحب کی خدمت میں السلام علیکم۔ تمام پرسان حال کو السلام علیکم

گرامی قدر صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب کی خدمت میں نیاز

احقر فضل احمد

۱۰ اگست ۱۹۵۵

(۴)

صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے نام

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ بیماری اور بخار سے پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ دے۔ کھیلیاں دم ارسال ہیں۔ بیری کے پہلے ذخیرہ کے ساتھ انہیں تھوڑی مٹی ڈالنے سے بودیں۔ اور زمین تر رکھنے کی کوشش کی جائے، تاکہ جلد بھوگ آئیں۔

حاجی صاحب کو بھی کھوڑہ آنے کی دعوت بھیج رہا ہوں۔ وہ آنا چاہیں تو اُن کے ہمراہ۔ ورنہ تمہیں عام اجازت ہے۔ جب چاہیں آجائیں۔

مکرمی سید عباس علی شاہ صاحب ۱۷/۱۸ کو بیربل پہنچ جائیں گے۔ اور عزیز حیدر شاہ صاحب کے مددگار رہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سعید محمد کو بھی صحت بخشے۔ یہاں موسم نہایت اچھا ہے۔ حیدر شاہ صاحب، حافظ ولی محمد صاحب، عبداللہ رحمت لال، محمد سعید وغیرہ وغیرہ کو السلام علیکم

بھیرہ سے خط آ گیا کہ حاجی فضل کریم صاحب کے ذمے پنیری کے لئے جب آدمی پہنچے گا تو دلوادیں گے۔ ابھی تک صوفی محمد اقبال صاحب نہیں آئے۔ آنے کو تیار ہیں۔ عزیزم حیدر شاہ صاحب سے کہنا کہ مکان کی حفاظت کے لئے کسی آدمی کو دروازہ کی چھت پر سلانا چاہیے۔

Marfat.com

ملک صاحب نہایت خوش ہیں۔ ظہور اور اس کی والدہ بھی پہنچ گئے ہیں۔ صوفی عبد القادر صاحب ملتان سے آئے تھے۔ جو آج لاہور واپس چلے گئے۔ باقی خیریت۔ عزیزہ گان خیریت سے ہیں۔

تمہارا محمد عمر

غلہ کی کوٹھری کا تالہ لگایا جائے یا حفاظت کی جائے۔

(۵)

حاجی معین الدین صاحب کے نام
از مکہ مکرمہ

۵ ذی الحجہ

عزیز محترم حاجی معین الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

ہر طرح کی خیریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک موجود ہے۔ عرفات اور منیٰ کے مناسک اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے خشوع اور خضوع سے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

موسم ابھی تک زیادہ گرم نہیں۔ وقت نہایت اچھا گزر رہا ہے۔ رائے عنایت خاں مدینہ منورہ میں ملے۔ اب مکہ شریف میں بھی گاہ بگاہ ملتے ہیں۔ خوش وخرم ہیں۔

ہم ۱۳ اگست کو انشاء اللہ جدہ سے سوار ہوں گے اور وہ یعنی رائے صاحب ۱۹ اگست کو سوار ہوں گے۔ پہلے کی نسبت ان کی صحت بہت اچھی ہے۔ البتہ اکٹھا نہ رہنے سہنے کا ان کو رنج ہے۔ ویسے ان کو بھی کھانا پکا پکایا ملتا ہے اور ہمیں بھی۔ مولیٰ کریم کے فضل کریم سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ خوف تو بڑا تھا لیکن اس کے فضل کرم نے بلا ارادہ، بلا تکلیف، بلا تردد، بلا زاد راہ یہاں پہنچا دیا۔ صرف آرزو ہے تو یہ ہے کہ گھر تو دیکھ لیا۔ صاحبِ خانہ بھی آنکھوں کے سامنے آجائے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

مثل بوئے گل ہیں ظاہر صاف دکھلائے نہیں

امید ہے کہ عزیز سعید احمد اور ہمارے گھر کی نگرانی کا خیال آپ رکھتے ہوں گے۔

احباب کو السلام علیکم

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۵ جولائی ۵۵

Marfat.com

(۶)

حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ کے نام
عزیز از جان خالد جان سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

وہ دن آ گیا جس کے لیے دو سال تم محنت کر رہے تھے۔[1] کچھ کیا کچھ نہ کیا۔ اب تو صرف اللہ کا بھروسہ رہ گیا۔ دعا ہے کہ تم اچھے نمبروں پر کامیاب ہو جاؤ اور سرخروئی نصیب ہو اور تمہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ امتحان کے دنوں میں ہمیشہ پس ماندہ پانی وضو کا دو چار گھونٹ پی لیا کریں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ پرچہ پر لکھنے سے پہلے پڑھنا بڑا ضروری ہے۔

تم شاید جانتے ہو گے کہ میں بیکار پڑا ہوں۔ ایک جان اور ہزار دکھ۔ کہیں مقدمہ ہے، کہیں ناراضگی ہے، کہیں رنجش ہے۔ غرض اس سے بڑھ کے سب سے بڑی بات غفلت اور گناہ۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے۔ تمہیں کامیاب فرمائے اور تمہیں دین کا رہبر بنائے۔

دنیا دار ایم۔ اے، بی۔ اے لاکھوں پھرتے ہیں لیکن کیا قیمت۔ قیمت تو وہی ہے جو اللہ کے نزدیک ہو۔ جس کی قیمت اللہ کے ہاں، اس کی ساری دنیا میں قیمت ہے۔ اللہ تمہاری عمر دراز فرمائے، اور دین میں رہبر بنائے۔

غالباً ۲۲ جون کو پہنچ جاؤں گا۔ ملک ظہور کے لیے ساٹھ روپے بھیج رہا ہوں اور تمہیں سو روپیہ پہنچ چکا ہے۔

والدعا

محمد عمر

---

[1] یہ خط صاحبزادہ صاحب کو اس وقت لکھا گیا جب وہ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف اے کا امتحان دے رہے تھے۔

Marfat.com

انشراح الحقیقت

حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے نام

Marfat.com

اپنے حال کی بابت جو کچھ لکھا۔ یہ سب اس کے الطاف خاص ہے۔ یہی وہ دولت ہے جس کی طلب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رَبِّ اِشْرَحْ لِیْ صَدْرِی کی دعا کی تھی۔ اور یہی وہ خزانہ جس کی بابت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ فرمایا گیا۔ یہی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہ صَدْرِہٗ لِلْاِسْلَامِ کی دولت ہے۔ جب تک حال پیدا نہ ہو تیقن پیدا نہیں ہوتا۔ اور تیقن کے سوا آدمی عملاً گو کتنا پختہ ہو لیکن پھل پختہ نہیں ہوتے۔ صوفیائے کرام نے اسی وجہ سے اس حال کے حاصل کرنے کے لیے عمریں صرف کیں۔

Marfat.com

(۱)

برادر محترم سلمہ اللہ تعالیٰ للرشد والھدایۃ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ پُر از محبت واخلاص پہنچا۔ مولائے کریم آپ کو اپنی محبت میں لے کر ماسوا سے فارغ فرمائے، اور اس کے دیکھنے اور سننے کے سوا کچھ دیکھنا سننا نہ ہو سکے۔ آمین ثم آمین!

کسی کی محبت بھی کچھ کم دولت نہیں۔ لیکن اس کی محبت جس کے لیے تمام محبتیں راہ تلاش کرتی ہیں اور جس کے اندر فنا ہوتی ہیں' اس کے اندر فنائے محبت ہونا تمام سعادتوں کی اصل ہے۔

خط موجود نہیں۔ لیکن یاد پڑتا ہے کہ شائد آپ مجھ سے بات چیت کے لیے بیتاب ہیں۔ لیکن میں اپنے دل کو کئی بار ٹٹول چکا ہوں اور کچھ آپ سے کہنا نہیں چاہتا اور اپنی خاموشی کے سوا کچھ نہیں جانتا، حالانکہ دوسروں سے آوارہ بولتا ہے۔

معلوم نہیں اہل محبت کے اندر اس محبت کا درجہ بلند ہے جو بات چیت سے اپنی محبت کی پیاس بجھاتے ہیں یا وہ جو پیاس سے تو بیتاب ہیں لیکن پیاس بجھانے کا کوئی واقعہ اپنے سامنے نہیں پاتے اور حیرت کے سوا ان کو چارہ نہیں۔ لکھنے کو تو یہ لکھ دیا لیکن میں اپنے قول کا اور فعل کا بھی تو سچا نہیں نکلا۔ باتونی ہوں۔ ورنہ نری باتوں سے کیا فائدہ؟

اپنے مشاغل اور اوقات جس طرح بہتر بنانے کے خیال میں آپ ہیں، خدا کرے کہ وہ پایۂ تکمیل پر پہنچ کر میری ایمانی ہدایت کا باعث ہوں۔ **وَالْحَمْدُلِلّٰہ عَلٰی ذٰالِکَ حَمْداً کَثِیْراً.**

میں اپنا کیا لکھوں ؎

میں وہ قلب مضطرب ہوں جسے کل سے کل نہ آئے

احباب کو دعا وسلام

والسلام وبہ تم الکلام .

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

۲۷ اگست ۱۹۴۱ء

(۲)

اللھم زدفزدثم لاتنقص

برادرم جناب حاجی صاحب زادہ رشدہ وارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ برکاتہ!

Marfat.com

لفافہ پہنچا۔ کھول کر دیکھا۔ مکرر سکرر پڑھا۔ بیشک محبت بڑی دولت ہے جسے حاصل ہو سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا اسی کا سہارا لئے بیٹھی ہے۔ اس کے سماں الگ، اس کے حالات عجیب' اس کی کیفیات غیر محسوس۔ نہایت لطیف۔

خدا کرے کہ دائمی ہو، اور دوام و بقا بھی وہ کہ
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

زندگی اور اس کے تمام لوازمات اس پر قربان ہو جائیں اور یہ دولت حاصل ہو تو سودا بڑا سستا ہے۔

جو سر دتیاں راقب ملے اوہ پیارا
بڑا سستا سودا خریدار نوں ہے

زیادہ کیا عرض کروں۔ قلم میں زور نہیں اور دل میں شور نہیں۔ اقبال جمعہ کے بعد گئے۔ مولا کریم ہمارا ساتھ دیں۔

محمد عمر
۱۸ مئی ۱۹۴۱ء

(۳)

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

برادر محترم جناب مولوی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

لفافہ پُر از محبت و اشتیاق پہنچ کر موجب از دیاد محبت و اشتیاق ہوا۔

لوڑے ہر کوئی اس دولت نوں تے باجھ نصیب نہ پاوے
کیڑا حرص کرے سلیمانی تخت میرے ہتھ آوے

مولا کریم اپنی محبت میں روز افزوں ترقی دے۔ اور مجھ روسیاہ کو اگر اس کا وسیلہ ٹھہرائے تو پھر میرے بلند بخت کا ٹھکانہ؟ لیکن جو کچھ ہے، اصل ہے۔ عکس ناپائیدار اور فانی۔ بلکہ فنا سے

Marfat.com

پہلے ہی سیاہ اور تیرہ رو، خدا کرے نہ ہو جائے۔

ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس میں اس قدر ڈوب اے صابر
کہ بجز ھو کے غیر ھو نہ رہے

فَاِذَاتَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَاللّٰہُ

چڑھتا تھا جب کہ بام پہ جاناں کبھی کبھی
ہم دیکھتے تھے عارض تاباں کبھی کبھی
قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

اَلَایَااَیُّھَاالسَاقِی اَدِرْ کَاسًاوَنَاوِلْھَا

خدا کرے کہ آپ انتہا کو پہنچ کر بھی سیراب نہ ہوں اور آخری وقت میں

اَلَایَااَیُّھَاالسَاقِی اَدِرْ کَاسًاونَاوِلْھَا

کہتے ہوئے جان نکلے

''خزینۂ معرفت'' کی اتنی ضرورت نہیں جتنی آپ نے محسوس کی۔ لاہور سے باہر اس کے لیے ہرگز نہ جائیں۔ پانڈووال تشریف نہ لائیں۔ راستہ کی مشکلات، وقت کی زیادتی، پھر بے وقت واپسی

اقبال صاحب اور حبیب الرحمٰن صاحب سے السلام علیکم

بندۂ ناچیز

محمد عمر

۱۲ جمادی الاول ۶۳ھ

۱۹۴۲

Marfat.com

(۴)

کا گاتن من میرا کھائیو چن چن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو مینوں پیاملن دی آس

محترم بندہ جناب مولوی صاحب زادر شدہ وارشادہ
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ برکاتہ!
محبت نامہ تشریف لاکر سکون قلب کا باعث ہوا۔

از محبت مسہا زر میشود

معلوم نہیں آپ سے کیوں زیادہ باتیں کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں تو باتونی ہوں۔ خدا کرے میرا عکس آپ پر نہ پڑے۔ جو کچھ ہے، خاموشی ہے۔ کوائف اور اذواق پر بھی جب خاموشی کا ملمع ہو جاوے تو قیمت میں دگنے تگنے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جیسے حسن بے حجابی چاہتا ہے اور حجاب سے ٹپکے بغیر نہیں رہتا ایسے ہی اذواق وواردات بھی بند ہونے سے گھبراتے ہیں۔ مولا کریم دن دگنی رات چوگنی طبیعت کو بلندی بخشے اور اپنے حسن لازوال کے ساتھ محویت تامہ آپ کو نصیب فرمائے اور ''نہ تو تو رہے اور نہ ہی میں رہوں'' کا معاملہ ہو جائے۔

میرے دن اچھے گزر رہے ہیں یا کچھ اور، ہر صورت شکایت ہے۔ تاہم گاڑی چل رہی ہے۔ البتہ رخ نامعلوم۔ خدا کرے کہ کسی منزل مقصود پر پہنچ کر جا ٹھہرے۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ مجھے دام میں پھنسانے کی تدابیر ہو رہی ہیں۔
عجب نہیں کہ کسی دن گرفتار یا بند نہ کر لیا جاؤں۔

محمد عمر
۲۵ مارچ ۱۹۴۴ء

(۵)

مشفق مکرم جناب حاجی صاحب زار شرفہ
السلام علیکم ورحمتہ اللہ!
میں بوجہ بیماری مخلصم مولوی غلام محمود صاحب جناب صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ حاضر نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

جیسے زبانی آپ سے عرض کیا گیا تھا کہ اس کار خیر میں پوری توجہ دیں۔ ظاہراً و باطناً اس کام کو سرانجام دینے میں حضرت قبلہ کا ساتھ دیں۔ اب دوبارہ لکھ رہا ہوں کہ آپ میری نیابت کے لیے فرائض ادا کریں گے اور مکرمی جناب شیخ فضل حق صاحب سے مل کر جناب شیخ فضل الٰہی صاحب سے ذکر کریں کہ ہر صورت اس کار خیر میں پوری امداد فرمائیں تا کہ حضرت کے صاحبزادے انٹرویو میں کامیاب ہوں۔ عزیز موصوف نہایت لائق ہیں۔ امید ہے کہ کسی قسم کی شرمندگی اس ذریعہ نہ ہوگی۔ بلکہ ہر طرح کی عزت ہوگی (اسی خط میں شیخ فضل الحق صاحب کو مخاطب کر کے لکھا)

مکرمی شیخ فضل حق صاحب السلام علیکم کے بعد دوبارہ میں تاکیدی خط لکھ رہا ہوں کہ آپ پوری تندہی سے یہ کام سرنجام دے کر مشکور فرمائیں اور ثواب بھی حاصل کریں

والدعا

راقم محمد عمر

۱۷ مارچ ۱۹۴۶ء

(۶)

برادرم جناب حاجی صاحب زاد اخلاصہٗ

السلام علیکم!

مفصل خط دیکھ کر بڑی ہی خوشی ہوئی۔ محبت والے آؤ تاؤ نہیں دیکھتے اور تاؤ کھینچ سے گھبراتے ہیں۔ جواں ہمت ہمیشہ اوروں کا بوجھ لے اٹھتے ہیں۔ مولوی غلام سرور صاحب کو یہاں پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ لیکن وہ بھیرہ تک ایک کونسل کے ممبر تک پہنچ کر ہمت ہار کر گھر آ گئے اور مجھے خط لکھ دیا۔ مولائے کریم آپ کی کوشش کو ثمر آور فرمائے۔

کل کی ڈاک میں خط نہ لکھا کہ شائد جمعہ کو آپ یہاں تشریف لائیں۔ آج ہمیں خیال آیا کہ شائد اس کا موقعہ نہ ملے اور آپ اس موقعہ کو گزار کر معراج شریف پر تشریف لائیں۔

مولوی غلام محمود صاحب تو مطالبہ کرتے تھے کہ امسال بھائی صاحب کی وفات کی وجہ سے مولینا صاحب کو ہمیں بھی معراج کے لیے دلایا جائے۔ جیسے خیال میں آئے وہی مبارک۔ وہ بھی حق رکھتے ہیں۔ اپنا بھی حق ہے۔ لیکن وہاں ضرورت زیادہ۔ یہاں بھی زیادہ ہی ہے۔ تاہم

Marfat.com

دوست کی خوشنودی حاصل کرنا بھی ایک بڑی بات ہے۔

جمال کو پیار

محمد عمر

۱۶ جون ۱۹۴۶ء

(۷)

اللّٰھُمَّ اِشْفِ فِیْنَا

مکرمی جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ مکرر سکرر پڑھا گیا۔ ملک صاحب آئے ہوئے تھے۔ ان کو بھی دکھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ عزیز جمال کو کامل شفا بخشے اور آنکھوں جیسی دولت سے محروم نہ فرمائے۔ بلکہ روشن تر اور دیدہ ور بنائے۔ آمین ثم آمین! جب کامل آرام ہو تو اس جانب کا ارادہ فرمائیں۔

غیر تسلی بخش صورت میں گھر سے نکلنا پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی جیسی کوشش اور احتیاط بھی کسی دوسرے مشکل ہوتی ہے۔

احباب کو سلام علیکم

والدعا

آپ کا محمد عمر

۱۶ جون ۱۹۴۶

(۸)

السلام علیکم چو در خاطری اگر دور باشی بدل حاضری

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ کوائف محبت و درد معلوم ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک کوئی اس دولت کو سنبھالے جس کے مقدر میں ہو۔ اپنی عمر تو ضائع گئی۔ کسی سے آنکھ لڑی بھی تو ادھوری اور پھر نبھاؤ نہ ہو سکا۔ کاش وہ ہوتے جو سراسر محبت تھے' اور محبت کی قدر جانتے تھے' اور محبت کے تخم کو سینچتے اور سرسبز کرنا جانتے تھے۔ آج وہ ہوتے تو آپ آج منزل مقصود پر پہنچ گئے ہوتے۔ سلوک اور فقر کا راستہ گو

Marfat.com

طویل ہے۔اور محبت وعشق کی راہ گو کٹھن ہے لیکن بہت تھوڑی، مختصر یعنی دو اڑھائی قدم۔

پوتھی سب تھوتھی بھی پنڈت بھیانہ کوئی ڈھائی انچر پریم کے پڑھے سو پنڈت ہوئی

ایں چنیں جویائے درگاہ خدا چوں خدا آید شود جوینده لا

سالکاں دانند درمیدان درد تافنائے عشق بامرداں چہ کرد

سالہا برودند مرداں انتظار تا یکے را بارشد از صد ہزار

چوں پس از عمرے بمقصو دے سید غرق حیرت گشت و مقصودے ندید

سالک کے لیے ابتدا میں خوابیں (رویائے صادقہ) یا دیگر مبشرات نہایت مفید ہوتے ہیں۔ان کی وجہ سے سالک کی ہمت بڑھتی ہے۔لیکن ان کی آخری حقیقت تب کھلتی ہے جب ظہور خواب ہوتا ہے۔آپ کی خواب اچھی ہے۔لیکن میں اس کی کوئی تعبیر نہیں دے سکتا۔کیونکہ یہ ملکہ قدرت نے عطا نہیں فرمایا۔میری تو یہی دعا ہے کہ کو اللہ جل شانہ اپنی محبت صادقہ عنائت فرما کر آپ کو اپنے جمال میں غرق فرمائے۔

برخوردار منظور احمد صاحب کی بابت کیا لکھوں۔دن بدن کمزور ہو رہے ہیں۔اب تو زیادہ دیر بھی نہیں سکتے۔پاؤں پر ورم بہت ہے۔اور پیٹ اور چہرہ پر بھی ورم آ گیا ہے۔نہایت خوف ہے کہ کہیں پیٹ میں پانی نہ پڑ جائے۔کیونکہ پیٹ میں درد، کسی سے تسہیل اور کسی سے زکام اور کسی سے بخار۔مایوسی کا عالم ہے۔مولا کریم کے فضل وکرم کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ دو تین دن سے آپ کی فرستادہ دوائی شروع ہے۔سر گودھا یا بھیرہ لے جانے کی تجویز بھی کئی بار ہوئی۔لیکن کمزوری کی وجہ سے پھر ڈر آ جاتا ہے کہ ان کا پہنچنا بھی مشکل ہے۔دعا فرمائیں مولائے کریم ہمارے حال خستہ پر رحم فرمائے۔

اگر چہ بعض اوقات جذبات برانگیختہ ہو کر اپنے کسی ساتھی کو چاہتے ہیں۔لیکن قویٰ کی کمزوری اور عمر کے مراحل پر جب خیال آتا ہے تو طبیعت تجرد کو ہی پسند کرتی ہے۔مبادا پچھلی عمر میں زیادہ تکلیف ہو۔

آپ دعا بھی کریں کہ اللہ جلشانہ کسی صحیح راستہ پر رکھے اور چلائے۔اور ساتھ استخارہ بھی فرمائیں۔مجھے چنداں شوق نہیں۔صرف سعید کی عمر کی ضرورت ہے اور بس۔وہ زندہ ہے تو میرے لیے جہان آباد ہے۔مولوی صاحب کو تفصیلاً کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔بہتر ہے کہ ان کو

Marfat.com

آپ یہاں اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ ہاں میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ کو بعد میں کوئی کچھ کہے۔ خود اپنی آنکھوں سب کچھ دیکھ کر فیصلہ کریں۔ اور مولوی صاحب میرے مناسب خیال فرمائیں تو پھر کسی عورت کے ذریعے صورت وسیرت معلوم کر کے دوسرا قدم اٹھایا جائے گا۔ جو میری طبیعت کی واقف ہوگی۔ اگر مولوی صاحب تشریف لائیں تو بہتر، اور نہ یہ کہ ان کی لڑکی اپنی حیثیت سے کچھ کم ہے۔ کوئی اور جگہ اس کے لیے موزوں ہو تو اجازت عامہ ہے۔

(۹)

برادر مکرم جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

خط پہنچا۔ پڑھا اور خوب پڑھا۔ محبت کا جوش تو گنگنانے پر مجبور کرتا ہے، اور داستان محبت اشتیاق ومحبت کے لبریز پیمانہ کے چھلک کا سا لطف اور دلفروزی اندر رکھتی ہے، لیکن ''ضبط محبت'' کی سوزش کی جلن کچھ ایسی نرالی ہے کہ اس جلن پر کئی صاحب محبت قربان ہو گئے۔ اس حقیقت حقہ سے لطف اندوز تو کیا، بلکہ اسکے احساس رکھنے والے بھی بہت کم۔

نگاہ ناز کی جھلک اور اس کی جلوہ افروزی سے تو ساری دنیا واقف لیکن چشم نیاز کی بے پناہ دلربائی سے کون واقف۔ اگر ہے تو چشم ناز ہی اس کی قدر و قیمت جانتی ہے؟ اور بس۔

نبی کریمؐ جب دسترخوانِ ربوبیت پر تشریف لے گئے تو دریافت فرمایا گیا کیا لائے۔ عرض کیا عجز وانکسار۔ کبریائی مولا یہ جواب سن کر حیران رہ گئی کہ اس خاکی (نور مجسم) نے کیا اچھا تحفہ پیش کیا۔ اللہ اکبر!

انشاء اللہ ۲۵، ۲۶ صفر کے قریب گھر سے روانہ ہوں گا اور سیدھا شرقپور شریف پہنچوں گا۔ معینہ تاریخ سے پھر مطلع کرونگا۔ سردی کی وجہ سے اس سال سرہند شریف کی حاضری سردست ملتوی کر دی گئی۔ موسم بہار میں توفیق عنایت ہوئی تو انشاء اللہ چلیں گے۔ سردست عزیز مہر محمد کے روانہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مکرمی امین صاحب کا خط بعینہٖ ارسال ہے۔ امید ہے کہ ان کی دعوت ہمارے لیے آرام دہ ہوگی۔ گھر کے تمام خوردو کلاں اور دیگر حال پرساں کو درجہ بدرجہ دعا وسلام۔ عزیز جمال کو پیار۔

آپ کا

محمد عمر

Marfat.com

(۱۰)

سینہ مالا مال درد ست اے دریغا مرہمے　　دل زتنہائی بجاں آمد خدا را ہمدمے
خیرتا خاطر براں ترک سمر قندی دہم　　کزنسیمش بوئے جوئے مولیاں آیدہمے

بردرام محترم جانب حاجی صاحب زادرشدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

تحفہ یاقوت پہنچے تھے، تو پہنچے تھے۔ پھر برادر عمر دین صاحب آم لائے اور اس موقعہ پر ایک طرف سے حضرت سجادہ نشین صاحب سلمہ ربہ شرقپوری پہنچے اور دوسری طرف ان سے پہلے ٹوکرا آم پہنچ گیا۔ ان کی خدمت میں پیش ہوتے رہے اور جو بچے، آج تک بال بچے کھا رہے ہیں۔

بیماری کی وجہ سے گو ایسی اشیاء استعمال نہیں کرتا۔ تاہم ایک دوست کے فرستادہ پسندیدہ لذیذ تحفہ کو کیوں کر نہ کھاتا۔ قہر درویش بر جان درویش کا معاملہ ہو رہا ہے۔ آج بھی چھ سات ابھی باقی ہیں۔

محبت کا تقاضا تو یہی ہے لیکن وسعت بھی اپنی دیکھنی چاہئے۔ پھر آپ کی دعا سے طبیعت میں کوئی آرزو یا خواہش کھانے اور لباس کی نہیں رہی اور جو خواہش ہے وہ پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔

ہر گھڑی جن پر نظر ہے وہ نظر آتے نہیں
مثل بوئے گل ہیں ظاہر صاف دکھلاتے نہیں

.....

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو ہے یہ کہ کوئی آرزو نہ ہو

دعا کی ضرورت ہے۔ مولا کریم اپنی محبت میں سرمست فرما کر یگانہ و بیگانہ سے بیگانہ فرمادئے۔ آمین ثم آمین!

عزیز جمال الدین اور بھائی مہر محمد و فضل کریم صاحب و مولوی صاحب و دیگر احباب کو السلام علیکم

طالب دعا

محمد عمر

Marfat.com

(۱۱)

بندہ برادرم جناب حاجی صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

(i) آپ کا پیغام دربارۂ تبدیلی مکان بذریعہ دوست محمد صاحب پہنچے ہوئے کئی دن گزر گئے۔ پریشانیوں کے ہجوم اور احباب کی آمدورفت نے اتنا موقعہ نہیں دیا کہ آپ کو کچھ لکھتا۔ علاوہ ازیں آپ خود بھی صاحب بصیرت ہیں۔ ایسے امور کی بابت خود فیصلہ فرما سکتے ہیں اور بس۔ ایسی حالت میں گزر رہا ہوں کہ کچھ صحیح سوچ نہیں سکتا۔

لیکن محبت سے اور صرف محبت سے اور صرف اسلام کے لیے اور اسلام کی خدمت کے لیے آپ کو دعوت دی جاتی ہے اور وہ بھی ایسے وقت کہ صاحب مکان، مکان کے خالی کرانے کی تجویز آپ کو دے چکا ہے تو ایسی صورت میں تو میں یہ ہی سمجھوں گا کہ یہ اس مولیٰ کریم کے فضل و کرم کے آثار ہیں۔ اور اس پر عمل کرنا ہی اولیٰ ہے۔

واللہ اعلم

ہاں ہمیشہ دعا کا حکم ہے۔ رَبَ اَنْزِلْنِی مُنْزَلًا مُبَارَ کاً وَاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ رِبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنَی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِی مِنْ لدُنکَ سُلْطَاناً نَصِیْراً آپ بھی تبدیلی سے پہلے اسے خوب شوق سے پڑھے گا تا کہ ہمیشہ کے لیے برکت ہو۔

بوعلی قلندر فرماتے ہیں

چیت تقویٰ زہد اے مرد اسیر
لاطمع بودن زسلطان و امیر

سو یہ جذبۂ استغنا جس کی ذات میں ودیعت فرمایا جائے، وہ جہاں بھی رہے اللہ جلشانہ کے فضل و کرم سے متوکل حقیقی ہے اور کتنا ہی کسی کا مال آئے اور کھائے، گرفت نہیں۔ مولیٰ کریم آپ کو اپنے فضل و کرم سے اس دولت عظمیٰ سے سرفراز فرما کر جادۂ توکل پر ہمیشہ کے لیے قدمزن فرمائے اور اپنے بندوں کے لیے نشان ہدایت بنائے۔

فقر یا سلوک یہی کچھ ہے کہ اغلاط انسانی کا مٹانا اور صحیح کو واضح کرنا، اور روشن بنانا۔

Marfat.com

سو جو اس میں کامیاب ہو جاوے، وہی مکمل انسان ہے اور انسانی ہستی کا قائد بننے کے قابل۔

(ii) صوفی دوست محمد صاحب نے مختصراً اپنی شادی کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی جو بخوشی دی گئی۔ ان کے جانے کے بعد آپ کے بھائی صاحب ملے، تو انہوں نے تذکرہ فرمایا کہ مولوی صاحب کا خیال تو آپ کے متعلق تھا۔ وہ نیک صورت اور نیک سیرت دوشیزہ ہے۔ اور حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ شاید بڑی سعادت اس کے حصہ میں ہے۔

صوفی صاحب آئے اور کہا کہ میرے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ اور بعد میں قاضی صاحب گزشتہ اتوار تشریف لائے۔ اور پھر اپنے خیال کو دہرایا۔ میں نے زبانی سب کچھ عرض کر دیا۔ شاید کچھ کمی بیشی ہو گئی ہو، تو میں اپنے قلم سے لکھتا ہوں۔

اب میرے قویٰ بدنی سخت کمزور ہو چکے ہیں۔ اور چند سال سے پیشتر سے میں ہمیشہ بیمار رہا ہوں۔ پہلی بیوی کے مرنے کے بعد بھی بارہ چودہ سال تجرد میں گزر گئے۔ گو جذباتی ہوں، لیکن اپنی کمزوری کو دیکھتے ہوئے کسی وقت اس بارگراں کے اٹھانے کا خیال نہیں آتا۔ لیکن عجب یہ ہے کہ مرحومہ کی بیماری میں جب لسان الغیب سے تفاؤل کیا گیا تو پہلے فرقت جاناں کے اشعار نکلے، جو واقع ہو گئی اور پھر

اگرچہ مرغ زیرک بود حافظ در وفاداری نہ
بہ تیر غمزہ صیدش کردہ آں چشم کمان ابرو

پہلی سطریں ایک بار نہیں کئی بار نکل آیا۔ اس وقت سے حیران ہوں کہ کیا بلا پیش آئے۔

(یہاں تک خط لکھا تھا۔ نہ معلوم کیوں پھر طبیعت سرد ہو گئی۔ تقریباً ڈیڑھ ہفتہ کے بعد پھر آج لکھنے بیٹھا ہوں)

اپنے علاقہ میں اور اپنے رشتہ داروں اور احباب سے جوان رشتہ ناطہ ملنے کی امید ہے اگر میں طلب کروں۔ لیکن قویٰ کی کمزوری اور اس عمر میں اس جنجال کو لینا اپنے لیے تکلیف خیال کرتا ہوں۔ البتہ اولاد کی کمی صرف ایک، اور وہ بھی آج چودہ پندرہ دن سے بیماری مبارکی ہونے سے گاہ گاہ خیال کچھ آ جاتا ہے۔ ساتھ نفس کی سرکشی کا خیال ان النفس امارۃ بالسوء۔

اور قاضی صاحب کے متین اور سنجیدہ الفاظ نے کچھ دل کے اندر امنگ پیدا کر دی، کہ شائد قسمت یاور ہو۔ اور پھر نئی زندگی با آرام شروع ہو۔ لیکن جذبات کا یہ حال ہے

Marfat.com

؎ زشر رستارہ جوئم، زستارہ آفتابے سر منزلے ندارم کہ بگیرم ارقرارے

ایسے دل کے لئے دل لگی کا سامان کہاں؟ کوئی شوخ چشم ہو تو پھر اس کی شوخ چشمی کا کیا علاج

؎ وفا داری مجواز بلبل خشم

ایسی صورت میں زندگی خوش کیا گزرے گی۔ الٹا موت کے منہ میں جانا ہے۔

ہاں اللہ جلشانہ کے فضل وکرم ہوں تو عجب نہیں۔ یہ ضدین بھی اکٹھی ہوسکتی ہیں۔ آپ کی نگاہ بھی پست نہیں ہوسکتی۔ گو مجھے یہ خیال کلی ہے کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ تاہم بعض احباب کی طرح آپ کا معیار پست نہ ہوگا۔ تاہم میں ایک ظنی انسان ہوں، خود دیکھے بغیر تسلی نہیں ہوتی۔

بہر صورت کوئی خاص معاملہ ہو تو توجہ دیں ورنہ ضرورت نہیں۔ ہاں جیسے قاضی صاحب نے بیان کیا کہ وہ ایک خاصے خاندان سے ہے جن پر بوجہ تباہی درتباہی نازل ہوئی، تو یہ خیال رکھنا ضرور ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے الادب وضع الشیء فی محلّہ ہمارا صوفی دوست شکل وصورت کا اچھا انسان ہے۔ گو عمر جوان نہیں۔ لیکن اچھا خاوند خدمتگذار ضرور ثابت ہوگا۔ اور سادہ روٹی بھی میسر ہے۔ زیادہ ضرورت ہو تو وہ خود دیکھ لیں۔ مبادا کوئی حرف بعد میں سننے میں آئے۔

بہر صورت مجھے اپنے فیصلہ میں جلدی نہیں۔ مجھ سے یہ الفاظ صرف اس وجہ سے لکھے گئے، کہ شاید کوئی نصیبے کی چیز ہو۔ اور اس وقت ہاتھ سے دینے کے بعد کہیں نادم نہ ہونا پڑے، ورنہ وقت بر وقت ہی فیصلہ دے سکتا۔ اور میں تو اس وقت بالکل عاجز ہوں۔ کچھ اپنا نیک وبد نہیں سوچ سکتا۔

(iii) سعید احمد طولعمرہ کو اب کسی قدر آرام ہے۔ منظور احمد صاحب بدستور بیمار ہیں۔ آپ کی فرستادہ دوائی انہوں نے استعمال نہیں کی۔ یعنی ایک دو دن کر کے چھوڑ رکھی ہے کہ طبیعت کے ساتھ موافقت نہیں کھاتی۔ چہرہ پر اور پاؤں پر ورم ہے۔ اصل میں حرارت غریزی کم ہے۔ ورنہ مرض بہت کم ہے۔

(iv) فخر الدین شاہ صاحب کا نتیجہ برآمد ہوا۔ گلزار احمد صاحب کو السلام علیکم۔ قاضی صاحب گاہ بگاہ آجایا کرتے ہیں۔ طبیعت ان کی اچھی ہے۔ صرف یکسوئی پیدا کرنے اور شغل کی طرف توجہ نہیں۔

(v) تعطیلات سے پیشتر آنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ تعطیلات یہاں بسر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ شوق سے تشریف لائے۔ اپنا گھر ہے۔ مجھے کسی قسم کی تکلیف نہیں۔

Marfat.com

اگر ضرورت ہو، تو الگ مکان مہیا رکھوں۔

(vi) برادرام شیخ محمد امین صاحب کی بیماری کی خبر تو آئی لیکن پھر بعد میں کچھ پتہ نہ چلا اور نہ ہی میں نے ان کو ابھی تک جواب دیا۔ ان کو سلام پہنچا دیں۔ اور ان کی مزاج پرسی میری طرف سے فرمائیں۔

(vii) اپنے باطنی حال اور شغل سے اگر ضرورت ہو تو مطلع کریں۔ ورنہ خاموشی سے اپنا کام کئے جایئے۔ اپنے اپنے پاؤں چلنا ہے۔ میرا سہارا تو کوئی سہارا نہیں۔ بلکہ اس کے فضل و کرم کا بھروسہ چاہیے۔

عزیز جمال الدین کو پیار۔ گھر میں دعوات

بندۂ ناچیز

محمد عمر

از بیر بل

(۱۲)

محترم جناب حاجی صاحب زادا رشادہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بخیر و عافیت گھر پہنچا۔ لیکن طبیعت علیل ہے اور رو بہ صحت۔

''صراط مستقیم'' کی تقسیم ابھی نہ کی جائے کیونکہ تعارف کے بغیر اس تحریر کی اہمیت خاطر پر نہیں کھلتی۔ طبیعت میں جب آرام آئے گا تو ان شاء اللہ پہلا کام یہی ہوگا اور طبع ہونے پر ملحق کر دیا جائے گا۔

عزیزہ میرے جانے کے بعد زیادہ مریضہ ہوگئی تھی۔ اب کھانسی سے کسی قدر آرام ہے۔ بخار بدستور۔ حکیم فتح محمد صاحب کا علاج شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔

قاضی صاحب، مہر محمد صاحب اور گلزار صاحب وغیر، کو السلام علیکم

آپ کا محمد عمر

۲ فروری ۱۹۴۷ء

Marfat.com

(۱۳)

برادر محترم جناب حاجی صاحب زادار شادہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامے یکے بعد دیگرے پہنچے۔ ایک عرض کروں۔ کاہلی ..... ورنہ کیوں اتنی دیر جواب میں ہوتی۔ الحمدللہ کہ آپ بمعہ متعلقین اس اندھیر میں محفوظ رہے۔ ..... اخبارات میں سے کچھ نہ کچھ دیکھ لیا جاتا ہے۔ خوشاب کا واقعہ معمولی ہے۔ اب علاقہ بھر میں پورا پورا امن ہے۔ حالات کے مطابق نہایت سرعت کے ساتھ حکومت نے انتظام کرلیا۔ ..... خضر پالیسی کا صحیح علم کسی کو بھی نہیں کہ وہ کیا کریں گے۔ قیاس آرائیاں ہیں۔ لیکن ضدی ہے اور متکبر۔ جانتا سب کچھ ہے۔ لیکن اپنی خودداری (تکبر) کو قومی خودداری پر قربان کرنا اسے بہت مشکل نظر آتا ہے۔ ..... ''پرتاب'' میں آیا کہ پنجاب کا گورنر ہندوستانی مقرر ہونے کی امید ہے اور ملک صاحب کا اس سلسلے میں بھی نام لیا جارہا ہے۔ بعد میں سنا کہ خضر گورنر ہوگئے۔ ..... ہندو سکھ کو ابھار رہا ہے۔ اور سکھ جذبات سے مشتعل ہورہا ہے۔ دولت، علم اور اکثریت کے گھمنڈ نے دماغ کو آسمان پر چڑھا دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ الحمدللہ کہ مسلمان مرعوب نہ ہوئے۔ بیشک ایسا ہی ہے۔ لیکن کہاں یہ خیال اور کہاں وہ کہ ہندو ہندوستان بھر میں مرعوب تھا۔ مجھے تو ہندو کا بڑا فکر ہے۔ مولیٰ کریم اپنی رحمت وسیع سے اہل اسلام کو عزت بخشے۔ آمین ثم آمین!

آج برادرم ملک حبیب الرحمٰن تشریف لائے۔ علاقہ میں امن بتلاتے ہیں۔ ہمارے علاقہ کے ہندو بلاخوف وخطر کاروبار میں مصروف ہیں۔ ..... ہندو سکھ سے پنجاب یا پاکستان میں نپٹنے کے لیے ان سے تجارتی بائیکاٹ کی ضرورت ہے۔ جب تک مسلمان اپنی ضروریات کے مہیا کرنے کے خود سامان نہیں کریں گے اس وقت تک مغلوب نہیں ہوں گے۔ ہمارے گوشت پوست سے وہ فربہ ہوکر ہمیں کھانا چاہتے ہیں۔

''تعارف'' کے طبع کی اب ضرورت نہیں۔ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ قاضی محمود صاحب جمعہ گذشتہ سے پیوستہ ۱۴/۳/۴۷ کو ہمیشہ کے لیے ہم سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اپنے خیال میں کتنے مضبوط تھے۔ خاتمہ نہایت اچھا ہوا۔ مسافر بیکس کی موت واقعی عجیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بن بلائے تشریف لاتی ہے اور نعش کو گھیر لیتی ہے۔

Marfat.com

قاضی صاحب، گلزار صاحب، مہر محمد صاحب، فضل کریم صاحب، عزیز جمال وغیرہ کو درجہ بدرجہ دعا وسلام

آپ کو رخصت تعطیل کب ہونے والی ہے۔ گڑبڑ نہ ہوتی تو شاید سرہند شریف حاضری کا موقعہ مل جاتا۔

مکان کی مرمت شروع ہے۔ غالباً ہفتہ کے اندر حسب خیال تیار ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

آپ کا محمد عمر

۷ مارچ ۱۹۴۷

(۱۴)

برادرم محترم جناب حاجی صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بہ ببقائہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

محبت نامہ پُر از اشتیاق ومحبت بمعہ کوائف حالی پہنچا۔

مولا کریم امت مرحومہ کے فرزندوں کو اپنی تسکین اور اپنی مدد ونصرت عنایت فرمادے۔

کئی بار خیال آیا کہ اس معرکہ میں آپ کو دعوت دوں کہ اپنے بال بچوں کو یہاں چھوڑ جائیں کیونکہ فضا دنوں سے خراب ہو رہی ہے اگر خیال پسند ہو تو آپ بلا تکلیف بچوں کو یہاں چھوڑ جائیے۔ الگ مکان کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے۔ ابھی یہ علاقہ ہر طرح سے محفوظ ہے۔

قاضی جمال اور دیگر احباب کو السلام علیکم!

آپ کا طالب دعا

محمد عمر

۴ جون ۱۹۴۷ء

(۱۵)

مکرمی جناب حاجی صاحب زاد شرفہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

مبارک نامہ پہنچا۔ مشکور ہوں۔ مسرور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ اور اس

Marfat.com

بڑھاپے میں سرفرازی بخشی۔ یہ سب کچھ آپ لوگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ یہ ذرۂ بیمقدار کہاں اور یہ نعمت کہاں۔ اللہ تعالیٰ برخوردار کی عمر میں برکت دے۔ اور اسے اپنی ذات اقدس کے صدقے اپنی معرفت کاملہ نصیب فرمائے۔

بچہ کے نام کئی ایک خیال میں آئے۔ اگرچہ طبیعت میں کوئی ابھی تک نہ بیٹھا تھا۔ لیکن آخر خالد سیف اللہ پکار کے لیے تجویز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نام کی طفیل اسے اسلام کی حقیقی تلوار بنائے اور اپنا حقیقی بندہ بنائے۔

مولوی غلام محمود صاحب کی طرف سے السلام علیکم قبول۔ تقریباً ہفتہ سے قیام پذیر ہیں۔ کچھ خود بھی بیمار ہیں اور عزیز کی والدہ بھی بیمار ہے۔ تمام گھر والوں کو میری طرف سے مبارک باد کہیں اور ساتھ شکریہ۔

دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ظاہری اور باطنی تکلیف و رنج نہ دیں۔ کیونکہ قوۃ تحمل نہیں رہی۔ صرف جمال سے شفقت فرمائی جائے۔

مبلغات منی آرڈر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب تو غالباً چوہدری صاحب کے ذریعہ کوٹ بھی پہنچ گیا ہوگا۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۶ نومبر ۱۹۴۹

(۱۶)

کرم فرمائے بندہ جناب حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت عزیز سلیم اللہ مطلوب!

مولائے کریم عزیز پر رحم فرمائے اور شفا بخشے اور عمر دراز سے مستفید فرمائے۔ پرسوں غلام حسین زرگر آئے۔ آپ کا تحفہ پیش کیا اور عزیز سلیم اللہ صاحب کی بیماری کی خبر دی۔ مولائے کریم شفا بخشے۔ آمین ثم آمین!

خط مدت سے لکھ رکھا تھا۔ لیکن خیال میں تھا کہ ڈاک میں روانہ ہو گیا۔ آج بستہ سے نکل

Marfat.com

آیا۔روانہ ہے۔بعد صحت عزیز امر دریافت طلب کی تحقیق کریں۔چنداں جلدی کی ضرورت نہیں۔

گھر میں دعوات،اور عزیز کے لیے دعا کہ صحت کامل عنائت ہو۔گھر میں خیریت ہے۔

عزیز من خیریت سے ہیں۔

از حاجی فضل کریم صاحب السلام علیکم

والدعا

محمد عمر

۵فروری ۱۹۵۰ء

(۱۷)

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنَ الْهَوٰى

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاوٰى

برادر محترم جناب حاجی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیریت مطلوب۔عزیز سلیم اللہ کی بیماری کی خبر تو پہنچی۔لیکن پھر خیر خیریت تا این دم موصول نہیں ہوئی۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہر تکلیف وغم سے بچائے۔

میں نے آپ کو ایک لفافہ روانہ کیا تھا۔جس کے اندر چوہدری محمد عبداللطیف صاحب کا خط بھی تھا۔شاہ صاحب کو بھی ایک خط لکھا تھا جس کا جواب بعینہ ارسال ہے۔

اصل یہ ہے کہ خواہشات نفس انسان کے لیے وبال ہیں۔اس کے مقابلہ میں رضائے الٰہی ہے۔کائنات کی اصلاح رضائے الٰہی کی طلب ہے۔اور فساد دنیا کی جڑ خواہشات نفسی ہیں۔یہ خواہشات نفسی ہوں یا قومی یا ملکی،ان کا انجام بُرا۔رضائے الٰہی نفسی یا ملی وقومی اغراض کے لیے ہو تو سراسر مصلحت اور انجام بخیر..... پھر خواہشات بعض تو بلا تردد حاصل ہوتی رہتی ہیں اور بعض کو حاصل کرنے میں بڑی تکلیف ومشقت ہوتی ہے۔اور وہ علی قدر علو مرتبت ومنزلت،اگر چہ ہم لوگ دنیا سے ہاتھ دھوئے نظر آتے ہیں۔لیکن جب تجزیہ کیا جائے تو ساری دنیا سے آگے۔

اسی ریڈیو کا خیال فرمائے۔کیا ہے۔اور کیا ضرورت۔صرف خواہش نفس۔کئی بار سمجھا سمجھایا، بے خبری نہیں۔صحیح علم موجود۔لیکن سب کچھ ہوتے ہوئے خواہش بڑھ چڑھ کر۔ایسی

Marfat.com

صورت میں کیونکر خیال ہو کہ میری نجات ہے یا اللہ تعالیٰ کا خوف دل پر طاری ہے۔ آہ! تمام زندگی ان نامرادوں کی مراد میں گزر گئی۔ اور تباہ ہوئے۔ پچھلے چند دن تو بڑی بے صبری رہی۔ لیکن دو دن سے صبر آیا۔ شکر کیا کہ اس بلائے بے درماں سے خلاصی پائی۔ رات دن ایک خیال نا ہنجار میں غرق۔

مرا اے کاشکے مادر نزادے

دوسو، اڑھائی سو تک اگر چوہدری صاحب خوشی و رضا سے دے دیں تو مضائقہ نہیں۔ دو بیٹری شاہ صاحب نے اپنے ذمہ لی۔ لیکن اگر نیا خرید کرنا بہتر ہو، تو پھر ایک دو ماہ اور صبر چاہیے۔ امید ہے کہ قیمتیں گر جائیں گی اور ساتھ ہی آپ کی معلومات میں اضافہ ہو جائے گا۔ نیا خرید بھی جب ہو، تو بیٹری ساتھ نہ لی جائے۔ بہر صورت اب زیادہ جلدی کی ضرورت نہیں۔ البتہ وقت نکالنے کی اچھی چیز ہے اور بس۔ جیسے اخبار۔

منشی اللہ دتہ صاحب السلام علیکم کہتے ہیں اور تذکرۃ الاولیاء خریدنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ عزیز سعید احمد اور خالد سیف اللہ خیریت سے ہیں۔ البتہ گاہ گاہ ان کی والدہ کو کچھ پیٹ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ آپ اوقات مخصوصہ میں میری طمانیت کے لیے دعا فرماتے رہا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے غموم و ہموم سے بچانے کے لیے استدعا کرتے رہا کریں گے۔

عزیزوں کو دعوات ۔ احباب کو السلام علیکم

برادرم حاجی محمد نقشبند صاحب کو نسبتاً آرام ہے اسہال تو بند ہیں لیکن کمزوری بدستور ۔ ان کی طرف سے السلام علیکم قبول ہو اور دعا

آپ کا محمد عمر
۱۳ فروری ۱۹۵۰

(۱۸)

کرم فرمائے بندہ جانب حاجی صاحب زادر شدہ وارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

محبت نامہ مفصل پہنچا۔ الحمد للہ عزیز جمال کو صحت عنایت ہوئی۔

غالباً میرا لفافہ پہنچا ہوگا اور اصل حقیقت کھل گئی ہوگی۔ بشریت اور اس کے تقاضے

Marfat.com

انسان کو کتنا ذلیل کرتے ہیں۔ اقبال کا یہ شعر کئی دنوں سے ورد زبان ہے ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اللہ اکبر! یہ شرافت کبریٰ کسے حاصل۔ اسے جس نے ''وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوىٰ'' پر عمل کیا۔ جہاں مسلمان سے تمام کچھ کھویا گیا، وہ صبر و تحمل بھی اٹھا لئے گئے۔ ذرہ ذرہ چیز پر مچلتا ہے اور آرام نہیں پکڑتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ کسی قدر طبیعت میں سکون آیا۔

زیادہ محبت عزیزوں کو دعوات، اہل خانہ کو دعا و سلام
احباب کو السلام علیکم۔

طالب دعا
محمد عمر
۱۶ فروری ۱۹۵۰ء

(۱۹)

مشفقم جناب حاجی صاحب دامت برکاتہم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ کوائف و اذواق کے حقائق دیکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق سلیم کو ہر دم تازہ رکھے اور اپنی یاد کو ہر حال و قال پر غالب فرمائے۔

جو کچھ میں ہوں وہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور پاک لوگوں کی تابعداری نصیب فرمائے۔ وقت قریب آ رہا ہے اور غفلت و عصیاں برابر سر پر تماشہ کر رہی ہے۔

انسان اگر اپنے قویٰ کو اپنے قابو میں رکھے تو خود اپنی چشم بصیرت سے وہ کچھ دیکھتا ہے جس کو سنایا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ سب کچھ اس کے فضل و کرم پر ہے اور بس۔ اپنی طاقت کہاں۔

عزیز سلیم اللہ کی بیماری کا حال مولوی غلام محمود صاحب کی زبانی معلوم ہوا جس کی وجہ سے تشویش بڑھ گئی۔ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کامل صحت بخش دی۔

بچوں کو پیار۔ مستری صاحب لاہور صاحبزادی کا کیا حال ہے۔

Marfat.com

تمام کو السلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر

۸ مئی ۱۹۵۰ء

(۲۰)

بہ بسم اللہ نو یسم نامہ را

بحمداللہ نو یسم نامہ را

مشفق مکرم حاجی صاحب زادشادہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز مسعود کے ظہور کی خبر سن کر خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جمیل احمد کو جمیل بنائے۔ وَاجْعَلْهُ لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً۔

کئی نام خیال میں آئے۔ لیکن زیادہ یہی پسند آیا۔ خدا تعالیٰ اس کے نام میں برکت دے، اور عزیز کو اپنے شناساؤں کے زمرہ میں داخل فرمائے۔ پنکھا آپ کی محبت کا نمونہ ہے۔ لیکن کوئی دلپسند ہوا نہیں پہنچاتا۔ اگر فروخت ہو جائے تو تبدیلی سے بہتر ہے۔ ورنہ تبدیلی کے سوا ہی پھر جو کچھ دیتا ہے یہی اچھا ہے۔

گرمیاں زیادہ ہیں۔ گھر رہے بغیر گو کام چلتا ہے لیکن دل کا کیف باہر جا کر کم ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے واپس آ گیا۔ اگر اگست میں موسم خوش گوار نہ ہوا تو چل دیں گے۔ ورنہ لنگر انداز رہنا ہی اولےٰ ہے۔

طبیعت کمزور سخت ہو چکی ہے۔ ورنہ قدم باہر نہ رکھتا۔ لیکن اب تو جب سے آیا ہوں موسمی پریشانی وبال جان بنی ہوئی ہے۔ کسی دوست کو یہاں روانہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود ہی کچھ بتلا دیا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے بتلانے میں انشاء اللہ برکت دے گا۔

مستری محمد صدیق صاحب کا خط بھی آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت بخشے۔ ان کی طلب پر تعویذ ارسال ہے۔ گلے میں ڈال دیں۔ اور صبح وشام الحمد شریف بمعہ بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر دم کیا کریں اور آٹھ ح ح ح ح ح ح ح ح لکھ کر پلایا کریں۔ اس سے جگر کی گرمی کو آرام پہنچے گا۔

Marfat.com

(۲۱)

مراد من تو باشم در دو عالم زجانم بر نیاید بے خدا دم

اللہ تعالیٰ اپنا بنائے اور اپنی معرفت تامہ نصیب فرمائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کامل سے سرفرازی بخشے۔ آمین ثم آمین!

مکرمی جناب حاجی صاحب زادر شدہ وارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ حقائق سے آگاہی ہوکر باعث طمانیت قلبی ہوا۔

اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت بخشے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ آمین! کئی دنوں سے خط لکھنے کا خیال تھا۔ لیکن کھانے پینے کے سوا اب مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

(۱) انجن میں آپ نے شراکت تو اختیار کرلی۔ لیکن کسی وقت حاجی فضل کریم صاحب کو مشترکہ انجن کے لیے جب کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ کسی ایک کا کام ہی چل سکتا ہے مشترکہ میں کسی کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا۔ سو یہ بات صحیح پائی۔

اس کے علاوہ جیسے اکثر میں ذکر کیا کرتا ہوں کہ مسلمان شراکت کے وقت تو بڑے اعتماد سے شراکت کرتا ہے۔ حتی کہ حصہ وغیرہ کی بابت کچھ طے نہیں پاتا۔ اور نہ معاہدہ نامہ کی صورت میں کچھ بھی تحریر کیا جاتا ہے۔ لیکن جب اختلاف پیدا ہوتا ہے تو چلانے والا مالک متصود ہوتا ہے جیسے چاہے کر کے حصہ داروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ خدا خیر کرے یہاں بھی کوئی صورت ایسی پیدا نہ ہوجائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے انفاس میں برکت ہے۔ اس لیے کسی دوست کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی طالب راہ مولا آجائے تو حسب طبیعت اسے پڑھنے کے لیے بتلا دیا جائے اور بعض امور شرعیہ کی بابت بھی عملاً ہدایت کردی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے آپ کو اتباع ظاہری وباطنی اسوۂ حسنۂ رسول نصیب ہو۔

۳۔ اپنے حال کی بابت جو کچھ لکھا۔ یہ سب اس کے الطاف خاص ہے۔ یہی وہ دولت ہے جس کی طلب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رَبِّ اِشْرَحْ لِیْ صَدْرِی کی دعا کی تھی۔ اور یہی وہ خزانہ جس کی بابت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ فرمایا گیا۔ یہی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہ صَدْرِہٗ

Marfat.com

لِلاِسْلَامِ کی دولت ہے۔ جب تک حال پیدا نہ ہو تیقن پیدا نہیں ہوتا۔ اور تیقن کے سوا آدمی عملاً گو کتنا پختہ ہو لیکن پھل پختہ نہیں ہوتے۔ صوفیائے کرام نے اسی وجہ سے اس حال کے حاصل کرنے کے لیے عمریں صرف کیں۔

بہرصورت اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان کہ اس نے حال کے دروازے آپ پر کھول دیئے۔ خدا کرے کہ اس حال میں روز افزوں ترقی ہو۔ حال بلند ہو یا کم اس کے سوا ایک قدم بھی راہ مولیٰ میں چلنا محال ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ ثُمَّ لَاتَنْقُصْ۔

۴۔ کھوڑہ والے جمعہ پڑھانے کی آپ سے التجا رکھتے ہیں۔

امین صاحب کو خط لکھا تھا۔ آپ پوری کوشش کریں کہ دل کھل جائیں اور لڑکی کا کام سرانجام پائے۔ احباب کو فرداً فرداً خصوصاً مستری صاحبؒ عبدالقادر صاحب' امین صاحب اور حاجی شریف صاحب کو السلام علیکم۔

رائم محمد عمر

(۲۲)

فَانْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ

حَسْبُنَااللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنَعْمَ النَّصِیْرُ

مخلص جانثار! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۳۰ کی عصر کی نماز کے بعد سوار ہو کر عشاء کے وقت کھوڑہ بال بچوں سمیت پہنچ گیا۔ بڑی لڑکی گھر میں ہے۔ الحمدللہ موسم اچھا ہے۔ اب میں مسجد میں بیٹھا لکھ رہا ہوں۔

ایک خیال کئی بار آیا کہ جب ہمیں ختم کرنا ہے تو تلاش بے فائدہ۔ آپ کا خیال اپنی جگہ اچھا ہے۔ دوسری بات آج کی دنیا عجب دنیا ہے۔ اور اس کام کی سرانجام دہی کے لیے جہاں تک خیال دوڑایا پولیس کے بغیر مشکل ہے اور اس صورت میں پریشانی زیادہ۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جس طرح سمندر اپنا مال خود بخود باہر پھینک دیتا ہے، ایسے ہی پھینک دیا جائے اور ہمارے گھر خود آ جائے۔

ابتلا' امتحان بُری بلا ہے۔ پھر اس مالک الملک کا بیشک جب تک انسان کو معاملہ نہ پڑے' پڑھنے سے وہ بات نہیں کھلتی، جب تک اپنے پر نہ آ جائے۔ ''انقلاب'' کا حصہ جلالی تو آپ

Marfat.com

نے کئی بار پڑھا ہوگا۔ لیکن یہ عملی سبق کسی کے خواب میں بھی نہ تھا۔ وہ حصہ اس لیے لکھا گیا تھا کہ اس میں سالک اپنی بہتری خیال کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلے سے زیادہ حسن ظن قائم کرے، تا اینکہ یہ ہی نجات کا باعث اور فلاح اور سرفرازی کا باعث ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل عزت رکھے اور حسب منشا کام بھی ہو جائے۔ میں تو ایک کمزور دل ہوں اور یہی چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہونا ہے ہو جائے، اور انگلیوں کیا کپڑوں پر بھی داغ نہ آئے۔

تمام احباب کھوڑہ دعا و سلام عرض کرتے ہیں اور اپنا اشتیاق ظاہر کرتے ہیں۔

میں اکثر دعا گوئی میں رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں اس سے زیادہ دکھی نہ فرماوے۔ حافظ دوست محمد نور الٰہی اور ایک عزیز مصر سے ہمراہ ہیاں پہنچے۔ آمین ثم آمین!

عزیز جمال کا خط بھی آیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اخلاق تبدیل فرماوے اور پڑھنے کا شوق دلائے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۲۳)

اللھم صلی علی محمد النبی الامی و آله واصحابه وسلم

دم واپسیں ہو جبکہ یا اللہ　　لب پہ ہو لا الہ الا اللہ

گفتہ اند زرنداں قدح خوار　　بہ طاعت گیر پیران سیاہ کار

مخلص مشفق من حاجی صاحب زادار شادہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

خط محررہ ۱۳/۱ یہاں ۱۴/۱ کو پہنچا۔ معلوم نہیں کیوں اتنی دیر سے پہنچا۔ اسی طرح دوسری ڈاک کی پڑتال کی گئی اور پوسٹ ماسٹر صاحب کو لکھ دیا گیا۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ خط آپ کو کب پہنچے گا۔ اگر بہت دیر کے بعد پہنچے، تو شکایت کرنی چاہیے۔

حالات و کوائف دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ خدا کرے کہ حالات اور مقامات میں

Marfat.com

استقامت پیدا ہو جائے۔

رات بھر استغفار کا خیال غالب رہتا ہے کیونکہ نفس امارہ دن بھر سیاہ کاری سے دل کو اندھا کرتا رہتا ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو موت کی بھیانک صورت سامنے ہو جاتی ہے۔ لیکن جب روشنی دن کی لو لگتی ہے، تو پھر دل مچلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور لمبی امیدیں سامنے آ جاتی ہیں۔ رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِیَ فَاِنَّکَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ. کاش بقیہ حصۂ زندگی الگ ہو کر اپنا وقت گزارتا۔

پرمٹ کے فیصلہ سے بڑی خوشی اس لیے ہوئی کہ عزت بچی اور ایسی بچی کہ قریشی صاحب یا پراچہ صاحب کے دروازہ پر جھکنے کی نوبت نہ آئی۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے جنہوں نے آپ کی ہمت کے سامنے سر جھکایا۔ سیکرٹری صاحب نے واقعی بڑی امداد کی ہے۔ مہر صاحب، وزیر صاحب نے بھی ویسے ہی لکھا ہے۔ وقت ملے، تو شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اصل بات یہ ہے کہ پہلا پرمٹ بھی آپ کی ہمت پر ہوا۔ اور اب بھی بچا تو آپ کی ہمت بلند سے۔ ورنہ میں تو پہلے بھی اور اب بھی مایوس تھا۔

اللہ کی شان: اور انسان کی فطرت کچھ ایسی انوکھی واقع ہوئی ہے کہ گاہ تھوڑے فائدے کے لیے یا عزت نفس کے لیے جان تک لڑا دیتی ہے، اور گاہ بڑے نقصان یا بڑے فائدہ کے لیے ہاتھ ہلانے تک ہمت نہیں کرتی۔ گزشتہ سال ریڈیو سر پر سوار تھا اس سال راستے سوار ہیں رات دن یہی خیال ہے کہ جلد بنائے جائیں۔ چنانچہ اس کام کو بفضلہٖ شروع کر دیا گیا۔ دونوں بلکہ تینوں راستے تیار کرنے کا خیال ہے۔ بیربل سے کوٹ تک سیدھا راستہ نصف سے زیادہ صرف ایک دن میں تیار ہو گیا۔ باقی کے لیے ٹھیکے دیئے جا رہے ہیں گورستان والے راستہ کو پکی سڑک تک پہنچانے کا خیال بھی ہے۔ لوگ غریب ہیں۔ تاہم امید ہے کہ ساٹھ ستر روپیہ چندہ ہو جائے گا۔ کچھ لوگ خود بھی کام کریں گے۔ تقریباً اتنا ہی روپیہ میں اپنی طرف سے لگانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

اگر کوئی صاحب برکت اس کار خیر میں حصہ بٹانے کا خیال اپنے ذہن میں رکھتا ہو تو اس سے ذکر کر دیا جائے۔ لیکن اس صورت میں کہ بوجھ کسی پر نہ ہو۔ مثلاً ہم راستہ بنانا چاہتے ہیں کہ آنے جانے والوں کو تکلیف ہے۔ کوئی اس کار خیر میں شریک ہونا چاہے، تو موقعہ ہے۔ اور بس۔

صاحبزادہ عبدالرسول صاحب غالباً تشریف لے گئے ہوں گے۔ لیکن نتائج کا پتہ نہیں

Marfat.com

چلا ادھر صاحبزادہ صاحب[1] کے کئی خطوط متواتر آئے۔ اگلے دن تو متواتر خطوط سے طبیعت گھبرا اٹھی۔ اور کچھ دبی زبان سے عرض بھی کر دیا گیا۔ خدا کرے کہ بُرا نہ منائیں۔ اب اس کام کے لیے ہمیں دوڑ دھوپ کرنا ہے۔ امین صاحب سے دریافت کریں کہ ان کے دوست شریف صاحب ڈائریکٹر کو کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ یا کوئی دوسری تجویز ہے۔ اور کہ فضائیہ کے افسر نے کیا مشورہ دیا۔

اتوار کو گھر پہنچا تھا۔ شب باشی حافظ صاحب کے پاس کی گئی۔

خیال کی یکسوئی میں وہ کچھ دکھائی دیتا ہے جو دیکھنے میں نہ آ سکتا ہو۔

مستری محمد صدیق صاحب کو السلام علیکم۔ کیا اچھے دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفات دور فرمائے۔

آپ کا محمد عمر

۱۵ جنوری ۱۹۵۲

(۲۴)

کرمفرمائے بندہ حاجی صاحبزادہ لطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت حانبین مطلوب!

عزیزی عبیداللہ صاحب نہایت کمزور ہو چکے ہیں۔ عزیز نصیرالدین صاحب کی آمد کی خبر خوش کن سنی جا رہی ہے۔ محمد نقشبند صاحب پھر بھلوال علاج کی غرض کے لیے تشریف گئے۔

غالباً صاحبزادہ صاحب لاہور پہنچ گئے ہوں گے۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب کا خط آیا کہ آنجناب مسجد حاجی رانجھا خاں مرحوم میں تشریف لا کر عبدالغفور صاحب کو مطلع کریں گے۔ مکان کا انتظام ہو جائے گا۔

۷ مارچ ۱۹۵۲ء کو محکمہ نقل وحمل (ٹرانسپورٹ) کی طرف سے ایک چھٹی آئی۔ جس میں مجھے لکھا ہے کہ روٹ پرمٹ اور دیگر کاغذات (نوٹ) لے کر تاریخ تحریر سے سات دن کے اندر دفتر میں حاضر ہوں۔

---

[1] مذکورہ بالا کے والد گرامی حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

چٹھی ہفتہ کو مہر گل محمد صاحب کو روانہ کی گئی۔ لیکن معلوم ہوا کہ وہ کراچی گئے ہوئے ہیں اور ان کے بغیر کاغذات کا میسر ہونا مشکل ہے۔ آج راجہ غلام حسن صاحب کو روانہ کر رہا ہوں۔ اگر کاغذات متعلقہ چٹھی مل گئے تو یہ خود لے کر آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اور عزیز عبید اللہ کی بیماری کی وجہ سے میری عدم حاضری کا عذر پیش کر دیں اور کاغذات پیش کر دیں۔ اگر مہر صاحب آ گئے تو وہ خود کاغذات لے کر پہنچ جائیں گے اور حسب منشاء کام کریں گے۔

احباب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم!

زیادہ محبت و اخلاص

آپ کا محمد عمر

۹ مارچ ۱۹۵۲ء

(۲۵)

باسمہ سبحانہٗ

مخلصی و محترمی مولانا صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ ۳ مارچ ۱۹۵۲ء کا لکھا ہوا گو بروقت آ گیا تھا' مگر یہاں بند پڑا رہا۔ پرسوں مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء کو پڑھا۔

اجمیر شریف کے پرمٹ کی بابت اتنی سعی کی کیا ضرورت ہے۔ اگر مل جائے تو سب اکٹھا ورنہ ایک دو کی ضرورت نہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ اتنے بڑے آدمی سے کہلایا جائے۔

پھوپھی صاحبہ کے مزاج کیسے ہیں۔ ان کو ضربات آئی تھیں۔ ان کا کیا حال ہے۔

اگر اجمیر شریف نہ سہی تو باوا فرید صاحب یا بہاء الحق کی زیارت کر لیں گے۔

نصیر الدین صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کی طبیعت نہایت اچھی تھی۔ البتہ چہرہ دیکھنے میں ذرا گرد آلود معلوم ہوتا ہے۔ اللہ فضل رکھے۔ زیادہ دعا۔

آج قریش محمد یوسف صاحب (ہمشیرہ زادہ 'نوابزادہ سعید صاحب) کا ایک قاصد خط لایا کہ پراچہ ٹرانسپورٹ کمپنی جس میں شامل ہونے کی دعوت تھی۔ جواباً لکھا گیا کہ اس کام کے۔ ہے۔[1]

---

[1] حاجی صاحب کو بھیرہ سے بلوا کر سفارش کروانے کی کیا ضرورت ہے ایسی تکلیفات سے پرہیز اچھی

Marfat.com

مہر گل محمد صاحب مختار ہیں۔

۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء

(۲۶)

مکرمی جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

۲۸ دسمبر کو خط پہنچا۔ خوشی ہوئی کہ عزیز واپس آ گیا۔ میں جمعہ سے پہلے ۱۲ بجے بیر بل پہنچ گیا تھا۔ دوبارہ حافظ صاحب کو دیکھنے بھی گیا تھا۔

یہاں کے حالات آپ دیکھ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ استقامت پر رکھے۔ اور ظالم اپنے کئے کا پھل کھائیں۔

عرس کی تاریخ کیا ۴ دسمبر رکھی جائے یا کچھ تبدیلی ضروری ہے۔ اگر دفتری لوگوں کو رخصت لینے میں کوئی خاص تکلیف نہ ہو تو پھر اصل تاریخ ۱۵ رجب اچھی ہے۔ ورنہ ایک دو یوم کی تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

میاں جمال کو دعا۔ کتنا زود رنج ہے اور کچھ اپنی جوانی کا خیال نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور عزت سے رکھے اور عزت سے لے جائے۔ مولوی صاحب کی طرف سے السلام علیکم اور کہ عزیز مظفر حسین کے صاحبزادہ کی سوئیٹر وہاں دی ہوئی تھی۔ وہ بذریعہ پارسل گجرات بھیج دیں۔

(۲۷)

مخلصم مولوی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ہمارا یہاں سے روانہ ہونے کا پروگرام ۴ تاریخ بروز جمعہ صبح سویرے ہے۔ اب اگر آپ نے تشریف لانا ہو تو پھر ہم یہاں سے جمعہ پڑھ کر ۳ بجے روانہ ہوں گے۔ یہ التوا صرف آپ کی خاطر ہے اور آپ بدھ یا جمعرات کو تشریف لے آئیں تا کہ آپ آرام بھی کر سکیں۔ ہاں اگر نہ آسکیں تو ہمیں بذریعہ تار مطلع کریں اور خوشاب صوفی اسمٰعیل کو اڈہ پر تار بھیج دیں۔

بفرمان حضرت اقدس

Marfat.com

(۲۸)

کرم فرمائے بندہ حاجی صاحب زادارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خیریت مطلوب۔ غالباً میرے دو خط آپ کو پہنچ گئے ہوں گے۔

اب موسم کراچی نہایت اچھا ہو گیا ہے۔ کھوڑہ میں صبح ہوا کی بندش رہا کرتی تھی اور گیارہ بارہ بجے گرمی اچھی خاصی معلوم ہوتی تھی۔ یہاں اب صبح سویرے نہایت لطیف ہوا ہوتی ہے اور تقریباً ایک میل باہر چلا جاتا ہوں اور تقریباً ۷ بجے واپس ہوتا ہوں۔

پھر دن بھر اکثر ہوا چلتی رہتی ہے۔ چونکہ ہوا مغربی ہے۔ اس لئے ہمارے مکان پر نہایت تیز ہو کر دریچوں کے ذریعہ سے مکان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر اندر فرش پر غبار رہتا ہے۔ ایک بڑا قالین فراخ کمرہ میں بچھا ہے جس پر نماز وغیرہ بھی پڑھ لیتے ہیں۔

ٹٹی غسل خانہ الگ موجود ہے۔ اس کے علاوہ دو کمرے اور خالی ہیں۔ جس وقت ذرا گرمی تیز ہو جائے تو چارپائی وہاں بچھی رہتی ہے۔ آرام کر لیا جاتا ہے۔ کھانے پینے کی افراط ہے۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ حاجی سعید احمد صاحب اکثر آپ کے بارے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ عزیز واقعی سعید ہے۔ کار پر بھی جب ہم چاہیں سیر کے لیے حاضر ہیں۔ ایک تو کام کے لیے جو آپ کر رہے ہیں اور دوسرے ملازمت کا سلسلہ بھی ہے۔ تیسرے سفر کرایہ کا خرچ بھی زیادہ ہے۔ ورنہ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کے لیے کراچی موزوں مقام ہے۔

میں، حافظ دوست محمد اور حافظ بدرالدین تینوں اکٹھے مقیم ہیں۔ اگرچہ حاجی صاحب کو تو کچھ احساس نہیں، لیکن مجھے احساس برابر ہر وقت رہتا ہے کہ شہر داری میں یہ بوجھ بہت ہے۔

دوست محمد اچھی خدمت کرتا ہے۔ قرآن شریف وہی تراویح میں سناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں پوری تراویح اس کے ہمراہ رہتا ہوں۔ تقریباً ڈیڑھ پاؤ پارہ پڑھے جاتے ہیں۔

اگر آپ کا آنا ہو گیا تو پھر دوست محمد کو رخصت کر دیا جائے گا۔ حافظ بدرالدین صاحب تو تبھی رخصت ہوں گے جب ہم ہوں گے۔ کیونکہ وہ دعوی گیر ہیں کہ بزرگوں اور ان کے خدام کو خلقت پر ایک گونہ خدائی حقوق حاصل ہیں۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ اسی چیز نے تصوف کو زیادہ احتیاج مند ظاہر کر کے تصوف کی اشتہا کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل

Marfat.com

حال رکھے اور دل سے ان امراض کا قلع قمع فرمائے۔

از حاجی سعید احمد السلام علیکم بعد شوق ملاقات۔

آپ کا محمد عمر
مکان نمبر ۱۶۲ پیر الٰہی بخش کالونی نمبر ۲
کراچی نمبر ۵

(۲۹)

مکرمی حاجی صاحب کو بعد دعا و سلام!

ایسے امور کی بابت دریافت کرنا دین کی خفت کا باعث خدا کرے نہ ہو۔ آپ ضرور چوہدری صاحب سے وعدہ فرمائیے گا۔ مولا کریم پھر آپ کے وعدہ کو پورا کرے اور دنیائے اسلام کو حقیقی اسلام کے تاثرات سے منور اور فیض یاب فرمائے۔

لائسنس بندوق ارسال ہے۔ آپ کی فرستادہ دوائی حافظ صاحب کے ذریعہ پہنچ گئی۔

عزیز جمال اور گھر والوں کے لیے جیسے مناسب ہو۔ اگر وہ بیر بل آنا چاہیں تو ضرور ان کو لیتے آئیں۔ سردست پہاڑ جانے کی بابت فیصلہ نہیں کر سکا۔ گھر والوں سے مشورہ کے بعد فیصلہ ہوگا۔ ویسے اگر موسم اچھا رہے تو پھر جانے کی ضرورت بھی نہیں۔ جیسے موجودہ موسم ہے۔ ہاں ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کے لیے کوئی پروگرام بنالیا جائے گا کیونکہ بعض احباب کا خیال ہے۔

حاجی سعید احمد صاحب کے خط آ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس نوجوان کو اپنا بندہ بنائے اور نیک اعمال کی توفیق بخشے اور دنیاوی پریشانیوں سے نجات دے۔

مولوی غلام محمود صاحب لائل پور سے واپسی پر چند دن میرے پاس رہ کر کل سوموار کو گھر گئے۔ کیونکہ لائل پور والوں نے عزیز منیر احمد کو بلایا تھا۔ لیکن ڈاک کے ذریعہ تو ان کو اطلاع ہی نہ پہنچی۔ جب پہنچے تو تاریخ گزر چکی تھی۔

کل ہی مولوی غلام محمد صاحب چھنی جامکے سے تشریف لائے۔ ان کی بس میں ملاقات نہ ہو سکی۔ عزیزوں کو پیار۔ گھر میں دعوات۔ زیادہ محبت و اخلاص پائندہ باد۔

آپ کا محمد عمر

یہ خط چوہدری نور عالم صاحب کے خط کے جواب میں ہے۔ جو آئندہ صفحہ ۶۰۷ پر موجود ہے۔

Marfat.com

(۳۰)

بسم اللہ ربی، اللہ حسبی اللہ، اعتصمت باللہ

مکرمی جناب مولوی صاحب زادارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط دستی پہنچا۔کوائف سے آ گاہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ پیران کبار حمھم اللہ اجمعین کے صدقے آپ کا سینہ منور کرے اور طبیعت شگفتہ فرمائے اور خلق کے لیے باعث ہدایت فرمائے۔آمین ثم آمین!

صاحبزادہ صاب کے بارے جو آپ نے لکھا صحیح ہے کہ پہلے ڈائریکٹر شریف ہیں۔ غالبًا خواجہ صاحب سے ذکر ہوا ہوگا۔اگر تسلی ہوگئی ہے تو بہتر ورنہ آج ہی میں قومی کتب خانہ کے پتہ پر شیخ ہمایوں صاحب کو بھی لکھوں گا۔شاید ان کی واقفیت بھی خاصی ہو۔غرض اس بارے آپ نے ہی کوشش کرنی ہے۔

باقی چوہدری نذیر خاں صاحب کے لیے میں نے لکھا ہے۔جس کا جواب بھی چوہدری نور عالم صاحب کا آ گیا۔سلطان احمد کے تعلقات ہمارے لوگوں سے وابستہ ہیں۔سلطان احمد کو لاہور لے چلیں گے، جب ضرورت ہوگی۔آپ نے فکر نہ کریں۔دوائی پہنچ گئی۔اب مہینہ میں ایک بار دوائی لے لینا مناسب ہے۔کام چل جاتا ہے اور زیادہ تکلیف دینا پسند نہیں۔

آپ کا محمد عمر

۲۸ فروری ۱۹۵۳ء

(۳۱)

زندگی عشق میں کٹ جائے تو کیا خوب ہے

مشفقم جناب حاجی صاحب زاد ارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پارسل والا پہنچا۔اس سے پہلے بھی خط پہنچا تھا۔اگر چہ ہلڑ بازی پاکستانی سے بہت نقصان جان و مال ہوا، لیکن دل میں اطمینان تھا کہ وہ اپنے شغل میں مشغول ہوں گے اور اپنی پرائی سے بیگانہ ہوں گے۔الحمد للہ یہ خیال درست نکلا۔محبت بڑی دولت ہے، جسے نصیب ہو۔مجازی

Marfat.com

حقیقی کا فرض ضرور ہے۔ لیکن کامل و ناقص کے اثرات تو برابر کے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑھ کر یہ افسوس ہے کہ چار پانچ سال کی قوت مدافعت غیر کے بجائے اپنے گھر میں خرچ ہو گئی۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شوکت اگرچہ اچھا انسان نہیں لیکن پاک پارلیمنٹ میں یہ کہہ کر کہ مرکز اور صوبائی رقابت نے ملک کو تباہ کر دیا، کتنا اچھا کہا اور کتنی جسارت کی۔ اب جس کروٹ پر اونٹ بیٹھے، خرابی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ حکومت کا وقار اٹھے تو رہا سہا بھی گیا، اور رعایا کی جان و آبرو ختم ہو جائے تو حکومت کس کام کی۔ یار لوگوں نے خوب بازی لگائی کہ میاں پٹ جائے تو گھر برباد، بیوی اکھڑ جائے تو گھر تباہ۔ مرزائیت کو اقلیت نہ بنایا جائے تو اتنا خون کس کی گردن میں۔ جو بنایا جائے تو منافقت کی آگ اندر ہی اندر سلگ کر ایک دن تمام پاکستان کی تباہی کا باعث ہو گی۔ میں نہیں کہتا تحریک چلانے والے بدنیت تھے۔ لیکن سادہ لوح ضرور تھے۔ کسی کی تھاپی میں آ کر اپنا سب کچھ تباہ کر بیٹھے۔

صاحبزادہ صاحب[1] کے بارے آپ کی کوششیں خدا کرے بار آور ہوں۔ اگلے دن صاحبزادہ عبدالرسول صاحب کے دریافت پر جو جواب دیا گیا تھا، وہ آپ کے گوش گزار ہوا۔ آپ کے خط سے اصل حقیقت روشن ہو گئی۔ ظاہراً تو فال اچھی ہے کہ دوبارہ لگائے گئے۔

ادویات اور دیگر تحائف مخلصانہ کا شکریہ جتنا کیا جائے کم۔ تحفہ کی قیمت نہیں ہوتی بلکہ اخلاص و محبت کے جوہر کی قیمت کا اندازہ کیا ہو سکے۔ میں 14 تاریخ یعنی ہفتہ کے دن چار دن کے لیے تحصیل پھالیہ پنڈی لالہ ایک زمیندار کی خواہش پر گیا تھا اور پنجشنبہ 3 مارچ کی شام کو گھر پہنچ کر مرحوم مولانا فخرالدین صاحب کے عرس میں شامل ہو گیا۔ عرس میں اکثر احباب و مخلصین مولانا مرحوم آ گئے تھے۔

بعض زمینداری روکاوٹوں کی وجہ سے سڑک کا کام رک گیا تھا۔ آج پھر راجباہ کی پٹڑی پر کام شروع ہے تا کہ کدلتھی کے موقعہ تک سے عمل پکی بن جائے۔

احباب کو، خصوصاً مستری صاحب، شیخ محمد امین صاحب اور حاجی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم

۲۱ مارچ ۱۹۵۳ء

---

[1] صاحبزادہ عبدالرسول صاحب۔

Marfat.com

(۳۲)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ، اعتصمت باللہ

فوضت امری الی اللہ، ماشاء اللہ، لاقوۃ الاباللہ!

مکرمی جناب حاجی صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیرت مطلوب۔ خط پہنچا۔ حالات سے مطلع ہوا۔ **الحمدللہ** کہ قدرے امن پیدا ہوا۔ کل حاجی محمد ابراہیم صاحب آئے۔ ان سے مختصر حالات لاہور سنے۔ قدرت خدا! **وھو علیٰ کل شیء قدیر**. دولتانہ گئے۔ اور اپنے کئے پر گئے۔

کل کیا امید تھی۔ آج کیا ہے۔ صاحبزادہ صاحب[1] کے متواتر خطوط پہنچ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے سوا کوئی امید کامیابی نہیں۔ خاص کر جب کہ نقشۂ پنجاب بدل گیا۔

آپ لوگوں کو دعا کی ہمت کرنی چاہئے۔ میں ایک سیاہ کار، کس منہ سے کچھ مانگ سکتا ہوں۔ صرف اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی اولاد کو رسوا نہ فرمائے اور اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔

بعض وقت کامیابیاں ناکامیابیاں ہوتی ہیں اور ناکامیابیاں، کامیابیاں۔

بہرصورت ایک مسلمان کا خیال بڑا بلند ہونا چاہئے اور جو کچھ ظہور میں اپنی تدبیر کے برخلاف کبھی آجائے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

تاہم فضل وکرم کا دروازہ کھلا ہے۔ **وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ**۔

اب ۳۰/۳ کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ حاجی محمد امیر خاں صاحب کے مقدمہ کے ملزم بالکل بری ہو گئے۔ اللہ ہی ہے جو عاجزوں کی مدد کرے۔

احباب کو السلام علیکم!

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۷ مارچ ۱۹۵۳ء

---

[1] حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ شریف

Marfat.com

(۳۳)

کرم فرمائے کد بندہ حاجی صاحب زادار شادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامے یکے بعد دیگرے پہنچے۔ اور پرسوں بیمہ پانچ سو روپیہ بھی پہنچا۔ تفصیلات پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا شکریہ ادا کیا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ہمت دی۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

واقعی عزیز کا داخلہ ناممکنات سے خیال میں تھا۔ لیکن آپ کی ہمت عالیہ میرے اور دیگر احباب کے تاثرات سے بلند ہو کر اپنے عزم میں پختہ رہی۔ ایں دولت ہمہ کس راند ہند۔

ویسے میرا خیال تو پختہ اس کی تعلیم کی طرف ہو گیا تھا، تا کہ پختہ ہو کر داخل ہو۔

عزیز کا ذہن صحیح اور حافظہ اچھا ہے۔ صرف توجہ نہیں دیتا۔ اب بھی مجھے یہی فکر ہے۔ آپ اب اگر وہ باقاعدہ داخل ہو چکا ہے تو اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ وہ اپنے مطالعہ سے فائدہ اُٹھائے اور ہر قسم کے سہارے چھوڑ دے۔ ناقص کی عزت آج دنیا میں نہیں اور کامل کی عزت ہر جگہ اور ہر دیس ہے۔

محمد عمر

۲۷ مئی ۱۹۵۳ء

(۳۴)

مراد من تو باشی در دو عالم زجانم برنیاید بے خدا دم

مکرمی جناب حاجی صاحب زادر شدہ وارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ حالات اور حقائق سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ حالات ہمیشہ کے لیے حقائق ثابتہ فرمائے۔ اور محبت کے سلسلۂ عالیہ میں ترقی عنایت فرمائے۔ اور اپنے بندگانِ خاص میں جگہ دے۔ اور قرب کے منازل کو جلد از جلد ترقی، اور ترقی نصیب فرمائے۔

باوجود گوشہ نشینی کے کچھ میسر نہیں ہو رہا۔ خیالات پاکیزہ تو کجا، عام خیالوں سے بھی گری ہوئی ذہنیت دکھائی دیتی ہے اور اس کی دستگیری کے سوا اپنا کوئی چارہ نہیں۔

Marfat.com

قرآن شریف کے ختم کے بعد حافظ دوست محمد آج گھر رخصت ہو گیا۔ حاجی فضل کریم صاحب نماز اور تراویح پڑھاتے ہیں اور اچھی محبت سے پڑھاتے ہیں۔

اقبال صاحب اور شہزاد صاحب اور سائیں اللہ دین صاحب بھی بدستور مقیم ہیں۔ ۱۶۔۱۷ تک موسم نہایت اچھا رہا۔ اب کئی دنوں سے سخت کڑاکے کی دھوپ ہوتی ہے۔ تاہم سطح بلند ہونے کی وجہ سے زیادہ تیزی گرمی میں نہیں۔ ۸ شوال بروز اتوار واپسی کا ارادہ ہے۔ طبیعت تو یہاں نہایت آرام میں ہے۔ لیکن تعلقات عامہ کی وجہ سے زیادہ قیام نہیں کیا جا سکتا۔

گزشتہ جمعہ کے لیے مولوی قطب الدین صاحب کو نچلی مسجد سے دعوت دے کر لائے تھے۔ نہایت اچھا بیان فرماتے ہیں۔ اب حسب وعدہ آپ کے انتظار میں ہوں۔ تاہم آپ کے زیادہ اخراجات سفر کا خیال بھی ہے اور تکلیف کا بھی۔ خصوصاً ماہ رمضان میں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عنایت فرمائے۔

آپ زیادہ بوجھ نہ اٹھایا کریں۔ زیادہ سے زیادہ دو سیر آم لیتے آئیں اور بس۔ سب کچھ یہاں میسر ہو سکتا ہے۔ آپ کی دعا کی ضرورت ہے کہ نفوس کی تکلیف اب اللہ تعالیٰ نہ دکھائے اور انجام بخیر فرمائے۔

باقی دعا۔ تمام احباب کی طرف سے دعا و سلام قبول ہو۔ عزیزوں کو پیار

آپ کا محمد عمر

۱۰ جون ۱۹۵۳ء

(۳۵)

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

برادر محترم جناب حاجی صاحب زاد لطفہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

محبت نامے پے در پے پہنچے۔ کیا کہوں۔ اہل محبت سے اہل محبت باتیں کر کے خوش ہوتے ہیں۔ اور میں ہوں کہ خیالات کی روانگی بھی محبت کے تلاطم میں بند ہو جاتی ہے۔

آپ کو کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن جب سینے کے اندر دیکھتا ہوں تو خالی نظر آتا ہے۔ یہی وجہ میری خاموشی یا جواب نہ لکھنے کی ہے۔ دوسری طرف آپ ہیں کہ شوق و سوز کے دریا

Marfat.com

میں تیرتے دوسرے دن پہنچتے ہیں۔

ہاں اقبال اور اقبال ۔۔۔۔ خدائے قدوس اپنے پاک نام کی طرح اسے اپنی محبت میں پاک بنائے۔ واقعی ایسی فطرت کے انسان کم ہوتے ہیں جو اس عمر میں ناکامیٔ دنیا کو ناکامی خیال نہ کریں۔

میں خود اس عمر پیرانہ سالی کے باوجود اس جوہر گراں مایہ سے محروم۔ ذرا سی دنیاوی خفت پر رونے بیٹھ جاتا ہوں۔

یہ آپ کے عکس کا نتیجہ ہے اور بس۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت کے لیے ہمیشہ کے لیے چن لے۔ اور مجھے آپ جیسے دوستوں کی برکت سے اس زمرۂ ریاکار ''بطالت گیر پیران ریاکار'' سے خلاصی بخشے۔

مستری صاحب کا خیال ہے۔ اور انشاء اللہ اگر ایسے ہی رہا تو مولا کریم کے فضل و کرم سے جلد اٹھ بیٹھیں گے۔ میں کیا' وہ کئی مقدس ہستیوں سے ہاتھ ملا چکے ہیں۔ یہی ان کے لیے شرف کیا کم ہے۔

کیا کم ہے یہ شرف کہ ظفر کا غلام ہوں

میرے سلام دعا ان سے عرض کریں۔ مولا کریم ان کو جلد صحت بخشے!

سید صاحب کے صاحبزادہ کے لیے آیۃ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَئْيٍ قَدِيْرٌ ۔ کسی پارچہ کپڑا پر لکھ کر اور بکم اور اینما کے میم کا دائرہ ذرا بڑا بنا کر نیچے نام بمعہ والد لکھ کر دروازہ گھر کے سامنے اندرون جانب لکھوایا جائے اور ہر دو میم کے حلقے میں کیل دو عدد لگاوئے جاوئیں۔ انشاء اللہ جلد آ جائیں گے۔

اقبال صاحب کا ایک لمبا چوڑا خط آیا۔ اب انہیں کسی وقت جواب لکھوں گا۔ محمد رمضان لاہور جانے کے لیے تیار نہ تھا۔ اچھا ہوا کسی کو رکھ لیا گیا۔

نت اڈیکاں جانی نیڑے آوے
سنیاں شاہ رگوں ڈیڑے خیمے آن لگائے

Marfat.com

اجڑے دیس اساڈے ڈھولے آوسائے
پردے نحن والے ڈھولے دور کرائے

خ ختم نہ ہوندے دردمنداں دے قصے
بھلا کون ونڈاوے دکھاں سولاندے حصے

بھابڑ عشقدے بھڑکے نیڑے کوئی نہ دِسّے
ڈھولا باجھ تساڈے دردی کوئی نہ دِسّے

احباب کوالسلام علیکم! زیادہ کیا عرض کروں

سراپا غفلت وعصیاں
محمد عمر

(۳۶)

مشفقم جناب حاجی صاحب دامت برکاتہم

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ کوائف واذواق کے حقائق دیکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق سلیم کو ہر دم تازہ رکھے اور اپنی یاد کو ہر حال وہر قال پر غالب فرمائے۔

جو کچھ میں ہوں وہ خدا ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور پاک لوگوں کی تابعداری نصیب فرمائے۔ وقت قریب آ رہا ہے۔ اور غفلت اوطغیان برابر سر پر تماشہ کر رہی ہے۔

انسان اگر اپنے قویٰ کو اپنے قابو میں رکھے تو خود اپنی چشم بصیرت سے وہ کچھ دیکھتا ہے جس کو سنایا نہیں جا سکتا۔ لیکن سب کچھ اس کے فضل وکرم پر ہے اور بس۔ اپنی طاقت کہاں۔

امین صاحب اور شریف صاحب کی صلح کی کوشش سب سے مقدم چیز ہے۔ جتنا وقت بھی خرچ ہو اور جتنی تکلیف بھی اس بارے اٹھانی پڑے پروامت کی جائے۔

بچوں کو پیار۔ مستری صاحب کی صاحبزادی کا کیا حال ہے۔ تمام کو سلام علیکم!

آپ کا
محمد عمر

Marfat.com

(۳۷)

دیدۂ بینا ہو ہر ایک موئے تن
محو تجلی رہے روح و بدن

مکرمی جناب! حاجی صاحب زادالطفہ
اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت صادقہ میں پختہ رکھے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!

۱۔ کھوڑہ جانے کی تاریخ بجائے ۱۳ مئی ۱۲ مئی بروز منگل تجویز ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکات سے سرفرازی فرماوے۔

۲۔ اگرچہ آپ کی رفاقت اس ماہ مبارک میں نصیب نہ ہوگی۔ لیکن غالب امید ہے کہ دعا سے یاد کرتے رہیں گے۔

۳۔ حافظ دوست محمد صاحب نے اپنی خدمات خدمت گزاری پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنا بنائے۔

۴۔ انجن کا نقصان بہت کچھ ہوگیا۔ تاہم مشورہ دیتے ہیں کہ مرمت سے نیا ہو جائے گا اور مرمت پر تقریباً دو صد روپیہ خرچ ہوگا۔ اگرچہ یہ کام چل جائے گا۔ پہلے حاصل ہے۔ تاہم دنیا لالچ سے پُر ہے۔ اور دنیا بامید قائم۔ آج سرگودھا مرمت کے لیے روانہ کیا گیا ہے۔

احمد شاہ کو انشاء اللہ ہفتہ

اور میاں عبدالرحمٰن صاحب وکیل کو تھانہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ رحم فرمائے۔
آپ گھبرائیں نہیں۔ رمضان شریف میں دو آتشہ طبیعت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

آپ کا محمد عمر

۷ مارچ ۱۹۵۴ء

Marfat.com

(۳۸)

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

مکرمی زادرشدہٗ وارشادہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

خیریت ہرگونہ مطلوب۔ کئی دن ہوئے محبت نامہ پہنچا۔ جواب سستی کی وجہ سے نہ دیا گیا۔ خدا کرے آپ کی محنت شاقہ ٹھکانے لگے۔ ورنہ حالات تو ہمارے خلاف تھے۔

عزیز غالباً دوسرے دن پہنچ گیا ہوگا۔ لیکن معلوم نہیں کہ کہاں تک اپنے کاغذات مکمل کرا کے لے گیا۔ آج بڑی مصیبت یہ ہے کہ سوچنا کم اور دوڑنا زیادہ۔ دو ماہ گزر رہے ہیں۔ ساری دنیا کا چکر کاٹ لیا۔ لیکن عمر کے کاغذات ''گاؤ خورد'' کی صورت میں گم ہو گئے۔ بجائے اس کے کہ تکمیل ہوتی اصل بنیاد ہی غائب ہوگئی۔ معلوم نہیں اب جعفری صاحب سید محمد یعقوب صاحب کیا سلوک کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ عمر کا مرحلہ گزر جائے اور عزیز تعلیم میں سرگرم ہو جائے۔[1]

کئی سال ہوئے ایک غزل ریڈیو پر سنی تھی۔ طبیعت پر بڑا اثر ہوا۔ اگلے دن اخبار میں اس کے دو شعر آ گئے۔ متواتر دو دن حظ اور ذوق سے گزرے۔

دنیا کہتی ہے کہ تصوف بے جان ہے اور اس کی حقیقت ہی کچھ نہیں۔ لیکن حقیقت کھلے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت صرف یہی ہے۔ اور باقی سب دھوکا۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

زندگی محبت کے بغیر نہیں کٹ سکتی۔ پھر فانی اور باقی کی محبت کا امتیاز ہر صورت لازمی ہے۔ اسی صورت میں باقی کے ساتھ جب محبت ہو جائے، تو فانی کی کیا حقیقت۔ کاش حقیقی سوز نصیب ہوتا اور حقیقی انکشاف سے مشرف فرمایا جاتا۔ غفلت باقی نہ رہتی، اور گناہ چھوڑتے۔ لذت کا احساس اٹھ جاتا۔ خیال ہوتا تو صرف ایک۔

---

[1] صاحبزادہ سعید احمد صاحب جن کی تعلیم و تربیت (جے دی) کے لیے آپ کوشاں تھے۔

Marfat.com

اندر بھی ہو، تے باہر بھی ہو، پھر باہو کتھے لبھیندا ہو

آج امین صاحب کا خط بھی آیا۔ بڑی دیر کے بعد بولتے ہیں لیکن سنجیدہ۔ حافظ منور دین صاحب کل مل کر کراچی کے لیے سرگودھا روانہ ہو گئے۔

آپ کا محمد عمر

۱۴ جون ۱۹۵۴ء

(۳۹)

مینوں لگن کلیجے چھریاں نی تانگاں یار دیاں
مینوں لگن سہیلیاں بریاں نی تانگاں یار دیاں

برادرم حاجی صاحب زادار شادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

بیمہ پہنچا۔ پوری رقم وصول ہوگئی۔ لیکن اس وصولی سے خوشی نہیں ہوئی۔ کیونکہ آپ کو روپیہ پیدا کرنے میں تکلیف ہوئی ہے۔ میں پہلے لکھ چکا تھا کہ آپ کسی قسم کی تکلیف نہ کریں۔ شاید وہ خط آپ کو نہیں ملا۔ دوسرے خط میں یہ بھی لکھا گیا تھا۔ لاہور کے اخراجات کے لیے بھی میں روپیہ ساتھ لاؤں گا۔ آپ کی ہر صورت بندوبست روپیہ کا نہ کریں۔

مکرما! کسی کو کسی درویش کی حالت کا کیا پتہ اور آج کی دنیا تو اپنا آپ نہیں دیکھ نہیں سکتی۔ چہ جائیکہ کسی دوسرے کے حالات کا مطالعہ کرے۔ مانگنے سے بڑھ کر کیا ذلت ہے۔ خواہ قرض ہی کیوں نہ ہو اور کہ اپنے مرید خاص ہی سے کیوں نہ ہو۔

دولت ہے تو استغنا۔ کچھ ہو نہ ہو۔ فاقہ کی وجہ سے اندر کھول رہا ہو۔ لیکن چہرہ بشرہ صاف ستھرا نظر مطمئن دل کے ساتھ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل و کرم ہیں۔ طبیعت کچھ بیٹھتی جاتی ہے۔ سنا تھا کہ صوفی کے لیے کہا جاتا ہے۔ لَاطَامِعَ وَلَا جَامِعَ وَلَا مَانِعَ۔ اللہ کرے قناعت ہمارے ہاتھ پکڑے اور ہمیں ہر مرحلہ زندگی میں کسی کے سامنے دست دراز کرنے سے آڑ آتی رہے۔

پروگرام کی بابت پہلے لکھ دیا گیا۔ اب ۲۲ نومبر ۱۹۵۴ء جمعہ کی ادا کے بعد روانگی ہوگی۔ (۲۶ کو لاہور رہوں گا)۔

Marfat.com

آپ کے اخلاص ومحبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ ہفتہ نہیں مہینہ بھر آپ کے پاس مقیم رہوں۔ لیکن جن لوگوں کا پیرو ہوں ان کی سنت اتنی ہے اور بس۔ پھر عزیز کی شادی کے لیے جلدی واپس پہنچنا ضروری ہے۔ ابھی تاریخ کا تعین تو نہیں ہوا۔ گھر والوں کا خیال ہے کہ ۱۰ ربیع الاول کو ہو۔

احباب کو السلام علیکم! معلوم نہیں خادم حسین صاحب کیوں سستی کر رہے ہیں اب تو فیس ادا کرنے کا وقت بھی آچکا ہے۔ جیسے آپ نے کہا تھا۔

محمد عمر
۱۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء

(۴۰)

مکرمی زادارشادہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عسر یسر ہو جایا کرتا ہے، جب عمر کے امتحان ہو چکتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دکھڑے سکھڑے پئی نبھیساں
لگی ہوئی یاری توڑ چڑیساں

محبت واخلاص پائندہ باد! شوق وسوز زندہ باد!

طالب دعا
محمد عمر
۱۲ اکتوبر ۱۹۵۴

(۴۱)

بسم اللہ .ربی اللہ .حسبی اللہ

مکرمی جناب حاجی صاحب زارشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

رات کو طبیعت کسی قدر علیل تھی۔ لیکن طبیعت نے ''یادایام'' میں سے ایک گھڑی سامنے کردی جب حضرت میاں صاحب کے وصال کے متصل ہی طبیعت میں ابھار تھا اور اس وقت محویت کے اندر چند اشعار دعا کی صورت میں کہے گئے تھے۔ ان پر نبج ایک نوٹ لکھا ''جونور اسلام'' کے اندر شائع کرنے کے لیے روانہ ہوگا۔

Marfat.com

ملک بہاء الحق صاحب نے لائل پور جانے کا اظہار کیا تھا۔ محمد صدیق صاحب آئے تھے۔ کہتے تھے کہ میرے پاس ہی قیام ہو۔ عزیز کا خیال تھا کہ کوئی کاروباری سلسلہ بن جائے۔ اس میں پارچہ فروشی اور ٹرک کا خیال بھی ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ شیخ لوگ ان کو براہ راست کچھ اتنا نہ دیں گے اور بچوں کے بہانے سے کچھ دیں، تو اس کی ذمہ داری ہم پر پڑتی ہے۔ لیکن جیسے میں دیکھتا ہوں۔ عزیز بہاء الحق ایسی ذمہ داری کے پورا کرنے کے اہل نہیں۔ ایسی صورت میں کچھ سنور جائے تو بات ٹھیک ہو سکتی ہے۔ لیکن بگڑ جائے تو سب کچھ ضائع ہونے کا خطرہ۔ اس لیے میں تو یہ ہی چاہتا ہوں کہ اللہ کے سپرد کریں۔ جو کچھ ان کا اپنا ہو اس پر وہ قناعت میں گزارہ کریں۔ اور عزیز بہاء الحق پہلے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا بوجھ خود اُٹھائیں۔ اگر کچھ بعد میں بچت ہو تو ان سے مروت کریں۔

میں نے مقدمہ کے لیے مختار عام بھی اس لیے ان کو نہیں بنایا کہ وہ خرچیلے آدمی ہیں۔ معمولی آنے جانے میں پچاسوں خرچ کر دیں گے۔ آپ اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی امداد و سفارش شیخ صاحب سے کریں اور وہ صورت پیدا کریں کہ جس سے وہ عہدہ برآ ہو سکیں اور ہم پر کچھ بال بچوں کا زیادہ بوجھ نہ ہو۔

زیادہ دعا

آپ کا..... محمد عمر

۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء

(۴۲)

مکرمی زاد شرفہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیز کے نام آپ کا خط جب دیکھا تو حیران ہوا۔

چونکہ خالد اپنے ننھیال گیا ہوا ہے۔ لفافہ چاک کر دیا گیا۔ اندر خوبصورت عید کارڈ دیکھے اور پائے۔

یہ محبت کے کرشمے ہیں کہ بچوں کی خوشی بھی مدنظر ہے۔

اللّٰھم زدفزدثم لاتنقص

اللہ میرے اور آپ پر رحم رکھے

آپ کا محمد عمر

۱ اپریل ۱۹۵۵

Marfat.com

(۴۳)

اللّٰھُمَّ اِشْفِ فِیْنَا

مکرمی جناب حاجی صاحب زادرشدہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ مکرر سکرر پڑھا گیا۔ ملک صاحب آئے ہوئے تھے۔ ان کو بھی دکھلایا گیا۔

اللہ تعالیٰ عزیز جمال کو کامل شفا بخشے اور آنکھوں جیسی دولت سے محروم نہ فرمائے۔ بلکہ روشن تر اور دیدہ ور بنائے۔ آمین ثم آمین! جب کامل آرام ہو تو اس جانب کا ارادہ فرمائیں۔

غیر تسلی بخش صورت میں گھر سے نکلنا پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی جیسی کوشش اور احتیاط بھی کسی دوسرے سے مشکل ہوتی ہے۔

احباب کو سلام علیکم

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۴۴)

تیرا شوق اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

مخلص جانثار جناب مولانا صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اشتیاق نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ تسکین قلبی عنائت فرمائے۔

حسب تحریر یکم اکتوبر گھر سے روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔ اور ۱۲ اکتوبر منگل کو پھالیہ ایک رجسٹری کی غرض سے پہنچوں گا۔

اگر منگل کو فارغ ہو گیا تو انشاء اللہ بدھ کو گوجرانوالہ پہنچوں گا۔ میرے خیال میں آپ کو پھالیہ پہنچنے کی بے جا تکلیف ہوگی۔ ہاں کسی صورت رجسٹری نہ ہو سکی تو ناچار بدھ تک رہنا پڑے گا اور جمعرات کو رجسٹری ہوگی۔ تاہم شام کو انشاء اللہ جمعرات کو پہنچنے کی پوری کوشش ہوگی۔ ضن غالب ہے کہ بدھ کو فارغ ہو کر پہنچوں گا۔

والدعا

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۴۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخلص مکرم حاجی صاحب زادار شادہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء بدھ بھوجوال گیا۔ مولوی غلام محمد صاحب بعارضہ بواسیر کرلار ہے تھے۔ دیکھتے ہی پریشانی غالب ہوگئی۔

رات کے کچھ حصہ کے بعد انہیں افاقہ ہوا۔ اور آپ کا خط رات کو ہی پڑھا مجھے خود خیال تھا کہ شاید آپ جمعرات کو آجائیں۔ اس لیے پروگرام بنتے ہی آپ کو مطلع کرنا ضروری خیال کیا گیا۔ چنانچہ اقبال صاحب نے آپ کو سکول کے پتہ پر خط لکھ دیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک پہنچنے سے پہلے آپ تشریف لے آئے۔

میں خود باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ میاں صاحب[1] کے تارنے مجھے یہ ہی خیال دلایا کہ میں چلا جاؤں۔ کیونکہ خالد جان بھی یہاں ہی تھے۔ ذیلدار احمد دین کو سخت تکلیف میں پایا لیکن کسی قدر آرام ہوگیا۔

پنڈی لالہ دو رات، ٹھٹی میکن ایک رات، رکھ ایک رات، کوٹ پھلے شاہ ایک رات، چک وساوا ایک رات قیام کے بعد کل شام یہاں پہنچ گیا۔ غالب امید ہے کہ انشاء اللہ ہفتہ کو گھر پہنچ جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے اور مولوی صاحب کو صحت بخشے۔ عرصہ سے وہ بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ویسے بھی بیماری ان کے گھر میں ہے۔

آپ کی صحت کا حال تو پہلے ہی معلوم تھا۔ اسی لیے لکھا بھی گیا تھا کہ آپ باقاعدہ علاج کرائیں۔

بیربل کی حیرت اور سفر کی تکلیف یا یوں واپس جانا، یہ سب کچھ عین حکمت ہے۔ پریشانی کے اندر سکون پیدا ہونا فطرت اللہ کا خاصہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی پریشانی نے اِنِّی انا اللہ کا ظہور فرمایا۔ شکر ہے کہ آپ کی طبیعت کی پریشانی نے ایک سکوں پیدا فرما دیا۔

میں جب سے باہر ہوں، سخت پریشان ہوں۔ بے قراری پر بیقراری چلتی رہتی ہے۔ خدا کرے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے ان تمام حالات کو مقامات کے ساتھ بدل دے۔

---

[1] میاں کرم دین صاحب۔

Marfat.com

ظاہر و باطن ہو برائے خدا
چاہو خدا سے نہ سوائے خدا

اپنا حال کیا کہوں۔ نہ خوشی ہے نہ غم۔ لیکن بیقراری بڑھتی جاتی ہے۔ کچھ پسند نہیں آتا۔ نیکی بھی دھوکا نظر آتا ہے۔ اور برائی سے بھی چنداں نفرت نہیں رہی کہ ایک کھیل ہے۔ نہ معلوم اپنا انجام کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دست بدعا رہتا ہوں کہ مجھے اپنا بنائے۔ اپنے تیقن میں ترقی بخشے۔ ذوق وشوقِ عبادت نصیب ہو اور الم نشرح لک کی تفسیر جو آپ نے بیان کی تھی، اس کی عین تفسیر مولائے کریم اس سیاہ کار کو بنا دے۔

کیا کہوں۔ سب کچھ دیکھتا ہوں۔ پر کچھ اپنا بنا نہیں سکتا۔ جو کچھ مقدر ہو گیا' ہو گیا۔
بہر صورت آپ اللہ کا شکر ادا کیا کریں۔ یہ عنایات یہ شفقات سراسر فضل ہی فضل ہیں۔ ہر ایک کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی۔ لیکن ساتھ ہی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کی بھروا سہ اس آشنائی دا
ڈر لگدا بے پروائی دا

احباب کو فرداً فرداً السلام علیکم!

میاں محمد حسین صاحب کو یاد کرتا ہوں۔ لیکن سمجھ نہیں آتا کہ کونسے محمد حسین صاحب ہیں جن کو میں نے رقعہ دیا۔ آپ کی ہمت ہے کہ آپ ہر ایک کے لیے کوئی نہ کوئی سبیل نکال لیتے ہیں۔

رحمت اللہ کا بھتیجا آٹھویں فیل بیکار ہے۔ ویسے مضبوط لڑکا ہے۔ دوکان پر یا کسی دوسری کارگزاری مناسبہ کا خیال رکھیں۔ اس کے والدین نہایت مفلس ہیں۔

زیادہ دعا

۲۳ فروری ۱۹۵۶ء

محمد عمر

(۴۶)

مکرمی جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کل آپ کا' صاحبزادہ صاحب کا اور سیٹھ صاحب کا یعنی تینوں کے خط اکٹھے مل گئے۔

Marfat.com

الحمدللہ کہ کام کی پوری کوشش آپ لوگوں نے کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب اور مجھ سے جزائے خیر دلانے کی دعا کو حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول صاحب کو عزت دے اور مناصب عالیہ تک پہنچائے۔[1]

محمد امیر خان صاحب (سرگودھا) کا خط بعینہٖ ارسال ہے۔ بڑے مخلص دوست ہیں۔ نیک ہیں۔ جو کچھ آپ سے ہو سکے یا آپ کے دوستوں سے خصوصاً حاجی صاحب سے مشورہ کرلیا جائے تا کہ یہ عقدہ کشائی ہو جائے۔

مولوی غلام محمود صاحب کو پہلے تو بہت تکلیف رہی۔ آج دوسری رات اور دن سے آرام ہے۔ ایک عورت سے سم الفار کا کشتہ تجربہ شدہ ملا ہے جس سے یہ فائدہ ہوا ہے۔ دن بھر تین چار پاخانے آجاتے ہیں۔

طہران سے ایک تار ہوائی آیا ہے کہ عزیز الوجود محمد فیروز خاں فوت ہو گیا ہے۔ سنتے ہی رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آج عبدالقیوم صاحب بھی آیا ہے۔ انہوں نے واپسی تار طہران بذریعہ سفارت خانہ دیا ہے۔ دیکھئے خدا کرے جھوٹ ہو۔

حضرت محفوظ حسین صاحب کا پتہ درکار ہے تا کہ عریضہ ان کی خدمت میں لکھا جا سکے۔

عزیزوں کو پیار۔ زیادہ دعا

طالب دعا

آپ کا.....راقم محمد عمر

۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء

(یوم جمہوریۂ پاکستان)

(۴۷)

بسم اللہ. ربی اللہ. حسبی اللہ

مکرمی و مخلص حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا رجسٹری شدہ خط دوائی کو لے کر پہنچ گیا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

---

[1] حضرت اقدس کی یہ دعا قبول ہوئی اور صاحبزادہ صاحب کو فسٹ بوسٹ گریجویٹ کالج سرگودھا جو آج کل یونیورسٹی ہے) پرنسپل بنے اور ڈائریکٹر ایجوکیشن ریٹائر ہوئے اور ان کا شمار وطن عزیز کے چوٹی کے اہل علم وقلم میں ہوا ہے۔

Marfat.com

حاجی محمد امیر شاہ صاحب نے ایک خط لکھا تھا جس کو بعینہ آپ کے پاس ارسال کرنا تھا۔ چنانچہ لفافہ میں رکھ دیا گیا۔ لیکن دیکھتا ہی رہا اور خیال رہا کہ یہ ابھی روانہ کرنے کا نہیں بلکہ پتہ لکھ دیا گیا۔

بہرصورت آج ایک کامل دیر کے بعد روانہ کر رہا ہوں۔ دل تو نہیں چاہتا کہ آپ کو ایسی تکلیف دوں جس مین آپ کا حرج ہو۔ لیکن کیا جائے کہ لوگوں میں یہ بیماری پھیل گئی ہے اور کسی طرح ٹالے نہیں ٹلتے اور لوگوں کے ذہن میں بیٹھ گیا ہے کہ سفارش کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔

حاجی محمد امیر خاں کی' صاحبزادہ صاحب کی طرح' یہ آخری آرزو ہے کہ کاٹن فیکٹری لگ جائے۔ آپ ہر ممکن امداد دے کر انہیں اس ورطہ سے نکالیں۔

حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین صاحب کو خط لکھنا تھا لیکن پتہ ندارد مستری صاحب سے پتہ لے کر مجھے لکھیں۔

آپ کو تعطیل کب ہوگی۔ اب مولوی غلام محمود صاحب کو آرام نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے اور گھر بخیریت لے جائے۔

والدعا

راقم محمد عمر

۲۸ مارچ ۱۹۵۶ء

(۴۸)

بسم اللہ حسبی اللہ

مکرمی حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب

طغیانی تو آئی تھی اور غالباً آپ بخیرت جمعہ کو پہنچ گئے ہوں گے۔ یار زندہ صحت باقی ایک سوٹ اور ایک خالد کے لیے کرتہ کا کپڑا ارسال ہے۔ عزیزہ!! کو پہنچا دیں تا کہ سلائی کرائی جاوے۔ اگر خود کرائیں تو اس سے مشورہ لے لیا جائے لیکن اجرت لینا ضروری ہے۔

عزیز محترم صوفی صاحب کو حسب تحریر امین صاحب روانہ کیا جاتا ہے ہے تا کہ بالمشافہ بات چیت ہو سکے۔

Marfat.com

غالباً صوفی عبدالقادر صاحب ملتان مل کو منظور کر چکے ہونگے۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ اگر ان کی جگہ سعید احمد صاحب صوفی صاحب کو لے لیں تو شاید دونوں کے لیے موزوں ہوگا۔

مستری محمد صدیق صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم۔

راقم.....محمد عمر

(۴۹)

جس دیاں دربار مرشد وچہ رسائیاں ہوگیاں
باب رحمت دے کھلے مشکل کشائیاں ہوگیاں
اک نظارے پیر توں بالکل صفائیاں ہوگیاں
دل اندھیری کوٹھری تھیں روشنائیاں ہوگیاں

مخلص محترم جناب حاجی صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ جس سے کسی کا تعلق اور اخلاص ہو جاتا ہے وہی اپنے مربی کو نائب رسول و خدا مانتا ہے۔ کبھی تو یہ حقیقت ہوتی ہے اور وہ، واصل باللہ و بالرسول ہو جاتا ہے اور کہیں حقیقت برخلاف اس کا اپنا زعم پاک اسے کچھ نہ کچھ بنا دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے اندر محبت الٰہی کا جذبہ موجزن ہو۔ لیکن اس کے سوا محبت یہی چاہتی ہے کہ یہی دنیا کا مرشد ہوتا' جو دنیا فلاح پاتی۔

ایک دن ایک خط کسی ناواقف آدمی کا آیا۔ غالباً کسی اہل محبت خدا پرست کے دام میں پھنسا اور محبت کا جوش انتہا پر ہے۔ حال و قال کو بارشاد حضرت سجادہ نشین للّٰہی پڑھا۔ اسی سلسلہ میں ان کا خط تھا۔ لیکن اخیر میں وارفتگی کے عالم میں لکھتا ہے۔

کہ تمہارا ذکر بھی اکثر مجلس میں آجایا کرتا ہے۔ کاش ایک ظاہری ملاقات تمہاری اس سے ہو جاتی' تو دنیا کو بڑا فائدہ پہنچتا۔ جس کا جواب میں نے عرض کیا کہ حضرت قبلۂ عالم شرقپوری کی نظر سے جس لکڑہارا کا وجود بھسم نہیں ہو سکا' اب وہ کسی کی جادوئی نظر سے کیوں کر اکسیر بنے گا۔ تاہم اگر ان کی دل میں پیاس ہوگی تو میرے دل کے امواج لہروں میں آجائیں گے اور میں خود جذب ہو کر خدمت میں پہنچ جاؤں گا۔

Marfat.com

کیا لطف ہے۔ جب کسی کو لطف محبت آتا ہے' تو وہ اک دنیا کو اس لطف و محبت میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ لیکن دنیا کی محبت اس کے برخلاف رقابت سے بدنام ہوتی ہے۔ بہرصورت یہی حال آپ کا ہے۔ میں جو کچھ ہوں' ہوں ۔ اللہ تعالیٰ میری خطائیں معاف فرمائیں۔ لیکن آپ آب زلال سمجھتے ہوئے دنیا کے لیے مجھے آب حیات بتلاتے ہیں۔ خدا کرے بھرم رہے اور دنیا سے چل بسوں اور نیک ظن اللہ تعالیٰ سے قائم رہے۔

خط کے دوسرے پہلو کی بابت۔ اچھا ہو گیا۔ نہایت ارزاں قیمت پر شاہ دین صاحب لکڑی مہیا کر رہے ہیں۔ غنیمت ہے۔ میں نے تو تدارک کر رکھا تھا اور دروازوں کا بندوبست شاید جلد ہو جاتا۔ لیکن مہندی سے پہلے روانگی کا بندوبست نہ ہو سکتا تھا۔ ورنہ خوشاب میں کئی آدمیوں کو تاریخ کی اطلاع کے لیے لکھ دیا گیا۔

ایک کام جب شروع ہوتا ہے تو طبیعت بشری کا تقاضا ہوتا ہے کہ جلد ختم ہو۔ اس لیے بہت اچھا ہوا۔ مبلغ پانصد آپ کی! مانت عزیز کے ہاتھ ارسال ہے۔ خدا کرے بخیریت پہنچے۔

اللہ تعالیٰ مکانات کی تعمیر میں اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتے رہیں۔ اور اس درودیوار کو اپنے مخلص بندوں کی رہائش گاہ بنائیں اور امن وسلامتی کے دروازے ہمیشہ کے لیے اس پر کھلے رہیں۔

احباب کو، خصوصاً مستری صاحب' مشتاق صاحب' شاہ دین صاحب و عزیز دوست محمد صاحب (شاید دوست کا بھائی بھی ہاتھ بٹانے کے لیے دس بارہ دن کے لئے حاضر ہوگا) وغیرہ کو السلام علیکم!

طالب دعا محمد عمر

(۵۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و مشفقی جناب جناب حاجی صاحب زاد شرفہ'

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اُمید ہے کہ آپ بخیریت پہنچ گئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کے سینہ کو اپنے انوار سے بھرپور فرمائے۔ آپ کو محبت ہے، تو مجھے بھی ہے۔ بعض وقت طبیعت کی

Marfat.com

مجبوری سے آپ کو تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ لیکن دلی خواہش کوئی نہیں ہوتی کہ آپ کو کوئی روحانی تکلیف ہو۔ مگر معاملہ یہ ہے۔ یہ بھی ایک دوائے تلخ ہے، جو سراسر فائدہ مند اور طبیعت صاف کرنے والی۔ اس کے بغیر دین میں چارہ نہیں۔ اور نہ ہی اس کے سوا کوئی زندگی ہے۔

آپ کے چلنے کے بعد عزیزم محمد حنیف صاحب تشریف لائے۔ کل ان سے بات چیت ہوئی۔ ان کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ ان کو شوگر مل میں کام مل گیا ہے۔

اگر آپ کے پاس فالتو روپیہ ہو تو آپ بذریعہ چیک یا بذریعہ منی آرڈر روانہ کریں۔ اُمید ہے کہ کچھ نہ کچھ مل جائے گا۔ اور یہ رقم ایک موسم کے لیے دی جاری ہے۔

آئندہ دیکھا جائے گا۔ باقی خیریت!

طالب دعا

یکم ستمبر ۱۹۵۶ء

راقم محمد عمر

(۵۱)

ازمحبت مسہا زرمی شود

میں قربان انہاں تھیں باہو جنہاں کھوہ پریم دے جتے

کرمفرمائے بندہ جناب حاجی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جب کبھی خیال آتا ہے، تو یہی نظر آتا ہے کہ دنیا کی چکی محبت سے چل رہی ہے۔ کاش یہ دولت مجھے بھی نصیب ہوتی۔ اور رات دن کی فکر سے آزاد ہوتا۔

وحدت فکر تمام پریشانیوں کا واحد تریاق ہے۔ لیکن ہر ایک کو نصیب کہاں؟ غالباً مورخہ ۱۶ نومبر اتوار یا ۱۷ کو گھر سے روانہ ہو کر منگل یا بدھ آپ کے پاس پہنچنے کی کوشش ان شاء اللہ کروں گا۔

حکیم صاحب کے لیے پیشکش کا مشورہ طلب ہے۔ جلدی۔ وہ نہایت مہربانی سے مجھے متواتر دوائی عنایت فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔

عزیزہ عصمت یہاں آ گئی ہے۔ لیکن کمزوری نہایت بڑھی ہوئی ہے۔ اگرچہ بخار تو نہیں لیکن درد کا دورہ یہاں بھی پرسوں ہو گیا۔ عزیز خالد بھی بوجہ اسہال کمزور ہو رہا ہے۔ کبھی آرام ہو جاتا ہے، کبھی پھر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ دعا کی سخت ضرورت ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس کو کلی شفا بخشے۔

Marfat.com

مولوی غلام محمود صاحب چند دن کے قیام کے بعد آج گھر روانہ ہو گئے۔ باقی اس کے فضل وکرم سے ایک کتاب کے منظور ہونے پر کچھ حصہ مل گیا۔ اب اور کوشش چاہیے تا کہ تمام سلسلہ چل جائے۔

منتظر

محمد عمر

۶ نومبر ۱۹۵۶

(۵۲)

اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّی وَ حُزْنِی اِلَی اللّٰہِ
وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ

نیست جز ذات کبریا کہ کند یاری مرا

مخلص دلنواز! خدا تعالیٰ آپ کو درجے بلند دے۔

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔ کیا عرض کروں۔

مرا درددست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

کچھ تفصیلاً لکھنا چاہتا تھا لیکن پھر اتنا ہی کافی خیال کرتا ہوں۔

اس بارے میں ملک صاحب کو کچھ نہ لکھنا۔ میں نے کچھ لکھا تو زیادہ طیش میں آ گئے صرف بارگاہ الٰہی سے التجا میرے لیے کیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔ اور میری لغزشات اور قصور معاف فرمائیں۔ نہ عزیز کا گناہ۔ نہ عزیزہ کا۔

گلہ میرا کسی تے کی میں اپنے آپ نوں پھڑیاں

اگر کبھی ذکر بھی ہو تو خاموشی کے سوا چارہ نہیں۔

بفضلہٖ دل قابو میں ہے۔ پہلے کچھ خیال تھا۔ لیکن اب صفائی زیادہ ہے بلکہ ہمت تک نہیں ہوئی کہ میں کوئی ملامت کا لفظ منہ سے نکالتا۔

دنیا جانے اور اس کا کام

بہر صورت بگڑی بنانے والا بنا سکتا ہے۔ ورنہ خرابی دکھائی دیتی ہے۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء

Marfat.com

(۵۳)

ترا ز من اگر بر سینہ داغ است
نہ پنداری کزاں داغم فراغم فراغ است

سلام اللہ سلام اللہ علیکم

مکرم ومحترم جناب حاجی صاحب زادارشادہ'

فجسمی بیننا قلبی الایکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔لیکن ان سے پہلے آپ کوخط روانہ کردیا گیا تھا۔اصل میں محبت خوداضطرار ہے اور پریشانی گوکسی کاقصور ہوبھی۔لیکن بہت معمولی۔خودمحبت کے جذبے مضطربانہ ہیں۔

آپ کومیرے الفاظ سے تکلیف ضرورہوئی۔لیکن میرے الفاظ ایسے نہ تھے جن سے آپ اتنے مضطرب ہوئے ہیں۔

اپنے اپنے طبائع ہوتے ہیں۔مجھے کچھ ایسے امور سے مناسبت نہیں۔اولاد تک سے مجھے اس قسم کے حالات پسند نہیں۔

بھر جو کچھ ہوا' طبیعت کی تیزی پیدا ہوجانے سے اچھا ہوا۔پریشانی کس بات کی ہے۔ آپ کواللہ تعالیٰ تمام محبتوں سے پاک کرکے صرف اپنی محبت کے لیے چن لے۔یہ ہی محبت اکسیر ہے۔ورنہ فانی انسان کی محبت کہاں تک قائم رہ سکتی ہے۔لازوال محبت صرف اللہ تعالیٰ کی جسے نصیب ہو۔

(۵۴)

بسم اللہ. ربی اللہ. حسبی اللہ

مخلص جانثار جناب مولینا صاحب زادارشادہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامے محبت سے بھرپور پہنچ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی محبت کے جلوے روشن تر فرمائے۔

از محبت مسہا زر می شود

Marfat.com

تاریخ آئندہ سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح خیریت سے رکھے۔ مخلصم شاہ دین صاحب کی دکان کے لیے

الحمد شریف	آیۃ الکرسی	ہر چہار قل	کلمہ تمجید
۷ بار	۷ بار	۷ بار	۷ بار

پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پانی دکان کے اندر اور باہر دیواروں پر چھڑکائیں خصوصاً دروازہ کے۔

کسی دوست سے اب کچھ اور بھی دریافت کر کے روانہ کروں گا۔ عزیز عبدالمجید کے لیے آپ کی پہلی کوشش گجرات والی کچھ تو کامیاب ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب کا خط بعینہٖ ارسال ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ ایک ہفتہ اور بھی اسی طرف لگایا جائے تا کہ گجرات میں داخل ہو جائے۔

عزیز سعید احمد کی جیسی عادت ہے کہ جب پوچھو پرچے کیسے کئے۔ اچھے کئے ہیں۔ اب بھی بڑے اطمینان سے کہتا ہے کہ اچھا پرچہ کیا۔ نہ معلوم کیسا کیا ہے۔ خدا کرے پاس ہو جائے۔

(۵۵)

محترم و مکرم مشفقی جناب حاجی فضل احمد صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت ظاہر و باطن مطلوب!

آپ کے محبت بھرے خطوط پہنچ رہے ہیں۔ لیکن کیا کروں۔ اندر اتنا سرد ہے کہ جواب الجواب لکھا نہیں جا سکتا۔ محبت کا جواب محبت ہی دے سکتی ہے۔ اور بے تابی بے تابی ہو کر رہ جاتی ہے۔ خالی لفظ آپ کو لکھنا بھی پسند نہیں۔ اب تو گرمی اتنی زور کی ہو چکی ہے کہ دم نکلنا مشکل ہو گیا ہے۔ آج کچھ آرام ہے۔ کئی خط لکھے گئے۔

ابھی سردار امیر خاں صاحب کا خط آیا۔ دیکھا۔ لوگ بھی عجب طرز کے ہیں۔ خود نہیں کرتے، دوسروں سے کراتے ہیں۔ کل وہ مجھے ملیں گے تو میں ان کو مجبور کروں گا کہ خود پہنچ کر اپنے ہاتھ کچھ دے لے کر اپنا کام نکالیں۔

حاجی فضل کریم صاحب، اقبال صاحب اور ریاض صاحب وغیرہ آئے تھے۔ اب تو

Marfat.com

حاجی صاحب پر مسکنت کے آثار غالب ہو رہے ہیں اور ایک اچھے صوفی کی صورت و سیرت کا نقشہ لے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمت نہ ہار بیٹھیں۔ ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جانے کا ڈر ہے۔ اقبال صاحب ابوالرضا ہیں۔ یہ جوہر اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا بڑا دیا ہے۔ کہ اگر کچھ اور بھی نہ ہو اور صرف یہ ہو تو بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو اپنے کرم سے نوازے ہر دم اس کے خیال میں گزرے۔

میں سیاہ کار ہوں۔ کچھ ہمت نہیں رہی۔ صرف پاک لوگوں کا سہارا ہے۔ اور بس جون کا خیال تو اٹھ گیا تھا۔ خیال تھا کہ جولائی یکم کو آپ یہاں پہنچ جائیں گے۔ لیکن اچانک جب خط آدھمکا تو حیران رہ گیا۔

احباب کو السلام علیکم۔ کیا وقت تھے۔ جب تیار تھے۔ شاہ صاحب، علی محمد صاحب کو ملنے چل گئے ہیں۔ غالباً ۴ جون کو وہ یہاں آجائیں گے تا آنکہ ۸ جون کی تاریخ ہو جائے۔

(۵۶)

کرم فرمائے بندہ جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!

صاحبزادہ میاں احمد بخش صاحب سجادہ نشین حویلی میاں جوایا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اولاد حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ پرانے مہربانوں سے ہیں۔ پیرزادوں کے برعکس خلاف ان کی طبیعت پیری مریدی سے متنفر ہے۔ اس لیے انہوں نے اپنے لڑکوں کو تعلیم دلائی۔ بڑے صاحبزادے تو مرشد زادے بن کر بیٹھے ہیں۔ لیکن منجھلے بی اے پاس ہو چکے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے ان کی ملازمت کے بارے میں بہت کوشش کی کہ تحصیلدار ہو جائیں لیکن جواب ملا کہ اب مقابلہ ہو چکا ہے۔

پھر بھی وہ کسی اسامی کے لیے سیٹھ صاحب سے اپنے ایم ایل اے کے ذریعہ ملے۔ سفارش بھی ہوئی۔ انتخاب کنندہ کمشنر نے نہ لیا۔ اب وہ پریشان ہیں۔ مجھے بھی کہا کہ ہماری مدد کی جائے۔ بزرگوں کی اولاد ہیں۔ ویسے بھی اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ خیالات بھی ویسے اچھے ہیں کہ بچے ملازمت سے پیٹ پالیں۔

سفارشی خط آپ کے نام بھی مجھ سے لے گئے اور میں نے وعدہ کیا کہ اب پوری پوری

Marfat.com

کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم بھی تمہارے پہنچنے سے پہلے لاہور پہنچیں گے۔ لیکن ان کے صاحبزادے سلطان احمد صاحب تشریف لائیں تو آپ ان کے لیے سیٹھ صاحب یا نوابزادہ محمد ذاکر صاحب سے میری طرف سے پیش کر دیں کہ ایسے بزرگوں اور سجادہ نشینوں کی اولاد کی ملازمت اور انہیں برسرکار کرنا قوم کے رہنما کا فرض ہے تاکہ یہ لوگ باعزت اپنے ہاتھوں اپنی روٹی کما کر آپ لوگوں کو دعا دیں اور قوم سے ایک بوجھ اٹھ جانے کی وجہ سے قوم سے ہی شکریہ حالی حاصل کریں۔

جب میں لاہور تھا تو پڑھنے کے بعد جو ردّی اخبارات ہوتے تھے وہ بیربل روانہ کر دیا کرتا تھا۔ کیونکہ اس وقت بیربل کے لیے اس سے بڑھ کر تحفہ کوئی نہ تھا۔ انجمن حمایت اسلام کا اخبار پڑھنے کے بعد اگر گاہ گاہ روانہ کر دیا کریں تو باعثِ خوشنودیٔ احباب ہوگا۔

ٹرک کی بابت یہی فیصلہ اچھا ہے۔ مہر گل محمد صاحب جانیں اور ان کا کام۔

عزیز سعید احمد خوشاب پڑھتا ہے۔ ہفتہ کو ملک حبیب الرحمٰن صاحب آئے تھے۔ کہتے تھے کہ انشاء اللہ عزیز چل نکلے گا۔ خالد جان ابھی تک نہیں آئے۔ ان کے نانا صاحب چلّہ میں مصروف و مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرح صدر عنایت فرما دے۔

عزیزی محمد حنیف صاحب آئے تھے۔ تین رات قیام کے بعد واپس گئے۔ عقلمند آدمی ہیں۔ ٹرک کی بابت کچھ ذکر کیا۔ جس پر میں نے مہر گل محمد کا ذکر کر دیا۔ ویسے بھی ان کے بس کا یہ معاملہ نہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں شرح صدر نصیب فرمائے اور خیال میں یکسوئی پیدا ہو۔ زیادہ محبت۔

برادرم مستری محمد صدیق صاحب کو السلام علیکم!

والدعا

طالب دعا..... محمد عمر

(۵۷)

بسم اللہ الرحمن رحیم

مخلص دلنواز! خدا تعالیٰ آپ پر ہزار در ہزار رحمتیں برسائے! آمین ثم آمین!!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ الحمد للہ جو گزری سو گزری۔ اللہ تعالیٰ اب معاف فرمائے، اور کسی ایسے غم میں

Marfat.com

مبتلا نہ فرمائے جس کی تلافی نہ ہو سکے۔

خوابیں، متوحش کہوں یا کچھ اور، دیکھتا ہوں، تو اندھیری رات میں اُٹھ بیٹھتا ہوں۔ گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد جب گھڑی دیکھتا ہوں تو ایک یا دو ہوتے ہیں۔

کدی اٹھ بیٹھاں تے کدی پے رہاں　　بھیڑی رات غماں دی لگ دی نئیں

سب سے زیادہ پریشانی اپنے گناہوں کی ہے اور ہاتھ خالی ہے۔ لے جانے والے لے جائیں گے تو کیا کہوں گا۔

وقت کا تقاضا یہ تھا کہ مجھے دنیاوی عقل سے بے بہرہ کر لیا جاتا اور مجھے اپنی محبت کے غوطے دے کر میرا جسم اور میرا خون بھی رفع کے ساتھ پاک کر دیا جاتا۔ اس نور مطلق کے سوا میرے اندر کچھ نہ ہوتا۔ اور میں بے پرواہ اس کی گود میں جا لیٹتا۔ اور پتہ تک نہ ہوتا کہ مر رہا ہوں بلکہ خیال ہوتا کہ زندگی کے لیے لے جا رہے ہیں۔

کئی دنوں خط آپ کا آیا۔ لیکن بے ذوقی غالب ہونے کی وجہ سے دیر ہوتی گئی۔ آج بھی اپنی اس بے ذوقی کے اندر یہ چند الفاظ لکھ دیئے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچائے اور اپنے پر اعتماد بخشے۔

طالب دعا

محمد عمر

۲۱ جنوری ۱۹۵۷ء

(۵۸)

اگر دور باشی بدل حاضری

مخلص دلنواز حضرت حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ گرمی آج سخت شدت پر ہے۔ ویسے وقت نیک و بد گزر رہا ہے۔ کاش کسی کی محبت میں گرفتار ہوتا تو گرمی سردی سے نکل جاتا اور خوش خوش وقت گزارتا۔

صرف محبت ہی ایسی دولت ہے۔

Marfat.com

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

پاسپورٹ کی درخواستوں کے لیے ظفر صاحب کو لگا دیں۔ پاسپورٹ اپنا اور صاحبزادہ صاحب، حبیب شاہ صاحب آپ کو پہنچانے کے لیے گئے تھے۔

والدعا

محمد عمر

(۵۹)

برادر مکرم جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مخلصہ چنن دین سے خیریت پہنچی تھی۔ عزیزہ کے لیے دعا فرمائیں۔ مرحوم بشیر کی نشانی ہے۔ ویسے قرآن حکیم کی حافظ اور صالحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

عزیز سعید احمد کے کوٹ کی بابت پہلے بھی کہا گیا تھا کہ معمولی کپڑا ہو اور سادہ۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپ سلا رہے ہیں۔ کیا اچھا ہو آپ مجھ سے قیمت ایسی چیزوں کی لے لیا کریں۔ ایسی صورت میں بار ہلکا ہو جاتا ہے۔

کارڈ آئل اگر کنٹرول ریٹ پر دستیاب ہو سکے تو ابریس کارڈیال ریو Abries Cordial Rio دو آدمیوں کی بیویوں کے لیے ضرورت ہے۔ سرگودھا میں آٹھ روپیہ فی بوتل فروخت ہوا۔ اگر کنٹرول ریٹ پر مل جائے تو دو بوتل کی ضرورت ہے۔ پھل کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی آئے تو صرف ایک پونڈ رس نیلا گنبد کی دوکان لے کر بھیج دیں۔ جلدی کی ضرورت نہیں کہ آپ ڈاک میں ارسال کریں۔ عزیزہ کو ایک وقت چائے کے ساتھ دیئے جاتے ہیں۔

اب ملیریا کا حملہ ہو جانے سے تو کونین عزیزہ کو دی جا رہی ہے لیکن دوا پر بھروسہ نہیں۔ کسی کی دعا کی ضرورت ہے تو نشانہ پر بیٹھ جائے کہ مقبول را رد نباشد۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی توجہ خاص اس طرف بھی مبذول فرمائیں گے۔ عزیز جمال الدین کو پیار۔ گھر والوں کو دعوات۔

طالب دعا

محمد عمر

Marfat.com

(۶۰)

سلام علیکم چو در خاطری
اگر دور باشی بدل حاضری

برادر قاضی صاحب سلمہ ربہ وزادقدرہٗ [1]

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اشتیاق نامہ پہنچا۔ محبت بھرے الفاظ دیکھ کر محبت نے جوش کھایا۔ آپ کے چلے جانے کی خوشی یا غم نہیں۔ بلکہ جو کچھ آپ کے لیے اچھا وہی ہو کی دعا کے بغیر اپنے ہاتھ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے وہی کرے جو آپ کے لیے ہمیشہ کے لیے بہتری کا سامان پیدا کرے۔

سننے میں آیا ہے کہ آپ کا تبادلہ آپ کے انتخاب کردہ چک جگہ میں کیا گیا۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے عملہ نے اور طلبا نے آپ کی قیمت جانی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

جواب میں دیر کئی وجہ سے ہوئی۔ پہلے حاجی صاحب تشریف لائے۔ اور میں خود باہر ایک عزیز کی عیادت پر اس کی خواہش پر چلا گیا۔ پھر عزیزہ کی حالت نازک ہمیشہ سے پریشان کررہی ہے۔ آج تین ماہ ہو گئے بخار برابر آرہا ہے۔

اگلے دن بخار بہت تیز ہو گیا۔ اور قے اور اسہال۔ نہایت کمزور ہو گئی۔ آج چوتھے دن کے بعد کچھ افاقہ ہے۔ دعا دوا کی کمی نہیں ہو رہی ہے۔ کل قربانی بھی اس کے لیے کی گئی۔ احباب بھی دعا کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اسے شفا بخشے۔

زیادہ محبت اور دعا

عزیزوں کو درجہ بدرجہ دعا وسلام

ناچیز محمد عمر

(۶۱)

برادر مکرم جناب حاجی صاحب زادرشدکم وارشادکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

''یادم نمے کنی، زیادم نمے روی''

---

[1] یہ خط حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے عم زاد قاضی غلام رسول صاحب کے خط کے جواب میں ہے۔

Marfat.com

مولا کریم اپنی محبت صادقہ سرانجام فرمائے۔ آمین ثم آمین! وقت اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے گزر رہا ہے۔ ایک ہفتہ کے لیے تحصیل پھالیہ گیا تھا۔ واپسی پر احباب جمع تھے۔ قاری صاحب بھی تشریف لائے۔ اقبال صاب بھی ہمراہ ہی منڈی سے آئے تھے۔

صاحبزادگان بھٹی چک شریف کل سے وارد غریب خانہ ہیں۔ عزیزہ ہمشیرہ صاحبہ کو کل مولوی غلام سرور صاحب لے گئے۔ کچھ افاقہ ابھی تک نہیں ہوا۔ کمزوری زیادہ ہو رہی ہے۔ بخار، کھانسی دونوں موجود ہیں۔ دعا کی ضرورت۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اور بیکس انسان کی اولاد۔ حامل رقعہ ہذا سلطان احمد صاحب کی ملازمت یا کسی دوسرے فن کے لیے جیسے چاہیں امداد فرمائیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے لکھنے کے سوا آپ کچھ کریں گے۔ لیکن حکیم صاحب کے کہنے اور لکھنے کی وجہ سے یہ چند حروف اور لکھ دیئے۔

زیادہ محبت

طالب دعا

محمد عمر

(۶۲)

ایک پسندیدہ رباعی

دل جز عشق تو نہ پوید ہرگز　　جز محنت و درد تو نہ جوید ہرگز
صحرائے دلم عشق تو شورستاں کرد　　تامہر کسے دیگر نہ روید ہرگز

محبّ دلنواز! خدا تعالیٰ آپ کو اپنے انوار ذاتی سے مشرف فرمائے۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کیا کہوں۔ اور کیا نہ کہوں۔ جب محبت جوش میں آئے تو کچھ لکھ دیتا ہوں۔ ورنہ لکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ بے صدا وہ چینی کہ جس میں بال آیا۔ یہاں بال کیا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔ کچھ اپنے غم کی وجہ سے، کچھ عزیزوں کی فکر سے اور کچھ یار و احباب کی شکستہ دلیوں سے۔ بس زندہ ہوں اور زندگی گزار رہا ہوں۔

تمنا تھی کہ اس دنیا میں کچھ کام کر جاتا۔ لیکن یہ تمنا بھی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ طبیعت بے چین پائی۔ مزاج میں تلوّن ہے۔ یہ کام تسکین و استقلال کے ہوتے ہیں۔ اور یہ یہاں بالکل

Marfat.com

صفر کے برابر۔

اس سے بڑھ کر بڑی دولت تو محبت الٰہیہ کی تڑپ تھی۔ وہ بھی ادھوری یا بناوٹی نصیب ہوئی۔ جس پر آج تک ثمرہ پیدا نہ ہو سکا۔

ترکت الخلق طرأ فی ہواکا ور آتمت العیال لکی ارا کا

کا جذبہ پیدا نہ ہو سکا۔ نہ خلقت سے الگ ہو سکے اور نہ عیال کو چھوڑ سکے۔ اس صورت میں جلوہ آرائی نہ ہو تو کیا تعجب؟

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب کا خط آیا کہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ لفظ حضرت کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ جواب لکھ دیا۔ کاٹ سکتے ہیں لیکن ناک کٹا چہرہ کس کام۔ ہاں ایک نوٹ حضرت پر لکھ دیں کہ یہ ہمیشہ تصوف اور اہل تصوف کے ساتھ الجھتے رہے۔ نہ معلوم صاحب مضمون نے کیوں یہ جسارت عام اہل تصوف کے خیال کے برخلاف کی۔

''قرآنی حقائق'' کو شائع کرنے کا خیال تھا۔ لیکن انہوں نے ''نور الٰہی کے جلوے'' صبغتہ اللہ شائع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ عنوان معلوم نہیں مسودہ پر کیا ہے۔ میرے خیال میں ''نور الٰہی کے جلوے'' زیادہ موزوں ہوگا۔

غالباً ''تاج'' آپ لے گئے تھے۔ اس میں ''من دون اللہ'' کا مضمون یا ''نقد تصوف پر ایک نظر'' دونوں میں سے ایک کو جگہ دی جائے۔

کاپیاں اور پروف اپنے مضامین کے خاص طور پر دیکھائی جائیں۔ بلکہ تمام کاپیاں دیکھنے کے لیے کسی اچھے مصحح کی خدمات حاصل کرنی ضروری ہیں۔ فہرست مضامین پر بھی خاص توجہ دی جائے۔ اور ادارتی نوٹ بھی کسی قابل کے ذمے لگائے جائیں۔ میں خود لکھنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن چونکہ میرے سامنے ترتیب نہیں ہوتی، اس لیے میں کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بلکہ بعض خاص مضامین کی طرف توجہ دلانے کے لیے مضمون پر ہی نوٹ ہونا چاہئے۔

'برزخ' کا مضمون بہت مختصر تھا۔ گنجائش ہو تو نکالنا چاہئے۔

آج کل میری زبان پر یہ دعا رہتی ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ مَلاءَ الْمِیزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ زِنَۃَ الْعَرْشِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا. لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّااِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَالشَّفْعِ وَالْوِتْرِوَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ. اَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ وَ الْعَافِیَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

Marfat.com

آپ دعا کیا کریں کہ میں اس بڑھاپے میں کوئی غم نہ دیکھوں۔اب ہمت ہار چکا ہوں۔

جس کے لیے آپ نے لکھا ہے۔خدا کرے اس کے ارادوں میں کامیابی ہو۔ جب آپ خود موجود ہیں تو یہاں لکھنے کی کیا ضرورت۔

احباب کو السلام علیکم

محمد عمر

۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء

(۶۳)

مشفق مکرم جناب حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔لیکن سفر شرقپور شریف وغیرہ ملتوی کر چکا۔ کیونکہ مجھے سخت زکام ہو گیا تھا۔اب بفضلہٖ تعالیٰ آرام ہے۔لیکن باہر نہیں نکل سکتا۔

آج حکیم مولوی عبدالرسول صاحب کے دونوں لڑکوں کی شادی تھی۔ بڑے اصرار سے بلایا۔لیکن جانے کی ہمت نہیں۔رمضان شریف گھر چھوڑ کر کیسے باہر گزار سکتا ہوں۔

بے شک آپ کا گھر میرا گھر ہے۔اور مجھے گھر سے زیادہ وہاں آرام ملتا ہے۔اور قلبی سکون بھی میسر ہوتا ہے لیکن یہاں کے کاروبار، یہاں کے رہنے سہنے کو کیسے چھوڑوں۔میں یہاں کا مجاور ہوں اور مجاور کے لیے مجاور ہی رہنا بہتر ہے۔انشاء اللہ بعد عید سفر مبارک کے لیے ادارادہ ہے۔ کیونکہ گرمی ہو جائے گی۔اس لیے ہندوستان جانا تو آئندہ موسم سرما تک ملتوی رہے گا۔البتہ شرقپور شریف، لاہور، قصور، پاکپتن اور ملتان کا سفر اختیار کرنے میں تردد نہیں انشاء اللہ بشرط خیریت۔

میری تحریروں کے متعلق آپ کی توجہ بعض اوقات زیادہ ہو جاتی ہے اور شائع کرانے کے لیے مجھے لکھ دیتے ہیں۔اپنے خیالات کسے پیارے نہیں اور کون نہیں چاہتا کہ دنیا میں مشہور ہو اور مشتہر ہو۔لیکن اگر میں کچھ کر سکتا تو مدت سے یہ آرزو تھی۔اور دوستوں کی بھی ہمت پست ہے۔ آپ کی بلند ہمت جب کبھی اس طرف توجہ کرے گی، تو انشاء اللہ یہ کام آسان ہو جائے گا۔زندگی میں نہیں، تو موت کے بعد ہی سہی۔ بہر صورت وقت کا منتظر ہوں۔خیالات بیشک اچھے ہیں، لیکن خدا کرے قبولیت عامہ نصیب ہو۔بہتر یہی رہے گا کہ کوئی تاجر کتب جسے دین کے ساتھ شوق ہو اور

Marfat.com

تصوف کے ساتھ دلچسپی، وہ اپنی خدمت دینی طور پر کار خیر سمجھتے ہوئے اُٹھائے، تو ہم خرما و ہم ثواب کے مطابق انشاءاللہ ہمارے اور اس کے لیے فائدہ مند رہے گا۔

ملک صاحب کی طرف سے قدمبوسی

زیادہ خیریت

والدعا

بفرمان عالی جناب صاحبزادہ محمد عمر صاحب دام ظلھم العالیٰ

۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء

(۶۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و مشفقی جناب حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!

آپ کا تار ۷/۴/۵۷ بارہ بجے پہنچ گیا۔ اسی دن ایک دستی خط شیخ محمد یعقوب صاحب اور ملک محمد حسین صاحب، جو ملک صاحب کی تلاش کے لیے گئے ہوئے تھے لائے۔ الحمدللہ کہ خیریت پائی۔ عزیز عبدالرحمٰن صاحب کے دو خط ملتان کے پتہ کے لکھے ہوئے بھی ملے۔

بہر صورت مولیٰ کریم نے بڑا فضل فرمایا۔ اور ایک بھاری تشویش دُور ہوئی۔ ویسی میری تشویش تو ایک دو دن کے بعد خود بخود دُور ہو گئی تھی۔ تاہم آنے جانے والوں کی دریافت پر تشویش تھی۔

کل صابر صاحب آئے۔ آج ملک صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ کو لے گئے۔ بہاء الحق صاحب کی ماسی صاحبہ اور ان کی زوجہ محترمہ بھی آئے ہوئے تھے۔ تمام ابھی رخصت ہوئے۔

ملک صاحب جب پہلے کراچی سے پہنچے اور کار کی آواز آئی تو مجھے سخت پریشانی ہوئی کہ کیسی بنی۔ لیکن پھر دل نے بخوشی تمام بوجھ اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حتی الوسع ان کی تیمارداری اچھی طرح سے کر دی گئی۔ ملک صاحب عام کو تو ایک اچھے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے وساوس بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ جو صرف ان کے لیے ہی جان کھانے والے نہیں ہوتے۔ بلکہ اوروں کو لے کر بھی ڈوبتے ہیں۔

Marfat.com

اس لیے ملک صاحب کو کسی احاطہ میں مقید کرنا میرے نزدیک خلاف عقل ہے۔ بلکہ ان کو اپنے چلنے ہونے کی آزادی ہونی چاہیے۔ بلکہ ان کے ذہن میں یہ اتارنے کی کوشش کی جائے کہ وہ ایک آزاد آدمی ہیں۔ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔ تاکہ ان کا دماغ شکوک سے ٹھنڈا ہو۔ جب کسی دوست کے پاس جائیں، جائیں اور جتنا چاہیں قیام کریں۔ ہاں ایک خدمت گذار اچھا ساتھ ہونا چاہیے تاکہ ایک تو رفاقت سے تسلی رہے گی۔ دوسرے وہ اطلاع دیتا رہے گا۔

اس کے علاوہ بنک والوں کے خیال بھی ان کو نکالنے کا فکر چاہیے۔ اور میں اس کے بارے شیخ صاحب کو لائل پور لکھوں گا کہ یا تو بنک سے بالکل خلاصی حاصل کر لی جائے۔ یا ایک لمبی رخصت اگر وہ دینا پسند کریں، تو لے لی جائے، تاکہ یہ اس بوجھ سے بھی آزاد اپنے کو خیال کر کے بنک دشمنی سے بھی خلاصی پائیں۔ تیسرا علاج بھی چاہیے۔ اگر کوئی، ماہر ''امراض دماغی'' مل جائے تو اس کا علاج شروع کیا جائے۔ بھیرہ کے علاج سے بھی اچھا خاصا افاقہ ہو گیا تھا لیکن مرض ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ پھر دورے پڑنے لگے اس رائے کے مطابق میں اپنا کوئی آدمی لائل پور خبر گیری کے لیے نہیں بھیجوں گا۔

اگر ملک صاحب چاہیں گے، تو خط لکھیں گے۔ نہیں تو میری طرف سے کوئی خط ان کو نہ پہنچے گا۔ ملنا چاہیں گے تو حاضر۔ ورنہ وہ جانیں اور ان کے بھائی اور اقربا جانیں۔ ہم لوگ مفت میں کیوں مارے جائیں۔

صابر صاحب اتوار کو جائیں گے۔ اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ بھی شائد لائل پور جائیں۔ بہر صورت اب پیچھے چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خود رو چلنا نہیں چاہتے۔[1]

☆ ملک صاحب کے علاج کے بارے آپ کا خط پہنچ گیا۔ تجویز بڑی مفید ہے، کیونکہ اس میں کوئی تکلیف ملک صاحب کو نہیں ہو گی۔ آپ کا خط بعینہٖ شیخ یعقوب صاحب کو روانہ کیا گیا۔ امید ہے کہ وہ آپ مطلع رہیں گے۔ پہلے سعید احمد صاحب کو لائل پور روانہ کرنے کا خیال تھا۔ لیکن متواز چھ ماہ سے اس بھٹی میں سرگراں ہو کر بے حس ہو رہا ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ملک صاحب کو صحت عطا فرمائے۔

---

[1] حضرت اقدس نے اوپر والا خط لکھ کر ابھی سپرد ڈاک نہیں کیا تھا کہ حاجی صاحب کا اس سلسلے میں ایک اور خط آ گیا، جس کا جواب بھی آپ نے ساتھ ہی دینا مناسب خیال فرمایا۔

Marfat.com

مکرمی جناب مستری محمد صدیق کو بعد دعا و سلام آپ کے ہمدردانہ خط ملے
تجویز بڑی پسند ہے۔ خدا کرے کہ ملک صاحب کو اسی ذریعہ سے صحت ہو
خاندان سیہرے سے ایک عزیز خضر حیات نے گذشتہ سال میٹرک کا امتحان
فرسٹ ڈویژن پاس کیا تھا۔ ابھی تک بے چارہ مارا مارا پھرتا ہے۔ بیکسی کے عالم میں میرے
پاس پہنچا کہ کوئی جگہ دلائی جائے۔ ویسے اچھا ہوشیار لڑکا ہے۔ آپ خود جانتے ہیں میرے
تعلقات کیا ہیں۔ آپ ہی ہیں جب ضرورت ہو۔ بٹ صاحب اگر ریلوے میں اسٹنٹ سٹیشن
ماسٹری، یا کسی جگہ کلرکی، یا ان کو اپنے دفتر میں کوئی اسامی دلائی جا سکے تو بہت بہتر۔ ورنہ حاجی
ابراہیم صاحب سے پتہ لیا جاوے۔ حافظ احمد دین صاحب اپنے لڑکے کے نام زبانی سفارش کر
کے محکمہ مال میں امیدواری یا ملازمت دلا دیں، تو بے چارہ دعائیں دیتا رہے گا۔ ورنہ اس وقت
وہ بڑا پریشان ہے۔ والد نے شادی بھی اس کی کرادی ہے۔ اور پاس کچھ ہے نہیں۔

آپ کا..... محمد عمر
۱۹ اپریل ۱۹۵۷

(۶۵)
مخلصی زادشرفہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیز جمال بعد دوپہر پہنچ گئے۔ لباس پیش کیا۔ محبت بُری بلا ہے۔ ورنہ میں تو آ رہا تھا۔
وہیں پیش ہو جاتا۔ پھر ضرورت کیا؟ اللہ کے فضل و کرم سے کام جب چل رہا ہے تو اتنی تکلیف کیوں؟
اللہ تعالیٰ اس لباس ظاہری کے بدلے آپ کو لباس تقویٰ نصیب فرماوے (وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ) اللہ تعالیٰ کے حضور تقویٰ کے لباس سے مزین ہو کر پیش ہونا نصیب ہو۔
لیکن درمیان قعر دریا تختہ بندم کردۂ..... کہاں مجھ جیسے سیہ رو کو اختیار؟
پروگرام تو لکھ دیا گیا۔ ۲۲/۴ بدھ کو روانہ ہوں گا۔ خواہ کسی وقت سانگلہ پہنچوں، آپ
سانگلہ کے بجائے بھلیر میں پہنچ جائیں اور وہاں میری انتظار رہے۔ وقت پر نہ پہنچوں، تو پھر گھر
واپس چلے جائیں۔ کہ پہنچ جاؤں گا۔

آپ کا
محمد عمر
۱۴ اپریل ۱۹۵۸

Marfat.com

(٦٦)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

پرسوں ایک خط لکھا۔ جو ڈاک کے سپرد نہ ہوسکا۔ کل دوسرا مکتوب آ گیا۔ جو سابقہ حالات کی تفصیل تھی اور شام کو عزیز سعید احمد خاں بھی پہنچ گیا۔ الحمدللہ روبصحت ہشاش بشاش نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اخراجات لینے دینے کا کیا ذکر۔ آپ کا مال میرا مال ہے۔ لیکن حالات سے بے خبر نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رزق کے دروازے کشادہ فرمائے کہ دینا سیراب ہو۔

باقی خیریت۔ اللہ تعالیٰ اپنے برکات اور فیوضات ظاہریہ وباطنیہ آپ پر اور احباب پر اور مجھ گنہ گار پر نازل فرما کر ہمارے یقین اور ایمان بڑھائے۔

آمین ثم آمین!

جمعۃ المبارک
آپ کا محمد عمر

۲۳ مئی ۱۹۵۸ء

(٦٧)

مخلصی مشفقی جناب حاجی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز آیا اور گیا۔ وقتی طور پر کچھ لکھ دیا گیا۔ آپ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ تسلیم ورضا کے اسباق سے کسے گزرنا نہیں پڑا۔ جو اس راہ میں چلے۔ یہاں زبانی اسباق نہیں، علمی وعملی ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ کس حوصلہ سے ہیں۔ انسان جب اچانک اس بات کو سنتا یا دیکھتا ہے۔ جو اس کے واہمہ میں نہیں ہوتی، تو حواس باختہ ہوجاتا ہے۔ تربیت جلالی کا باب تو آپ نے پڑھا ہوگا۔ اس کے علاوہ میرے حالات سے بھی آپ نے سبق لیے ہوں گے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال اس قسم کے ابتلا کا تھا۔ تمیز نہ ہوسکتی تھی کہ حقیقت کیا۔ تا اینکہ مولا کریم نے فضل وکرم فرمایا اور حقیقت میرے سامنے آ گئی۔

یہ معاملہ بھی اسی قسم کا ہے۔ سنتے ہیں آپ گھبرا گئے۔ ورنہ بات اتنی ہی تھی کہ بھائی بہن کی کشمکش کی وجہ سے عزیزہ ناراض ہوکر کہیں منہ کر گئی۔ اس دوڑ دھوپ کے بجائے فکر کیا جاتا۔ اگر کسی

Marfat.com

پڑوسی پر کچھ شبہ ہوتا تو اسے اکیلے بلا کر معاف کر دیا جاتا۔ اور وہ مان جاتا۔ دن گئے رات آئے تو کسی کو کیا پتہ چلتا۔ آخر پہنے صلے ہوتے چلے آئے۔ اگر اس سے تسلی ہو جاتی۔ تو آوارگی کوئی نئی بات خانگی معاملات میں اچنبھا نہیں ہوا کرتی۔ ایک دو خواص کے ساتھ جن کی دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہوں ان سے بیان کرنے میں چنداں حرج نہیں ہوتا۔ ذرا دل کا بخار ہلکا ہو جاتا ہے۔

اس وقت میں نے لکھا تھا کہ ایک دو دن کے بعد آ جائیں۔ لیکن یہاں آنے سے جستجو ختم ہو جاتی ہے اور ان لوگوں کو تسلی ہو جاتی ہے۔ اور یہ حوصلہ تو ہم جیسے لوگوں سے نہیں ہو سکتا کہ دل اپنے عزیز مرا خیال کر کے ہمیشہ کے لیے سکون میں آ جائیں۔ جب خلش زندگی کی کسی حصہ نہ جائے تو ہر صورت فطرتاً تلاش ہوتی ہے۔

ہاں میں صبح تلاش کو پسند نہیں کرتا۔ میری بڑی لڑکی کا خیال ہے کہ وہ گھر کی ناچاقی اور تنگدستی کی وجہ سے کہیں اپنی والدہ کے پاس نہ چلی گئی ہو۔ کچھ بڑی رقم نہیں لے گئی۔ کچھ زیادہ کپڑے نہیں۔ یہ نشان بتلاتے ہیں کہ کسی سے مشورہ ضرور ہے اور اس مشورہ کے مطابق یہ بوجھ اٹھایا گیا۔

خدا کرے وہ معصومانہ صورت میں چلی گئی ہو۔ اگلے دن ایک بال بچے والی جس کے لڑکی لڑکے کا بیاہ بھی ہو چکا ہے اپنے خاوند کی مار سے بھاگ گئی۔ اور پندرہ بیس دن ہو گئے۔ کوئی سراغ نہیں ملا۔ حالانکہ کسی ناجائز تعلق سے نہیں گئی۔ ایسی صورتیں کئی دیکھی گئی ہیں۔ بہر صورت کسی صورت بھی مولائے کریم پر بھروسہ رکھنا اور اس کی حکمت پر ایمان رکھنا اور تسلیم و رضا سے برداشت کرنا ایک سچے مسلمان کا ایمان ہے۔ **لَاتَیْئَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ**

اگر ایک دو مخلص دوستوں سے ذکر بھی آ جائے جن کے مشورہ صالح اور عقلمند ہوں اور جن کے اخلاص پر بھروسہ ہو تو چنداں حرج نہیں جو اپنے ماحول میں کسی سے ذکر نہ کریں۔

۱۶/۷ کو صبح بارش شروع ہوئی اور دن رات برستی رہی۔ اب بھی بادل ہیں۔ ادھر رات کو سیلاب آ گیا۔ تا ینڈم کچھ زیادہ خطرناک نہیں۔ ہمیشہ کی اور معمول پر ہے۔

معلوم نہیں۔ آج ڈاک جاتی بھی ہے یا نہیں۔ بچے بہل گئے ہیں۔ چھوٹا بچہ کسی وقت بلبلاتا ہے۔ لیکن مشفقہ والدہ اور مہر محمد سے بہل جاتا ہے۔

زیادہ دعا

آپ کا محمد عمر

۱۷ جولائی ۱۹۵۸ء

Marfat.com

(۶۸)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

دلارائے کہ داری دل درو بند
دگر چشم ازہمہ عالم فرو بند

آپ کا محمد عمر

(۶۹)

کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جو سالک مجاہدہ کی بھٹی اور ریاضت شاقہ کے پتال جنتر سے نہیں کھینچا جاتا' اسے فقر کے اسرار و معارف کا کیا پتہ۔ گو دنیا اس کے قدموں پر سر رکھتی ہو۔

عبودیت مطلقہ اسی وقت اور اس حال میں حاصل ہوتی ہے جب عبادت ذوقیہ نصیب ہو اور عبادت میں اس درجہ انہماک نصیب ہو کہ رات ہو یا دن مسجدوں میں گزرے۔ ذکر و فکر ہی عرش مجید پر ایک خاکی کو لے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ میاں جمال کو اچھے نمبروں پر کامیاب فرمائے۔

آپ کا
محمد عمر

(۷۰)

صد کتاب و صد ورق درنار کن روئے خود را جانب دلدار کن

برادرم جناب حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ہمیشہ ایک وقت نہیں رہتا۔ ایک حال نہیں رہتا۔ طبیعت بھرپور ہو تو جس طرف توجہ کرے وہی ہو نکلتا ہے۔ ایسے وقت میں پتھر موم ہو جاتا اہو رتانبا سونا بنتا ہے۔

آپ کی طبیعت اس وقت تیار ہے اور کچھ مانگتی ہے اور چاہتی ہے۔ خدارا وقت کو ضائع نہ کیجئے گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

Marfat.com

یہی ہیں دن دعا کے کسی کے قلب مضطرب سے

قلب مضطرب پیدا کرنا آسان نہیں۔ سب کچھ علم و عمل کے چرچے دنیا میں ہوتے رہیں گے۔ دنیا خواہی کے لیے لیکن یہ جو کچھ آپ کی طبیعت میں ہے اس سے فائدہ اٹھائیے اور اپنی یکسوئی کو کمال تک پہنچائیے تا کہ وہ کچھ حاصل ہو جو وراء الوریٰ ہے اور جسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ سے تعبیر فرماتے ہیں۔

میں خود انشاء اللہ جمعہ کی صبح کو آپ کے پاس پہنچنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ بشرط خیریت آپ کے گھر خود پہنچ جاؤں گا۔ مولوی گلزار موجود ہیں۔ یہ الفاظ اس لیے لکھ دیئے ہیں کہ موقعہ ملے یا نہ ملے۔ اور لکھنے سے ہمیشہ فائدہ اوم کا ہوتا ہے۔

(۷۱)

یا محمد بہ من بے سرو ساماں مددے　　قبلۂ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

برادرم محترم حاجی فضل احمد صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بطول بقائہٖ!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ کائنات کی بنیاد توحید ہے۔ لیکن اس توحید کے اندر محبت کا جذبہ ہی اصل راس االمال توحید ہے۔

محبت اصلی یا نقلی کے سوا کائنات کا کوئی ذرہ متحرک نظر نہیں آتا اور جب یہ اپنے جوبن پر آتی ہے، تو ناممکن ممکن ہو جاتا ہے۔ اور آنکھ اور دل وہ کچھ دیکھتے ہیں کہ زبان و بیان سے باہر ہے۔

مجھے سب سے زیادہ خوشی اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود کے اندر یہ جوہر گرانمایہ اچھا خاصا ودیعت فرمایا۔ ''میں قربان انہاں نے باہو جنہاں کھوہ پریم دے جتے۔ ''اَللّٰھُمَّ زِدْ حَیْرَتِی فِیْکَ''

پاسپورٹ سسٹم جاری چونکہ ہو چکا ہے، اس لیے اب یہی خیال ہے کہ پاسپورٹ کسی موقعہ تیار کرالیا جائے اور جب دل چاہے سیر کے لیے نکل جائیں۔

یہ کام اس وقت ہوگا جب میں عرس کی تقریب میں لاہور پہنچوں گا۔ ویسے سردی کے موسم میں سفر کی تکلیف برداشت نہیں کی جاسکتی۔ ویسے کچھ زیادہ شوق بھی اپنے اندر نہیں۔ احباب کو بذریعہ خط آج اطلاع دے دوں گا۔

والدعا

طالب دعا محمد عمر

Marfat.com

صاحبزادہ نجم الدین صاحب کا خط بھی آیا۔ خدا تعالیٰ مریضہ کو صحت بخشے۔ آپ بھی دعا کریں۔ کیونکہ جب کسی سے تعلق ہوتا ہے تو اخلاصاً قلب سلیم سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کیا بعید ہے کہ مایوس مریضہ کو کامل صحت بخش دے۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۔ الحمد شریف سات بار پڑھنے کے بعد اکیس مرتبہ آیۃً بالا پڑھ کر کسی ڈھیلا مٹی پر دم کر کے روزانہ صبح وشام مقام متورم پر پھیرا کریں۔ یا سورۃ والمرسلات لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ صدقہ دینا ضروری ہے۔ خصوصاً مقام سقم کا کپڑا یعنی جس عضو کو تکلیف ہو اس حصہ کا کپڑا دینا یا کچھ صدقہ ایسا تھوڑا دینا جس کی حقارت اپنے دل کے اندر ہو نہ کہ اتنا ہو کہ جسارت پیدا ہو۔

دل بجز ذکیر کشاید۔ خلوت اور ذکر جب متواتر چلے تو پھر کس دوسری چیز کی سالک کو ضرورت نہیں رہتی۔

آپ جب بیربل تشریف رکھتے ہیں تو اپنا معمول بدل دیتے ہیں جس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ بیربل میں بھی حضوری رہے اور دوری پیدا نہ ہو۔ کسی کی محبت حقیقتاً دوری ہے۔ اور اس ذات سے۔ جو نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ فرماتی ہے۔

متاب از عشق رو گرچہ مجازی است
کہ آں بہر حقیقت کارسازی است

بھی اس وقت مفید ہے جب اس سے آگے نکلنے کی کوشش کی جائے۔ صاحبزادہ نجم الدین صاحب کے لیے دعا کریں گے تو مشہور رہے کہ مقبول را رد نباشد سخن۔

عزیز جمال اور سلیم کو پیار۔

برادرم مستری صاحب کو مشفقانہ دعا وسلام۔

نیز اب تو مستری صاحب سے بے تکلفی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ خدا کرے بے تکلفی تعلق کی پختگی پیدا کر دے۔

والدعا

طالب دعا.....محمد عمر

Marfat.com

(۷۲)

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

مکرمی عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ واقعی گھر کے بڑے آدمی جانے سے خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا پُر ہونا محال۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی موسلا دھار رحمتیں برسائیں۔ اور ہر لغزش کو معاف فرماوے۔ مرحومہ پرانے بزرگوں کے نشان تھے۔ اب ایسے پاکباز انسان کہاں؟

سفر ملتان مبارک ہو۔ خدائے قدوس آپ کو اپنی برکتوں سے نوازے اور اپنی خلق کی ہدایت کا باعث آپ کو بنائے۔ آمین ثم آمین۔!

ویسے وہ مہمان نواز زیادہ ہیں۔ اور اگر صحیح محبت ہے، تو پھر تو چنداں حرج نہیں، ورنہ کفایت شعاری بہتر رہا کرتی ہے۔ خواہ ہے کسی کی مہمانی ہو یا اپنے گھر ہو۔ ہاں فرصت ہو، تو چند دن ملتان قیام رکھا جائے اور خود بھی فیوضات مزارات پرانوار سے بہرہ یاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ عزیزم عبدالقادر صاحب کی محبت دو آتشہ کو قائم دائم رکھے۔ ایسے پُر اخلاص دوست بہت کم ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سعادتمند ہوتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

باقی خیریت

آپ کا محمد عمر
اتوار ۷ دسمبر ۱۹۵۸

(۷۳)

ان اللہ مع الصابرین
وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرمی زاد شرفہٗ

Marfat.com

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اُمید ہے کہ وقت پر والدہ جمال میاں پہنچ گئے ہوں گے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کتنی نیک خصلت تھیں۔ اور کتنا صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس صبر کا اجر عنائت فرمائے اور ہر لغزش انسانی کو معاف فرمائے۔ یہی کچھ ہے۔ کتنا دکھ ہے جب بیمار رہیں اور اقربا مصیبت کے مارے خدمت نہ کر سکے۔ لیکن یہ تکالیف' اور یہ دکھ ضائع نہیں جاتے۔ رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن کوئی۔ لمحہ نہیں گزرتا۔ جب میرے منہ سے یہ کلمات دعائیہ نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے خلاصی بخشے۔ لیکن ایک عقلی پتلے کو عقل کے سوا چارہ نہیں۔ اسی لیے زیادہ دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ اور توکل علی اللہ کی منزل پر قدم زن ہونے سے خوف کھاتا ہے۔ اے الہ العالمین! ہم پر مہربان ہو. رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا. وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰينَا۔ نیست جز ذات کبریا کہ کند یاری مرا۔

پیر الطاف صاحب کا خط بعینہ ارسال ہے۔ اصل میں تھانیدار اور عملہ اپنے کئے کو کیسے جھٹلا ناپسند کر سکتا ہے۔ اسی لیے کچھ ہماری کاہلی، نااہلی اور عدم تجربہ کاری اور ناسازگاری' قدرت کے کرشمے! ہمارے قدم صحیح نہ اٹھ سکے۔

اب بہتر یہ ہی ہے کہ کام بند کر دیا جائے اور داخل دفتر سرکاری اپنی درخواست دے کر براہ راست منتقم حقیقی کے سامنے ہو جائیں۔

وہی ہے جو ایسے وقت مدد دے سکتا ہے۔

آپ کا محمد عمر
جمعتہ المبارک

آپ فاتحہ خوانی وغیرہ رسوم کے لیے بآرام وقت گزاریں۔ جلدی کی ضرورت نہیں۔

(۷۴)

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو ہے یہ کہ کوئی آرزو نہ ہو

برادر محترم جناب مولانا صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ

Marfat.com

محبت نامہ سراسر محبت واشتیاق ہو کر پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک ۔محبت کے اوقات کیا اچھے ہوتے ہیں زندگی کا یہ لمحہ اپنی مثال آپ ہوا کرتا ہے۔ میری فطرت میں گو محبت کا مادہ ودیعت فرمایا گیا، لیکن ادھورا۔ کاش یہ دولت نصیب ہوتی ۔تو آج یہ دن میرے اچھے گزر رہے ہوتے ۔تاہم شکر کہ خالی نہیں چھوڑا گیا۔

مبارک ہیں وہ سعادتمند جنہیں یہ دولت نصیب ہوئی ۔صرف یہ ہی دولت ایسی ہے کہ دین ودنیا کا مدار صرف اسی پر ہے۔کوئی انسان ایک قدم بھی اس کے سوا اٹھا نہیں سکتا۔اغراض کے لیے دوڑ دھوپ بھی اسی کی بدولت ہے۔

اللہ جلشانہٗ آپ کی اس محبت خالصہ کو ترقی دے اور تادیر ہمیشہ کے لیے رکھے۔ بلکہ موت کے بعد بھی یہ دولت آپ کو زندہ کرے۔ آمین ثم آمین! تحفہ (یاقوت وغیرہ) بذریعہ عزیز عبدالخالق صاحب پہنچ گیا۔لیکن ابھی تو آپ کا پہلا تحفہ موجود تھا۔ مجھے چنداں ضرورت تھی۔ پھر ایسی حالت میں جبکہ آپ قیمت بھی نہ لیں۔ میں کیونکہ پسند کرتا ہوں کہ اسے قبول کروں۔

میں نے ہر چند گھی کے لیے کہا۔آپ نے خاموشی سے جواب دیا اور ساتھ ہی جلدی جانے اور بے وقت چلنے کے لیے کچھ زیادہ اصرار ہی کیا۔لیکن افسوس! بعد میں معلوم ہوا کہ آپ نے حافظ نواب سے گھی تلاش کرایا لیکن اسے دستیاب نہ ہوا۔

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام میں ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

آپ روپے دیتے۔ میں لے لیتا۔ یہ تھوڑا ہے کہ آپ کی طرح باوجود اصرار نہ پکڑتا۔ شکر ہے کہ مکان پسند آ گیا۔وقت گزارنا ہے۔کونسا اپنا ہے، جس کے لیے زیادہ تردد ہو۔ جمال الدین میاں کو پیار۔ گھر میں دعوات عزیزان مہر محمد وفضل کریم کو السلام علیکم

مولوی نصیرالدین صاحب گھر پہنچ گئے۔ معین الدین صاحب ایک فاتحہ کے لیے سودھی چلے گئے۔ سنا ہے کہ حضرت قبلہ ثانی صاحب فاتحہ کے لیے تشریف لائیں گے۔ عزیزہ ہمشیرہ صاحبہ لاچارگی ہی کے عالم میں ہوگئی ہیں۔اللہ تعالیٰ اسے حسن خاتمہ سے سرفراز فرمائے۔آمین ثم آمین!

طالب دعا

محمد عمر

Marfat.com

(۷۵)

تن من کا سب زور لگا کر ہری ہری توں بول

برادرم محترم جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

کل پنجشنبہ کو آپ کا محبت نامہ موصول ہوا۔ الحمدللّٰہ علی ذٰلک

تصور دل میں رکھے ذات حق کا
بہر وقت و بہرحال و بہر جا
زبان خاموش ہو پر دل میں جاری
رہے ہر وقت ذکر ذات باری

میرے تصور اور خیال سے کیا بنے گا۔ تصور اس کا ہو جس سے سب کچھ ہے۔

تم ہوئے ہم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے کل اسیر ہوئے

آنے کی کیا ضرورت ۔ جب تصویر دل میں سے نکل کر آنکھوں میں آئے، تو پھر بعد وقرب کا کیا حجاب۔

بہرصورت عید آرہی ہے۔ چنداں فرصت کا موقعہ ہوگا۔ مجھے تو کسی کے آنے پر اعتراض نہیں، لیکن سراسر خرچ ۔ جب کبھی اللہ جلّ شانہ نے موقعہ دیا تو لاہور ہی آپ کے اہل وعیال کو دیکھ لیں گے۔ ہاں کوئی ایک آجائے تو بھی چنداں حرج نہیں۔ لیکن تمام عیال کو کھینچنا بڑی بات ہے۔ جب کبھی اس اونی لوئی گرم ونرم کو اٹھاتا ہوں تو کشمیر اور راستہ کی تکلیفیں یاد آجاتی ہیں وقت کے تاثرات۔ باقی عزیز تیار ہیں۔ زبانی تمام حال ان سے دریافت فرمالیں۔ عزیزوں کو درجہ بدرجہ دعا وسلام۔

نیازمند

محمد عمر

Marfat.com

(۷۶)

بسم اللہ ، ربی اللہ، حسبی اللہ

مکرمی جناب مولانا صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کی طرف سے کوئی محبت نامہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ خدا تعالیٰ خیر فرمائے۔

میں للہ شریف ایک دن کے لیے گیا تھا۔ حاضری ہوئی اور بڑی محبت صاجزادگان نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔

عزیز سعید احمد کی تقرری آپ کی ہمت سے ہوئی۔ ورنہ بڑا مشکل کام تھا۔ کیونکہ پاس ہوتے ہیں اور یہ حضرت تو فیل تھے۔

ایک بار پھر ہیڈ کلرک کی مہربانی سے معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ لیکن ملک عبدالغنی صاحب بروقت مطلع ہو گئے اور خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے ہیڈ کلرک صاحب کو کہلا کر از سر نو پھر درخواست کی تجدید خود کر کے حکم دلایا۔ بڑے مرد آدمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ ''انقلاب'' کی فہرست کی بابت صاحبزادہ صاحب سے ذکر آیا۔ فرمایا عنوان مناسب پہلے ہی موجود ہیں۔ مگر میں نے ان سے کہا کہ اصل میں کتاب سے ایک دوسری کتاب پیدا کرنا مقصود ہے، جو تصوف کی جان ہو۔ اور مفصل ترتیب کی بابت ذکر کیا۔ لیکن سچ یہ ہے۔ جیسے ہارا بیٹھا ہوں، ایسے ہی میرے دوست کام کی مشکلات کی وجہ سے رخ پھیر لیتے ہیں۔

عزیز جمال، سلیم اور جمیل کو پیار۔ اب تو میاں جمال خوش ہوں گے اور آپ کی حاضری میں گھر کو سانس لینے دیتے ہوں گے۔

والدعا..... آپ کا محمد عمر

(۷۷)

بسم اللہ۔ ربی اللہ۔ حسبی اللہ

ہر لحظہ تیری یاد ستائے تو کیا کروں

دل سے تیرا خیال نہ جائے تو کیا کروں

Marfat.com

مکرمی مشفقی حاجی صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پرسوں پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ اس آزمائش و امتحان میں کامیابی بخشے اور استقامت وصبر بڑھتا جائے۔

مولٰینا! یہ آزمائش اولاد بہت بڑا ابتلا ہے۔ شعور اور احساس بہت بڑی انسانی ہستی کی عزت کی ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ اگر عزیزہ کے اندر اب بھی کامل پیدا ہو جائے تو ہم تمام مصیبت سے بچ جاتے ہیں۔

اس شعور اور احساس کے نہ ہونے کی وجہ سے تمام تباہیاں انسانی ہوتی ہیں۔

اور ایسے ہی ہمارے گھر کی بربادی میں بھی یہ ''عدم احساس'' کہ ہم کون ہیں ہمارے والد کیا ہیں، دنیا ہمیں کیا جانتی ہے، اگر میں نے اپنی خواہش پوری کی تو میں کیا ہو جاؤں گی اور خاندان اور والد کیا ہو جائیں گے۔ یہ ایسی سوچ بچار کوئی بُرا کام ہونے ہی نہیں دیتی۔ بہر صورت اگر صحیح احساس پیدا ہو جائے تو پھر زندگی کی دشواریاں ہوا ہو سکتی ہیں۔ لیکن وقتی حالات سے متاثر ہو کر ایک دو گھڑی کے لیے احساس پیدا ہو کر فنا ہو جائے تو نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔

پھر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کا احساس زندہ کرے۔ تا کہ بقیہ زندگی نہ اس کی برباد ہو نہ ہم پر پریشانی۔

اللہ کی حکمتیں ہوتی ہیں۔ بہت کچھ سوچ بچار اور تدبیر میں وقت گزرا۔ اپنی طرف سے کسر نہیں اٹھا رکھی گئی۔ لیکن تدبیر بیکار۔ اس لیے ہمیں تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ دوئم سالکین کی راہ جدا ہے۔ اور عوام دنیاداروں کی راہ جدا۔ اس لیے جیسے اس کی مرضی ویسے ہماری مرضی۔ ہاں فضل رحیم کو الگ کرنا ضروری ہے تا کہ پھر کسی راہ چلنے میں کوئی دشواری ہو اور عزیزہ کو بھی پتہ چلے کہ اولاد سے جدا ہونا کتنا مشکل ہے۔

باقی رہا ردعمل۔ فضل کریم صاحب کو بھی دیکھنا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قدم اٹھانا ہوگا۔ کیونکہ انسان کر گزرتا ہے۔ لیکن بعد میں نادم ہوتا ہے۔ تو وہ کچھ کرتا ہے، جو عقلاً و شرعاً ناجائز ہوتا ہے۔

۱۵ رجب مطابق ۲۱ جنوری عرس کی تاریخ ہے۔ اکثر احباب کو اطلاع دے رہا ہوں۔ تاریخ مقدمہ ملک صاحب یا کسی دوسری مجبوری کی وجہ سے آپ معذور ہوں اور شامل

Marfat.com

عرس نہ ہوسکیں۔تو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔کام ہمیشہ چلتے رہتے ہیں۔ پھر عرس معراج بھی باقی ہے۔

باقی خیریت

آپ کا محمد عمر

۱۳جنوری ۱۹۵۹ء

از بیربل شریف

(۷۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و مشفقی جناب حاجی صاحب زادارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب! مکتوب پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا دے اور آپ کو سرچشمۂ فیض وہدایت بنائے۔ معلوم نہیں کب تک ہوں۔ آخر فنا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کی محبت وعشق کے ثمرے میں دیکھ کر مروں کہ وسیلۂ نجات ہو۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ فیصلہ کی بابت کوئی پریشانی نہیں۔ ایسے ہی ہوتا ہے۔ آخری فیصلہ ہمارے حق میں رہے تو کامیابی اور سرافرازی ہے۔

تقریباً ۸۰۔۹۰ صفحے لکھے گئے ہیں۔ عنوان ''قرآنی حقائق کے اپنانے کا نام تصوف ہے''۔ نظریۂ حیات اور اس کے زیر وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اب تو آخری حد پر پہنچ گیا ہوں۔ خدا کرے کہ جیسے میں چاہتا ہوں ایسے ذہن نشین خلائق ہو جائے اور کہ شاید یہ وسیلۂ حسنات ہو کر میری نجات کا باعث ہو۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ○

صوفی میاں محمد کو اپنے بچے کی فکر ہے۔ بار بار کہتے ہیں کہ آپ کو لکھوں کہ اس کا خیال رکھا جائے کہ وہ اچھے نمبروں پر کامیاب ہو۔

انجینئر صاحب کو لکھ دیا گیا ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و مشفقی جناب حاجی صاحب زادار شادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامے پُر از اشتیاق و محبت پہنچ رہے ہیں اور آپ کی بلند ہمتی دیکھ کر بے اختیار دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ثمر آور فرمائے۔

آپ کے اخلاص کا نتیجہ کھلا ہے کہ ہر دوست آپ کا اخلاص سے بھرپور ہے۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

خواجہ صاحب پر کیا موقوف۔ آپ کے سب اخلاص مند قابل رشک۔ ملتان کا تأثر میرے عزیز رضا پسند اقبال صاحب نے مجھے لکھا اور خوب لکھا کہ لاہور میں تو دیکھتے تھے، لیکن ملتان دیکھ کر ہم قائل ہو گئے۔ لیکن اس عاجز نے لکھا کہ نہ میری برکت، نہ حضرت حاجی صاحب کے فیوض، بلکہ یہ کرشمے ایک محبت بھری تصویر کے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے مردہ (زندہ) چلتے پھرتے دیکھنا ہو وہ حضرت صدیق ابوقحافہ کو دیکھ لے

ہمارے دل کے ٹکڑے بھی قدیر آباد رہتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے دامن محبت میں سمیٹ لیا اور انہی کے اخلاص سے ملتان ہمارے لیے ہرا بھرا ہو گیا ورنہ ہم وہی خاک دیکھتے جو دنیا ملتان دیکھتی ہے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ کسی نے تو ان میں یہ سلگا سلگایا ہے۔ اور محبت بھرا بگولہ جل اٹھا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اور سید صاحب پر اپنے جمال و کمال کے پرتو زیادہ ڈالے اور اپنے رخ بے ہمتا کی جھلکیوں سے آپ کے دل و جان کو روز افزوں روشن تر فرمائے۔

آپ کا پہلا خط ملک بہاء الحق صاحب کو حالات سے آگاہ کرنے کے لیے بھیج دیا گیا اور ان کا آپ کو بھیج رہا ہوں۔

'جلدی' اچھی نہیں ہوتی۔ تاخیر میں فائدے ہوتے ہیں۔ لیکن انسانی سرشت ہلوع ہے۔ جو کچھ ہوا بہتر ہوا۔ قسمت میں ہوگا تو کچھ مل جائے گا۔ انسانی کوشش ہوتی ہے۔ ورنہ انسان کیا اور اس کے کارنامے کیا۔

Marfat.com

ویسے اب چھٹی کا جواب آپ کو دینا ہوگا۔ کاغذات لائل پور سے آپ کو پہنچیں گے اور بہتر ہے کہ آپ اپنی طرف سے یہ لکھیں کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ وہ دماغی بیماری کی وجہ سے توازن عقلی ڈیڑھ سال سے کھو چکے تھے۔ اسی وجہ سے وہ ملازمت سے بھی علیحدہ کئے گئے اور اسی صورت میں اپنی قسط ادا نہ کر سکے۔ اب جبکہ ان کے بچے خورد سال ہیں اور ان کا کوئی نگران حال نہیں اور نہ کوئی جائیداد قابل قدر چھوڑ گئے ہیں، تو اس صورت میں کمپنی کہ رحم کرنا چاہئے اور ادا نہ کی گئی قسط ایک عارضہ کی وجہ سے ادا خیال کر کے کچھ ان کو دلایا جائے، غرض قانونی گرفت کے سوا ان سے خط وکتابت ہو ورنہ مقدمہ بازی پہلی ہی کافی ہے۔

آپ حاجی سعید احمد صاحب کے ساتھ شکاری مارکیٹ کراچی کے پتہ پر خط وکتابت کرتے رہیں۔ وہ ایسے معاملات میں بڑے ماہر ہیں۔ یہ ان کا ادنیٰ کرشمہ ہوگا۔ انشاء اللہ خود بھی ایک گواہ کی حیثیت میں آجائیں گے۔

عزیز کی صحت بفضلہٖ بہت اچھی ہے۔ خوش وخرم نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے اور ہمیشہ کے لیے اس مرض موذی سے نجات بخشے۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس جانا ہو تو میری طرف سے شکریہ اور دعا پیش کرنا۔ اللہ ان کو فن میں کامل شرف بخشے۔ آمین ثم آمین! باقی خیریت!! موسم کئی دنوں سے اچھا ہو رہا ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۷۹)

السلام علیکم چوں در خاطری
اگر دور باشی بدل حاضری

مشفقم مکرمی حاجی صاحب زادار شادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت بھرے خطوں کا جواب تو محبت بھرے جواب سے ہونا چاہیئے۔ نہ تو جذبات محبت بلند ہیں نہ الفاظ محبت سامنے آتے ہیں۔..... خشک ملا اپنی ملائی میں کیا بہروپ بھرے، جو کسی کا دل متوجہ کرے لیکن آپ کی اپنی محبت میری اس کمی کو پورا کرے گی۔

Marfat.com

گرمی کی شدت ہوگئی۔ اب گوڈائی شروع ہے۔ راستہ کی بنیاد ہو چکی۔ اب بھرتی کا کام شروع ہو رہا ہے۔

عزیز کے لیے کوٹھا کی بنیاد ڈالی گئی۔ لیکن ہفتہ کے بعد کام شروع ہوگا۔ روضہ شریف اور قبر شریف کا معاملہ بعد واپسی دیکھا جائے گا۔ خیال تھا کہ قبر شریف کے لیے پیشگی آپ کو کہہ دوں۔

آج منگل کو موسم ابر آلود ہے۔

کھوڑہ میں جانے کا پروگرام ابھی تک نہیں۔ جب آپ تشریف لائیں گے تو حسب ضرورت گرمی کی وجہ سے متعین ہوگا۔ ابھی کئی کام باقی ہیں۔ خصوصاً عزیز کا مکان۔

آپ اپنے کام بخوبی نبیڑ کر آئیں اللہ پھوپھی صاحبہ کو صحت بخشے۔ میری دعائیں پہنچائیں۔

راقم

آپ کا دعا گو

محمد عمر

(۸۰)

تیرے ویکھین نوں سکدے نین میرے
میرے مولا میرے گھر جھات پائیں
ایہہ جرمی انکھیں ویکھین کیسے تینوں
وگرنہ تیرے جلوے ہر کدائیں
تو اے محبوب عالم کل دا والی
تو اپنے صدقے مینوں خیر پائیں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ایک انتظار تھا اور رہا۔ دو پہر ہو گئے۔ اتنے میں دوست محمد آیا۔ حقیقت حال سے مطلع کیا کہ دونوں تاریخ یکے بعد دیگرے ہو جانے کی وجہ سے لاہور کی حاضری ضروری تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی محبت میں برکت دے اور اس اخلاص کے نتائج اور ثمرے نیک پیدا ہوں۔

کام شروع ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ کچھ آسانی سے کام چل رہا ہے۔

زیادہ خیریت!

Marfat.com

عزیز یہاں آیا۔ نذرانہ دیا اور آپ کا خط پیش کیا۔ کیا کہوں۔ مجبوراً لیا گیا۔ ورنہ وہ گھر اپنا، یہ گھر اپنا۔ لین دین کا سودا نہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو عزت و آبرو بخشے اور ہمت دے کہ وہ اپنے کام اور روزگار پر حاضری ہو جائے اور ہر برائی سے بچائے۔

آپ کا محمد عمر

(۸۱)

مکرمی جناب حاجی صاحب زادشدفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز کا ایک ماہ کا سرٹیفکیٹ پیش کر دیا گیا۔ اور اب لاہور بغرض علاج پہنچ رہا ہے۔

سینہ کی کمزوری ہماری فطرتی ہے۔ لیکن اس وقت تبخیر اور دماغی علاج کی طرف توجہ زیادہ دلائی جائے۔ یہاں بھی علاج ہو سکتا تھا۔ لیکن پھرنے پھرانے کا علاج بھی ایک کارگر علاج ہے۔ جب تک اس کا دل چاہے پھرے، سیر کرے۔ ڈاکٹری یا یونانی علاج جیسے اسے خیال پیدا ہو تجویز کر دیا جائے۔

باقی خیریت۔ روزے اچھے گزر رہے ہیں۔ لیکن پریشانیاں سفر کی مجھے زیادہ پریشان کرتی ہیں۔ دعا کی ضرورت ہے کہ رضا و تسلیم پر بٹھائے۔

آپ کا محمد عمر
صبح ۳ بجے

(۸۲)

عزیز مکرم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا خط پہنچ گیا۔ لیکن اس سے پہلے امین صاحب کو جو خط لکھا گیا وہ مطالعہ کر لینا۔

آپ کا خط بھی ان کو بھیج رہا ہوں۔

ایسے معاملے ہوتے ہیں۔ پریشانی کیا ہے۔ جب اخلاص ہے تو پھر گناہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ عزیز کی صحت خراب ہے۔ علاج کی غرض سے پہنچ رہا ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو ہر پریشانی سے بچائے۔ مخلص ہیں اور صاحب ایثار۔ آنے کی کیا ضرورت ہے۔

بہت اچھا کیا کہ آیتہ کریمہ کا لاکھ پڑھا گیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم فرمائے۔

قدرت کے کارخانہ اسی طرح چلیں گے۔ مولائے کریم رحم فرمائے عزیز جمال الدین کا خط بھی آیا۔ احساس ہے اور احساس زندہ ہو رہا ہے۔ خدا کرے اپنے پاؤں پر عزیز کھڑا ہو جائے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۸۳)

جنگ یاس و امید ہوتی ہے
جب تیرا انتظار ہوتا ہے

مخلص جاں نواز حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

انتظار حسب تحریر رہا۔ ۷ بج ہو چکے ہیں۔ اب شاید آپ نہ پہنچیں۔ اس لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

محمد یوسف مستری تیار ہو گیا ہے۔ وہ اپنا ساتھی بھی لائے گا۔ اور خوشی سے تمام کام عمارات حسب حکم انجام دے گا۔ اب آپ کے ارشاد، وقت کا منتظر ہے اور بس

والدعا

آپ کا محمد عمر

اتوار ۸ مئی ۱۹۶۰

(۸۴)

مکرمی مخلصی حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مکرمی مولوی خدا بخش صاحب کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ اور ان کے آپ سے جو تعلقات ہے وہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان کی تسلی کے لیے یہ چند حروف لکھ دیئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔ خدا کرے کوئی صورت ان کے لیے پیدا ہو جائے۔

والدعا

۲۶ نومبر ۱۹۶۰ء

آپ کا محمد عمر

(۸۵)

مکرمی جناب حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت جانبین مطلوب!

آپ کے خط کا جواب تو لکھا گیا ہے۔ شاید پہنچا ہو۔ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ لاہور کا راستہ ابھی صاف نہیں ہوا۔

یہاں کے مقدمہ قتل کی اپیل ہائی کورٹ میں ملازمین کی طرف سے داخل کر آئے ہیں مقتول کے وارث نے لاہور پہنچنے کے لیے مجھ سے مشورہ طلب کیا۔ چونکہ سادہ آدمی ہے اور غریب اس لیے میں نے اسے کہا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہوگا، حاجی صاحب کی معرفت دریافت کریں گے۔ سیشن کورٹ کے عنوانات وغیرہ آپ کو ارسال ہیں۔ کسی دوست کے ذریعہ معلوم فرمائیں کہ اپیل کس مرحلہ میں ہے یعنی فل بنچ میں آ گئی' یا ابھی تک زیر غور ہے؟

مولوی معین الدین صاحب کا خط آیا کہ آپ ذی الحجہ سے پہلے مکہ پہنچ گئے۔ آپ کو بھی سلام لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ کے بھائی صاحب سے ملاقات ہوگئی۔

عزیز جمال اور سلیم اللہ کو پیار۔ گھر میں دعوات

یہاں کسی قسم کی طغیانی نہیں آئی۔ ایک ہفتہ سے زکام کا آرام ہے۔ کشتہ شنگرف جس گوشت مرغ میں تیار کیا گیا تھا' وہ گوشت قدرے استعمال کرتا ہوں' جس سے زخم کو کلی آرام ہو گیا۔

مولائے کریم ہمیں اپنی یاد میں رکھے اور غفلت سے بچائے، دل بجز ذکر کثیر ہیچ نکشاید، عام لوگ کیا سمجھیں۔ جب دل کی شرح ہو جاتی ہے تو سب حقائق سامنے آ جاتے ہیں اور جوہر انسانی، رحمانی ہو جاتا ہے۔

والدعا

آپ کا.....محمد عمر

Marfat.com

(۸۶)

مکرمی و مشفقی جناب حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔اور پڑھا۔الحمدللہ کہ طبیعت اپنے ذوق وشوق میں چل رہی ہے اور نور معرفت سے سرفراز ہورہی ہے۔یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔ورنہ یہ کسبی دولت نہیں۔اللہ تعالی! روزافرزوں ترقی بخشے۔قال مست بھی ایک دولت ہے۔لیکن حال مست حقیقی دولت ہے۔

دیگر۔تیاری سلسلۂ تعلیم دینیات۔اللہ تعالیٰ شرح صدر بخشے اور انتخاب کرنے میں اپنے فضل وکرم فرمائے تاکہ دین اسلام کے بارے میں کارآمد اور مفید معلومات یکجا ہوکر قلب اور دماغ مسلم کو منور کرے۔

عزیز محمد حسین واپس آ گیا۔انتخاب میں بڑی بڑی سفارشیں تھیں اور لڑکے تعداد میں بہت زیادہ تھے۔تاہم کوشش جاری ہے۔میاں شرف الدین صاحب پھر تیسری بار سی ایم صادق صاحب کو ملنے کے لیے گئے ہیں۔دیکھئے کیا انجام ہو۔

حاجی سعید احمد صاحب نے کراچی سے پھر رمضان شریف گزارنے کی دعوت دی ہے۔اگرچہ اس سے قبل ایک خط ان کو لکھا گیا ہے کہ اگر باہر رمضان شریف گزارنے کا خیال ہوگیا تو پھر آپ کے پاس پہنچوں گا۔لیکن اب خیال ہے کہ وہ ہمیشہ دعوت دیتے رہتے ہیں، وہاں چلا جاؤں۔طبیعت نے استقامت اختیار کی تو بہتر ورنہ چلا آؤں گا۔ویسے خیال اکیلے جانے کا ہے۔ آپ کی رخصت لینا پسند نہیں کہ ملازمت میں پابندی ضروری ہے۔دوسرے کوئی خاص ضرورت بھی نہیں۔یہاں سے بیٹھوں گا تو وہاں اتار لیں گے۔

آپ کی دعوت کا شکریہ۔ویسے تو مجھے لاہور آپ کے پاس قیام سے جو آرام نصیب ہوتا ہے وہ گھر میں بھی نہیں ملتا۔لیکن ایک گونہ کراچی کی سیر بھی ہوجائے گی۔گو سیر کا کوئی شوق اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دل میں موجود نہیں۔لیکن باوجود اس خیال کہ ابھی گھر کی حفاظت کا انتظام کرنا ہے۔جھاوریاں کے ہائی سکول بنوانے کے لیے جو درخواست دی تھی اس کی بابت حکیم لال دین صاحب اور قاضی عبدالقادر صاحب آئے اور کہا کہ ابھی تک دستی صاحب تک نہیں پہنچی اور کہ کیا تجویز کی جائے۔

Marfat.com

ذاکر صاحب سے مشورہ کرلیا جائے۔ اگر وہ کہیں تو وفد کی صورت میں چند آدمی علاقہ بھر سے وزراء سے ملیں۔ اور اگر کوئی دوسری تجویز ہو تو اس سے مطلع کریں۔ لیکن یہ کام حکومت یا افراد حکومت کے لیے چنداں بوجھ نہیں۔ بلکہ قوم یا علاقہ کے صحیح مطالبہ کا پیش کرنا اور اس کے مطابق وزراء یا حکومت کی توجہ اس پر کرنا حقیقتاً ایک تعمیری مملکت کا اہم فرض ہے۔ جسے ہر اچھی حکومت نہایت خندہ پیشانی سے قبول کرتی ہے۔ خصوصاً موجودہ وزارت کے لیے ایک سنہری موقعہ ہے کہ اپنے حریف (کے اثر ورسوخ) پر ایسے نیک کام کے ذریعہ ہمیشہ کے لیے پانی پھیر دے۔

اگر آپ سے اب درخواست تازہ دلانا چاہیں تو مختصراً تنا لکھنا چاہیئے کہ پاکستان بننے سے حقیقی مسرت علاقہ کو آج حاصل ہوئی کہ پنجا سالہ امید جو مٹی میں مل چکی تھی از سرنو ہماری پوری ہوئی اور ہماری بنجر زمینوں کو سیراب کر کے ہماری زندگی بلند کرنے کا پروگرامی حصہ اپنے آنکھوں سے حکومت پاکستان نے دیکھا جس کے ہم شکر گزار ہیں اور ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور پاکستان کے لیے جان و مال فدا کریں گے۔ لیکن جس طرح یہ مہربانی ہمارے علاقہ پر فرمائی گئی اور پستی سے بلندی کی طرف لے جانے کا زینہ تیار کیا گیا، اسی طرح جب تک ہماری علمی سیرابی نہ ہو اور دماغ علم سے منور نہ ہو ہم اپنی قوم کے ساتھ کسی صورت کھڑے نہیں ہو سکتے، کیونکہ علمی حالت میں ہم بہت پس ماندہ ہیں۔ اندریں حالات سب سے پہلے ہمیں ایک علاقائی ہائی سکول موضع جھاوریاں میں کی سخت ضرورت ہے۔ ہمارا علاقہ جہاں اب زرخیز ہوگا وہاں آبادی بھی بہت ہے۔ ویسے اس تحصیل میں سکول بھی بہت کم ہیں یعنی صرف دو۔ اور جہاں اور۔ ضلع میں اور جگہ سکول قائم کیے ،اس سے نہایت بہتر اور عمدہ مقام جھاوریاں ہے۔ بہر صورت جیسے مناسب ہو ویسے آپ خود تجویز فرمائیں۔ کیونکہ اکثر جھاوریاں کے آدمی غریب آتے جاتے ہیں کہ اب کیا صورت کی جائے۔

دوائی پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور حکیم صاحب کو جزائے خیر دے۔

کراچی کے مشورہ پر جلدی جواب لکھیں۔ غالباً دو تین دن رمضان سے پہلے روا ہوں گا۔ انشاءاللہ بشرط خیریت۔

قاضی غلام رسول صاحب نے بڑی جانفشانی سے موضع لکھ کے رقبہ کے لیے کوشش کی اور کر رہے ہیں۔ اور تقریباً ڈیڑھ ہفتہ یہاں قیام پذیر رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو کھولے اور فیوضیاتِ رحمانی سے بھرپور فرمائے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

احباب کو خصوصاً امین صاحب اور حاجی شریف صاحب کو السلام علیکم قبول ہو۔

آپ کا.....محمد عمر

(۸۷)

بسم اللہ حسبی اللہ

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّایَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

عزیز مکرم حاجی صاحب زادر شدہ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ دیکھا۔ پڑھا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ جلشانہٗ آپ کو اپنی طرف برابر کھینچتے جارہے ہیں اور ان حالات و مقامات سے گزار رہے ہیں جو اپنے برگزیدہ بندوں کے لیے مقرر فرمارکھے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفزدْثُمَ لَاتَنْقُصْ۔

کوئی وقت تھا جب مجھ ایسے سیاہ کار پر بھی یہ رحمت الٰہیہ برستی تھی اور اس ذوالجلال کی مہربانی اور اس کے فضل سے کچھ دور نہیں کہ پھر برسنے شروع ہوں۔ بہرصورت شکریہ، شکریہ، شکریہ خلوت کی سیر سے کثرت کی سیر کچھ کم نہیں بلکہ ہزار درجہ بڑھ کر، جو کسی کو نصیب ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اسی طرح شامل حال رہے تو وہ دن دور نہیں جب من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی، تالس نہ گوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری کی آواز اٹھ کر روئی کا جھگڑا اٹھادے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہُ یوتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

اس سیاہ کار کے لیے دعا کرنا اپنا فرض خیال کریں کہ حسن خاتمہ ایں سیاہ کار ہو۔ بداں رابہ نیکاں بخشد کریم۔ اس کے سوا کوئی سہارا نہیں۔ ماگنہ گاریم تو آمرزگار۔

عزیز کالاہور ایک ہفتہ کے بعد آنا بڑا ہی ناخوشگوار معلوم ہوا۔ خدا تعالےٰ اسے سمجھ دے اور وہ ہماری تکلیف کا احساس کرے اور اپنے نفع و نقصان دیکھے۔ میں نے آج خط مشفقانہ طور پر بطور نصیحت لکھا ہے۔ عمل کرے گا تو فائدہ اٹھائے گا۔ ورنہ میرا فرض ختم ہو چکا ہے۔

احباب کو سلام علیکم

طالب دعا

دعا گو محمد عمر

Marfat.com

(۸۸)

میری انکھیں تیرے ویکھن نوں ترسن
میرے مولا کدی تاں جھات پائیں
نصیبا اپنا اچھا نہیں ہے
وگرنہ تیرے جلوے ہر کدائیں

مکرمی مخلصی حاجی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

صبح سے انتظار تھا۔لیکن خط نے انتظار توڑ دیا۔

مرمت شروع ہے۔غالباً ایک ہفتہ تک شمالی مکان تیار ہو جائے گا۔

عرس حضرت جیلانی قدس سرہٗ کی تیاری عزیز اندر ہی اندر کر رہے ہیں۔گو نیک صالح ہیں لیکن دنیاوی زندگی آج کچھ اور ہو رہی ہے۔

''خلافت معاویہ ویزید'' پڑھ رہا ہوں۔اپنی بات واضح ہوگئی کہ جو اہمیت آج اس واقعہ کو ہے'اس وقت عشر عشیر بھی نہ تھی۔کیونکہ دینی تصور نسبی تخیل سے بالا تھا اور آج نسب پرستی ہی معیار دین خیال کیا جاتا ہے۔

آپ کا محمد عمر

(۸۹)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!!

بفضلہٖ تعالیٰ طبیعت صاف ہے اور بخار دو دن سے نہیں ہوا۔کام شروع ہے۔

آج تو خیال آیا کہ مسلمان رمضان شریف میں اللہ اللہ کرتے ہیں اور میں اس ادھیڑ بن میں لگ گیا ہوں۔مگر پہلے بھی یہ کچھ ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے اور میرے یقین کو اپنے بارے اتنا بڑھائے کہ میرے منہ سے بے اختیار **ماعرفناک حق معرفتک** نکلے۔کیا شناسائی ہے۔سبحان اللہ! کہ شناسائی نہ ہوتی تو کیونکر یہ الفاظ منہ سے نکلتے۔

Marfat.com

خدا کرے۔ مسلمان رمضان شریف میں تو مسلمان ہو جائیں اور ان کے دل میں اس کا خیال ہی غالب ہو اور گناہ تو کیا گناہ کا خیال بھی اٹھ جائے۔ جب آپ لوگ رخصت ہوئے، زبیر صاحب اور حاجی صاحب کے آنسو بارش کی طرح گرتے دیکھ کر اپنا سخت دل سامنے آ گیا۔

دیکھنے والے تو ایسے ہیں اور دکھانے والے جن کو کہا جاتا ہے' وہ خالی مسند آرائی کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ مجھے سچا کرے اور اس منافقت سے نکالے۔

احباب فرداً فرداً السلام علیکم!

میاں جمال کو جمالِ دین بنائے اور جمال اللہ ہو کر چمکے۔

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است

آپ کا محمد عمر

۱۱ فروری ۱۹۶۱ء

(۹۰)

کرمفرمائے بندہ جناب حاجی صاحب **متعنا اللہ تعالیٰ بطول بقائہٖ**

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچ گیا۔

محبت دولت ہے۔ فراق میں درد۔ وصال میں دردولذت۔ انسانی زندگی کی گزران محبت پر ہے، خواہ کسی کی ہی محبت ہو۔ انسان سے بڑھ کر خدائے ذوالجلال کی محبت پائیدار۔ اس کے بعد انسان اشرف المخلوقات کا نمبر ہے۔ پھر جانور اور جمادات ونباتات کا نمبر ہے لیکن ان کو بقائے عشق ومحبت نصیب نہیں۔

سیٹھ صاحب کو بھی شکریہ کا خط لکھ دیا گیا تا کہ ان کو خوشی ہو۔ کیونکہ یہ حکم نبی کریم ﷺ ہے۔ **مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ** ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے اور ان کی دولت وثروت میں برکت دے تا کہ ہم جیسوں کی مدد کرتے رہیں۔

احباب کو خصوصاً مولوی محمد زبیر صاحب عزیز جمال' شاہدین صاحب، مستری محمد صدیق صاحب اور حاجی غلام محمد صاحب وغیرہ کو السلام علیکم پہنچا دیں۔

ملک ظفر صاحب کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون** o خط تو ان

Marfat.com

کو لکھا ہے۔ لیکن شاید نہ پہنچے۔ اس لیے آپ میری طرف سے ان کو تعزیت کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد پر رحمت اور مغفرت کی بارش برسائے۔ آمین ثم آمین!

آپ کا محمد عمر

۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء

(۹۱)

مکرمی عزیزی حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مخلصانہ مکتوب پُر از اشتیاق و محبت پہنچا۔

یہ سوز و ساز کی زندگی ہر ایک کو نصیب نہیں۔

سرمد غم عشق بوالہوس راند ہند

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

کشمکش زندگی ہی زندگی ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں کشمکش جاری ہے۔ ملازمت ترک کرنے کا وقت بھی آ جائے گا۔

نرے گناہ تو کسے پسند ہیں۔ لیکن ایک آدھ گناہ رب غفور کی طرف عاجزانہ نیاز کا سبب ہوتا ہے۔ خصوصاً جب بے اختیار سرزد ہو۔ میری اپنی زندگی میں گو کشمکش ہے۔ لیکن بہت کم۔ اور وہ لطف زندگی نہیں جو ہونا چاہیے تھا۔

کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

اللہ کرے آپ اس کشمکش زندگی میں کامیاب زندگی حاصل کر لیں۔

چودھری نور عالم صاحب کچھ علمی مواد لائے تھے۔ ایک رسالہ ذم ھویٰ محررہ مولانا تھانوی بھی تھا۔ مطالعہ کیا۔ وسعت بہت ہے۔ لیکن موجودہ دنیا شاید ہی پڑھے۔

''مکاتیب سید سلمان'' میں سے بعض مکاتیب میں تصوف اپنے عزیز مسعود عالم کو پیش کرتے ہیں، کیونکہ مسعود عالم پیروان ابن تیمیہ علیہ الرحمہ سے ہیں۔ انہیں مجلس ادارہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ ''التوحید'' مکمل کرنے کا خیال ہے۔ اگر کاتب نے ختم کر لیا ہو تو توحید کا حصہ لکھنے کے لیے دیا جائے۔ اور سب سے پہلے یہ حصہ بعض احباب کی نظر سے گزارنا

Marfat.com

ضروری ہے۔ خصوصاً عزیزی شیخ محمد امین صاحب کے مطالعہ میں آنا ضروری ہے۔ پھر ان کے ایماء کے مطابق بعض مواقع کی توضیح کر دی جائے۔ اصل مسودہ میں ہیر پھیر کرنے کا خیال ترک کر دیا جائے۔ وقتی طور پر جو سامنے آتا ہے، وہی بہتر رہتا ہے۔ ''زرغباً تزدد حُباً'' فرمانا سراسر صحیح ہے۔ یہی عمل بہتر رہتا ہے۔ وَاٰخِرِ دَعْوَانَا اَنْ اِلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

میاں جمال اور دیگر اصحاب محبت کو دعا وسلام پہنچا دیں۔

آپ کا محمد عمر

۲۸ نومبر ۱۹۶۱ء

(۹۲)

مکتوب قصور

باسم ربی العظیم

اناالموجود فاطلبنی تجدنی

دمبدم تیرا تصور ہی رہے اور جستجو
ذکر تیرے سے رہے معمور میری گفتگو
کر محبت ذات اپنی کی مجھے یا رب عطا
تاکہ میں سب بھول جاؤں جو کہ ہے تیرے سوا

عزیز محترم زادرشدہ وارشادہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ ایک بار سرسری اور دوبارہ غور سے پڑھ کر خوشی ہوئی کہ احباب کی توجہ اس نکتۂ وحدت پر جا رہی ہے جس سے یہ دنیا پیدا ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

قصور پُرنور کی حاضری کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔ ورنہ سال بھر ھ حاضری کا خیال پختہ رہا ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

الحمدللہ حاضری خالی نہیں گئی۔ شرف نیاز حاصل ہوا۔ یہی کچھ عرس کا فلسفہ ہے کہ کچھ اندر جھلکے اور چمکے اور وہ کچھ سامنے آ جائے جس کے بیان کی توفیق نہ ہو۔

علم دوست اپنے فکر و علم میں مست، خیال کرتے رہیں۔ کیونکہ یہ بھی اسلام ہی اسلام ہے۔ لیکن ماخاکساران اس کوچہ سے گزر چکے۔ اب ہمیں تو کچھ اور ہی چاہیے جو نہ دیکھنے میں ہو نہ سننے میں۔

موجودہ دور میں جلسے اور عرس گو الگ الگ نام رکھتے ہیں لیکن حقیقتاً ایک ہو چکے ہیں۔ عرسوں میں بھی وہی کچھ ہوتا ہے جو جلسوں میں ہوتا ہے۔ وہی لچھے دار تقاریر، وہی مواعظ حسنہ، وہی نعت خوانی۔ نہ فیوضات و برکات کا خیال ہے اور نہ صاحب مزار کی طرف توجہ۔ عام جلسہ اور عرس ایک ہو چکے ہیں۔ ہاں البتہ رسمی طور پر کچھ ایسی باتیں کہی جاتی ہیں جن سے معلوم ہو کہ یہ طریقت ہے۔ اور دین سے خالی ہے اور دین سے کوئی واسطہ نہیں۔

خواجہ فریدالحق والدین شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ سلسلہ صابریہ کے بعض متوسلین نے مشورہ کیا کہ ہم اپنی الگ قوالی کریں گے لیکن جب یہ بات حضرت نور محمد صاحب نظامی مہاروی نے سنی تو آپ نے قوالی کی حاضری ترک کر دی۔ لیکن ہوا کیا؟ گھنٹوں قوالی ہوتی رہی اور ساز بجتے رہے۔ لیکن آواز کے سوا کسی پر کوئی کیفیت اور حال طاری نہ ہوا۔ ایسے ہی دوسری محفل پہلے سے بھی بے رنگ ہو گئی۔ سجادہ نشین اٹھے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے بغیر ہماری قوالی کس کام۔ نہ وجد ہے نہ حال۔ پہروں ساز بجتے رہے لیکن بے روح۔ آپ تشریف لا کر بابا رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کو پُر فیض بنائیے۔ ورنہ عرس ختم ہے۔

اس پر آپ تشریف لائے۔ جوں ہی قدم مجلس سماع میں رکھا۔ ایک جہان تڑپ اٹھا اور مجلس سماع میں جان آ گئی۔ آنسو گر رہے ہیں۔ حال وارد ہو رہا ہے۔ وجد و رقص کا بازار کھل گیا۔ غرض مجلس ختم ہوئی تو دنیا کا رنگ بدل چکا تھا۔ ہر چہرہ اپنے ذوق سے متاثر نظر آتا تھا۔

غرض جب تک کوئی شیخ عرس میں نہ ہو، عرس بے جان ہوتا ہے۔ گزشتہ زمانے میں ایک نہیں سینکڑوں جان نثاران محبت اکٹھے ہوتے تھے اور وقت کے شیوخ اپنی پوری جلوہ آرائی سے دلوں کو گرم کر رہے ہوتے تھے، اور جس طرف ان کی آنکھ اٹھتی تھی اسی طرف محبت الہیہ اور عنایت ازلیہ برسنی شروع ہوتی، اور ایک دنیا پاک دل اور پاک نظر ہو کر واپس ہوتی تھی، اور دل اپنی کیفیات بوقلموں میں گم ہوتا تھا۔

Marfat.com

اللہ اکبر! ابتدائی ایام میں جب شرقپور حاضر ہوا تو مکان شریف کا عرس تیار تھا۔ حضرت شدم رحمتہ اللہ علیہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ کیا کہوں۔ کیسے گئے اور کیسے آئے۔ تمام ایک خیال میں سر ڈالے خاموش جا رہے ہیں اور آ رہے ہیں، اور حاضری پر اس کے سوا کچھ نہ تھا جس کے لیے ہم گئے تھے۔

مجھے اور پیر فیض پوری (جو حضرت کے پیر بھائی تھے) ایک دوسرے صاحبزادہ صاحب کے مکان پر ٹھہرایا۔ اور خود بمعہ خدام اپنے مکان پر قیام فرمایا۔ لیکن میری طبیعت میں آوارگی برس رہی تھی۔ جب ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو حضرت شمالی جانب تشریف فرما تھے اور میں جنوبی کونہ مسجد میں بیٹھا تھا۔ نماز کے بعد مجمع سر ڈالے خاموش اور مراقب۔ لیکن میں بے ذوق سر ڈالے بیٹھا تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ میں تھا اور گریہ وزاری۔ نہ معلوم کیوں یہ کیفیت پیدا ہوئی۔ غرض نظر اثر تھی .و میرے آشیانۂ دل پر گری اور تمام متاع دنیا کو خاکستر کر گئی۔

مقصود یہ ہے کہ عرس تو اس وقت عرس ہوتا ہے جب فیوضات روحانیہ کا میدان دل ہو جائے اور سرپٹ گھوڑے کی طرح انوار الٰہیہ دل کو روندے پھرتے ہوں، ماسوا کا خیال تک نہ رہے ایک اور صرف ایک کا خیال رگ و ریشہ میں سما جائے۔ جیسے کسی نے کہا

میری آس امید دی دنیا اندر تیری یاد دا دیوا بلدا رہے
اے محبوباں دیا محبوبا ایہہ سارا ای چانن تیرا اے

اور اگر یہ نہ ہو تو عرس نہیں، جلسہ ہے۔ تقاریر ہیں، نعتیں ہیں۔ کچھ کھایا' کچھ پیا۔ گھر لوٹ آئے۔ نہ کیف ہے نہ ذوق ہے۔ ایسے عرسوں کو احباب بدعات نہ کہیں تو کیا کہیں۔

ہم تو عرس وہی جانتے ہیں کہ جو اس میں آئے وہیں ڈھیر ہو جائے۔ نہ اپنی خبر رہے، نہ کسی کی خبر رہے۔ اور فیوضات صاحب مزار کے سامنے نظر آتے رہیں۔ زبانیں خاموش ہوں اور دل تجلیات سے لبریز ہوں اور سالوں ان کیفیات کا ذوق یاد رہے۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ایک حاضری ہوئی۔ لیکن میں ایک نہیں، سارے دوست سالوں گزرنے کے بعد بھی ابھی تک عرس نہیں بھولے۔ ایک کیفیت تھی اور ایک سخا۔ کرتو وہی کچھ رہے تھے جو اہل دنیا کرتے ہیں۔ لیکن اندر کچھ اور ہی کیفیت مچلتی تھی جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

امسال کئی عرسوں پر جانے کا اتفاق ہوا۔ لیکن کیا کہوں۔ کسی پر بھی ایک بار دل نہیں گر مایا۔ اور بے ذوقی اور پر گفتی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ کوئی صاحب دل اور صاحب ذوق تمام عرس میں نہ تھا۔ جیسے گئے تھے ویسے آ گئے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کا عرس مبارک ایک بحر بیکراں تھا۔ لیکن پُر سکون۔ دوسری جانب حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس گو اس درجے کا نہ تھا لیکن گرمی عشق و محبت کی وجہ سے پُر جوش نظر آتا ہے اور ایک ایسی تازگی امیدوں بھری چلتی ہے کہ ایک کے خیال کے سوا کوئی دوسرا خیال نہیں رہتا۔

اعراس میں عوام کو شغل میں لانے کے لیے بعض اوقات جلسہ کی صورت دی جاتی ہے تا کہ خواص کے ساتھ یہ بھی ایک شغل میں مصروف رہیں۔ لیکن آخر کار عوام غالب ہو جاتے ہیں اور تمام عرس جلسہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ بعینہٖ یہی صورت اب شرقپور شریف کے عرس کی ہو رہی ہے۔ اور اب جبکہ حکومت نے اسے قبضہ میں کر لیا ہے تو رہا سہا بقایا بھی صاف ہو چکا ہے۔ نہ تو سجادہ نشین صاحب کو کوئی لگاؤ رہا، نہ عقید تمندوں کو حکومت کے کارنامہ سے محبت ہے، اور نہ خلفائے نامدار تشریف لائے۔ جس کا نتیجہ چند سال کے اندر یہ ہوگا کہ عرس نہ رہے گا بلکہ میلہ ہو جائے گا۔

اول تو ایسے زندہ اعراس کو حکومت اپنے قبضہ میں نہ لاتی۔ جس خوش اسلوبی سے چل رہے تھے، چلتے رہتے۔ اور عقیدت مندوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلنے دیا جاتا۔ لیکن اگر بعض مصلحتوں اور قانونی یکسوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو قبضہ میں لیا گیا تھا تو سجادہ نشین اور عقیدت مندوں کے مشورہ کے مطابق رسم قدیم پر چلایا جاتا۔

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملہ کو پورے غور کے ساتھ مطالعہ فرمائے۔ موجودہ صورت میں نہ دین کا فائدہ ہوگا، نہ دنیا کا۔ آہستہ آہستہ نذرانے کم ہوتے جائیں گے اور اور آخر کار حکومت کو یہ اعراس چھوڑنے پڑیں گے۔

میلوں میں عقیدت مندی نہیں ہوتی، وہ بدستور چلتے رہیں گے، اور عوام کچھ نہ کچھ پیسہ ٹکہ دیتے رہیں گے۔ لیکن جہاں سجادہ نشینی وراثتی ہے وہاں یہ ناممکن ہے کہ عقیدت مند مزار کے صندوقچہ میں کچھ ڈالیں۔ بلکہ جہاں سے وہ سال بھر اپنی حاضری میں کھاتے ہیں وہاں نذرانے دیں گے، یا ان کو دیں گے جن کی صورت سے بھی آشنا نہیں! یہ زبردستی کا معاملہ نہیں۔ یہ عقیدت

Marfat.com

مندی اور محبت کا معاملہ ہے۔

حضرت مہر علی شاہؒ صاحب کے مزار پُر انوار کو حکومت نے لیا ہے۔ اور ان کے سجادہ نشین سلمہ ربہ آپ کے اکلوتے صاحبزادہ ہیں۔ کون کیسے نا خلف ہوں گے جو ان کو چھوڑ کر حکومت سے اپنی عقیدت وابستہ کریں گے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ حکومت نگران رہے اور کچھ ٹیکس عام صورتوں کی طرح ان پر لگا دے۔ ویسے مزارات وقف میں شرعاً بھی تو نہیں آ سکتے۔ نہ تو صاحب قبر نے اپنے آپ کو وقف کیا، نہ کسی وارث نے ایسا کرنے کی تجویز پیش کی، نہ عقیدت مندوں نے، نہ شرعاً انہیں وقف میں لایا جا سکتا ہے۔

اس لیے باادب حکومت سے التماس ہے کہ اس بارے پوری توجہ اور پوری ہمدردی کے ساتھ اس معاملہ پر نظر ثانی کی جائے۔ انتہٰی

۱۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے خط کے جواب میں

''الفرقان'' کا شمارہ نمبر ۴ جلد ۳۰ موجودہ تازہ شمارہ کے اندر بہت کچھ مواد ہمارے ادارے کا پسندیدہ ہے۔ مطالعہ کے بعد چھانٹ لیا جائے۔

۱۔ عقلیات

۲۔ محبوب الٰہی

۳۔ گوڈری میں لعل

آپ کا اصل خط[1] ابھی ارسال ہے

اس کے بعض تاثرات شائع ہونے کے قابل ہیں۔

رسالہ 'وحدت الوجود' کا آپ مطالعہ فرمائیں۔ اُیسے تو شائع کر دیا جائے۔ لیکن وقتی فہم کے ساتھ مطابقت ضروری ہے۔

المرسل محمد عمر

بیربل شریف تحصیل شاہ پور

۱۱۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء

---

[1] حاجی صاحب کا یہ خط آخر میں سمیہ جات میں موجود ہے۔

Marfat.com

(۹۳)

مکرمی! وعلیکم السلام!

خط پڑھا۔ انقلاب حاضر نہیں۔ خیال ہے کہ مندرجہ ذیل مطلب ہوگا۔

I- توجہ حاضرانہ سے مراد بالمقابل بیٹھ کر توجہ طالب کو دینا ہے۔ یعنی آپ مراقب ہو جاتے تھے۔

II- دوسری توجہ قلبی اور چشمی کا یہ مطلب ہے کہ گاہ دل سے توجہ رکھتے اور گاہ نگاہ شفقت سے عزت بخشتے۔

اس سے اصطلاحی توجہ مراد نہیں۔ اور پہلے سے اصطلاحی توجہ مراد ہے۔ نقشبندی سلسلہ میں ایک دو وقت توجہ دینے کا معمول ہے۔ بسا اوقات زیادہ بھی دیا جاتا ہے۔ جس کی ہیئت یہ ہوتی ہے کہ پیر مسند پر ہوتا ہے۔ مریدین حلقہ میں اس کے اردگرد بیٹھتے ہیں۔ پیر گاہ انہیں توجہ دیتا ہے اور القا کرتا ہے۔ اور گاہ فرداً فرداً متوجہ ہوتا ہے۔ اپنا رخ ظاہری بھی پھیرتا جاتا ہے۔

ہمارے حضرت کا معمول تھا کہ خود ایک جانب صف پر عموماً بائیں طرف بیٹھتے تھے اور سب طالب توجہ دائیں جانب روبقبلہ ہوکر مراقب ہوتے۔ گاہ گاہ حضرت چلتے پھرتے توجہ فرماتے تھے۔

آخری عمر میں آپ کا معمول یہ نہ تھا اور صرف ملاقات و نیاز کے وقت ہی توجہ محدود ہوگئی تھی۔ اور چند الفاظ فرما کر اگلی جانب چلے جاتے تھے۔

''حاضرانہ'' توجہ سے مطلب یہ تھا کہ آپ بیٹھک شریف میں پاس بیٹھ کر مراقب ہوگئے اور ایک ونصف گھنٹہ کے قریب تک مراقب رہے۔ اور ہم طالبین بھی سامنے دوزانو متوجہ اور مراقب رہے۔

للّٰہ والے خاندان نے توجہ کے معمول کو انتہا تک پہنچایا۔ بعض اوقات طالب کو کئی بار مختلف حضرات سے توجہ دلائی جاتی۔ اس کے نزدیک توجہ اور القا کا بہت بلند درجہ اور بہت بڑی اہمیت تھی۔

حاجی صاحب کا یہ خط ضمیمہ جات خطوط احباب میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

(۹۴)

مخلص دلنواز حضرت حاجی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب، خط پہنچا۔ پہنچنے سے پہلے پیاس تھی۔ لیکن خط دیکھنے سے دور ہوگئی۔ الحمدللہ!

آپ نے لکھا ہے کہ مکان کی تعمیر مجھے پسند نہیں۔ یہ ایک مغالطہ ہے۔ خود صفائی پسند طبیعت پائی۔ جمال اور جمیل سے محبت ہے۔ اور ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ مکان بنایا جاوے۔ اب مجھے کیا پریشانی۔

ہاں یہ ایک حقیقت ہے کہ ''فقر و تصوف'' پختہ مکانوں میں پھلتا نہیں، بلکہ اس کے اندر دنیاوی ٹھاٹھ آجانے سے یہ اپنا قلب ضعیف لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہ شکر ہے کہ میری ترجمانی سے آپ کی طبیعت پژمردہ ہوگئی اور ''علو'' سے ظرف خالی ہوگیا۔ میں یہی چاہتا ہوں۔

تجربہ ہے کہ جب کوئی ایسی چیز ایسی حاصل ہو جائے جس کی امید نہ ہو تو فطرتاً طبیعت پر ''علو'' کا اثر ہو جاتا ہے۔ اور چند دن خیال اسی طرف لگا رہتا ہے۔

بحمداللہ میں نے مکان بنائے۔ رتی بھر خیال پیدا نہیں ہوا کہ کیا بنایا، اور کیسے بنایا؟ ہم آرام سے اس میں رہیں گے۔ کام کرنا ہمارا فرض تھا، کیا۔ لیکن اس اس سے اگلا قدم ہمارا نہیں۔

عزیز سلیم اللہ خاں اچھا ہے۔ لیکن طبیعت بلند ہے۔ جب تک کامل رخ تعلیم کی طرف نہ ہو سکے، وہ لڑکپن سے کیسے نکل سکتا ہے۔ اور لڑکپن کے حرکات ہوتے رہیں گے۔ دعا کی ضرورت ہے کہ وہ یکسو ہو کر دل لگائے اور جلد تر تعلیم قرآن پاک سے فارغ ہو۔ بچے کا والد کے سایہ سے باہر رہنا بعض امور میں مفید ہوتا ہے اور بعض میں غیر مفید، بلکہ نقصان دہ۔ زیادہ تر باہر آوارگی اور اجنبیت پیدا ہو جاتی ہے جو کسی طرح بچوں کے لیے مفید نہیں۔

خدا کرے کہ آپ کے اولاد کی توجہ اصل نقطۂ محبت کی طرف پھر جائے۔ علم بڑی دولت ہے۔ لیکن محبت اس سے بھی بڑھ کر۔ آپ کے پاس کیا ہے؟ یہ ہی ایک دولت ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں اور اسی کے کرشمے ہیں کہ ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم محبت کی صورت میں آپ کے قلب پر برسائے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

۱۲ ربجے نلی سے روانہ ہو کر شام کو مدرسہ خوشاب پہنچنے کا خیال ہے۔
عرس اچھی دھوم دھام سے ہو گیا۔ اور عزیزہ کا کار خیر بھی کل سرانجام پا گیا۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۹۵)

مخلصم حاجی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل خط پہنچا۔ جس میں عزیزہ کے فارغ ہونے کی بابت لکھا گیا تھا۔ تو عزیز کا خط بھی آ گیا۔ سوموار شام کو جھاوریاں پہنچ جائیں گے۔ یہ بہتر ہوا۔ بخریت اللہ تعالیٰ لائے۔

دیگر عزیز جمال کی شادی کی بابت کچھ نہیں لکھا گیا۔ اپنا خیال تو یہ ہے کہ جلدی نہ چاہیے۔ شادی کی ادائیگی فطرت تدریجی ہے، اور آہستگی فائدہ مند رہتی ہے۔ آپ جب تک بالمشافہ کھلے دل حاجی کرم الٰہی صاحب سے بات نہ کریں، اس وقت تک مرحلہ طے نہ ہوگا..... جو وہ چاہتے ہیں زبان پر نہیں لا سکتے۔ اس لیے آہستہ آہستہ وہ بیان کرنے کے قابل ہوں گے۔ موسم بھی اچھا ہو جائے گا۔ دل پسند کا معاملہ ہوگا۔ اس لیے کسی بڑی یا چھوٹی بارات لانے کی ضرورت نہیں۔ لانے والوں کو کیا دیکھانا ہوگا۔ دولت، عزت۔ بہر صورت اپنا خیال تو یہ ہے کہ ضرورت کے آدمی لائے جائیں اور بس۔ اس سے حاجی صاحب کو تکلیف بھی نہ ہوگی اور آپ کے مصارف بھی بہت کم ہوں گے۔ آگے احباب اور میاں جمال کی مرضی۔

''سلسبیل'' کی وقت پر اشاعت پر آپ کو مبارک ہو۔ آپ کی ہمت بلند جدھر متوجہ ہو جائے بفضلہٖ تعالیٰ کام وقت پر ہو نکلتا ہے۔ تکلیف تو یہ ہے کہ آپ کی مصروفیات اتنی ہیں کہ ''سلسبیل'' میں آپ کو زیادہ مصروف رکھنا بھی پسند نہیں۔ آپ جیسے عزیزوں کے لیے خلوت و جلوت صوفیانہ پر اکتفا ہونا چاہیے، اور عام مصروفیات سے آپ کو الگ رکھنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔

۳/۴ خلوت زیادہ اور جلوت کم ۱/۴

مجھے معلوم ہوا کہ اب دو عزیزوں کو الاؤنس ''سلسبیل'' دیا جاتا ہے۔ ایک پہلے ایک دوسرے۔ میں نے پچھلے کے لیے سفارش تو اس لیے کی تھی کہ وہ اکیلا کام سنبھالے گا۔ یک صد

Marfat.com

روپیہ ماہانہ سال کا بارہ سو روپیہ ادارہ ابھی برداشت نہیں کر سکتا۔ خط و کتابت کا کام ایک بھی سنبھال سکتا ہے۔ یک صد کی صورت میں تو اقبال صاحب کی خدمات حاصل کرنے کی صورت پیدا کرنا اولیٰ ہے۔

برادری میں تمام افراد برابر ہوتے ہیں۔ اور برادری کا تقاضا ہے کہ برابری رہے استر شادمیں برابری نہیں۔ ایک پیر ہوتا ہے اور ایک مرید۔ فطرتاً پیروی مقصود ہوتی ہے، آزادی مقصود نہیں ہوتی۔ آپ کی حیثیات دو ہیں: ایک طرف برادری، دوسری طرف استر شادی۔ اس لیے آپ اور آپ کے رفیق الجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور فطرتی کمزوری کی وجہ سے حدود کا فاصلہ قائم نہیں رکھ سکتے۔

فقر حوصلہ ہے اور بس۔ سب کچھ ہضم۔ ملال کا آنا نہ اپنے لیے فائدہ مند ہے، نہ دوسرے کے لیے۔ بلکہ محبت کی چڑیا اڑ جاتی ہے اور دل کا گھونسلا خالی ہو جاتا ہے۔ خالی گھونسلا کس کام جب چڑیا اس کے اندر نہ ہو۔ جو کچھ ہے محبت ہے۔ کسی وقت دل سے محبت کا تخم نہ نکلنا چاہیے۔ کتنے ہی انقلاب آئیں لیکن یہ دُر یگانہ اندر چمکتا ہو۔ جس کی روشنی دلوں کو لبھا رہی ہو۔

مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ اقبال صاحب کتنے وظیفہ پر بار کار سنبھال سکتے ہیں۔

گھی کی رقم ادا کر دی گئی۔ بقایا ظہور ملک کو کسی وقت ادا کر دیا جائے گا۔

مقدمہ اور صلح، خدا کرے، ہو جائے۔ اخراجات عزیزوں کے زیادہ ہو رہے ہیں اور آمدنی ندارد۔ لیکن دل پریشان نہیں۔ زندگی ہوئی تو انشاءاللہ نبھاؤ ہو جائے گا۔

مولوی سید بہادر شاہ صاحب مقیم ہو گئے۔ خدا کرے وہ درویش، درویش صفتی پر قائم رہیں۔

آپ کو تعطیلات وسط جون میں ہو گئی ہیں؟ یا اب جولائی میں شروع ہوں گی؟

درویشی میں سادگی ہے۔ جب تکلف آ جائے تو درویشی ختم اور امیر زندگی شروع ہو جاتی ہے، جو درویشی کو ختم کر کے آرام لیتی ہے۔

کتنے صوفیوں کو دیکھا گیا کہ وہ اس مصیبت میں گرفتار ہوئے اور صوفیت کو بدنام کر کے خود بھی ختم ہوئے۔ اس لیے یوں کتنی دولت موجود ہو، لیکن فطرتِ درویشی کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیے۔

احباب اور عزیزوں کو درجہ بدرجہ دعا و سلام

Marfat.com

خصوصاً عزیز جمال، دوست محمد اور مستری صاحب کو السلام علیکم

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

۱۔ جولائی ۱۹۶۳

(۹۶)

مکرمی ومخلصی حاجی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خیریت مطلوب!

دونوں خط پہنچے۔ خط نہ آنے کی وجہ سے پریشانی رہی۔ اب دعائیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نجات بخشے۔ للہ شریف میں نیازی صاحب کے خیالات جب سنے تو صاحبزادہ صاحب سے عرض کیا گیا۔ مشہور ہیں لیکن سمجھدار نہیں۔

امید ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اصل مقصود تو پتہ لگانے کا ہے کہ کس نے یہ کام کرایا۔ اس کے لیے ان کو مواد کی ضرورت ہے۔ ضرب تو نہیں پڑے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ضرب نہ کھائیں۔ سیاسیات ایسے ہی ہیں۔ ویسے کوئی خاص جرم معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں گورنر کی شخصیت پر کچھ کہنا شاید جرم ہو۔ خدا رحم فرمائے تمام دوستوں پر۔ اور مشتاق کو پیش کر کے خلاصی تمام کو دلائیں۔

''شب و روز''[1] اگرچہ لکھ چکا ہوں۔ لیکن تکمیل نہیں ہوئی۔ اس لیے حضرت اعلیٰ کے اعمال'' انوار رمتضوی'' سے ہی شائع کر دیئے جائیں۔ جیسے امین صاحب کا خیال ہے یا کچھ اور جو بھیج دیا گیا۔

بیس روپیہ آپ کے نام بذریعہ منی آرڈر ادارہ کے لیے بھیج دیئے گئے۔ پچیس روپیہ کاوی پی ملک حبیب الرحمٰن صاحب کے نام کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اطلاعی خطوط چندہ ختم ہونے کے بھجوائے جائیں۔

میں انشاء اللہ جلدی پہنچوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔

اللھم اکفنی شرھم بما شئت اور **حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل**

رب انی مغلوب فانتصر عزیز پڑھا کریں۔

یاالحمد شریف یکصد بار جوزیر حراست ہیں پڑھا کریں۔

والدعا.....راقم محمد عمر

۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء

---

[1] تذکرہ حضرت اعلیٰ کا ایک عنوان جو آپ لکھ رہے تھے۔

Marfat.com

(۹۷)

مکرمی عزیزی حاجی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مخلصانہ مکتوب پُر از اشتیاق ومحبت پہنچا۔ یہ سوز وساز کی کشمکش ہی زندگی ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں کشمکش جاری ہے۔ ملازمت ترک کرنے کا وقت بھی آجائے گا۔

نرے گناہ تو کسے پسند ہیں۔ لیکن ایک آدھ گناہ رب غفور کی طرف سے عاجزانہ نیاز کا سبب ہوتا ہے۔ خصوصاً جب بے اختیار سرزد ہو۔ میری اپنی زندگی میں گو کشمکش ہے۔ لیکن بہت کم اور وہ لطف زندگی نہیں جو ہونا چاہئے۔

کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

اللہ کرے آپ اس کشمکش زندگی میں کامیاب زندگی حاصل کرلیں۔

چوہدری نور عالم صاحب کچھ علمی مواد لائے تھے۔ ایک رسالہ ذم ھویٰ محررہ مولانا تھانوی بھی تھا۔ مطالعہ کیا۔ وسعت بہت ہے لیکن موجودہ دنیا شاید ہی پڑھے۔

مکاتیب سید سلیمان میں بعض مکاتیب میں تصوف اپنے عزیز مسعود عالم کو پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ مسعود عالم پیرواں ابن تیمیہ علیہ الرحمہ سے ہیں۔ انہیں مجلس ادارہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔

''التوحید'' کو مکمل کرنے کا خیال ہے۔ اگر کاتب نے ''طریقت'' ختم کرلیا ہو تو ''توحید'' کا حصہ لکھنے کے لیے دیا جائے اور سب سے پہلے حصہ کو بعض احباب کی نظر سے گزرنا ضروری ہے۔ خصوصاً عزیزی شیخ محمد امین صاحب کے مطالعہ میں آنا ضروری ہے۔ پھر ان کے رائے کے مطابق بعض مواقع کی توضیح کردی جائے۔ اصل مسودہ میں ہیر پھیر کا خیال ترک کردیا جائے۔ وقتی طور پر جو سامنے آتا ہے وہی بہتر رہتا ہے۔

عزیز جمال کی والدہ صاحبہ کی کمزوری تو پہلے ہی تھی۔ اب ''تولد'' کے بعد ان کی حالت نازک کے لیے بہت اچھا کیا کہ داخل ہسپتال کردیا گیا۔ گھر پر انتظام ایسے مریض کا نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ بچی اور اس کی والدہ کو صحت بخشے اور بہتری عنایت فرمائے۔

زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا نبی کریم صلی اللہ وسلم کا فرمانا سراسر صحیح ہے۔ یہی عمل بہتر رہتا ہے۔

Marfat.com

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین.

میاں جمال اور دیگر اصحاب محبت کو دعا و سلام پہنچا دیں۔

آپ کا محمد عمر

(۹۸)

سعدیا سہل است کردن دوستی با ہر کسے
دوستی سہل است لیکن جدائی مشکل است

مخلص مکرم جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

لفافہ دستی پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ عزیز پر رحم فرمائے۔ ابتدائی آداب بتلانے ضروری ہیں ہوتے ہیں۔ آنے جانے والے کے لیے نماز کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ظاہری طریقہ کی بھی تلقین چاہیئے۔ مستقل آنے جانے والے ہوں تو وہ خود دھل جاتے ہیں۔

حاجی علم دین صاحب سخت پریشان آپ کی پریشانی کی وجہ سے ہیں۔ پرانے آدمی ہیں۔ پیرسن اور عمر رسیدہ۔ اس صورت پر خطا معاف ہونی چاہیئے۔ دوستی کا تقاضا اور حسن سلوک چاہتا ہے کہ درگزر رہو۔

آپ خود روزانہ میری حالت دیکھتے ہیں۔ کیا کچھ ہے جو روزانہ برداشت نہیں کیا جاتا۔ تاہم آہستہ آہستہ ادب آداب کی تلقین ضروری ہے۔ جو کچھ ہے ادب ہے۔ تکلف کو عام برا کہتے ہیں۔ لیکن جب تکلف اٹھتا ہے اور بے تکلفی آتی ہے تو دوستی میں افتراق معمولی سی بات ہی پر گھس آتا ہے۔

''توحید'' پڑھیں۔ اور پھر سوچیں کہ ''طریقت'' کے ساتھ شائع کرنا اچھا ہے۔ یا الگ۔ اصل میں تو اسی ''طریقت'' کا ایک جزو ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے میاں جمال کا قرعہ کسی اچھے بابرکت کام پر پڑ جائے۔

مجھے یہ مفروضہ یاد ہے شکستہ را پیوستہ را کردن مشکل است۔ آج کل کے کاریگر پیوند لگا کر کام نکالتے رہتے ہیں۔

والدعا

Marfat.com

(۹۹)

مکرمی ومخلصی حاجی صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط دستی پہنچ کر باعث رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت بخشے اور اس موذی مرض سے نجات دے۔ ایسے شبور پر معمول وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاہ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ سات بار پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دم کر کے پھیرا جاتا ہے۔

ایک اور معمول بھی اس کے بعد ہے۔

کر کردنی بر مردنی اے دنبل خشک شو

خدائے بزرگ است تو بزرگ شو

اللہ اکبر انت لاتکبر o اللہ باقی انت لاباقی۔ یہ بھی اسی طریقہ پر کیا جاتا ہے۔

رسالہ پہنچ گیا۔ اس کے انتخابات اچھے ہیں۔

پروفیسر صاحب کو لکھا جائے:

قوم وملت کو جب دین کی محبت نہ ہو اور پڑھنے لکھنے والے نہ ہوں تو معیار کیسے بلند ہو سکے۔ جو کچھ پیش کیا جاتا ہے، گدائی ٹکڑوں سے کشکول میں لایا جاتا ہے۔ روپیہ روح ضروریات اور ابجدات ہے۔ اشاعت اتنی کم ہے کہ مصارف میں ماہوار پانچ چھ سو روپیہ داخل کرنا پڑتا ہے۔ باوجود اعلانات کے کوئی قابل قدر تحریر نہیں ملتی۔ پھر اس کے بعد انتخاب کتب نہ پیش کیا جائے تو کیا کریں۔ لیکن آج پرانے خیال کی اشاعت کی جب ضرورت ہو تو پھر پرانی کتب کے سوا کیسے کچھ مواد مہیا کیا جائے۔

دینی ضروریات مستقل اقدار رکھتی ہیں۔ نئی صورت دینے سے ان کا نقشہ بگڑ جاتا ہے صرف اذہان کو یاد کرانے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اذہان میں از سر نو تازگی ہو جائے اور عمل کی طرف رغبت ہو۔ جذبہ تازہ دم ہو جائے۔

اذان نماز وخطبہ کے کلمات روزانہ کئی بار دہرائے جاتے ہیں۔ اس سے نئے افکار پیدا کرنا مقصود نہیں بلکہ وہی دینی اعتقاد قدیم کو پختہ کرنا ہوتا ہے تا کہ اعتقاد عملی رہے، خیالی ہو کر ختم نہ ہو جائے۔

Marfat.com

دیگر آپ نے مضامین کی ترتیب کے بارے لکھا ہے۔ آج تک ''التوحید'' وما یتعلق بہ کا التوا اسی وجہ سے رہا ہے کہ پڑھنے والوں کے ذہن تیار ہو جائیں تو انہیں شائع کیا جائے۔ اس میں یہ مضامین شامل ہیں۔

توحید i، توحید ii، وحدت وجود، حال وقال اور صراط مستقیم۔ بہتر یہی رہے گا کہ توحید۔ i کو پہلے رکھا جائے۔ یا تمام ترتیب الٹ دی جائے کہ صراط مستقیم پہلے ہو، حال وقال وغیرہ۔

مولوی ظہور احمد صاحب سیہروی کا خط آیا تھا کہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب ۲۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بیربل رونق افروز ہوں گے۔ ایسے ہی معراج کے موقعہ پر اطلاع آئی تھی۔ دیکھئے پرسوں ۲۱ دسمبر ہے۔

اگرچہ کوشش سے اب تصحیح ہو رہی ہے لیکن اغلاط آتے ہیں۔ انقلاب میں پوری کوشش ہونی چاہئے کہ اغلاط نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کو سرانجام کرنے کی کوشش کی آپ کو جزائے خیر دے۔

سنا ہے کہ اب حکومت نے پچپن عمر کا پھر فیصلہ کر دیا ہے۔ اس صورت میں آپ کی سبکدوشی شاید مدرسہ کر دے۔

واقعی کام زیادہ ہو رہا ہے۔ قوت کم ہو رہی ہے۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ خیال آیا۔ اگر احباب کا مشورہ ہو تو پھر یہ توکل علی اللہ لنگر اٹھایا جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیہَاوَمُرْسٰہَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُوْرٌرَّحِیْمٌo

''اوقاف'' کے ممبروں کو بھی رسالہ بھجوایا جائے۔ خصوصاً حضرت تونسوی اور حضرت دیول شریف والوں کو اور جمعیت مشائخ کے صدر صاحب کو بھی۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب اور میاں بڈھا صاحب دادوالی کے نام بھی ارسال ہو۔

آپ کا محمد عمر

۱۳ دسمبر ۱۹۶۳

(۱۰۰)

مکرمی جناب حاجی صاحب زاورشدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی۔

کل خوشی محمد چلا گیا۔ غالباً بمعہ مزدور پہنچ گیا ہوگا۔ اب اچانک معلوم ہوا ہے کہ چھوٹا

Marfat.com

خوشی محمد واپس آ گیا ہے۔ اللہ کے کام سب بہتر اور حکمت سے بھر پور۔

میں للہ شریف سے بخیریت آ گیا۔ کل جمعرات یا جمعہ کو کھوڑہ کا ارادہ ہے۔ عزیز حاجی معین الدین ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ وہ بغرض علاج و تفریح اپنے مریدین کے کہنے پر ٹھٹہ عیسیٰ چلے گئے ہیں۔

عزیز نصیر الدین کی حالت بھی بڑی کمزور ہو چکی ہے متواتر چار پانچ روز سے پیٹ میں درد تھا جس کی وجہ سے کھانا پینا مشکل ہو گیا۔ کل ان کو ان کی مرضی کے مطابق سرگودھا لے گئے۔ مشتاق، سعید اور نور الٰہی صاحب ساتھ تھے۔ ابھی تک کوئی واپس نہیں آیا۔ پتہ نہیں داخل ہسپتال ہوئے یا نہیں۔

تبصرہ یا تنقید ''میثاق'' پہنچی۔ علم والے جب تنقید پر اترتے ہیں، تو دین و ایمان سے بالا ہو کر اترتے ہیں۔ مولائے کریم انہیں ہدایت دے۔ جب تک کام چلے چلائے جائیں چلائیں۔ کیونکہ پھر مستریوں کا اکٹھا کرنا مشکل ہے اور جب بند کرنا ہو تو مستقل بند کر دیں۔ نگران کے بغیر ان کا کام بیکاری ہے۔

عزیز نصیر الدین صاحب بے چارے بیکس آدمی ہیں۔ دوسری طرف کنٹونمنٹ کا علاقہ کم ہونے کی وجہ سے عزیز مشتاق کو نوٹس مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل ہی توکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علاج کا سامان کرے۔ تین سو روپیہ میں نے کہا اور دو سو دے بھی دیا ہے۔ مولا کریم ان کو صحت سے واپس لائے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ زندگی ابتلا ہے جب تک کہ ہے ورنہ ہیچ ہے۔

اب خدا کرے عزیز جمال کے لیے آپ کی کوشش کارگر ہو۔ معلوم نہیں کہ عزیز نے بھی کچھ عبرت حاصل کی یا نہیں۔ راولپنڈی جانے سے اس کو اس کا احساس ہوا۔ یہ سب اللہ کی حکمتیں ہیں۔

بقرمان قبلہ و کعبہ
(راقم محمد لطیف)

(۱۰۱)

سُبْحَانَ اللهِ مَلَاء الْمِيْزَانَ وَمُنْتَهَى الْعِلْمَ وَزِنَةَ الْعَرْشِ
وَمَبْلَغَ الرِّضَا لَا مَلْجَاءَ وَلَامَنْجَاءَ مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَيْهِ

مخلص مکرم حاجی حاصب زاد استقامتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا واپسی لفافہ آئے بہت دن گزر گئے۔ آپ کے جانے کے بعد زکام کا شدید

Marfat.com

حملہ ہو گیا۔ اور پاس وامید کی صورت میں مبتلا ہو گیا۔ آپ کی وہ دعا جو کوٹ جاتے ہوئے آپ نے کی تھی قبول ہوئی اور اس کے نتیجے پر میں چند حروف لکھ رہا ہوں۔ ورنہ کئی دنوں سے فاتحہ خوانی کی رسم ادا ہو گئی ہوتی۔

اللہ کا شکر جتنا ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے صاف رہنے کی توفیق دے۔ تا کہ وقت پر ندامت نہ ہو۔

باقی خیریت۔ آج تیسرے دن سے مسجد میں بھی ایک نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پنجگانہ نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

شفعہ کے معاملہ میں منت سماجت جاری ہے۔ خدا کرے وہ بیٹھ جائے۔ ہم اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ لیکن اب زیادہ پریشان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا وتسلیم کے لیے منتخب فرمائے۔

احباب کو درجہ بدرجہ فرداً فرداً السلام علیکم

طالب دعائے خیر
محمد عمر عفی عنہ

۱۸ مارچ ۱۹۶۴

(۱۰۲)

ہوفنا رات میں کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے

مخلص دلنواز! خدا تعالیٰ آپ کو ایک دنیا کے لیے آبحیات بنائے!! آمین!!!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیریت مطلوب!

آرام ہو رہا ہے۔ خدا کرے آپ کی دعائیں قبول ہوں، اور میں چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں۔ ان شاء اللہ جب صحت ہو گی تو سب سے پہلے پیر ومرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضری دے کر نیاز حاصل کروں گا۔

احباب کو السلام علیکم

والدعا

آپ کا محمد عمر

۳۰ مارچ ۱۹۶۴

Marfat.com

(۱۰۳)

تصور میں کسی کے کھوگیا ہوں
کوئی قلب و نظر پر چھاگیا ہے

مخلص مکرم حاجی صاحبؒ زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

بخیریت شام سرگودھا پہنچا اور دوپہر جمعرات کو گھر آ کر خیریت پائی۔ سب سے بڑھ کر لاہور میں خوشی اس بات سے ہوئی کہ احباب میں اب کوئی نفرت وانتشار نہیں اور خلوص سے بھرپور۔ اکثر احباب سے کھل کر باتیں ہوئیں۔ طریقہ یہی بہتر ہے۔ نہ یگانہٗ نہ بیگانہ۔ اس طریقہ نے پھر جمعیت پیدا کردی ہے۔

آپ کے متعلق بھی پاک جذبات تمام احباب کے ہیں۔

جو دوائی الماس رقم صاحب نے دی وہ دریچہ میں رکھی تھی لیکن دوبارہ لاہور پہنچے تو موجود نہ تھی۔ اگر آپ نے رکھی ہو یا مل جائے تو تلاش کر کے جب کبھی آپ آئیں لیتے آئیں۔

مولوی غلام محمود صاحب آئے ہوئے ہیں۔ عزیز خالد کی بابت متردد ہوں۔ آوارگی سے خوف آرہا ہے۔ کیونکہ آوارہ طبیعت ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اپنے ضبط میں رہے۔

مولوی صاحب کی طرف سے دعا وسلام۔ احباب کو السلام علیکم

آپ کا محمد عمر

۲۷ مئی ۱۹۶۴ء

(۱۰۴)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ اُمید ہے کہ عزیز ہفتہ کو پہنچ گیا ہوگا۔

قاضی صاحب کا خیال گورنمنٹ کالج میں داخلہ لینے کا ہے۔ آئندہ جیسے مشورہ قرار دیا جائے۔

اس کے علاوہ جولائی میں شائع ہونے والے سلسبیل میں حضرت قبلہ میاں صاحب کی

Marfat.com

سوانح حیات مختصر اور جامع شائع ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ عرس غالباً اخیر جولائی میں ہوگا۔ جس کے آخر میں یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ اب تک جتنی سوانح حیات لکھی گئیں مکمل نہیں بلکہ سرسری طور پورنہ تحقیق کامل سے واقعات کا اندراج ہوا، نہ درایت سے کام لیا گیا۔

خزینۂ معرفت، معرفت کا خزینہ تو ہے لیکن میاں صاحب کے حالات کا خزینہ نہیں۔ پھر ترتیب وار کوئی کتاب نہیں، جو واقعات کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہو۔ بچپن، جوانی، ابتدائی درجۂ سلوک کے واقعات، آخری اور انتہائی حالات، وفات اور اس کے بعد کے واقعات خصوصاً سالکین کے تربیتی حالات درج ہوں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ادارۂ تصوف پانصد روپیہ انعام بھی دے گا، اگر کوئی صاحب ہمت مقابلہ میں آئے یا پسندیدہ کتاب لکھی جائے۔ بہرصورت کچھ نہ کچھ اس معاملہ میں لکھا جائے اور اوقاف کو پھر متوجہ کیا جائے کہ اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی جائے جس میں سجادہ نشین صاحب کے علاوہ تین ممبر خانقاہ کے متوسلین سے ہوں اور دو سرکاری تا کہ موجودہ خلا کو پورا کیا جائے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۸ جون ۱۹۶۴ء

(۱۰۵)

مکرمی زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے خط پہنچ گئے۔

آپ کا خط میاں صالح محمد صاحب کو بھیج دیا گیا۔ امید ہے بخوشی وہ ورک شاپ میں کام کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔

کل پلیٹ دندان ایک گٹھلی منہ میں آنے سے ٹوٹ گئی۔ جو کل ہی ملک خدا بخش صاحب اور ملک شیر علی خاں صاحب جو ملنے آئے تھے اور لاہور جا رہے تھے دے دی گئی۔ انہوں نے کہا تھا کہ گھر جانے سے پہلے ہی حاجی صاحب کو پہنچا دوں گا۔

داخلہ کی بابت آپ کی رائے سے متفق ہوں۔ گورنمنٹ کالج میں داخلہ مل جائے تو

Marfat.com

بہتر۔ ورنہ اسلامیہ کالج میں بہتر ہے۔

پلیٹ شکستہ کا جوڑا گرتار کے ساتھ ہوتو شاید کامیابی ہوجائے ورنہ دوبارہ ٹوٹنے کا اندیشہ غالب ہے بہتر یہ ہے کہ اسی پلیٹ شکستہ کا چربہ لیا جائے اور اس پر پر پلیٹ بنادی جائے۔ اور جلدی بذریعہ ڈاک بھیج دیں کیونکہ کھانے کا سہارا ہے۔

راقم محمد عمر

۱۷ جون ۱۹۶۴ء

(۱۰۶)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آج خطوط کی پڑتال میں آپ کے نوٹ ملے۔ جواب لکھ دیئے گئے۔ تاریخوں کی بابت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب کو لکھا جائے۔ عرس پر تمام تاریخیں لکھوائی جائیں گی۔

انشاء اللہ اتوار صبح گھر سے روانہ ہوکر تقریباً سات بجے شام لاہور پہنچنے کا خیال ہے۔ سٹیشن پر صرف خود آجائیں۔ دوسروں کی ضرورت نہیں۔ مجھے اس سے کوفت ہوتی ہے۔

انقلاب کے جواب

محمد علی خیاط:

صفحہ ۶۲۔ محمد علی خیاط ایک جوان خواجہ فیملی سے تھے اور جوانی ہی سے حال میں مست تھے۔ بیان کرتے تھے کہ ایک دن میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے چائے کی پیالی عنائت کی۔ جب میں نے اس کے اندر دیکھا تو ساری دنیا مجھے اس کے اندر نظر آئی۔

آپ کی وفات کے بعد اکثر مریض رہتے تھے۔ ٹوپیوں کا نمونہ جواب مقبول عام شرقپور شریف ہے۔ حضرت مرحوم کے فرمانے کے مطابق پہلے انہوں نے تیار کی تھیں۔ اکثر میں اُن سے خریدا کرتا تھا۔

ان کی بیوہ ولیہ تھی:

شریف صاحب کے ساتھ بوجہ پیر بھائی ہونے کے تعلقات تھے۔ ایک بار ہمیں بھی چائے کی دعوت دی تھی۔ عام احباب میں مشہور تھے۔

Marfat.com

پیر محمد لطیف صاحب:

حضرت اقدس کے پیر بھائی تھے اور باباصاحب کے خلیفہ تھے اور فیض پور کے رہنے والے تھے۔ فیض پور میں ان کا ایک کنواں بھی تھا۔ پیری مریدی بھی کرتے تھے۔ کوئی خاص شہرت نہ تھی۔ ایک بار حضرت کو عرض کیا کہ مجھے بھی مکان شریف کی زیارت کرائی جائے۔

چنانچہ پہلی بار جب حضرت مجھے مکان شریف لے گئے تو پیر صاحب ساتھ تھے اور دونوں موٹر میں اکٹھے بٹھائے گئے۔

خان صاحب

خان صاحب کا نام محمد حسن تھا۔ اعلیٰ حضرت للّٰہی کے آخری خلیفہ تھے اور حضرت دوست محمد صاحب کچھ ان کی طرف جھک گئے۔ پھر عبدالرسول صاحب کو توجہ بھی فرماتے رہے۔ ۔مہینہ دو مہینہ/ ہفتہ دو ہفتہ للہ شریف میں قیام رہتا تھا۔ لیکن جب اکثر حلقہ مرکز سے ٹوٹ کر ان کی توجہ کا مرکز بن گیا تو اختلاف پیدا ہو گیا۔ چنانچہ للہ شریف ان کا آنا روک دیا گیا۔

''حالات مشائخ نقشبندیہ'' ان کی تالیف ہے۔ جو نہایت عمدہ کتاب ہے اس میں حضرت للّٰہی تک کے حالات اصحاب سلسلہ نقشبندیہ کے مفصل درج ہیں۔ ککے زئیوں سے وہ کتاب ملتی ہے۔ میاں صاحب بھی بایں الفاظ تعریف فرماتے کہ خان صاحب نے حالات مشائخ میں تمام سنت ہی سنت بھر دی۔ یعنی حالات بزرگان کو سنت سے تطابق دیا ہے۔

حضرت میاں صاحب نے خان صاحب کی حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ توجہ خاص کا کیا اثر ہوا کہ اتنے ناراض ہو گئے اور باوجود توجہ لینے کے ان کے اثر میں نہ آئے۔ لطیف اشارہ ہے۔

صاحبزادہ عبدلرسول صاحب حضرت دوست محمد صاحب کے سجادہ نشین اور حضرت للّٰہی علیہ رحمتہ کے پوتے تھے۔

رائم محمد عمر
۸ جولائی ۱۹۶۴

Marfat.com

(۱۰۷)

مخلص مکرم حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!!

۲۶ جولائی بوندا باندی کی وجہ سے کوٹ سے لاری پر سوار ہوئے۔ ہم دس بجے کوٹ پہنچ گئے تھے۔ اور عبدل نے کھانا دیا۔ تین بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۶ بجے کھوڑہ پہنچ گئے۔ سعید احمد علیل ہے اور لاہور سے ہی علیل ہوکر آیا تھا۔ باقی سب خیریت ہے۔

مخلصم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سے رسالہ کے متعلق بات ہوئی۔ اس لیے آپ درخواست ڈائریکٹر صاحب راولپنڈی کی خدمت میں لکھیں۔ جس میں اپنے رسالہ کا تعارف کرانے کے بعد استدعا کی جائے کہ ہمارا رسالہ اپنی ریجن میں منظور کیا جائے اور درخواست میں تاریخ درج نہ کی جائے۔ اور سابقہ منظوریاں درج ہوں۔ مثلاً لاہور ریجن اور محکمہ اوقاف۔ درخواست خود لیتے آئیں یا بھیج دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ ''انقلاب'' کے لیے کوشاں ہیں۔ اب خدا کرے اسے قبولیت عامہ نصیب ہو اور وہ اللہ والوں کی دعا سے ہو اور عوام وخواص کی نظر اس پر پڑ جائے اور وہ جاذب قلوب ہو اور اس کی طفیل میرے گناہ نیکیوں میں بدل جائیں۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

دونوں حضرات للّٰہی کا خط آیا۔ مولانا معصوم صاحب کی بڑی تعزیت لکھی ہے۔ مرحوم اس خاندان کے ستارہ تھے۔ اور متانت ان کی عمر بھر دیکھتا رہا۔ جس سے طبیعت پر خاص اثر ہوتا تھا۔ مگر جب سے آنا جانا شروع ہوا تو ان کی طبیعت میں آزادی آ گئی۔ متانت نہ رہی۔ مگر جوہر شناس ہو گئے۔ ذہین تھے۔ بات بات پر اپنے تاثرات ظاہر کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے۔ آخری دم تک وہ اسی لے میں رہے اور اس کے سوا کوئی پریشانی ان کو نہ آئی۔ بیماری کی حالت میں ایسی ہی مستی تھی۔ کاش ہمیں بھی یہ دولت نصیب ہو جائے کہ عروج میں ہی چلے جاتے۔ انسان اپنی انسانیت تک پہنچے تو یہ زوال درست ہے۔ مگر اسفل اسافلین تک اگر چلا جائے تو گیا گزرا ہو گیا اور کسی کام کا نہ رہا۔

جوں جوں وقت قریب آ رہا ہے، دنیا سر اٹھا رہی ہے، خواہشات بھڑک رہے ہیں۔

Marfat.com

ایک بہت بڑا دھوکہ ہے کہ جو لوگ گر جاتے ہیں وہ پھر بھی اپنے آپ کو اللہ کے قریب ہی خیال کرتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ اور ہیں کہ جو دنیا سے بے تعلق ہوتے ہیں۔ میں نے خود خاندان مجددی دیکھا۔ ہر کام ہوتا تھا مگر جذبہ اور زندہ۔ پاک رضا۔ کوئی پریشانی نہ تھی۔ لکھتے ہیں کہ حضرت معصوم صاحب کے لنگر سے روزانہ ۱۲۔۱۴ سو آدمی کھانا کھاتا تھا اور کئی کئی کھانے ہوتے تھے۔ مگر حضرت تو اپنے خیال میں محو تھے۔

خود حضرت اعلیٰ کو دیکھا ہے اس وقت کہ میرا ہوش تھا۔ ۷۰، ۸۰ آدمی مستقل رہتے تھے۔ درویشوں اور کاروبار سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا اور ہر آن منتظر جمال رہی۔ ہر کام ہوتا تھا مسجد کی تعمیر ہوتی تھی اور کبھی کبھی اسے دیکھا جاتا تھا۔ مگر ہمیں اولاد کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ ایک انسان ہزار دھندے گلے میں ڈالے ہوئے ہے۔ ایسی صورت میں اللہ کی خوشنودی کیسے حاصل ہو۔

ہیر گانوں بجانوں کی طرح ہر گھر میں گناہ سرایت کر چکا ہے۔ نیک اور تقدس مآب لوگوں کی گھریلو زندگی اللہ نہ دکھائے۔ بال بچے تو دوسرے جہان رہتے ہیں۔ مسند آرا اگر اللہ اللہ کرتا بھی رہے تو کیا فائدہ؟ اکثر گھرانوں میں دیکھا ہے کہ عورتیں ان کی آزاد اور اولاد آزاد ہے۔ جو لوگ فقیر صاحب کو دیکھ کر ایسے تضاد سے حیران ہو جاتے ہیں اور وہ فقیر اولاد کو کہہ نہیں سکتے کہ نماز پڑھو یا نیک کام کرو۔ اپنا بھی ایسا حال ہے۔ اور طریقت ہو ہی ایسی گئی ہے۔ تھوڑا کھانا تھوڑا بولنا اور سونا ختم ہے اور ان چیزوں میں پورا انہماک ہے، ورنہ طریقت کا یہ برا حال آج نہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میں خود اپنی اولاد سے نالاں ہوں۔ اگلے روز ایک مخلص نے کہا کہ عزیز نے نماز نہ پڑھی۔ مگر میری طاقت اسے نہ تھی کہ ڈانٹ ڈپٹ کرتا۔

باقی احباب کو سلام کہیں۔ موسم عمدہ ہے۔

افضل صاحب کو مبارک ہو کہ دو بچے پیدا ہوئے۔ اللہ ان کی زندگی لمبی کرے۔

دلاور محمود صاحب اور مستری صاحب کو سلام۔ جمال صاحب کو سلام۔

والدعا

بفرمان سرکار اقدس

۲۷ جولائی ۱۹۶۴ء

کھوڑہ شریف

Marfat.com

(۱۰۸)

بیربل شریف

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میں انشاء اللہ جمعرات کو پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ میاں احمد دین ذیلدار کی سخت بیماری کے تار آجانے کے لیے جاؤں گا۔ آج عباس علی شاہ صاحب کو روانہ کیا گیا۔ واپسی پر عزیز خالد جان کو ہمراہ لانے کے لیے بھوجوال جاؤں گا۔ اور غالباً آئندہ جمعرات کو واپسی گھر پہنچوں گا۔ ورنہ ہفتہ کو۔

والدعا

۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء

راقم محمد عمر

(۱۰۹)

مخلصہ حاجی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حاجی فتح محمد کا بھائی ابھی آیا ہے۔ اس نے بتایا کہ مستری کی ضرورت ہوتو آپ حکیم لال دین صاحب کو لکھیں۔ جس مستری نے بڑی مسجد بنائی ہے' میں نے سنا ہے وہ وہاں جانے کو تیار ہے۔ بہرصورت وہ کسی مستری کو ضرور بھیج دیں گے جس کی اطلاع مجھے دی جائے۔

میں تیس جولائی کو للہ شریف چلا جاؤں گا اور اتوار کو واپس آجاؤں گا اور پھر غالباً چھ اگست کو کھوڑہ جاؤں گا۔ بشرط خیریت۔ 'مثیاق۔ کا پرچہ محبوب صاحب کو بھجوایا جائے۔

از برادر حاجی فتح محمد السلام علیکم

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

والدعا

محمد عمر بقلم خود

۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء

Marfat.com

(۱۱۰)

مکرمی ومخلص حاجی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!

خط پہنچا۔ پڑھ کر خیال آیا۔ یہ محبت کے کرشمے ہیں، جو حسن بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنا بندہ بنائے اور علم وعمل سے سرفراز فرمائے۔

گذشتہ خط میں لکھ دیا گیا تھا کہ مقدمۂ شفعہ داخل دفتر ہو گیا ہے۔ لیکن خوف تھا کہ بحال کرائیں گے۔ لیکن آج میاں کریم بخش صاحب کا خط آیا کہ اب کم امید ہے کہ بحال ہو۔ کیونکہ شفعہ کوئی بنیادی حقوق سے نہیں۔ بلکہ ایک رعایت ہے۔ اگر ایک شخص سستی کر کے اپنے حقوق رعایت ضائع کرتا ہے تو پھر عدالت دوبارہ اسے حق نہیں دیتی۔ جب تک کوئی ٹھوس دلیل اور شہادت اپنی عدم حاضری کی نہ دے۔

اس کے علاوہ ایک اور شفعہ بھی دعویٰ میں ہے کہ اس نے نابالغ کے نام پر شفعہ کر دیا۔ حالانکہ اس کی نابالغی کے لیے سرپرست بنانا ضروری تھا۔ ویسے بھی معلوم ہوا ہے کہ جج شفعہ کے خلاف ہے۔ وہ کہتا ہے پہلے خرید نہیں کرتے پھر خواہ مخواہ تکلیف دیتے ہیں۔

ویسے شفعہ داخل ہونے کے بعد میں نے مولوی غلام محمود صاحب اور سید عباس علی شاہ صاحب کو نذیر خاں کے پاس بھی بھیج دیا۔ وہ نرم تھا۔ کہا کہ زمین آپ کی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کسی بڑے آدمی لائیں۔ تو جواباً کہا ان سے بڑا کون آدمی ہے۔ پیسہ کے لیے کہا۔ تو کہا یہ کوئی بات ہے۔ ہفتہ کے اندر خود بیربل آجاؤں گا۔ جسے کہیں گے ویسے کر دوں گا۔

یہ تفصیل اس لیے لکھدی ہے کہ زیادہ تکلیف آل احمد صاحب کے ساتھ نہ کریں اور نہ ان کو زیادہ تکلیف دی جائے۔ صرف شکریہ کا خط حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کو لکھ دیں۔ ویسے ضرورت ہوئی تو سردار احمد خان صاحب بھی تیار ہیں۔

اُمید ہے کہ عزیز کی نگرانی رکھتے ہوں گے۔ اُس میں کوئی عیب نہیں۔ صرف ملاپ طبیعت ہے۔ جو موجودہ دور میں نقصان دہ ہے۔

باقی خیریت!

Marfat.com

عرس شریف ۱۲۱ سوج مطابق ۱۶ اکتوبر بروز منگل ہوگا۔

عزیز کو السلام علیکم

آپ کا محمد عمر

۲۴ ستمبر ۱۹۶۴ء

(۱۱۱)

مکرمی و مخلصی جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

جب میں سوچتا ہوں کہ آپ مدرسہ سے فارغ ہوں گے تو کیسے ہوں گے تو دو راستے نظر آتے ہیں کہ ایک اوقات منضبط سر بہ گریباں دوسرا حلقہ احباب کی ہمراہی ادھر ادھر بھاگ دوڑ۔ خدا کرے ضبط زیادہ پیدا ہو اور جمعیت کے ساتھ دلسوزیٔ احباب روش ہو۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۱۲)

مکرمی جناب مولینا صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت طرفین مطلوب

آپ کا خط مفصل پہنچا۔ جواباً تحریر ہے۔

(۱) فیض اللہ کے لیے رقم جتنی آپ کو مہیا ہو سکے بھیج دی جائے۔ اپنا گھر ہے۔ میں نے ہر چند اسے سمجھایا ہے۔ کام چل رہا ہے۔ ایک ہزار تو میں نے اسے دلا دیا ہے۔ کل بھی اس نے چلائی ہے۔ اب کام شروع کر دیا گیا ہے۔۔

(۲) جیسے آپ عزیز کے لیے مناسب خیال فرمائیں وہی بہتر ہے۔ مجھے بری مجلس کے اثرات کی فکر ہر وقت رہتی ہے۔ خدا کرے عزیز بچا رہے۔

Marfat.com

(۳) ۱۳ مارچ ہو چکی ہے۔ ''سلسبیل'' غالباً ابھی تک پریس میں ہے۔ ایسی صورت میں یہ بہتر ہوگا کہ اپریل کوا کٹھے دونوں پرچے شائع کر دیئے جائیں۔ اور اعتذار لکھ دیا جائے کہ کاتب کے بیمار ہونے کی وجہ سے وقت پر شائع نہیں کیا جا سکا۔

آپ کو اپنی ادارت کے فرائض سنبھالنے چاہیں اور انتخاب مضامین پر خاص توجہ رکھنی چاہیئے۔ اور اداریہ جاندار پیش کیا جائے۔

امید ہے کہ دروازہ کھڑکیاں لگوانے کا انتظام ہو رہا ہوگا۔ تاکہ یکم کو مکان تیار ہو اور ادارہ کا دفتر یکم سے یہاں کام شروع کرے۔ اس وقت بھی آپ کو روزانہ ورنہ دوسرے تیسرے دن دفتر جانا چاہیئے تاکہ آپ کے زیر نگرانی کام باقاعدگی پکڑے۔ دفتر والوں کی حوصلہ افزائی سے کام بہتر چلنا شروع ہوگا۔ اس کے لیے شاباش کرنے کی ضرورت ہے۔

''اعتقادیات'' کا مسودہ پہلے بھی ملک ظہور رنے نقل کیا ہے۔ بقایا کے لیے اب آپ اسے فرمائش کر دیں۔ خط اچھا ہے۔ ویسے ناقل سمجھدار بھی ہے۔

مدد علی شاہ صاحب کا خط بعینہ ارسال ہے۔ وہ ٹیوب مانگتے ہیں، جس کے ذریعہ سانس آسانی سے نکل سکے۔ اگر مل جائے تو کالیکے ڈاکٹر بھٹی کے ذریعے آپ مدد علی شاہ صاحب کو بھیج دیں۔ وہ فوراً پہنچا دیں گے۔ اس کی قیمت جتنی بھی ہوگی، میں ادائیگی کا ذمہ دار ہوں گا۔

۱۱ مارچ اپیل کی تاریخ تھی۔ اب ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نجات بخشے۔

پریس بدلنے کی ضرورت نہیں۔ جب کتابت کا کام صحیح ہو سکے گا تو پھر آسانی سے پریس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

ماہانہ چندے کتنے ہیں اور کیا اخراجات پورے ہوتے ہیں یا بقایا بچتا ہے؟

عزیز خالد جان کو دعا و سلام۔ ساٹھ فیصدی نمبر اچھے ہیں لیکن ذہین لڑکے کے لیے کچھ امتیاز نہیں دکھاتے۔

۱۳ مارچ ۱۹۶۵ء

Marfat.com

(۱۱۳)

مخلص مکرم☆

وعلیکم السلام!

آپ کا احساس بہت بڑھ گیا۔ ورنہ یہ عام بات تھی۔ البتہ بار بار دھرانا ایک دوسرے کو پسند نہ آیا۔ مجھے خود ذاتی کمی بعض وقت محسوس ہوتی ہے، جب میں اڑ جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محبت قائم رکھے۔ اصل میں بعض اوقات بیماری کی وجہ سے احساس زیادہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت بخشے، اور میرا حوصلہ بڑھائے۔

آپ کا دعا گو

۱۲ اگست ۱۹۶۵ محمد عمر

(۱۱۴)

مخلص مکرم حاجی صاحب زاد شرفہٗ

آپ کا خط پہنچ گیا۔ حالات سے مطلع ہوا۔

آپ کی پیشکش برائے عزیز کے لیے کا شکریہ جتنا کروں کم ہے۔ یہ آپ کا اخلاص ہے لیکن عزیز کے لیے یہی سبق ہوگا کہ وہ اپنا تجربہ/خرچہ خود کرے۔ تحفہ ریڈیو بھی کام کرتا ہے۔ کسی زمانے میں یہی مقابل رہتا تھا۔ لیکن اب خبروں کے سوا کچھ پسند نہیں۔ وہ بھی ایک بار یا دو بار اور بس الحمدللہ کہ ''سلسبیل'' اور ادارہ اپنی زندگی کی کشمکش سے نکل گیا۔ خدا کرے یہ پودا آپ کے زیر سایہ برگ و بار لائے اور پھلے پھولے۔

نصیر الدین صاحب بدستور کمزور ہو رہے ہیں۔ آج جھاوریاں کے ڈاکٹر صاحب سے معائنہ کرایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ باقی خیریت!

☆ حضرت قبلہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور قبلہ عالم پیر و مرشد قدس سرہٗ کی خدمت میں ۱۲ اگست ۱۹۶۵ کو ایک عریضہ لکھا جس میں اپنے کسی فعل پر ندامت و انفعال کے جذبات کا اظہار کیا تھا۔ حضرت اقدس نے اسی خط کے حاشیہ پر بصورت نوٹ اس کا جواب لکھا۔ جس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حضور قبلہ عالم کو اپنے اس بلند استعداد طالب صادق کی تربیت ہر حال میں اور کس قدر عزیز تھی۔ (حاجی صاحب کا یہ خط آخر میں ضمیمہ جات میں ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

عزیز جمال، سلیم جمیل کو اور محمد اسمعیل صاحب کو میری سلام و دعا۔ اللہ تعالیٰ ان کو عزت بخشے۔ حضرت بیر صاحب کو میری دعا و سلام۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے

والد عا

۱۲۱ اکتوبر ۱۹۶۵ء

آپکا محمد عمر

☆☆☆

مخلصم حاجی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خیریت مطلوب!!

آپ کا خط پہنچا۔ تفصیل پڑھ کر خوشی ہوئی۔ الحمدللہ علی ذلک. مکرمی برادرم حاجی محمد نقشبند صاحب کے آپریشن کی بابت آپ نے کچھ نہیں لکھا جس کی وجہ سے تردد ہے۔

عزیز خالد جان کو لکھا گیا تھا کہ کہ چچا صاحب کی عیادت پر جایا کریں۔ آج ہی تین بجے کے قریب شاہ پور حضرت اعلیٰ کے عرس کی تقریب پر قاضی صاحب کی دعوت پر جانے کا خیال ہے۔ باقی خیریت ہے۔ عرس معراج شریف کی تاریخ لاہور میں کیا ہے۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب سے کہا تھا کہ وہ لکھیں۔ (اور اس کے ساتھ صاحبزادہ خالد صاحب سے مخاطب ہو کر لکھا)

عزیز خالد جان کو دعائے برخورداری اور اسلمہ مسنونہ کے بعد اللہ تعالیٰ تمھیں رشد عنائت فرمائے۔ نماز کے خیال خود بخود دور ہو جائیں گے جب پکے نمازی بن جاؤ گے۔

تمہاری پڑھائی سے خوشی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھے نمبروں پر کامیاب فرمائے۔

عزیز محمد افضل کو بعد دعا سلام: تمہاری دادی صاحبہ نے کہا کہ برخودار پڑھو اور اگر کوئی مناسب نوکری یا کورس مل جائے تو بہت مفید۔ ورنہ یہی کورس تمہارے لیے اچھا ہو سکے گا کیونکہ بچے پڑھے جب کم ہوں گے تو نوکری کا ملنا آسان ہے۔

آپ کا محمد عمر

۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء

(۱۱۵)

مکرمی زادشرفہٗ

السلام علیکم!

(۱) خط پڑھ کر خوشی ہوئی کہ تحریرات کا قدم کچھ آگے نکل رہا ہے۔ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

Marfat.com

(۲) اچھا ہے کہ مسجد کی نگرانی کے ساتھ ''انقلاب'' کی طباعت کی نگرانی جاری رکھیں۔
یار زندہ صحبت باقی۔

(۳) گرمی اتنی شدید چار روز رہی کہ دم گھٹنے لگ گیا۔آج کچھ آرام ہے۔بادل چل رہے ہیں۔
ارادہ تو ہے' لیکن گرمی کی شدت کا خوف بھی طاری۔اگر موسم موافق رہا تو انشاء اللہ اتوار ۲۱ جولائی کو گھر سے روانہ ہو کر شام کو آپ کے پاس پہنچوں گا۔نو بجے دربار حاضر ہو کر بارہ بجے واپس چلے آئیں گے اور منگل کو واپس گھر پہنچوں گا۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۱۶)

مکرمی زادشرفہ'

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خالد ۶۶۳ نمبر لے کر پاس ہو گیا۔
آپ کا خط پہنچ گیا۔داخلہ کے لیے ڈاکٹر صاحب اور صدیق صاحب سے مشورہ کر کے انتظام کریں۔
دو تین دن تک بھیج دیا جائے گا۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

از مولوی غلام محمود صاحب السلام علیکم۔سردار نذیر خاں صاحب کے پاس آج بعد دوپہر مولوی صاحب جائیں گے۔کچھ نرم ہے شاید آج فیصلہ دے۔

(۱۱۷)

مخلص مکرم جناب حاجی صاحب زادشرفہ'

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!!

ایک خط آپ کے خط کے جواب میں بھیج دیا گیا ہے۔امید ہے کہ پہنچا ہو گا۔اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔بہت بھاری خدمت ہے۔واقعی کوئی رفیق کار ہمت سے آپ کے ساتھ نہیں چل رہا۔خدا کرے وہ ساتھ ہو جائیں۔

Marfat.com

وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ

اس کے بعد ارشاد ہے

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرِکَ

پھر فرماتے ہیں فَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًااِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًا تا اختتام آیت

منظوم خط

عقید تمند تو عقیدت کے اظہار پر مجبور ہوتا ہے۔ لیکن اہل دانش اور اہل علم پر گراں ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے خطوط سے اجتناب کیا جائے۔ ہاں ایسے خطوط جن میں عقیدت کا اظہار حقائق کے انکشاف کے ذریعہ ہو انہیں شائع کرنے میں تامل نہ کیا جائے۔ جیسے اکثر خطوط آپ کے اور اقبال صاحب کے آیا کرتے ہیں اور نمونتاً اقبال صاحب کا خط ارسال ہے۔ بہتر ہوگا میرے اس نوٹ کے ساتھ شائع کر دیا جائے تا کہ قارئین کرام سے گرانی دور ہو اور ''سلسبیل'' خوشامد سے پاک رہے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۱۸)

مکرمی زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حیریت دو جہاں مطلوب!!

دونوں خط تمام تفاصیل لے کر پہنچے۔

محبت کے مارے کا احساس بلند اور نازک تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے محبت کے ماروں کی زندگی غم ہو جاتی ہے اور دردو ہجر، ورنہ میری طبیعت سے آپ واقف ہیں۔ میں پریشان نہیں ہوتا۔ بلکہ از راہ محبت بے تکلفانہ یہ کہہ دیا کہ آپ اپنی بات منانے کے لیے کتنے کوشاں ہیں۔ اور یہ اس حقیقت کے واضح کرنے کے لیے کہہ دیا گیا، جوادارہ تصوف کی بحث وتکرار کو ایسے شکایت کی جاتی تھی۔

یہ بات حقیقت ہے کہ حاکم کا لب ولہجہ اور ہوتا ہے اور محکوم کا اور، محبّ کا، اور محبوب کا اور۔ ایک میں تحکم ہے' ایک میں عجز۔ ایک نیاز سے پُر ہے اور، دوسرے کا ناز ابھر رہا ہے' کہ اپنا

Marfat.com

ہے۔اس کے سوا کوئی پریشانی نہ تھی۔

میں اس حقیقت سے بھی واقف ہوں کہ تمام احباب کو پسند نہیں کہ آپ کے اس سوز و محبت اور حمیت

(۱۱۹)

مکرمی جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!

منی آرڈر سے پہلے خط پہنچ گیا۔اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو جزائے خیر دے۔یہاں رقم بھیجنے کی ضرورت نہیں۔آپ کے پاس رہے۔حسب ضرورت بچوں پر لگاتے رہیں۔

بہتر تو یہی ہے کہ ظہور کے نام ہی رہے کیونکہ اس کے اخراجات سوا سو روپیہ کے لگ بھگ ہیں۔ہر صورت وہ دینے ہوتے ہیں۔اس صورت میں سیٹھ صاحب کی رقم بھی ان کے خیال کے مطابق خرچ ہوگی۔ہاں پہلے آپ کے پاس آئے۔پھر خرچ ہو۔

میں کچھ علیل ہوں۔روزہ ہے۔البتہ امسال قرآن شریف کے سننے سے محروم ہو رہا ہوں۔

فیض اللہ پہنچتا ہے۔جیسے مرضی ہو۔ہر طرح رضا ہے۔اشتراک آپ چاہیں تو اشتراک۔ الگ چاہیں تو الگ۔جس قیمت پر چاہیں، اُسی پر۔روپیہ جوں جوں مہیا ہو، دیتے جائیں۔

اس کو اگر رکھنا چاہیں تو رہے گا۔اور ضرورت نہ ہو تو فوراً رخصت کر دیں یہاں کام کرنا ہوگا۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۲۰)

مکرمی جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

آپ کے خط کا پہلا حصہ یہاں رہ گیا۔اور پچھلا پرت چلا گیا۔محمد صدیق صاحب سے کہا تھا کہ بھیج دیں۔شاید پہنچا ہوگا۔

ا۔ انتخاب مضامین کے لیے بعض کتب خرید کر لی جائیں۔انوار الصوفیہ ترجمہ اخبار الاخیار پر

Marfat.com

میں نے بعض نشانات انتخاب کے لیے لگائے ہیں۔ ایسے ہی تصوف کے آداب واشغال اور اس کا فلسفہ 'قول جمیل' کا ترجمہ سر دست یہ دونوں کتابیں خرید لی جائیں تا کہ عبدالخالق صاحب کو ان کی جگہ لائبریری کے لیے دے دی جائیں۔

تربیت سالکین کے لیے القول الجمیل میں بہت کچھ مواد ہے۔ خیال ہے کہ اس کے اقتباسات دے کر رسالہ کو زیادہ موزوں بنایا جائے۔ ادارہ تحریر کے آپ سربراہ ہیں اور مدیر مشول۔ اس لیے آپ خط پہنچتے ہی میٹنگ بلا لیں اور انتخاب آئندہ پرچہ کے لیے تجویز کرا کر مضامین ہمراہ لائیں تا کہ اگلے ماہ کی کتابت شروع ہو جائے۔

ا۔ میں اپنی تحریرات سے یہ پیش کرتا ہوں۔ جو پسند آئیں ان کو لیا جائے۔

(i) توحید بحیثیت ظہور (گم شدہ حصہ) سلسلہ گزشتہ ''حال وقال کی جنگ'' یا ''معجزات کے جنازے'' اور بس۔

(ii) ''گفتنی'' ادارۂ تصوف کی طرف سے ہو۔ خواہ آپ لکھیں یا میں لکھوں۔

(iii) ادارۂ تحریر میں میرے اور آپ کے علاوہ اقبال صاحب، عبدالخالق صاحب، ڈاکٹر صاحب اور امین صاحب اور ایک دو اور جو کام دے سکتے ہوں، اور ذوق سلیم رکھتے ہوں۔

(iv) عنوانات مستقل تجویز کئے جائیں اور ان کا چارٹ ادارۂ تحریر کے ہر ممبر کے پاس ہو۔

مثلاً گفتنی، حقائق و معارف، سوز و ساز، گلہائے طریقت، ترانۂ توحید، نذر عقیدت، اختلافی مسائل خذ ما صفا ودع ما کدر، صلحائے امت یا تذکرہ اولیائے امت، اپنی اپنی نظر اور اپنا اپنا فکر (اختلافی مسائل)، یاران طریقت، پیر و مرشد حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ، اقبال اور تصوف۔ غرض ایک وسیع فکری تجویز کے بعد عنوانات مستقلہ قائم کئے جائیں۔

رسمی تصوف اور بریلوی حضرات ہمیں پسند نہیں کرتے بلکہ مجھے سخت خوف ہے کہ کہیں وہ مقابل نہ آ جائیں۔ اس لیے تحریرات کا لب ولہجہ زیادہ نرم ہونا ضروری ہے۔ اور انتخابات میں بھی وہ مضامین لیے جائیں جو ان کے جاذب فکر ہوں، اور کسی صورت میں ان سے الجھاؤ پیدا نہ ہو۔ ورنہ ہمارا کیا کرایا ضائع ہوگا۔ یہ ادارہ انہی کی خدمت کے لیے قائم ہوا۔ لیکن نادانی کی وجہ سے ہمیں مخالف خیال کرتے ہیں۔ خصوصاً مرکز شرقپوری کے پروپیگنڈہ سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ نام کے صوفی ہیں اور اندر سے دنیادار۔

Marfat.com

جمعہ پڑھا کر چاہیں جمعہ یا ہفتہ صبح آ جائیں۔ بہر صورت لاہوری دوستوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

ماہواری سلسبیل کرنے کی تجویز بھی زیر بحث آنی ضروری ہے۔ ورنہ ایک سال اور سہ ماہی رکھا جائے۔

''توحید'' کا مضمون جہاں تک مجھے خیال ہے آپ نمبر لگا کر لے گئے تھے۔ اپنے گھر سے تلاش کیا جائے یا دفتر سے۔

(۱۲۱)

مکرمی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

غالباً میرا پہلا خط پہنچ گیا ہوگا۔ جس میں تحریر کیا گیا کہ عزیزم انور صاحب کی چوری ہوگئی ہے۔ اور بہت نقصان ہوا ہے۔ دو یوم سے پولیس آئی ہوئی ہے۔ مگر تا حال کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء تاریخ ان کے لڑکے کی شادی کی تقریب بھی ہے۔ موسم بھی گرم سرد ہو رہا ہے۔ اس لیے یقیناً کوئی پروگرام نہیں دیا جا سکتا۔

اجازت اور وقت ملا تو پھر انشاء اللہ اتوار کو سرگودھا پہنچ کر صبح سویرے وہاں سے روانہ ہو کہ تقریباً ۱۲ بجے کرماں والا شریف پہنچ جاؤں گا۔

کسی صورت میں حاضر نہ ہو سکا تو آپ میری طرف سے نیابت کریں گے اور صاحبزادہ صاحب سے معذرت خواہ ہوں گے۔

''دعا'' کا ابھی تک تعارف نہیں لکھا گیا

عزیزم خالد جان اور ظہور کے خط پہنچ گئے ہیں۔

آپ کا دعا گو

محمد عمر

(۱۲۲)

مکرمی جناب مولانا صاحب زاد صحتہٗ و عافیتہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

عزیز محبوب حسین اور ظہور ملک کا خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت بخشے اور عافیت دے۔ اور تا دیر سلامت رکھے اور عوام و

Marfat.com

خواص کے لیے آپ کی زندگی بابرکت رہے۔ آمین ثم آمین!

والدہ خالدہ کو آج مولوی صاحب گھر لانے کے لیے جا رہے ہیں کچھ خاص افاقہ نہیں ہوا۔ اب گھر پر ہی علاج شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب اور مولوی ظہور احمد صاحب سیہر وی ۲۰۔۲۱ دسمبر کی درمیانی رات کو تقریباً دس بجے رات کو پہنچے جدا اور بعد دوپہر ۵ بجے لاہور چلے گئے۔ مقصد معلوم اور نا معلوم۔

غالباً اقبال صاحب کا انتخاب پہنچا ہوگا۔ رسالے پہنچ گئے۔ بہتر ہے کہ جنوری میں آجائیے دلاور صاحب کے لیے دعا۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے۔

احباب کو اور عزیزوں کو درجہ بدرجہ السلام علیکم۔

آپ کا

محمد عمر

(۱۲۳)

ولئن شکرتم لازیدنکم

اس خالق حقیقی کا کتنا شکر کروں کہ لاہور جیسے شہر میں میرے ایسے عزیز پیدا کر دیئے کہ اپریشن جیسی حیات وممات کی پریشانی کو میرے عزیز نے خود بخود برداشت کر کے مجھے گھر سے نکلے سے بچا دیا **الحمدللہ رب السمٰوٰت والارض**

عزیز مکرم جناب حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط کل شام کو پھر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح کی برکتوں سے مالا مال فرمائے اور آپ کے ذریعہ خلق اللہ کی رہنمائی کے سامان پیدا فرمائے۔ غالب امید ہے کہ احباب کی دعاؤں سے مریضہ کی حالت اچھی ہوگی۔ خدا تعالیٰ اسے کامل صحت بخشے۔

عزیز سعید احمد نے ادارہ تصوف کی بابت احباب کے اختلاف رائے کا ذکر کیا، تو فورا چند خیال سامنے آئے، جو لکھ دیتا ہوں۔ شاید کچھ مفید ہوں۔ یہ دوسرے صفحہ پر درج ہیں۔ اب اسے نقل کے بعد بھیجوں گا۔

Marfat.com

بیگم والدہ محمد نواز والدہ خالد کو پوچھتی ہے۔ امید ہے کہ اطلاع دیتے رہیں گے کہ مریضہ کی حالت کیسی ہے۔

محمد عمر

مخلص مکرم حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب!!

خط پہنچا۔ حالات سے اطلاع پائی۔

توحید نمبر نکالنا کوئی ضروری نہیں۔ جیسے مشورہ ہو ویسے تجویز کرلیا جائے۔ البتہ ''توحید'' کی کاپیاں یکساں چلی جائیں اور ہر ماہ ایک کاپی کا مواد شائع کر دیا جائے جن کے اوپر رسالے کے صفحہ کا نمبر ہو اور نیچے سلسلہ (یعنی کتاب توحید کا نمبر)۔ مقصود یہ ہے کہ ہر کاپی پر تین سو زائد کاپی چھپوائی جائے۔ یعنی رسالہ کی تعداد سے۔ جب تمام کاپیاں چھپ جائیں تو ہمارے پاس ''توحید'' کے تین صد نسخے موجود ہو جائیں گے۔

۲۔ غالباً محمد صدیق صاحب آ گئے ہونگے اور جوڑ صحیح معلوم ہو گیا ہوگا۔ اور تمام کاپیاں اکٹھے رکھنے اور غور کرنے سے مضمون کا تسلسل چل نکلے گا۔ ورنہ عید کے موقعہ پر ہمراہ لائیں۔ یہاں کام سیدھا کرلیں گے۔

۳۔ حافظ ابراہیم صاحب کے بارے میں جو لکھا گیا وہ بطور مشورہ ہے۔ ورنہ ان کو عام اجازت ہے کہ جو چاہیں کریں۔ نلی میں دو درسوں کی گنجائش نہیں۔ اگر باہمت انسان بیٹھ جائے تو اس کی روزی اس کے ساتھ ہے۔

۴۔ عزیز من آپ کے زیر نظر ہیں۔ آپ کی خیالی نگرانی بھی ان کے لیے کافی ہوگی۔ خدا کرے اچھے نمبروں پر کامیاب ہوں۔

۵۔ اچھا آدمی وہی ہے جو تقدیر کی رو میں چلے۔ ورنہ تقدیر پلٹنے والے بہت کم ہیں۔ مولوی محمد زبیر صاحب ایک پرانے صوفی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایسی پریشانیوں سے بچائے رکھے آمین یہاں نہ سہی۔ تو وہاں سہی کوئی ہے کہ یہاں مدام رہے گا۔ یہ نمونہ تو دنیا کا ہے۔ مستری محمد صدیق صاحب نے لکھا ہے کہ ان کا لڑکا کامیاب بھی ہو گیا ہے اور

Marfat.com

باروزگار بھی ہوگیا ہے۔ میری طرف سے مبارک باد ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا ہے۔

عزیزان کو سلام و دعا۔

حضور کے زبانی لکھا گیا۔

(۱۲۴)

مخلص مکرم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

دونوں خط پہنچے۔ ٹکیہ صابن مل گئی۔ آپ کی بیٹری بھی کمرہ میں پائی گئی۔ تلاش تھی۔ اب ملی شاید مجھے دھوکہ ہوا ہے۔ کسی کے ہاتھ روانگی ہوگی۔

''انقلاب'' کا پیش لفظ لکھنا چاہیں تو خود ہی لکھ لیں۔ میرا دماغ کام نہیں کرتا۔

۲۔ جلدی اشاعت کی ضرور شامل دعا کریں کہ قبولیت عامہ نصیب ہو۔

ملک شیر باز میرے پاس پہنچ گئے۔ تیار ہیں۔ یہ گھر جا رہے ہیں کل آپ کے پاس پہنچیں گے۔ کچھ ضرورت ہو تو کھوڑہ کے پتہ پر لکھیں۔

ملک شیر باز گھر جا کر آپ کے پہنچیں گے۔

راقم محمد عمر

۴ مئی ۱۹۶۷ء

(۱۲۵)

مخلص مکرم حاجی صاحب عم فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پڑھ کر خوشی ہوئی۔ توکل کے اقسام کئی ہیں۔ ایک تو وہ بر توکل زانوئے اشتر بہ بند۔ دوسری کار ساز ما بفکر کار ما اور سپر دم بہ تو مایہ خویش را!

یہ تسلیم و رضا ہے۔ اسی کے بارے ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جب تردد اٹھ جاتے ہیں تو قدرت خود کار مشین بن جاتی ہے۔ اور دانہ بھوس خود بخود الگ ہوتا جاتا ہے۔ خدا کرے اس توکل کے میدان میں سرخرو ہوں۔ معاملہ نازک ضرور ہے لیکن باہمت انسان ٹھوکریں کھاتا پار نکل جاتا ہے۔

آپ کا دعا گو

محمد عمر

۸ مئی ۱۹۶۷ء

Marfat.com

(۱۲۶)

مخلص مکرم حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ آپ کا لکھنا کہ کسی کو لکھا جاتا ہے اور ہم جیسے محروم۔ خالد مجھے ایک خط نہیں لکھتا اور دوستوں کو سینکڑوں لکھ دیتا ہے۔ دوستی عارضی چیز ہے اور رشتہ داری پائیدار۔ ضرورت پر کسی کو لکھنا ایک فطرتی بات ہے۔ وہ مجبوراً لکھواتی رہتی ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مشکلات ہیں۔ میرے سامنے تو اسی دن تھیں جب آپ لکھا کرتے تھے۔

کہ عشق آساں نمود اول و لے افتاد مشکلہا

میں بیمار ہوں۔ کمزور ہوں۔ گرمی کی شدت سے نڈھال۔ اس وقت' وقت گزارنے کے بغیر کچھ احساس نہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ موقع دے۔ آرام دے، سکون دے، فکر کی وسعت دے کہ آپ آرام سے وقت گزاریں۔ یہ فکر' یہ پریشانی میری جزوی زندگی ہو چکی ہے۔ گھبراتا نہیں۔ بلکہ اس کے بغیر چین نہیں آتا۔

کل حاجی معین الدین صاحب سے کہہ رہا تھا کہ بے فکر جیتے ہیں، کھاتے ہیں پیتے ہیں اور عیش کرتے ہیں۔ نہ گھر کی فکر ہے نہ باہر کی۔ جہاں ڈیرے لگا دیئے، شان الٰہی کے جلوے دیکھے۔ ایک میں ہوں۔ نہ گھر میں خوشی، نہ باہر۔ نہ جھونپڑی پسند نہ کوٹھی۔ نہ سفر پسند ہے اور نہ گھر میں دل لگتا ہے۔ غرض جو کچھ بھی ہے اس کے ساتھ انس نہیں البتہ اپنی محبت دیتا تو وقت گزر جاتا۔ محبت ادھوری ہے۔ ادھوری بھی نہیں، بلکہ صرف نام کی۔

ایک ہفتہ یہاں سخت گرمی رہی۔ دم نکلنے لگتا۔ کھوڑہ خط لکھا کہ اکیلا آتا ہوں اور منگل آٹھ بجے آؤں گا۔ خط تو نہ پہنچا۔ لیکن افواہ پہنچ گئی۔ وہ گاڑی لے کر آ گئے۔ لیکن تیار نہ تھا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور بارش ہوئی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ آج رات پھر حبس تھا۔ لیکن چند گھنٹے بعد نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے۔ انشاء اللہ اتوار ۱۱ تاریخ کو کھوڑہ جانے کا خیال ہے۔

کابل سے گلزار محمد شاہین کا خط آیا ہے کہ اس دفعہ کابل آیئے۔ پچھلے سال بھی نہیں آئے۔ تمام گھر منتظر ہے۔ میاں نور الٰہی صاحب کو بھی پشاور لکھوں گا کہ ۱۴ اگست کے قریب قریب چار پانچ روز کابل میں گزار جائیں۔

Marfat.com

میری صحت ابھی تک ٹھیک نہیں ہے۔ پہلو نہیں بدل سکتا۔ یہ چوٹ ٹانگے کے گرنے کی وجہ سے ہے۔ ویسے بھی صحت پہلے سے اچھی نہیں ہے۔ گردے پر ٹھیس آئی ہے۔ دو چار لقمے کھالیتا ہوں۔ جب کہ پہلے ایک لقمہ بھی کھا نہیں سکتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا علاج نہیں ہے۔ کھوڑہ جا کر شروع کروں گا۔ کیونکہ یہاں دوسرا علاج ہو رہا ہے۔

خالد پہنچ گیا ہے۔ سعید احمد بھی پہلے کی نسبت اچھا ہے۔ سلیم اللہ کو الگ کر دیا۔ یہ اچھا کیا ہے۔ کیونکہ بہت سے دوست اکٹھے ہونے سے فساد کا خطرہ ہے۔ میں نے سنا ہے کہ کسی کام پر جاتا ہے۔ خدا کرے اس کا دل لگ جائے۔

آپ نے بڑی فراوانی دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّلیْلَ وَالنَّھَارَ کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کی باتیں ختم نہیں ہوتیں۔ لیکن میں کیا کروں۔ دوسرے کے سہارے لکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس آخری منزل میں کامیاب فرمائے۔ اپنا بنائے اور اپنی جلوہ گاہ بنائے۔

میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمان بخشے، صحت بخشے اور نجات بخشے۔

بڑا گناہگار ہوں۔ دن رات گناہ میں گزرتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اسی کی رحمت کا بھروسہ ہے۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

والدعا

حضرت قبلہ نے لکھوایا

خالد بیر بل شریف

۹ جولائی ۱۹۶۷

(۱۲۷)

کھوڑہ

حاجی فضل احمد صاحب کے نام

مخلص مکرم جناب حاجی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط مفصل پہنچا۔ تمام حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ کی شان! کہ پہلے ہی ادارہ

Marfat.com

متزلزل تھا۔ اوقاف کی امداد بند ہونے سے اور پریشانی پیدا ہوئی۔ آپ میں ہمت بہت ہے۔ لیکن عوامی خیالات کا رسالہ نہ ہونے کی وجہ سے خریداری بہت کم ہے۔ اللہ رحم فرمائے! اس وقت دیکھتے ہیں کہ کام چلتا ہے یا نہیں۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں کہ ہم اس بوجھ کو اٹھائے رکھیں۔ اللہ کی مرضی!

صاحبزادہ صاحب کا خط آیا کہ چونکہ تم بیمار ہو۔ میں تو صرف ملاقات کے لئے آنا چاہتا تھا۔ اگر وہ میسر نہ ہو تو آنے کا کیا فائدہ۔ پھر کسی وقت بیربل میں آئیں گے۔

موسم نہایت اچھا ہے۔ لیکن میں بدستور رنجور ہوں۔ جگر کی صلابت کے ساتھ جگر بڑھ گیا ہے اور معدہ کمزور ہے۔ آج حکیم محمد سعید صاحب سے معائنہ کرایا۔ علاج تجویز کیا ہے۔ اب تمام علاج ڈاکٹری چھوڑ دیا ہے کیونکہ حالت متوازن نہیں جا رہی تھی۔

موتی اور دیگر ادویہ خریدنے کی ضرورت نہ تھی۔ جب تک کوئی حکیم یا ڈاکٹر تجویز نہ دے، دوا پر رقم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ واپس کر دیں۔

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جمال کو جلدی ملازمت کا موقع دلائیں۔ سلیم اللہ کی کامیابی کی ایک نہیں، سینکڑوں مبارک۔ کیونکہ عزیز کی محنت کے بموجب کامیابی مشکل تھی۔ آپ کی دعاؤں سے کامیاب ہوا۔ اسے بھی کام پر لگائیں اور بے کار نہ رہنے دیں۔

آج کی صحبت میں مظفر حسین شاہ، حافظ دوست محمد صاحب، صوفی محمد ابراہیم وغیرہ شامل ہیں۔

مستری محمد صدیق صاحب، چوہدری صدیق صاحب، محمد افضل صاحب، غلام عابد اور دیگر احباب کو میری طرف سے دعا و سلام قبول ہو۔

تمام احباب موجود کی طرف سے دعا و سلام

والدعا

بفرمان حضور قبلہ عالم

کھوڑہ

۱۰ اگست ۱۹۶۷

Marfat.com

انکشاف الحقیقت

حضرت حکیم فضل حسین صاحب کے نام

Marfat.com

نہایت خوشی ہوئی کہ مشاہدات روحانی سے آپ کی ہمت بلند ہو رہی ہے اور آپ کو اس دولت سے سرفراز فرمایا جا رہا ہے۔ تنگی رزق تو ہمیشہ ایسے لوگوں کے لیے تجویز ہوتی ہے تا کہ ان کا توکل اور صبر صحیح قائم ہو جائے۔ اگر سالک آزمائش میں کامل اتر جائے تو پھر سارے در کھل جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۱)

عزیزم زادرشدہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خیریت نامہ پہنچا۔ تسلی ہوئی۔ جو کچھ میں نے کہا' اس پر عمل کریں۔ اللہ بس باقی ہوس! نیکی سرچشمۂ ہدایت ہے' بدی سراسر گھاٹا ہے۔ ہمت انسان کرے تو کیا کچھ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال ہو۔ میرے انجام کے لیے دعا کیا کریں کہ نیکوں کے زمرہ میں داخل فرمایا جائے۔

آپ کا محمد عمر از بیر بل

۱۴ مئی ۱۹۵۲

(۲)

عزیزم زادہ رشدہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کے روزگار میں برکت دے اور ساتھ ہی آپ کو اپنا بنائے۔ رمضان شریف گزرنے والا ہے لیکن ہم لوگوں نے اس کے برکات اور انوار سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ تاہم اٹھنا بیٹھنا اور روزے رکھنا نصیب ہونے پر ہزار در ہزار شکر ہے کہ ان لوگوں سے نہیں بنایا جو روزہ تو درکنار رمضان شریف کی عزت بھی برقرار نہ رکھ سکے اور چارپایوں کی طرح کھاتے پیتے رہے۔ میں گرمی سے گھبراتا ہوا کراچی ایک عزیز کی دعوت پر چلا آیا۔ دو حافظ ساتھ تھے۔ قرآن شریف کوٹھی پر سنا گیا۔ موسم نہایت اچھا رہا۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ کراچی جس عزیز کے پاس میں ٹھہرا ہوا ہوں' وہ ایک تاجر ہے اور کپڑے کا کام کرتا ہے۔ نہایت اخلاص و محبت سے ہماری خدمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے۔ میں عید کے بعد گھر انشاء اللہ چلا جاؤں گا۔

صوفی امام الدین اور حافظ محمد شریف کو السّلام علیکم!

والدعا آپ کا محمد عمر

کوٹھی ۱۶۷ پیر کالونی کراچی ۲

۱۴ جون ۱۹۵۲ء

Marfat.com

(۳)

عزیزم خدا تعالیٰ تمہیں اپنی محبت عنایت کرے!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

!خط پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے اور عبادت کا شوق وذوق عنایت فرمائے اور تمام گناہوں سے مجھے اور آپ کو بچائے۔ ہر طرح کے فضل وکرم اس کے ہاتھ ہیں۔ جسے چاہے شاہ کرے جسے چاہے گدا بنائے۔ مولیٰ کریم سے نیک ظن رکھنا تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارا اور ہمارا انجام بخیر فرمائے اور کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین ثم آمین!

راقم محمد عمر از بیربل

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲

(۴)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔

ذکر کن ذکر تا ترا جان است
پاکئ دل ز ذکر رحمان است

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا خدائے قدوس کی خدمت کرنا ہے۔ دنیا کا لالچ جب اٹھ جاتا ہے تو انسان خود شفا ہو جاتا ہے۔ جہاں دوسروں کا علاج مقصود وہاں اپنے علاج سے کسی وقت غافل نہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حال پر رحم فرمائے اور آپ کے ہاتھ میں برکت دے۔ آمین ثم آمین!

آپ کا

محمد عمر

از بیربل

۱۱ نومبر ۱۹۵۲ء

(۵)

عزیزم زادرشدہ

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اپنی محبت کامل دے۔ حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چہلم پر حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ غالباً انشاء اللہ ۲۷ دسمبر ۵۲ بروز ہفتہ شام آپ کے سٹیشن

Marfat.com

پر اتر کر رات آپ کے ہاں بسر کر کے صبح حضرت کیلیانوالہ پہنچوں گا۔ یاد رہے کہ جب تک میں نہ پہنچوں روٹی کا انتظام نہ کیا جائے۔ غالباً گاڑی شام کے وقت آپ کے پاس وزیرآباد سے پہنچتی ہوگی۔ میرا خیال اسی گاڑی سے اترنے کا ہے۔ اگر کوئی دوسرا ارادہ ہو گیا تو اطلاع دوں گا۔

والدعا

۱۶ دسمبر ۱۹۵۲ء راقم محمد عمر

(۶)

حکیم صاحب

السلام علیکم!

صاحبزادہ سعید الدین کی ضرورت لاہور میں بہت بھاری ہے۔ ان کی نوکری کا سامان ہو چکا ہے اور محکمہ والے بلاتے ہیں۔ اگر مولوی محمد شریف کا خط آیا ہو تو فوراً اس پتہ پر ان کو خبر دیں کہ خط دیکھتے ہی حاجی محمد ابراہیم صاحب کے پاس جیا موسیٰ لاہور پہنچ جائیں۔ تاکید ہے۔

۱۲، جنوری ۱۹۵۳ء راقم محمد عمر

(۷)

مبارک باد فرزند نرینہ!

السّلام علیکم!

خط دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی زندگی دراز فرمائے اور آپ کے دل اور آنکھ کو ٹھنڈا رکھے۔ آمین ثم آمین! تعویذ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

سہل یا الٰہی کل صعب

بحرمۃ سید الابرار

والدعا' طالب دعا

محمد عمر

(۸)

حکیم صاحب

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔

Marfat.com

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

آج کل حکیم صرف پیٹ کے بھرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ "خدمتِ خلق" کی عنایت اور اس کا درجہ کتنا بلند ہے لوگ خالق اور مخلوق کے ہوتے ہیں، ان کو روٹی کی فکر اٹھادی جاتی ہے۔ اس لیے آپ اخلاص و محبت سے اپنا کام کرتے جائیے۔ ادویہ کی قیمت میں یکسانیت اور برابری کا اصول ہو بلکہ نسبتاً ارزاں رکھی جائیں۔ زیادہ آمدنی میں برکت نہیں ہوتی بلکہ کم آمدنی والے کو جب اللہ تعالیٰ برکت دیتے ہیں تو زیادہ آمدنی والے سے خوش نصیب دیکھے جاتے ہیں۔ غرض ہمیں برکت چاہئے اور وہ اس صورت میں ملتی ہے جب خلقِ خدا کی خدمت اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے۔

حافظ محمد شریف کو السلام علیکم

والدعا

۱۳ فروری ۱۹۵۳ء

راقم محمد عمر

(۹)

باسم سبحانہ
اِنَّ اللّٰہ مَعُ الصَّابِرِیْنَ
عزیزم حکیم صاحب زادر شدہٗ

وعلیکم السّلام!

خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

ہمت کی بلندی اور پستی مصائب کے امتحان میں معلوم ہوتی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہمت دیتا ہے، وہ مصائب سے پار ہو کر کامیاب ہو جاتا ہے اور جو ہمت ہار جاتا ہے، مصائب میں گھر جاتا ہے اور کامیابی کے سدرہ میں نہیں پہنچتا۔ بیگم کا فوت ہونا رنج کا باعث ہے اور پریشانی کا۔ یہ بڑا امتحان ہے۔ بہت سے سالک ایسے موقع پر گر جاتے ہیں۔ کماقال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بالسُّوءِ اللہ تعالیٰ کوئی بہتر موقع عنایت فرمائے۔

آنے جانے میں برکت ضرور ہے اور آنے جانے سے طبیعت میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جب زادِ راہ نہ ہو اور گھر مین محصور ہو جائے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک

Marfat.com

مجاہدہ ہے، اور باعثِ برکت۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے اور آپ کو صبر عنایت فرمائے۔ یہ خط مقامِ متبرک للہ شریف سے لکھا جاتا ہے۔ عرس پر آیا ہوا تھا۔ آپ کا لفافہ بھی کہیں سامنے آ گیا جس کو تبرکاً یہیں لکھا گیا۔

والدعا

طالب دعا

بفرمانِ قبلہ عالم دام ظلہ

۸ نومبر ۱۹۵۳ء

(۱۰)

اَللّٰھُمَّ اَحرِق قَلبِیْ بِنَارِ عِشقِکَ

عزیزم! خدا تعالیٰ تمہیں اپنا بنائے۔

وعلیکم السّلام وَرحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ جواباً تحریر ہے۔

چاہو خدا سے نہ [illegible] خدا

اگر اپنا نام جینے سے بھوک دیتا ہے تو دیتا رہے

شرط عشق است در طلب مردن

آخر رحم کھا جائینگے بگڑی بن جائے گی

والدعا

طالب دعا

محمد عمر

۱۷ جنوری ۱۹۵۴ء

(۱۱)

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!

اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرمائے اور تمام مشکلات حل فرمائے۔ باقی خیریت!

راقم محمد عمر

۲۹ مئی ۱۹۵۳ء

Marfat.com

(۱۲)

عزیزم زادرشدہٗ

وعلیکم السّلام!

خط پہنچا اللہ تعالیٰ سے اگر آپ کا حسنِ ظن قائم ہو گیا تو پھر کوئی مشکل بھی نہ رہے گی ۔

زبان خاموش ہو، پر دل میں جاری
رہے ہر وقت ذکر ذات باری

والدعا،

طالب دعا.....محمد عمر

(۱۳)

نیکی کر تے کھوہ وچ سٹ

عزیزم! خدا تعالیٰ تمہاری صورت اور تمہارے دل میں برکت دے!

وعلیکم السّلام!

خط پہنچا، پڑھا۔ کیا کہوں جب کبھی حضرت مرشدنا حضرت میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھ کر فرمایا: مجھ کو تو سب کچھ عسر و یسر میں دکھائی دے رہا ہے۔
آخر عسر آیا (تنگی آئی)۔ سالوں گزر گئے۔ تکلیف پر تکلیف۔ احباب واقرباء کہتے کہ اب کہاں ہے یسر۔ اتنے سال گزر گئے، بال بچے تنگ آ گئے۔ لیکن میرے کانوں میں وہی آواز تھی کہ عسر یسر ہے۔ آخر نوبت آ گئی، تنگی نکل گئی۔ لیکن مجھے اس تبدیلی سے کوئی خوشی نہ ہوئی۔ کیونکہ اب میرے گھر میں موت کا دور شروع ہو گیا اور کئی موتیں اس کے بعد ہوئیں۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا

آپ کا محمد عمر

(۱۴)

عزیزم! خدا تعالیٰ تمہیں اپنی محبت میں صادق رکھے!!

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا پڑھا۔

عزیز! دنیا اسی طرح کی ہے کہ کوئی ہنسے اور کوئی روئے۔ اللہ کی محبت اگر نصیب

Marfat.com

ہو جائے تو یہ بہت بڑی دولت ہے اور سب کچھ اس سے نیچے لیکن اس میں استقامت رہے اور جب سالوں یہ محبت پکتی ہے تو پھر اپنے پھل بھی دیتی ہے اور انجام بخیر ہوتا ہے۔ وَالآ خِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی، کچھ ہو سکے تو شغل دنیاوی جو پسند ہو، شروع کر رکھا جاوے کیونکہ دنیا گزارنے کا یہی طریقہ اور سنت الٰہیہ چلی آتی ہے۔

کب تک بھوکے مارے گا
آخر رحم کھا جائیں گے

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۵)

تانگرید کودکے حلوئ فروش
ابر رحمت کے بحق آید بجوش

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ پہلے خط کا جواب شاید پہنچا ہوگا عزیز! حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے مجھے تو اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا معلوم ہوتا ہے۔ سو ایسے ہی ہوا۔ ایک زمانہ تکلیف اٹھائی۔ ایک پیسہ قرضہ دینا کوئی پسند نہ کرتا۔ آخر وقت آیا اور جوش رحمت سے فضل ربی وارد حال ہو گیا اور قرضہ سے سبکدوشی عنایت ہوئی۔ اب ایک طرف آتا ہے اور دوسری طرف جاتا ہے۔ بے فکر زندگی گزر رہی ہے لیکن وہ لطف کہاں جب وہ جلوت وخلوت میں ساتھ تھے اور تمام دکھ راحت نظر آتے تھے۔ آپ بھی صبر سے کام لیں۔

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

اللہ بس باقی ہوس!

عارف کون بنتا ہے؟ جو

ترکِ دنیا ترک عقبےٰ ترکِ ترک اختیار کرے

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۱۶)

اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے اور اپنی محبت میں بے خود بنائے!

زمہجوری برآمد جانِ عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ تنگدستی سے گھبرانا اور اللہ کے ساتھ دعویٰ محبت کرنا یا اس کی طلب دونوں متناقض باتیں ہیں۔

چاہو خدا سے نہ سوائے خدا

یَاغَنِیَّ اَغْنِنِي بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاک پڑھا کریں۔

میں رمضان شریف گزارنے کے لیے باہر علاقہ سون (پہاڑ) میں موضع کھوڑہ تحصیل خوشاب بمع اہل وعیال مقیم ہوں۔

زیادہ دعا
راقم محمد عمر

(۱۷)

بسم اللہ، ربی اللہ، حصی اللہ

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچ کر کاشف حالات ہوا۔

حضرت پیرومرشد رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تو اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً سے سب کچھ نظر آ رہا ہے۔

کئی سال تنگی میں گزرے اور ایک پیسہ تک کا انتظار ہوتا تھا۔ ایک مدت کے بعد وقت مقررہ آ پہنچا۔ ایک سال ہی قرضہ اتر گیا، جو عمر بھر اترنا محال نظر آتا تھا۔

عزیز! آپ نے ابھی تک وہ تنگی نہیں دیکھی جو اس راہ میں سالکین دیکھا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ کی ہمت وحدہ لاشریک کی ذات پُر انوار کی طرف متوجہ رہے اور منہ نہ موڑے،

Marfat.com

پھر یہ تکلیف عین آرام ہو جائے گی۔ ہاں کم ہمتی سے اگر طبیعت گر گئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے منہ پھر گیا تو پھر خَسِرَ الدُّنیَا وَالْآ خِرَۃِ والا معاملہ ہے۔ اور بس۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور اپنے ذکر و فکر میں لگائے رکھے اور اپنے شوق میں سرمست فرمائے۔

والدعا

۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ محمد عمر

(۱۸)

یادِ او سرمایۂ ایماں بود ۔
ہر گدا از یاد او سلطاں بود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاصہ سے سرفراز فرمائے اور صراطِ مستقیم سے نہ بھٹکائے، اور نفس و شیطان کے دھوکوں سے محفوظ رکھے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً کا حکم موجود ہے۔ مشقت کے بغیر کوئی پھل پیدا نہیں ہوتا۔ ہمت چاہئے۔ اگر ہمت گر گئی تو سب کچھ برباد ہو گیا۔

تو بندگی چو گدایاں بشرطِ مزد مکن
کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

والدعا

۱۷ فروری ۱۹۵۵ راقم محمد عمر

(۱۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ پڑھتا ہوں اور حیران بھی ہوں۔ آپ پر کتنا فضل اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کیا کچھ دیکھتے ہیں۔ کہ جو پیٹ بھر کھاتے ہیں تو دیکھتے بھی کچھ نہیں۔

Marfat.com

واقعی آپ کو تکلیف ہے لیکن اِنَّمَا اَشْکُوْ بثی و حُزنی اِلَی اللّٰہ. یہ راستہ کٹھن ہے لیکن جو یہ تکلیف برداشت کر لیتا ہے تو کامیاب ہو جاتا ہے۔

بعد سنت صبح اور قبل فریضہ ایک سو ایک بار یا رحیم اور اتنا ہی الرحیم پڑھا کریں، بڑے بزرگوں کا معمول ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ زیادہ اس عاجز کے لیے دعا کیا کریں۔

راقم محمد عمر

(۲۰)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے عزیز پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے فیوضات کھل رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسے ہی کھلتے کھلتے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے۔

چاہو خدا سے نہ سوائے خدا

تنگی سختی ہی یہ دروازے عنایات وشفقت کے آپ کے دل پر کھول رہی ہے ورنہ ذکر و فکر کرنے والوں کی کمی نہیں۔ کرتے سب کچھ ہیں لیکن دیکھتے کچھ نہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیہِ مَنْ یَشَاءُ لیکن عزیز! خبردار! تکبر کی راہ سے بچنا۔ ورنہ یہ ایک عکس ہے جو اٹھ جاتا ہے۔ میرے لیے بھی دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر نامناسب سے محفوظ رکھے اور مناسب کی توفیق بخشے۔

محمد عمر

۱۳ مئی ۱۹۵۵ء

(۲۱)

بسم اللہ ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیزم زادرشدہٗ

السّلام وعلیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ مشاہدات روحانی سے آپ کی ہمت بلند ہو رہی ہے اور آپ کو اس دولت سے سرفراز فرمایا جا رہا ہے۔ تنگیٔ رزق تو ہمیشہ ایسے لوگوں کے لیے تجویز ہوتی ہے تا کہ ان کا توکل اور صبر صحیح قائم ہو جائے۔ اگر سالک آزمائش میں کامل اتر جائے تو پھر سارے در کھل جاتے ہیں۔ میں نے تو خود بہت کچھ اس تکلیف کو دیکھا ہے اور مجھے کوئی عجیب معلوم نہیں ہوتا۔

زیادہ محبت

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۲۲)

عزیزم زادرشدہٗ

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ حالات سے خبر ہوئی۔

کا گاتن من میرا کھائیو چن چن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو مینوں پیا ملن دی آس

تکالیف آتی ہیں لیکن کبھی ہمیشہ نہیں رہتیں۔ اللہ کا فضل جب شامل حال ہوتا ہے تو اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً کا حال وارد ہو جاتا ہے۔ بے شک جب تکلیف بڑھ جاتی ہے تو انسان ناامید ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حکم ہے:۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

دوسری جگہ حکم ہے:

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

جب مولیٰ کریم کی نصرت آتی ہے تو پھر وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کا حال وارد ہو جاتا ہے۔

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِی دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً

راقم

آپ کا محمد عمر

۱۹ جولائی ۱۹۵۵

(۲۳)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مَثَلُ نُوْرِهٖ کَمِشْکٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ

عزیزم زادرشدہٗ

Marfat.com

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ وہ کچھ دیکھ رہے ہیں جو اس عاجز نے نہیں دیکھا۔ یہ دولت تنگی اور سختی سے حاصل ہوتی ہے لیکن کمزور انسان تکلیف و مشقت زیادہ اٹھا نہیں سکتا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ. لیکن دیکھ رہا ہے اور حکیم بھی ہے اور عَلٰی کُلِ شَیْءٍ قَدِیْر بھی۔

دردِ دل با تو بگوئم کہ خداوند توئی
یا نگوئم کہ تو خود مطلقی و پراسرار

خدا کرے کہ یہ حکمت بھی آپ کے سامنے آجائے کہ تنگیٔ معاش کیوں دے رکھی ہے اور اس کے فضل و کرم کی کیا صورتیں ہیں۔ والدعا

کہ آپ کو یا تو برداشت و صبر کی توفیق زیادہ عنایت یا تنگدستی کی مصیبت سے نجات ہو۔

آپ کا محمد عمر
۳ ستمبر ۱۹۵۵ء

(۲۴)

یاد او سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از یادِ او سلطاں بود
یادِ او گر مونسِ جانت بود
ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود

عزیزم زادشرفہ وقدرہ

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ!

آنعزیز کا خط پہنچا۔ مولیٰ کریم کا شکر ہے کہ اس نے ذرۂ خاک کو جان بخشی۔ ''ہمیشہ عسر کے بعد یسر ہے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ابھی تک کانوں میں گونج رہے ہیں۔

رب کی یاد میں تکلیف کو راحت خیال کرنا ہی فقر ہے۔ عجب نہیں کہ خود ہی رحم کھا جائیں۔ ایسے حال میں دعا کی کیا ضرورت۔ وہ خود دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں۔

Marfat.com

رازِ دل باتو بگویم کہ خدا وند توئی
یا نہ گویم کہ تو خود مطلقی و پراسرار
لوڑے ہر کوئی اس دولت نوں باجھ نصیب نہ پاوے
کیڑا حرص کرے سلیمانی تخت میرے ہتھ آوے

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ شرح نصیب ہو۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۲۵)

اندریں راہ مے خروش مے خروش
اندک اندک خاک چہ را مے خروش
تادمِ آخر دمے فارغ مباش
کار کے کن کار تو کاہل مباش
چوں ز چاہے مے گنی ہر روز خاک
عاقبت اندر رسی در آب ہاک
چوں نشینی برسر کوئے کسے
عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

اللہ تعالیٰ ہمارے پر رحم فرمائے۔

آپ کا محمد عمر

(۲۶)

اُذْکُرُ واللّٰہ ذِکْرًا کَثِیْرًا

عزیزم زادہ رشدہٗ وارشادہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ابھی آپ کا خط پہنچا۔ یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ میری تحریر کے چند فقرے آپ کو پسند آ گئے۔ لکھا تو اسی واسطے کرتا ہوں کہ کوئی انہیں پڑھے لیکن بہت کم لوگ ہیں جو دھیان سے یا توجہ سے پڑھتے ہیں۔ خدا کرے کہ چند آدمی ہی میری تحریرات کو بغور پڑھنے والے ہو جائیں تو

Marfat.com

میری محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔

اللہ کرے کوئی گھڑی کوئی دم اس کے خیال کے سوا نہ گزرے۔

عزیز محمد شریف صاحب کے مشغول ہونے سے بھی بڑی خوشی ہوئی۔ خدا کرے کہ یہ نوجوان اس کے خیال میں مست ہو کر دنیا فراموش کر بیٹھے۔ کسی کی پرواہ مت کریں۔ وَذَرْنِی وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُوْلِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا۔ محمد شریف صاحب کو السلام علیکم

آپ کا دعا گو

طالب دعا

محمد عمر

(۲۷)

جسے میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

عزیز مکرم زادرشدہٗ

السلام علیکم!

خدا پہنچا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ایک گونہ مطمئن ہیں۔ ورنہ آج کل عام شکایت غیر اطمینان کی ہے، اور کہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ الحمدللہ! جس نے کچھ پانے کا خیال جمالیا، یقیناً وہ پا گیا اور جس نے نامرادی پائی وہ نامراد رہا۔[1]

دل تو چاہتا ہے کہ تمام دوستوں کے گھر دیکھوں لیکن کیا کیا جائے کہ ایک تو خود ضعیف ہو چکا ہوں اور دوسرے باہر اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ پریشان دنیا میں پریشان ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے آپ ہی تکلیف فرمالیا کریں۔ جب کبھی موقع ہاتھ آ گیا تو رات آپ کے پاس گزار لوں گا

تجھ کو بٹھا کے سامنے یادِ خدا کروں

نے مسئلہ کیا آسان کر دیا ہے۔

مولوی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم

والدعا

آپ کا محمد عمر

---

[1] اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِیْ (مرتب) میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں جو میرے بارے رکھتا ہے (حدیث قدسی) کی تفسیر (مرتب)

Marfat.com

(۲۸)

عزیزِ محترم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے موضع کھوڑہ میں گرمی بسر کرنے کیلئے گیا تھا۔ جمعہ گزشتہ کو بال بچے سمیت بخیریت پہنچ گیا۔ اب شرقپور شریف کی تیاری ہے۔ لیکن گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے گھر کے بہت سے کام سمیٹنے کے لیے وقت چاہئے۔ اس لیے اس موقع آپ کے پاس پہنچنا میرے لیے مشکل ہے۔ حضرت کیلیانوالہ حاضر ہونے کا خیال رہتا ہے۔ جب کبھی موقع ملا تو آپ کے پاس بھی ایک رات کا قیام کروں گا۔ شکر ہے کہ آپ دینی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ اس کی مہربانی سے سب کچھ ہوتا ہے جب کوئی بندہ اللہ کی محبت میں تکلیف اٹھائے یا اللہ کے دین کی خدمت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت و آبرو کا خود حافظ ہوتا ہے۔ صرف اللہ پر بھروسہ چاہئے۔

آپ کا..... محمد عمر
از بیربل

(۲۹)

مخلصی و محبی حکیم صاحب سلمہٗ ربہٗ

السلام علیکم!

خط ملا۔ خداوند کریم آپ کو اور آپ کی طفیل جملہ نمازیوں کو اپنی محبت عطا فرمائے۔ آمین! شرقپور شریف جانے کا پروگرام بن چکا ہے۔ ہم انشاء اللہ ۱۴ فروری کو بیربل شریف سے روانہ ہو کر رات لائل پور قیام کر کے ۱۵ ستمبر کو شرق پور شریف پہنچ جائیں گے۔ آپ وہاں ملنا۔ اگر وقت ہوا تو شاید پروگرام بن سکے۔

فقط والسلام

حضرت قبلۂ عالم محمد عمر صاحب

(۳۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے عزیز! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

Marfat.com

آپ کا اشتیاق ایک مدت سے اپنے گھر لے جانے کا ہے لیکن میری مجبوریاں ابھی تک آپ کے پاس پہنچنے کی مانع ہیں۔ ایک تو گرمی ہے۔ دوسرے مہندی کا فصل طغیانی کے آجانے کی وجہ سے کٹایا نہ گیا۔ شرق پور شریف سے جلدی گھر پہنچنے کا خیال ہے تا کہ یہ کام ہو جائے۔ انشاء اللہ کسی سرد موسم میں جب کبھی گھر سے نکلا تو ضرور آپ کے پاس پہنچنے کی کوشش کروں گا اور حضرت شاہ صاحب کے مزار پر بھی حاضر ہوں گا۔

بیک کرشمہ دو کار

صوفی امام الدین صاحب کی تکلیف اور بیماری سے رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے۔ ان کے خط آتے رہتے ہیں۔ بیکس آدمی کا اللہ ہی بیلی ہوتا ہے۔ دوا کے لیے ہسپتالوں میں جانے کے لیے پیسہ کی بہت ضرورت ہے۔ ویسے بھی طبیعت آرام پسند نہیں ورنہ جب میرے پاس آئے تھے تو علاج کے قابل تھے۔

میں انشاء اللہ ہفتہ یا اتوار کو شرق پور شریف عرس کی حاضری کے لیے پہنچ جاؤں گا۔ احباب کو خصوصاً صوفی صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم۔ آج منی آرڈر کرنے کا خیال ہے۔ اگر صوفی صاحب ہسپتال چلے گئے ہوں تو وہاں بھیج دینا۔

آپ کا محمد عمر

از کھوڑہ

کل بروز جمعہ انشاء اللہ رات کے تین بجے یہاں سے روانہ ہو کر تقریباً سات بجے گھر پہنچنے کا خیال ہے۔

محمد عمر

۲۷ اگست ۱۹۵۹

(۳۱)

وِلِمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَاِنَّ ذٰالِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

عزیزم زادرشدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے ابتلا پر صبر چاہیئے۔ اپنے بندوں کے ذریعہ اپنے بندہ کا امتحان لیتا ہے۔ بے شک تکلیف اٹھانی مشکل ہے لیکن جب یہ خیال ہو کہ جو کچھ ہو رہا ہے، حکمت ہے تو پھر کیا پریشانی۔ قرآن حکیم میں آتا ہے:

Marfat.com

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَالَّذِی بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدٰوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ

پہلے برائی کو بھلائی کے ساتھ روک دیا ہے یہاں تک کہ دشمنی محبت سے بدل جائے یعنی دشمن دوست ہو جائے۔ اختلاف عقائد کی وجہ سے موجودہ دور میں دشمنی مناسب نہیں۔

لَا اِکْرَاہ فِی الدِّیْنِ

شاہ صاحب کا خیال آپ دل سے نکال دیں گے تو وہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔

مطلع الانوار سینہ میرا ہو جائے تمام
میں مٹوں سارے کا سارا اور مٹ جائے بھی نام

آپ کا عمر

(۳۲)

دکھڑے سکھڑے پئی بنھیساں
لگّی ہوئی یاری توڑ چڑیساں

مخلصم زادشرفہٗ

وعلیکم السّلام!

خط پہنچا۔ کیا کہوں۔ یہ بھی شانِ جلالیت ہے کہ اپنوں کو دکھ پہنچایا جاتا ہے اور بے گانوں پر الطاف کریمانہ ہے۔ ہمت والے اس پریشانی میں پریشان نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ یہ کیا خوش نصیبی ہے کہ فقر و فاقہ کے لیے ہمیں چن لیا۔ لیکن بے ہمت مر جاتے ہیں اور نابود ہو کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ابھی کمی ہے جب پختہ یہ فقر و فاقہ ہو گا تو

''دنیا جھکے گی، ضرور جھکے گی''

لیکن خامی کیسے دور ہو۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۳۳)

بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ
فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
مَاشَاءَ اللّٰہ لَاقُوَۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

Marfat.com

عزیزم زادشرفہٗ ورشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔حالات سے آگاہی ہوئی۔

جب آپ حسد چھوڑ دیں گے۔دنیا آپ سے حسد کرنا چھوڑ دے گی۔وہ جانے اور اس کا کام۔آپ پریشان نہ ہوں۔اطمینان سے ذکر وفکر میں مشغول رہنے کی کوشش کی جائے۔ عنوان کو اکثر دہرایا کریں۔اَللّٰھُمَّ یَامَالکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءَ تمام آیتہ بھی پڑھا کریں. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْراً اِنَّ مَعْ الْعُسْرِ یُسْراً فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ۔

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

ایک تعویذ بھی ارسال ہے۔چارہ جو اپنے ساتھ لے جایا کرے۔یا بھائی کے بازو پر باندھیں۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۳۴)

عزیزم حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔حدیث پاک ہے اَکْثِرُوْا ذِکْرَھَا دِمِ اللَّذَّاتِ لذتوں کو گرانے والی کا ذکر اکثر کیا کرو۔صحت کا علاج بھی کیا جائے۔۲۱ اسوج ۱۷ اکتوبر کو عرس حضرت اعلیٰ پر آجائیے۔اور یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد زبانِ حال سے پڑھا کریں۔انشاء اللہ طبیعت بحال ہو جائے گی۔

والدعا،

راقم محمد عمر
از کھوڑہ تحصیل خوشاب
۱۳۱ اگست کو واپسی ہوگی

Marfat.com

صفاء القلوب

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کے نام

Marfat.com

دنیا کو جتنا بھی برا کہا جائے، بجا ہے۔ لیکن آخر اس کو بنایا کیوں گیا؟
یہی حال دنیا کے معاملات وحالات کا ہے۔ انبیا، اولیاً تمام اللہ کے
برگزیدہ دنیا میں تشریف لائے اور اہلِ دنیا کے اندر پروان چڑھے۔
چونکہ طبع سلیم اور توحید قلبی اپنے وجودِ باجود کے اندر رکھتے ہیں،
دنیاوی معاملات کے اندر رہ کر بلند پروازی شروع کرتے ہیں۔ آخر
سدرۃ المنتہی پر پہنچ کر دنیا سے ظاہراً آزاد نہیں ہوتے الا قلیل۔

Marfat.com

(۱)

عزیزِ محترم محمد اقبال صاحب زادلطفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ وَ برکاتہٗ۔

محبت بھرا خط پہنچا۔لیکن دل کے اندر کچھ نہ ہونے کی وجہ سے جواب دینے میں تاخیر ہوئی۔

دوسرا خط بھی پہونچ گیا۔کیا کہوں۔مولیٰ کریم میرے حال سیاہ پر رحم فرمائے اور دین و دنیا میں ذلیل نہ فرمائے۔آپ کو اللہ جلشانہٗ نے طبیعت نیک دی۔اگر کسی صحبتِ بد میں نہ پڑے۔ تو انشاءاللہ طبیعت خود بخود صاف ہوتی جائے گی۔

گلزار صاحب آئے تھے۔غالباً جلسہ تیار ہوگا۔علمائے کرام تشریف لائیں گے۔کاش وہ کسی دل کی سیرابی اور اطمینان کا سامان بھی آپ کے سامنے پیش کریں۔

والد صاحب کی خدمت میں میرے سلام و دعا عرض کریں اور حاجی فضل کریم صاحب اور جناب پیر حیات شاہ صاحب کو میرے سلام پہنچا دیں۔اگر علیل تو ساتھ ہی کہ آپ کی ہمدردی کا مشکور ہوں۔احباب سے دعا کی توقع ہے۔

عاجز یہ کار

محمد عمر عفی عنہ

از بیر بل ۲۵ اگست ۱۹۴۳ء

(۲)

از محبت مس ہا زر می شود

عزیز محترم زادہ اللہ شوقا

السّلا علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ!

محبت بھرا مکتوب پڑھ کر حیران ہوں کہ محبت جب اندر آ جاتی ہے،تو دل کے اندر کتنی کشائش ہو جاتی ہے۔یہ خط آپ کی علمی قابلیت کی اور آپ کی رواں بیانی کی دلیل ہے۔افسردہ دل، پژمردہ طبیعت اگر جواب لکھوں،تو کیا لکھوں مقابلہ کروں تو کیسے کروں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت صادقہ کے اندر رکھے اور مارے اور اٹھائے۔

Marfat.com

دنیا کو جتنا بھی برا کہا جائے، بجا ہے۔ لیکن آخر اس کو بنایا کیوں گیا؟ یہی حال دنیا کے معاملات و حالات کا ہے۔ انبیا، اولیاً تمام دنیا کے برگزیدہ دنیا میں تشریف لائے اور اہلِ دنیا کے اندر پروان چڑھے۔ چونکہ طبع سلیم اور توحید قلبی اپنے وجودِ باجود کے اندر رکھتے ہیں، دنیاوی معاملات کے اندر رہ کر بلند پروازی شروع کرتے ہیں۔ آخر سدرۃ المنتہی پر پہنچ کر دنیا سے ظاہراً آزاد نہیں ہوتے الا قلیل۔

آپ بھی ہمت کیجئے۔ دنیاوی معاملات کے اندر جب جذبۂ الٰہی پیدا ہو تو عجب کیفیت ہوتی ہے۔

از دروں شو آشنا وز بروں بیگانہ وش

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب کوئی سالک کلیتہً دنیا چھوڑ کہ مولےٰ طلبی کے اندر محو ہوتا ہے، تو پہلے تو طبیعت بہت گرماتی ہے۔ لیکن آخر جب کہ خود مرشد سرد طبیعت ہوتا ہے، سالک بھی سرد ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ خدارا ہمت کر کے جو کچھ شروع ہے، اس کو ختم کرنے کی بلیغ کوشش کریں۔ یہ کوئی نہ کہے کہ نامردوں کی طرح بیٹھ گئے۔ لوگوں کی طعن و تشنیع سے بچنا لازم ہے۔ خصوصاً والدین اور برادری سے۔ حافظ نے کیا خوب فرمایا۔

کہ عشق آساں نمود اول، ولے افتاد مشکلہا

مولیٰ کریم آپ کو استقامت بخشے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی دائمی توفیق بخشے۔ اس سراسر غفلت کے لیے کہ بزرگوں کے نام اور ان کی عقیدت اور دامن گیری کے سوا کوئی سہارا نہیں رکھتا، گاہ بگاہ دعا فرماتے رہا کریں۔

یہ عشق و محبت کے دن ہمیشہ نہیں رہا کرتے اور یہ جنوں کسی کو کم وقت کے لیے نصیب ہوتا ہے اور کامیاب وہی ہے، جسے عمر بھر کے لیے یہ سودا نصیب ہو جائے۔ اللھم زد فزد ولا تنقص۔

زیادہ محبت

بندۂ ناچیز

محمد عمر

دوسرا رقعہ عزیز شیخ محمد امین صاحب لائبریرین کالج

کے حوالے کر دیں برادرم حاجی فضل احمد صاحب کے پاس جانا ہو تو میرے مشفقانہ سلام و دعا یہو نجا دیں۔

محمد عمر

۱۵ فروری ۱۹۴۴ء

Marfat.com

(۳)

اقبال جہاں سلامت باکرامت باشد

السّلام علیکم!

میں اس وقت پابہ رکاب ہوں۔ کچھ زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ انشاء اللہ سنیچر (ہفتہ) کو آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ بشرطِ خیریت

تجھے کیا سنائیں اے ہم نشیں ہمیں موت میں جو مزہ ملا
نہ ملا مسیح و خضر کو وہ نشاطِ عمرِ دراز میں

مولیٰ کریم آپ کو ہر امتحان میں کامیاب فرمائے اور اپنے سے غافل نہ فرمائے۔ منزل کھٹن دنیا ہے۔ یہ بھی شکر کہ اس بت خانۂ زیب و آرائش میں آپ کی توجہ اس کی طرف ہے، جو نظر آتا نہیں۔

ہر گھڑی جو ہے نظر میں وہ نظر آتا نہیں
مثل بوئے گل ہے ظاہر صاف دکھلاتا نہیں

زیادہ کیا عرض کروں۔ سیاہ کار، سیاہ دل، سیاہ رو اپنی حقیقت آپ جانتا ہے۔ من آنم کہ من دانم

زیادہ محبت۔ حاجی صاحب کو السلام علیکم!

بندۂ ناچیز
محمد عمر

سوموار ۲ مارچ ۱۹۴۴ء

(۴)

"وِالسَّلامُ عَلیٰ مَنِ اِتَّبَعَ الْھُدٰی"

عزیزِ محترم! سلامت باشد

وعلیکم السّلام!

آپ کا مکتوب پہنچا۔ کھول کہ دیکھا، تو کچھ اور دیکھا۔ پریشانی کے ساتھ ایک طمانیت اندر آ گئی۔ ایک مسلمان حقیقی کا نقشہ سامنے آ گیا۔ خدا کرے کہ یہ جذبۂ پختہ ہو جائے اور یہ حال مقام ہو جائے۔

Marfat.com

عزیز!۔ یہی کچھ ہے جس کے لیے انسان اپنے کمال کے حاصل کرنے کے لیے دوڑتا ہے۔لیکن یہ دولت حالی گاہ بگاہ تو سالکین کو حاصل ہوتی رہتی ہے۔لیکن اس حال کا مقام ہونا ایک دولت لازوال ہے، جو کہ ہر کہ ومہ کو نصیب کہاں۔ بلکہ لاکھوں سے کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے۔

سالہا باید مرداں انتظار　　تا یکے را باشد از صد ہزار

تاہم ہولیٰ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ ایک گونہ طبیعت اس دریائے ناپیدا کنار کے اندر غوطے کھاتے ہوئے بھی اپنی طمانیت سے چل رہی ہے۔....

آپ پاس ہوتے ،تو مجھے ضرور خوشی ہوتی۔اور فیل ہونے سے رنج ہے۔لیکن آپ کی کیفیت طبعی سے کسی قدر اطمینان ہو گیا اور رنج کم رہ گیا۔خدا تعالیٰ کو منظور ہوا،تو دوسرے سال سہی۔....

حاجی صاحب کا لاہور سے خط آیا۔وہ بھی آپ کی حالت پر خوش ہیں۔خدا کرے کہ آپ کا یہ نشہ دائمی پیدا ہو جائے اور ہم کہیں۔

''یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے''

اللّٰھم زدفزدثم لاتنقص ۔میرے لیے بھی دعا کیا کریں کہ غفلت اور سیہ کاری سے اللہ تعالیٰ بچائے۔اور اپنے دامن محبت میں لے لے۔آمین ثم آمین!

گرمی کی وجہ سے طبیعت سخت نڈھال ہو رہی ہے۔آج کچھ بادل اور ہوا ہے،تو اتنا لکھنے کے لیے ہمت ہوئی۔

بھائی صاحب اور عزیز جان کو السلام علیکم۔آپ کے خط کو کسی اچھی فرصت میں دوبارہ مطالعہ کروں گا۔

آپ کا محمد عمر
۱۵اپریل ۱۹۴۴

(۵)

جو سر دیتاں راقب ملے او پیارا
بڑا سستا سودا خریدارنوں اے

لفاے نیم آمدہ در کوئے تو　　شیئاً لِلّٰہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیل ما　　آفریں بردست و بربازوئے تو

Marfat.com

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا　　کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

جس دیاں دربار مرشد وچ رسائیاں ہوگیاں
باب رحمت دے کھلے، مشکل کشائیاں ہوگیاں
اِک نظارے پیرتوں بالکل صفائیاں ہوگیاں
دلِ اندھیری کوٹھڑی تھیں روشنائیاں ہوگیاں

درپس ہر نامرادی مرادہاست　　و درپس ہر مراد نامرادی ہاست

چیست تقویٰ زہدالے عالی جناب　　بر مرادِ خود نگشتن کامیاب

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیز گرامی قدر اقبال جہاں سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا خط پہنچا (سوز و درد کی کیفیات پڑھ کر خوشی ہوئی۔ عزیز اسالک کے حق میں کیمیائے احمر یہی ہے)

جائیکہ زاہداں بہ ہزار ربعین رسند　　مستِ شرابِ عشق بیک آہ میرسد

اللھم ارزقہ استقامۃً فی سَبیلِکَ

تفصیل سفر ملاحظہ ہو۔ آپ سے رخصت ہو کر جمعہ شام کو راولپنڈی پہنچ گئے۔ خیال تھا کہ ایک دن راولپنڈی میں رہیں۔ لیکن مشورہ یہی طے ہوا کہ سنیچر کی صبح کو چلے جانا چاہیئے۔ چنانچہ صبح لاری پر سوار ہو کر مری کے راستے کو گیارہ بجے لاری نے ناپنا شروع کیا۔ چڑھائی کو سڑک کے پیچ و خم محسوس نہ ہونے دیتے تھے۔ لیکن ایک بلندی کو طے کرنے کے بعد نگاہ دوسری بلندی کو دیکھتی تھی اور ہر بلندی نہایت پرلطف، سبزہ سے ڈھپی ہوئی ہوتی۔ اور چیل کے درخت تھے کہ آسمان پر چڑھنے کی سیڑھیاں قدرت نے بنا رکھی ہیں۔ جب کبھی نگاہ نیچے چلی جاتی تو وادیوں کی گہرائی بھی تعجب خیز اور ہراساں کر دینے والی تھی۔ آخر مختلف نظارے آنکھ دیکھتی ہوئی اس مقام پر پہنچی، جسے سنی بنک کہتے ہیں اور یہ وہی مقام ہے جہاں سے موڑھا شریف جانے والے اپنا راستہ تبدیل کر لیتے ہیں۔ جاتے تو وہ رو بہ پستی ہیں، لیکن ایسی پستیوں پر ہزاروں بلندیاں قربان۔ آہ! اب وہ رونق

Marfat.com

جو سننے میں آتی تھی، نہ رہی۔ ایسی رونقیں مردانِ حق کے وجود سے وابستہ ہیں۔ جب وہ نہیں، یہ بھی نہیں۔ مری کی آخری بلندی سات ہزار فٹ ہے۔ اس کے بعد نشیبی سلسلۂ کوہ شروع ہو جاتا ہے۔ سڑک کے پیچ وخم جس طرح چڑھائی میں موٹر کی نہایت دیانتداری سے معاونت کرتے رہے، اسی طرح اترائی میں بھی اپنی روش قائم رکھی۔ اور بستیاں چھوٹی چھوٹی وادیاں اپنی سابقہ روش پر تھیں۔ سڑک کے ایک کنارے تعجب کی انتہا نہ رہی جب ایک نہایت مختصر آبی نالے کو دو پہاڑوں میں گھرا دیکھا اور دریائے جہلم نام سنا۔ دریائے جہلم۔ یا اللہ! یہ وہی دریائے جہلم ہے کہ میدان میں جا کر اپنی سطوت وہیبت سے اہلِ میدان کو اس موسم میں لرزا دیتا ہے۔ لیکن پہاڑی سخت چٹانوں کی قید نے اسے قدر عافیت بتلا دی ہے۔ یہی دریا شہر سرینگر کے عین وسط میں اپنی نرالی شان دکھاتا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں اس کے بہاؤ کا رخ شمال کو ہے اور اس میں سینکڑوں نہیں ہزاروں چھوٹی بڑی سقف اور غیر مسقف کشتیاں اور ہاؤس بوٹ موجود ہیں۔ جو یہاں کے عجائبات میں سے ایک ہیں۔ آخر راستے میں رات گزاری اور ایک ایسے مکان میں سوئے، جو دریا کے بائیں کنارے پر تھا۔ نیچے دریا بہہ رہا تھا۔ تمام رات اس کی شائیں شائیں اور موسلا دھار بارش کی آواز سے کانوں کو آشنا رکھا۔ صبح پھر تیاری شروع ہوئی۔ یہ وہ مقام تھا، جہاں پر عین کشمیر کی سرحد شروع ہو جاتی ہے اور چنگی والے سامان کا جائزہ لیتے ہیں۔ قابل حصول اشیاء کا محصول وصول کرتے ہیں۔ گیارہ بجے موٹر چلی اور شام کے چھ بجے سری نگر شہر میں پہنچایا۔ یہاں ایک ہوٹل میں دو روپیہ روزانہ کرایہ پر کمرہ لیا۔ دو روز یہاں رہے۔ لیکن کچھ ماحول ایسا خراب اور ہوٹل کی غذا ناموافق۔ جس کی بنا پر کچھ پریشانی لاحق رہی۔ اور بعض ذرائع سے مکان کی تلاش شروع ہوئی۔ الحمدللہ کہ اس کریم مطلق نے رحم وکرم کیا اور ایک مولوی صاحب سے اتفاقی ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے بطیبِ خاطر اپنا رہائشی مکان پیش کیا۔ چنانچہ منگل کی شام سے اس مکان میں ہیں۔ وقت بفضلہٖ تعالیٰ نہایت اچھا گزر رہا ہے۔ یہاں کی آب وہوا نہایت شاندار ہے۔ اپنا خیال ہے کہ دنیا بھر میں ایسی خصوصیات کی آب وہوا نہیں مل سکتی۔ عین بارش کے وقت بھی نمی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ رات کو اور دن کو مکان کے اندر ہی گزر اوقات ہے۔ کسی کسی وقت دھوپ نکل آئے تو نہایت ہی قلیل درجے کی گرمی محسوس ہوتی ہے جسے گرمی نہیں کہا جا سکتا۔ کسی کسی وقت کچھ وقت کے لیے گھر سے نکل کر چلنے پھرنے کو چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وقت نہایت اچھا گزر رہا ہے۔ رمضان کی ۲۷۔۲۶ تاریخ کو یہاں سے رخصت ہوکر انشا اللہ عید الفطر گھر کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم وکرم فرمائے، بخیریت رکھے اور بخیریت گھر لے جائے۔

یہاں پر بعض نہایت قابلِ قدر بزرگوں کی زیارات ہیں، جہاں بیٹھ کر نہایت اطمینان سے وقت گزرتا ہے۔ کبھی کبھی ایسے مقدس مقامات پر چلے جاتے ہیں۔ بہرحال وقت نہایت اطمینان سے گزر رہا ہے۔

حاجی صاحب نے اپنا مکتوب بھی مجھے سنایا۔ جو کچھ ہوں وہ میں ہی اپنے آپ کو جانتا ہوں۔ کسی کی آنکھ اور کسی کا دل۔ وہ جانے اور اس کا خیال۔ ایسے حال میں جب کہ کسی کا حال اپنی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتا ہے اور تعلقات سے بیزار ہوتا ہے، اپنی محویت میں اس ذاتِ اقدس کے سوا کسی پر نظر نہیں ہوتی۔ یہی دولت ہے اور یہی نعمت، جسے حاصل ہو۔ ایسے حال میں کوئی دوست مجھے دعائے خیر سے یاد کرے گا تو امید نہیں کہ یہ یاد خالی جائے۔

امید ہے کہ آپ میرے انجام کے لیے دعا فرماتے ہوں گے۔ والد صاحب اور بھائی صاحب کو میرے سلام پہنچا دیں۔

طالب دعا

محمد عمر

۳۰ اگست ۱۹۴۴ء

(۶)

عزیزم زادہ رشدہٗ

السّلام علیکم!

پہلا خط مفصل محبت وعشق سے بھرپور پہنچا تھا۔ میں نے اسے مطالعہ کیا اور حاجی صاحب نے بھی۔ لیکن تشتتِ طبع کی وجہ سے کچھ زیادہ دلجمعی کے ساتھ نہ دیکھ سکا۔

اللہ جل شانہٗ آپ کو اپنی محبت خالص میں لے اور اس پر استقامت بخشے۔ اگر آپ کی اسی حالت پر استقامت ہو جائے اور یہ حال مقام ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کیا دولت۔

ہم واپس جانے کیلئے پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ انشاء اللہ ۲۵ رمضان شریف کو واپس روانہ ہوکر ۲۸ رمضان (۱۷ نومبر ۱۹۴۴ء) کو آپ کے سٹیشن پر سے گزریں گے اور غالباً دوپہر کو۔

Marfat.com

آپ خود تکلیف نہ فرمائیں، شاید ملاقات ہو یا نہ ہو اور چوہدری[1] صاحب کو بھی مطلع کر دیں کیونکہ ان کو اپنی پہلی تجویز کے مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ لکھ چکا ہوں۔

کشمیر آئے۔ کچھ دیکھا بھالا بھی۔ لیکن کوئی خاص دلجمعی پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم موسم نہایت اچھا رہا۔ کل سے تو اتنی سردی رہی کہ پوہ کا مہینہ یاد آ گیا۔ بارش آج تیسرے دن سے برس رہی ہے۔ حاجی صاحب کو مجبور کروں گا کہ وہ سیدھے لاہور چلے جائیں۔ حاجی صاحب نے اس سفر طویل پر از مشقت میں نہایت اچھی خدمات سرانجام دیں۔ اپنے ہاتھوں پکایا اور کھلایا اور ہر قسم کے خدمات اور آداب نگاہ میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی محبت نصیب فرمائے۔

از جناب حاجی فضل احمد صاحب السلام علیکم۔ میری طرف سے والد صاحب اور بھائی صاحب کو السلام علیکم کہیں۔ بھائی صاحب علیحدہ کیوں ہوئے؟ اگر وہ ہو گئے تو ہمت کریں اور مولوی غلام محمود صاحب کے صحیح مشورہ سے مستفید ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

محمد عمر

۸ نومبر ۱۹۴۴ء

(۷)

''نِت اڈیکاں تیریاں آوڑ ویڑے میرے''

مینوں لگن کلیجے چُھریاں نی تانگاں یار دیاں

مینوں لگن سہیلیاں بُریاں نی تانگاں یار دیاں

شان مزمل والیا! نوری شکل وکھایا کر انت او گنہارتے نظر کرم دی پایا کر

لگی اگ فراق تیرے دی چشماں نال بجھایا کر دور دلیندیا سوہنیا دل میرے نوں موہنیا

کدی تاں پھیرا پایا کر

عزیز محترم اقبال جہاں زادُ رشدہٗ وحبہٗ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ!

یکے بعد دیگرے تینوں خطوط میرے سامنے ہیں۔ کیا کہوں (یہ دولت محبت ہر کسی کو نصیب نہیں)

---

[1] چودھری نور عالم صاحب

Marfat.com

''لوڑے ہر کوئی اس دولت نوں تے بابجھ نصیب نہ پاوے''

کفر کافر را و دیں دیندار ذرہ در دِدل عطار را

اپنی تمام عمر اسی میں صرف ہوگئی۔ خود قبلہ مرشدم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ مین یہ التجا کی گئی۔ لیکن طبیعت کی افتاد الٹی تھی۔ کچھ اٹھ نہ سکا۔ وہی دھواں اور غبار زندگی پر رہا، جو ایک بوالہوس پر رہتا ہے۔

سُرمد غم عشق بوالہوس را ندہند
ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند
خدا کرے یہ خام پختہ ہو جائے
اور یہ حال مقام ہوجائے
ہو فنا ذات میں کہ تُو نہ رہے تیری ہستی کی رنگ وبُو نہ رہے
اس میں اس قدر ڈوب اے صابر کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

مخلصہ جلاں کل دیگر معہ بچوں کے رخصت ہوئی۔ غالباً آپ کے پاس ہوکر گزری ہوگی اور یہاں کے حادثات کا ذکر کیا ہوگا۔ میری بھانجی جو ہمارے خاندان میں پھر بیاہی گئی تھی، ایک بچہ سہ سالہ، چہار سالہ اور معصوم بچی تولد کے بعد چھوڑ کر گزر گئی۔ برادرم مولوی فخر الدین صاحب جو تمام خاندان کے سرتاج ہیں اور انہی کی برکت سے یہ سب کچھ جو آج بیربل ہے، سخت علیل ہو چکے ہیں۔ دو چار دن تو ان کی زندگی کی امید تک نہ رہی۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ لیکن سراسر فضل ربی پر امید ہے۔ بخار کے ساتھ دل کی، دھڑکن، گھبراہٹ شدید، جس سے پورا ہفتہ بھر نہیں سوئے، رہی۔ اب جمعہ گزشتہ کو فالج (ادھرنگ) کا مادہ داہنے جانب گر گیا۔ لیکن اتنا شکر ہے کہ کم ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ بخار جاتا رہا اور دھڑکن تو خود بخود اٹھ بیٹھیں گے۔ اس کے علاوہ بخار کی عام شکایت ہے۔ ایسی حالت میں کیونکر آپ کے خطوط کے مطالعہ سے پورا پورا حظ اُٹھا سکتا ہوں۔ تاہم موقع ہوا تو انشاء اللہ لطف اٹھاؤں گا۔

مولیٰ کریم آپ کے والد صاحب کو بھی صحت کاملہ نصیب فرمائے۔ دکان کی فکر نہ کریں۔ آہستہ آہستہ انشاء اللہ کام چل نکلے گا۔ مولوی[1] صاحب کی جلدی کی ضرورت تو مخلصہ

---

[1] مولوی غلام محمود صاحب

Marfat.com

جلاں کے لئے تھی۔ آ گئے، تو بہت بہتر۔ اور مجبوری سے معذوری ہو تو بعد میں سہی۔ مولےٰ کریم صحت وعافیت اور سلامتی کے دوراز ے کھلائے آمین ثم آمین! ریاض صاحب کو السلام علیکم۔ چوہدری (۲) (چودہری نور عالم صاحب) صاحب کو مخلصانہ دعا وسلام قبول ہو۔ ایک کارڈ جلدی پہنچانے کی غرض سے ایک عزیز کو دیا گیا تھا کہ ملک وال پوسٹ کر دیں۔ انہوں نے دریا کے اندر پوسٹ کر دیا۔ جس کی اطلاع میاں کرم دین صاحب کی زبانی ملی۔

محمد عمر

۱۲۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء

(۸)

تصور دل میں رکھے ذاتِ حق کا ہر وقت و بہر حال و بہر جا

زباں خاموش ہو پر دل میں جاری رہے ہر وقت ذکر ذات باری

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط متواتر پہنچ رہے ہیں۔ خدا کرے کہ طبیعت کا چلاؤ قائم رہے اور یہ نشہ نہ اترے۔ محبت تمام کائنات (یعنی اعمال) کا راس المال ہے۔ جس کو یہ دولت دی گئی اس نے سب کچھ پالیا۔ اور جو اس سے محروم رہا، وہ دین و دنیا میں گھاٹا اٹھا کر گیا۔ محبت دین کی ہو یا دنیا کی ''زندگی'' ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بڑی زندگی بری ہوتی ہے۔ اسلام نے اصل محبت کا سرچشمہ صرف اللہ جل شانہٗ کی ذات کو ہی قرار دیا ہے۔ اور یہی فطرت انسانی کا تقاضہ ہے۔ باقی اشیاء کی محبت جس درجے پر انسانی فطرت کے اندر موجود ہے، اس کو فروعاً تسلیم کیا گیا، اور اس محبت کے زیر حکم اسے رکھا گیا۔ بلکہ عین فطرت کے مطابق مثلاً اولاد سے محبت، بیوی سے محبت، خاوند سے محبت۔ اور جن چیزوں کے لیے فطرت انسانی میں محبت نہیں ہے بلکہ اصل ضرورت کے لیے ضرورت تھی، ان کو کوئی جگہ دی گئی۔ مثلاً مال کی محبت، دولت کی محبت، گھوڑے کی محبت، مکان کی محبت۔ جہاں اصل سے نقل کی طرف طبیعت انسانی کا رجوع ہوا، وہاں گھاٹے میں قدم رکھا اور کبھی کامیابی نہیں ہوئی۔ آج دنیا اس گھاٹے میں مبتلا ہے۔ بیٹے سے بڑھ کر، ماں سے بڑھ کر، اور باپ سے بڑھ کر دنیا سے محبت ہے، دولت سے محبت ہے اور زر سے محبت ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ دولت نہ کماؤ بلکہ یہ کہتا ہے کہ

Marfat.com

دولت کے ساتھ محبت نہ رکھے اور اس میں انہماک پیدا نہ کرے کہ وہی دل کے اندر سما جائے۔ تجارت کریں اور خوب کریں۔ لیکن اس صفت کے ساتھ کہ غفلت نہ آئے۔ اگر غفلت آ جائے تو پھر یہ سب کچھ بیکار۔

صاحبزادہ صاحب کے خط کا اختصار جو لکھا، الحمدللہ کہ وہ ایک وسیع المشرب انسان بن رہے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح دنیا میں درخشاں ہوں۔ میرے قویٰ تو مر چکے ہیں۔ نہ دل میں قوت ہے نہ ہاتھ میں طاقت۔ برادرم حاجی صاحب آ گئے تو یہ چند الفاظ لکھ دیئے گئے۔ بھائی صاحب مولوی فخر الدین صاحب کو قدرے افاقے ہو رہا ہے۔ میں بھی ایک ہفتہ سے معمولی علیل ہوں، اور مختلف عوارض ہیں۔ اپنے والد صاحب، چوہدری صاحب اور عزیزم محمد ریاض کو السلام علیکم

محمد عمر

یکم دسمبر ۱۹۴۴ء

(۹)

ندانم ذوق رندی نے ہوائے پاک دامانی
مرا دیوانۂ خود کن بہر رنگ کہ می خواہی
اقبال جہاں سلامت

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ صبر اچھا یا بے صبری۔ نہیں، دونوں اچھے۔ لیکن اپنے اپنے موقع پر۔ صحیح محبت ہی دنیا کی آبیاری ہے یا تخم ریزی۔ خدا کرے کہ کوئی دل اس سے پاک نہ ہو۔ کاش یہ دولت مجھے بھی دی جاتی کہ یہ آخری زندگی مزے سے کٹ جاتی۔ آپ اشتراک سے کیوں گھبراتے ہیں۔ شاید اس طریقہ سے کچھ بوجھ ہلکا ہو جائے۔ عمل زندگی ہے۔ اس کے بعد موت ہے۔ ہم بیکاروں سے عمل کی قیمت پوچھیں۔ کسی کی یاد کتنی پر لطف ہوتی ہے۔ پھر اس کی یاد تو خدا کی قسم! سراسر محویت ہے۔ لیکن سعادت مندانِ ازلی کو نصیب۔

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانِ عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچہ ہا رسوا شدیم

Marfat.com

اس سے زیادہ کچھ لکھوں، تو بے معنی!

''ہر کارے کہ باشنی با خدا باش'' ہی طریقہ انبیا واصفیا کا ہے۔ تجارت سے بڑھ کر کوئی کاروبار اسلام کے اندر زیادہ محمود نہیں۔ والد صاحب قبلہ کو میرے سلام دعا پہنچا دیں۔

محمد عمر

۲۰ جنوری ۱۹۴۵ء

(۱۰)

''اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا''

السلام علیکم!

کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں۔ شش و پنج۔ ''گویم مشکل، وگر نہ گویم مشکل''

بہر صورت محبت اچھی چیز ہے لیکن ضبط محبت کا مقام بہت بلند۔ اندر ہی اندر ہنڈیا پکے اور دم باہر نہ نکلے تو کھانے کا کیا مزہ، کیا لطف۔ محبت کی لے بھی دلچسپ ہے۔ لیکن اس کی نگاہِ نیاز اس سے زیادہ دل افروز ؎

جنہوں کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہرِ خاموشی، دلوں میں یاد کرتے ہیں

لیکن اس سے یہ مقصود نہیں کہ خاموش کرتے کرتے دل بھی سرد اور خاموش ہو جائے۔ بلکہ خاموشی دگنی سے چوگنی شورش پیدا ہو اور دل اس خاموشی سے شعلہ زن ہو کر تمام جسم کو روشن کر دے۔ آنکھوں سے لے کر قدموں تک جسم منور اور مطہر ہو جائے۔ اور محبت جسم و جان کے ہر رگ اور ہر بال سے آواز دے رہی ہو۔

میں سے زیادہ کچھ لکھوں، تو بے معنی!

اپنا وقت، اپنا حال، اپنا شغل سراسر پوشیدہ ہونا چاہیئے ؎

زبان خاموش ہو پر دل میں جاری
رہے ہر وقت ذکر ذات باری

امسال سرہند شریف سردی کی وجہ سے حاضری نہیں دی جا سکتی۔ ۲۵۔۲۶ صفر کو براستہ سرگودھا، شرقپور شریف حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ باقی ہر طرح خیریت۔ برادرم مولانا فخر الدین

Marfat.com

صاحب کو ڈیڑھ ہفتہ سے پھر بخار ہوتا ہے۔ مولےٰ کریم ان کو شفا بخشے۔ والد بزرگوار صاحب کی خدمت میں میرے سلام پہنچا دیں۔

محمد عمر

مشفقم حاجی محمد مرزا صاحب کو بعد سلام مسنون: کارڈ پہنچا۔ مولیٰ کریم مقدمہ میں فتح یابی عنائت فرمائے۔ متکبر کے تکبر کا علاج اس ذات اقدس کے ہاتھ میں اور وہی ہمیشہ کمزوروں کا فریادرس

محمد عمر

۲ فروری ۱۹۴۵ء

(۱۱)

اقبال بہادر سلامت باشند

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ پہنچا۔ اشتیاق کا قلق بے شک ہوگا۔ لیکن جب وقت آیا، تو سوائے انتظار کے ہمارے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

واقعی فرصتیں دنیا میں کم ہیں۔ لیکن مشتاق نگاہوں کے لیے کس چیز کی کمی۔ یہ مصلحت کو نامصلحت قرار دے کر اپنا کام عین وقت پر نکال لیتی ہیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں کہ ہمارے گھر میں سردی ہے ورنہ کیوں نہ دل گرمائے ہوتے اور لوٹن کبوتر کی طرح دنیا میں لوٹتے دکھائی دیتے۔ کیا عرض کروں ساری دنیا کا احساس اندر ہے۔ کسی کی تکلیف سے دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو جاتی ہے۔

کئی دنوں سے بھائی فخر الدین صاحب کی تکلیف سے پریشانی، سخت پریشانی جوف کے اندر جوش زن ہے۔ کوئی گھڑی آرام کی نہیں۔ آج بشریت کے عوارض نے کسی قدر رخ بدل دیا ہے تو چند حروف آپ کو لکھ رہا ہوں۔

بھائی صاحب کو مولیٰ کریم سلامت رکھے۔ کیا ان کے حال کو لکھوں؟ ابھی تک توع ؎

''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''

والا معاملہ ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔ دوا تو بہت ہو رہے ہیں۔ والد بزرگوار کو میرے دعا و سلام عرض کریں۔

زیادہ محبت

طالب دعا

Marfat.com

محمد عمر

۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء

(۱۲)

''اقبالؔ کا ترانہ بانگ درا ہے گویا''

عزیزم اقبال بہادر صاحب زادر شدہٗ

السّلام علیکم!

خط مجمل اور مفصل پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ آپ کے پاؤں اٹھنے لگے ہیں۔ عجب نہیں کہ ''گر ما نرسیدیم، تو شاید برسی''

ایک خیال، ایک دھن، ایک فکر کسی نہ کسی دن اپنی راہ آپ بنالیتا ہے۔ ''بن آنم کہ من دانم''۔ حسن ظن کے سوا کیا تعبیر کرسکتا ہوں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ جب تک حسن ظن قائم، قدم بیشتر بیشتر جب یہ اٹھ جاتا ہے، تو قدم ڈگمگانے لگتے ہیں۔

اللّٰھم زد فزدثم لا تنقص۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا حُبُّکَ وَحُبَّ حَبِیبِکَ وَعَمَلٍ یُقَرِّبُنَا الیکَ. اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. اَللّٰھُمَ ارْزُقْنَالَذّۃ النَّظْرالٰی وَجھکَ والشَّوْقَ اِلَی لِقَائِکَ

عاجز سیاہ کار

محمد عمر

۲۵ مئی ۱۹۴۵ء

(۱۳)

عزیزم اقبال صاحب دام اقبالہٗ

وعلیکم السّلام وَرحمۃ اللہ!

کوائف کی بھول بھلیاں دیکھ کر ایک گونہ خوشی ہوئی۔ لیکن دیکھے بغیر کیونکر فیصلہ دیا جائے۔ تخیل کی بلندی بڑی دولت ہے۔ بشرطیکہ عمل اور حال ساتھ دے۔ اگر عمل اور حال ساتھ نہ دے، تو اس سے بڑھ کر کوئی فضول چیز نہیں ہے۔ مولیٰ کریم آپ کو اپنا بنائے اور میرا انجام بخیر فرمائے۔ بوڑھا آدمی سالوں چلتا ہے اور منزل پر نہیں پہنچتا اور جوان دنوں نہیں، ہر دن میں اپنا

Marfat.com

سفر طے کر کے بآرام بیٹھتا ہے اور ابھی شام دور ہوتی ہے۔ اس لیے جو کچھ توقعات ہیں۔ وہ بہت بڑھ چڑھ کر ہیں لیکن تجدد، تغیر و انقلاب جوان کے اندر بہت ہوتا ہے۔ اس لیے پتہ نہیں چلتا کہ چلتے چلتے کہیں دوسرا ہی رخ نہ بدل دے اور کیا کرایا سب غارت جائے۔

گلزار صاحب کیا تھے؟ اور کیا بنے؟ اور معلوم نہیں اب کہاں جائیں گے؟ تاہم شکر کہ اُنہوں نے دنیا کے سامنے بہت کچھ اپنے عزم و استقلال کا ثبوت دیا۔ خدا کرے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر ایک قدم کو ناپ تول کر رکھیں۔

بفرمان قبلہ و کعبہ من و شما

۱۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء

(۱۴)

سینکڑوں خوشیاں جہاں میں ہیں، یہ عشرت خانہ ہے
درد سے لبریز بس میرا ہی اک افسانہ ہے
کیف صہبائے محبت کے کرشمے دیکھئے
اک جہاں میری نظر میں سر بسر میخانہ ہے

عزیزم اقبال صاحب دام اقبالنا

السلام علیکم!

آپ کے تفصیل وار خط کا جواب ایک کارڈ کے ذریعے دیا گیا۔ طبیعت وہ نہیں رہی، جو کبھی کچھ لکھنا جانتی تھی۔ اب تو خیالی گھوڑے ہی بہت دھیمے پڑ گئے اور ان کی سست رفتاری کا گلہ بھی کسی وقت سامنے آجاتا ہے۔ یہ کوئی تصوف کا اعلیٰ مقام نہیں بلکہ پیرانہ سالی کے مراحل۔ دیکھئے کہاں سے کہاں تک مجھے لے جا کر ہمیشہ کے لیے مجھے سُلا آئے گی۔

زندگی، ہاں زندگی بڑی پُر لطف چیز ہے۔ اس کے نظارے ہر صورت میں دلربا۔ لیکن فنا کا سماں بھی اس سے بڑھ کر گھٹا بن کر دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ عجب کش مکش میں مبتلا ہوں۔ دونوں طرف آنکھ ہے۔ ایک مخمور، دوسری آبشار۔ ایسے ہی وقت گزر رہا ہے۔ اپنا معاملہ تو صرف اتنا ہے کہ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جن دوستوں کو راہِ محبت میں چلنا نصیب ہوا ہے، ان کے لیے جتنا خوش اپنے دل میں ہوتا ہوں، کم ہے۔ خدا کرے کہ یہ نشے دور نہ ہوں اور آخری دم تک یار لوگوں کو نصیب رہیں۔ اور مجھ سیاہ کار کو بھی ضربِ کلیم کا کوئی اثر آخری لمحہ پر نصیب ہو جائے۔ اس

Marfat.com

ذات اقدس کی کبریائی اور غریب نوازی سے یہ چنداں دور نہیں۔

کچھ اور لکھتا۔ لیکن اچانک ایک مجمع کسی دنیاوی کام کے لیے آ گیا۔ اپنے والد صاحب قبلہ کو دعا و سلام۔ گھر والوں کو درجہ بدرجہ السّلام علیکم۔ الحمدللہ کہ آپ کے گھر والے آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ بہت کم کسی سالک کو نصیب ہے۔ ہمیشہ اختلاف چلا آیا جلال سے بڑھ کر جمال کی آبیاری ہے۔

طالبِ دعا

محمد عمر

۳ جون ۱۹۴۶ء

(۱۵)

مشفقی و محبی محمد اقبال صاحب زاداللہ محبتہٗ

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

پریم بھرا محبت نامہ پہنچا۔ اللہ جل شانہٗ آپ کو اپنا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق نصیب فرمائے۔ دل میں اسی کا سرور اور آنکھوں میں اسی کا نور سمایا رہے۔

۱۔ مَنْ یَتَولَّ اللّٰہ وَرَسُوْلَہٗ والَّذِیْن آمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ والْغَالِبُوْنَ

۲۔ ہر کسے را در ازل رزقے مقرر کردہ اند
وز برائے ہر یکے کارے مقرر کردہ اند

نے بکامِ دل ہمے گنجد نہ اندر جام جاں
بادۂ کز برسرِ مستاں بساغر کردہ اند

۳۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہ وَالرَّسُوْلَ فَاُوْلٰئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِیْقِیْنَ والشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ و حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا.

۴۔ مرا ز دو جہاں دولتِ وصال تو بس
وصال چیست کہ آمد شد خیال تو بس

۵۔ وصالِ حق طلبی، ہمنشین نامش باش
بہ بیں وصالِ خدا در وصال نام خدا

Marfat.com

یقیں بداں کہ تو باحق نشستہ شب و روز
چوں ہمنشین تو باشد خیال نام خدا

۶۔ خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را
خوشا دل کہ دارد خیال محمدؐ

۷۔ اس درد نے رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھی گم
اس راہ میں چلا تھا کسی کے سراغ میں

۸۔ مَارَمَیْتَ اِذْرَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہ رَبی

۹۔ یَدُ اللّٰہ فَوْقَ اَیْدِیْھِم

۱۰۔ **اَصْحَابِی کَا لنُّجُومِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ**
(نفس کو آہو بھی چشم شوخ لیلیٰ ہو گیا)

۱۱۔ اک رشک مسیحا کے تصور میں یہ ہے حال
آنکھوں میں ہے جاں اور فنا دم نہیں ہوتا

۱۲۔ کعبہ سے کم نہیں ہے ہمارا حریم دل
اس میں بھی کھدی ہوئی تصویر یار کی

۱۳۔ آنکھ کیا کھولوں کہ ہے محوِ تصور دل مرا
گھر میں وہ محبوب آیا، بند اب در چاہیئے

۱۴۔ وہ صورت تصور سے ہٹنے نہ پائے
تیرا حسن اے عشق کامل یہی ہے

۱۵۔ وَ فی اَنْفُسِکُمْ اَفَلاَ تُبْصِرُوْنَ

۱۶۔ اَیْنَمَا تُوَ لُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ

۱۷۔ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ

۱۸۔ نظر میرے دل کی پڑی درد کس پر
جدھر دیکھتا ہوں وہی روبرو ہے

اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے آپ کے کتب خانہ میں دینی و دنیاوی منافع اور

Marfat.com

برکتیں ہوں۔

مسلمان کا فرض ہے کہ ہندو کا مقابلہ کرے اور یہ مقابلہ تجارت سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اگر مسلمان کا تجارتی پہلو غالب ہو گیا، تو ہندو خود بخود ہتھیار ڈال دے گا۔

ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ عزیزہ زبیدہ کو بھی بخار ہو جاتا ہے۔ دعا کریں اللہ جل شانہٗ جسمانی بیماریوں اور روحانی پریشانیوں سے بچائے۔

دعا گو

الراقم محمد عمر عفی عنہٗ

از بیر بل

۲۶ ستمبر ۱۹۴۶

(۱۶)

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

عزیز محترم اقبال صاحب زادہ محبتہ فی اللہ

وعلیکم السّلام!

خط کیا تھا محبت کا ایک شگفتہ باغ، رنگا رنگ پھول اور پودے جن کا جواب نہیں۔ ایسی صورت میں لکھوں تو کیا لکھوں۔ حیرت اور خاموشی پسند تھی۔ لیکن بایں خیال، کچھ تو جواب ہو کہ تسلّی ہو جائے۔ ورنہ جس کے اندر محبت کی آگ بھڑک اٹھے، اس کو کسی جواب سے کیا واسطہ؟ اللہ اور بڑھائے، اور بڑھائے، اور بڑھائے۔

واقعی غلطی ہوئی۔ بیکار چونکہ خود تھا، اس لیے اپنے قیاس پر آپ کو بھی بے خوف وخطر بیکار لکھ گیا۔ لیکن جن کو اپنے شغل کا احساس ہو، وہ کب گوارا کر سکتے ہیں کہ وہ بیکاروں میں شمار ہوں۔ کبھی اپنی حالت بھی یہی تھی کہ سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو مشغول پاتے تھے۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اور اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ آپ اپنے شغل میں سرگرم۔ اللہ تعالیٰ اس شغل کو دائم گرم رکھے!

اس کے علاوہ گو آپ شاغل تھے، تاہم جس شغل میں آپ کو لگانے کا خیال تھا، اس کے لیے بظاہر بیکار معلوم ہوتے تھے۔ بہت کم دوست ایسے ہیں، جن کو محبت گھیر گئی ہو۔ محبت تمام علوم و فنون کا سرچشمہ ہے۔ بلکہ کائنات کا ارتقائی بیج۔

Marfat.com

ایک تعلیمی نصاب تجویز کیا گیا ہے اور کچھ اس پر لکھا بھی گیا۔ لیکن کاہلی کی وجہ سے ابھی ناتمام پڑا ہے۔ تمام ہونے پر شائع کر کے اہل علم سے تنقید کی درخواست کی جائے گی۔

حاجی صاحب سے مشورہ ہوا۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب ایم اے بھی موجود تھے انہوں نے بھی کہا کہ میں بھی اس خدمت کے لیے تیار ہوں۔ بھیرہ، مٹھہ ٹوانہ اور لاہور ذیلی اسباق ہوں گے۔ یعنی رات کو یا سکول ٹائم سے الگ، کیونکہ ہائی کلاس کے طلبا لئے جائیں گے۔ بیربل میں مستقل اسلامی تربیت گاہ قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے؟

غالباً گلزار صاحب سے بھی ذکر ہوا تھا۔ اس لیے وہ تمام اردو کتب جن سے دین کو تقویت پہنچے اور مڈل سکول نصاب کے بچے اسے بخوبی پڑھ سکیں، ان کی ایک ایک کاپی مجھے روانہ فرمائیں اور بہتر ہوگا کہ مجلد ہو۔ انشاءاللہ لاہور محمد امین صاحب کو لکھوں گا کہ وہ بھی انتخاب کتب میں ہماری مدد کریں۔

میں اپنی کاہلی اور پیٹ پروری کا رونا کیا روؤں۔ رات گزرتی ہے تو روٹی کے ہضم کرنے میں۔ دن ہوتا ہے تو پیٹ بھرنے میں۔ پھر ہضم کے خوف سے پھرتا رہتا ہوں۔ واپس گھر پہنچا تو پھر پیٹ خالی۔ پھر اس کو پُر کرتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد ایک حرف لکھنا یا بولنا دوبھر۔ تا اینکہ عصر ہو جاتی ہے۔ غرض اب تو خطوط کے جواب تک لکھنے سے عاجز ہوں۔ دماغ بھی نہیں رہا۔ جو اس وقت خط کسی دوست کا ہے، شام کو اس کے آنے کی یاد بھی دماغ سے اتر جاتی ہے۔

پریشان خوابیں اور بھی میری خرائی مزاج کا باعث ہو رہی ہیں اور اس وجہ سے زیادہ فکر لاحق حال رہتی ہے، موت سے بہت گھبراتا ہوں۔ گو یقین ہو چکا ہے کہ جانا ہے اور اب جلدی ہی جائیں گے۔

عزیز تین ماہ سے بعارضۂ بخار بیمار ہے۔ گھر میں چونکہ دق وراثتاً ہو چکی ہے، اس لیے ہر بیمار اور تیماردار کا خیال اس طرف رہتا ہے۔ عزیزہ کو تپ مبارکی ہے اور دانے نکل رہے ہیں۔ تاہم عزیزہ خود اور ہم تمام پریشان ہیں۔ دعا کی ضرورت ہے۔ ہمارے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ''مقبور لرا ردنبا شد سخن'' شاید کوئی تیر نشانہ پر بیٹھ جائے۔

''نوائے وقت'' میں آپ کا مضمون منا پلی سکیم کی بابت پڑھا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ والد صاحب، بھائی صاحب، اور احباب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم

آپ کا محمد عمر

۲۴ نومبر ۱۹۴۶ء

Marfat.com

(۱۷)

بطوافِ کعبہ رفتم ،، بحرم راہ ندادند

عزیز از جان اقبال دو جہاں سلمہٗ الرحمٰن بالصدق والایمان

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط پہنچا۔ تفصیل سفر دیکھ کر دل میں پانی بھر آیا۔ کاش کسی کے ہمراہ ہمیں بھی ان مقامات کی زیارت کرنے کی توفیق نصیب ہوتی۔

چیت منانے کے لیے بھیرہ کا خیال اندر ہی اندر جوش کھاتا رہا۔ اور کئی بار تیاری ہوئی بلکہ چوہدری نور عالم صاحب نے بھی ساتھ چلنے کا وعدہ منڈی میں فرمایا۔ لیکن عزیز ریاض کا خط پہنچنے پر تمام پروگرام اور خیال بدل گیا۔ اب گرمی بڑھ رہی ہے اور کچھ بہت دن باہر گزر گئے ورنہ گاہ بگاہ اشتیاق کی خلش دل میں چبھتی ہے۔

احباب کو دعا و سلام مع اشتیاق موصول ہوں۔ حاجی صاحب فضل کریم نے مقدمہ کی بابت لکھا تھا۔ مولیٰ کریم رحم فرمائیں اور خلاصی بخشیں۔ والد صاحب، ریاض صاحب اور حکیم صاحب کو درجہ بدرجہ سلام فرمائیں۔

آپ کا محمد عمر

۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء

(۱۸)

اقبال دو جہاں سلامت باشد

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

لِلّٰہ شریف حاضر ہوا تو خیال تھا کہ ایک شب آپ کے پاس قیام کر کے واپس ہوں گا۔ لیکن حضرت قبلہ صاحبزادہ حضرت صاحب[1] کی شفقت آڑے آ گئی اور آپ نے تیسرے دن کا قیام اپنے پاس رکھوایا۔

مرحوم مولانا غلام محی الدینؒ کے عرس پر گیا تو ارادہ تھا کہ واپسی پر آپ کے پاس پہنچوں گا۔ چنانچہ سندے والے آدمی کے ساتھ پختہ وعدہ بھی ہو لیا کہ تم آ جانا، میں بدھ بھیرہ میں ہوں

---

[1] صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

گا۔ لیکن اچانک چوہدری صاحب نے عزیز ریاض صاحب کا خط دکھلایا کہ اقبال صاحب، پیر صاحب اور گلزار صاحب سیر و سیاحت کے لیے لاہور چلے گئے ہیں اور ایک ہفتہ کے بعد آئیں گے جس پر ارادہ ملتوی ہو گیا اور گزشتہ جمعہ واپس گھر پہنچ گیا۔

منگل کو پھر بعض احباب کی فاتحہ خوانی کے لیے اور عیادت کے لیے چک شیخا بونگہ اور سکیسر سے ہو کر بدھ کی شام کو گھر پہنچ گیا۔ اس سفر میں بھی بھیرہ کی طرف توجہ رہی۔ بہر صورت قرب قلبی ضرور ہے۔ گو قربِ ظاہری حاصل نہیں ہوا۔ اور غور کیا جائے تو ایسی ملاقات میں فائدہ بھی بہت کم ہے۔ تاہم جب موقع ملا تو ایک رات کے لیے آپ کے پاس پہنچنے کا ارادہ دل میں ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

احباب کو السلام علیکم

محمد عمر

۴ مئی ۱۹۴۷

(۱۹)

مجھ کو ہے تیری جستجو مجھ کو تیری تلاش ہے
جان جہاں کہاں ہے تو مجھ کو تیری تلاش ہے

عزیز از جاں اقبال دو جہاں سلامت با کرامت باشد

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

محبت نامہ پُر از اشتیاق و محبت اور پُر از کوائف باطنی و فیوضاتِ ربانی پہنچا۔ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور یاد آ گیا ؎

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
مے پیتے تھے مل بیٹھ کر تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
چڑھتا تھا جبکہ بام پہ جاناں کبھی کبھی
ہم دیکھتے تھے عارض تاباں کبھی کبھی

سبحان اللہ! کتنا وقت بلند ہوتا ہے اور کیسے خیالات پاکیزہ۔ جو کچھ لکھا صحیح لکھا اور جو کچھ دیکھا صحیح دیکھا۔

محبت سوز و ساز ہے اور کیونکر صاحبِ سوز و ساز کو آرام و تسکین ہو۔ محبت خود ترنم ہے، خود زیر و بم ہے، خود ہی گانا بجانا۔ یہ فطرتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر ایک اہل محبت کا ترنم الگ۔

Marfat.com

مجازی صورت کے لیے مجازی آواز سوہان ہے اور حقیقی کے لیے حقیقی آواز شعلۂ محبت

حاجی صاحب! نے آپ کے سوال پر غور نہیں کیا۔ ورنہ کسے انکار ہے کہ حاجی صاحب کو ترنم کے ساتھ کتنا انس ہے۔ جب کوئی شعر پڑھتے ہیں تو پورے ذوق وشوق اور ترنم کے ساتھ۔

طبیعت کے اندر بیک وقت بلندی وپستی کا پایا جانا اور بیک وقت اضداد کا جمع ہونا صوفی ہی کا حال ہے اور بس۔ اور یہ معمہ اسی وقت حل ہوتا ہے کہ کیونکر تقدیر کی اصلی صورت ہے اور کیونکر معلق ومبرم ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ گرمی سے نڈھال ہو رہا ہوں اور غالباً یہ اختصار آپ کے سامنے پوری تفصیل پیش کرے گا۔

انس بھی ہے اور بے رغبتی بھی۔ خلوت بھی ہے اور جلوت بھی

فنا کیسی بقا کسی جب اِس کے آشنا ٹھہرے
کبھی اِس گھر میں آ نکلے، کبھی اس گھر میں جا ٹھہرے

مولیٰ کریم آپ کے حال کو بلند فرمائے اور ہر حال میں استقامت نصیب ہو۔ میرے لئے اوقات محبت ورغبت میں دعا فرمایا کریں کہ اپنا بنائے اور مَالَا یَرضیٰ سے کلی طور پر بچائے۔

احباب کو السلام علیکم

طالب دعا، دست بہ دعا

محمد عمر

۱۲ جون ۱۹۴۷

(۲۰)

عزیزم زادہ اللہ محبتہٗ

السلام علیکم!

محبت نامہ پڑھا اور خوب پڑھا

اَللّٰھُمَ ذِد فزد ثم لا تنقص — اَللّٰھُم زِدْ حَیرَتَہ فِیکَ

خدا کرے، آپ کے حال کی کیفیت مقام میں تبدیل ہو جائے

محو مطلق شود ہمہ عالم — گر نقاب از جمال بکشائی

Marfat.com

خدا اکرے کہ یہ نشہ دائمی ہو اور کوئی ترشی اسے دور نہ کرے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

والد صاحب قبلہ اور عزیزوں دوستوں کو میرے مشفقانہ دعا و سلام پہنچا دیں۔ نسل مبارک کے لیے دعا مبارک ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر اپنی فکر ہو رہی ہے کہ انجام بخیر ہو۔

آپ کا ادنیٰ طالب دعا

محمد عمر

(۲۱)

بہ بسم اللہ نویسم نامہ را

عزیز محترم اقبال جہاں سلامت باشد

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ ایک وقت تھا، جب خطوط کا انتظار رہا کرتا تھا، اور جب کسی دوست کا کوئی خط آ جاتا، تو چند منٹ کے اندر جواب صفحوں کے صفحے لکھے جاتا تھا۔ اب نہ تو انتظار ہے نہ جواب کی سرگرمی۔ یہ نہیں کہ محبت کم ہوگئی۔ بلکہ قوی کمزور ہو گئے۔ نسیان غالب ہو گیا۔ لکھنا اتنا مشکل، جتنا کسی پہاڑ پر چڑھنا ہو۔

بہر صورت حالات سے ایک مدت کے بعد آگاہی ہوئی۔ واقعی بازار بُری جگہ ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خود سوچئے کہ جب غفلت کا سمندر تلاطم کھا رہا ہو ہاتھ ان کے اندر جو بھی گرے وہ کیونکر اس تلاطم غفلت سے بچے۔ یار و اغیار سب کے سب اسی بہاؤ پر جا رہے ہوتے ہیں۔ ''مندر میں دیکھو یا مسجد میں، سجدہ ریزی میں بھی غفلت سر اٹھانے دیتی۔ پھر بازار، اور بازار بھی سرگودھا کے جس کے اندر ہر شخص تکبر سے بلند چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ جو ہے اسی نشہ میں مخمور۔

دنیا میں انقلاب آیا۔ حساس طبیعت پر کیوں اثر نہ ہو۔ دکھ سکھ سب کا اثر ہونا چاہئے۔ طبیعتیں انفعال پذیر ہوتی ہیں۔ لیکن سالک جو اپنی راہ چل رہا ہو، اسے ایسے انقلاب سے کیا تعلق؟ وہ تو یا خود ہے یا وہ ذاتِ اقدس۔ اس کے سوا کچھ نظر آتا ہے تو سب کچھ ان کی یاد یا اس کی جلوہ آرائیاں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سالک کے دل پر اثرات ہونے لگیں تو طبیعت کسی قدر

Marfat.com

اپنے کام سے دھیمی چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ عید کے دن خوشی کا نہ ہونا اور طبیعت کا کسی اور عالم کی طرف چلنا سعادت ہے۔ کیونکہ خوشی عید کی ہو یا کسی اور امر کی آخر خوشی ہوتی ہے۔

یہ بھی شکر کہ اپنا احساس ہے، اپنی فکر ہے، اپنا معیار ہے۔ ایسی صورت میں شکر چاہئے نہ کہ پریشانی و تفرقہ۔ قرآن حکیم کی تلاوت ایسے وقت نہایت مفید پڑتی ہے، خصوصاً نہا دھو کر خلوت میں بیٹھ کر پڑھنا تمام پریشانیوں اور تمام تکلیفوں کے دور کرنے کا باعث انشاء اللہ ہوگا اور کچھ نہ کچھ اس وقت لسانی وظائف بھی پڑھے جائیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِی وَاَنَا عَبْدُکَ وَعَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَاصَنَعْتُ اَبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرلِی فَاِنَّہٗ لَا یغفِرُ الذُّنُوبَ اِلاَّ اَنْتَ۔

والد صاحب قبلہ اور تمام عزیزان کو درجہ بدرجہ السّلام علیکم

اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ و بِذٰالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَااَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

میں ۲۲ شوال کو گھر پہنچا تھا۔ بقیہ ایام کھوڑہ میں اچھے گزر گئے تھے۔ حاجی صاحب تمام قیام میں ہمراہ رہے اور بیربل میرے ہمراہ رہے۔ بیربل پہنچ کر پانی، مچھر اور گرمی کی تکلیف بہت دیکھی۔ اور اب بخار کا زور ہے۔

طالب دعا
سراپا غفلت و عصیاں
محمد عمر
یکم نومبر ۱۹۴۸ء

(۲۲)

تیرا شوق اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

مخلصم عزیزی اقبال صاحب زادلطفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

Marfat.com

لفافہ کے اندر محبت تھی۔ دیکھا اور پھر دیکھا۔ اللہ تعالےٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ تقویت بخشے اور خوبصورت بنائے۔

شرقپور شریف کی زیارت پر گیا تھا۔ اور پندرہ دن کے بعد واپس ہوا۔ پھر پندرہ بیس روز کے قیام کے بعد دھنی مولوی صاحب مرحوم کے عرس پر جانا پڑا۔ کئی بار خیال آیا کہ آپ کو لکھوں کہ ملک وال آ کر مل جائیں۔ کچھ اپنی تلون مزاجی اور کچھ آپ کی تکلیف سے آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ ورنہ اشتیاق تھا کہ ایک دو گھڑی اکٹھے گزار لیتے۔ اچھا۔ وقت کا انتظار ہے۔ حاجی صاحب آتے جاتے ہیں اور خوشی ہوتی ہے اور کچھ نیک اثر دل پر ہوتا ہے۔ یہ جلدی میں آپ کے انتظار کو رفع کرنے کے لیے لکھ دیا ورنہ اندر ابال ہے اور نہیں بھی۔ للہ شریف بھی ایک دن گزار آیا۔

آپ کا

محمد عمر

۴ مئی ۱۹۴۹ء

(۲۳)

اقبال بہادر سلامت

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط لفافہ میں بند پہنچا۔ دیکھ کر طبیعت خوش ہوئی۔ جوش محبت بے غرض سودا رکھتا ہے اور اپنے خیال میں مست ہوتا ہے۔ دنیا جائے بھاڑ میں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور استقامت عاجز کے لیے دعا کیا کریں کہ مولیٰ کریم دنیاوی مشاغل سے ہٹا کر اپنی یاد کے شغل میں سرگرم فرمائے اور اپنا بنائے۔

آپ کی والدہ صاحبہ کی تکلیف سے تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ گھر میں بھی کچھ تکلیف ہے۔ مولوی غلام محمود کئی دنوں سے تشریف رکھے ہوئے ہیں۔ کل عزیزہ کو دیکھ کر واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۲۶ جون ۱۹۴۹ء کو گھر سے صبح سویرے بال بچوں سمیت کھوڑہ جانے کا ارادہ ہے تا کہ ایک دن قبل رمضان شریف پہنچ کر آرام کر لیں۔ سید محمد شاہ صاحب کے علاوہ غلام سرور صاحب نے چکوال کے لیے، مولوی عبدالقدوس صاحب نے پونچھ، کوٹلی اور ایک تحصیلدار نے مری کی

Marfat.com

دعوت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو کلی شفا بخشیں۔ آمین ثم آمین! احباب کو فرداً فرداً السّلام علیکم

آپ کا محمد عمر

(۲۴)

عزیز از جان محمد اقبال صاحب زادر شدہٗ

السّلام علیکم! خیریت مطلوب!!

ایک آدمی کی زبانی معلوم ہوا کہ میاں تاج محمود صاحب کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اب شرقپور شریف جانے کا پختہ ارادہ ہو گیا۔ غالباً ۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء بروز منگل صبح ۵ بجے کی گاڑی میں سٹیشن اجنالہ سے سوار ہوں گا اور لائل پور تک بذریعہ ریل جا کر، لائل پور سے لاری پر بیٹھ کر بعد دو پہر دھوکا منڈی پہنچوں گا۔ آرام کے بعد بدھ شرقپور پہنچ کر جمعہ ادا کروں گا اور اسی شام لاہور۔ بروز ہفتہ کو لاہور سے روانہ ہو کر گجرات کے علاقہ دھنی میں پہنچوں گا اور چار دن وہاں خرچ ہوں گے۔ پھر واپس۔

مشفقم حاجی صاحب[1] کو السّلام علیکم۔ مکرمی جناب پیر محمد حیات شاہ صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم پہنچا دیں۔

آپ کا

۱۲ ستمبر ۱۹۴۹ء محمد عمر

(۲۵)

عزیز اقبال دو جہانم سلامت

وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ!

محبت نامہ آئے بہت دن گزر گئے۔ جواب میں دیر کی کئی وجوہ ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کسی خط کا اہتمام۔ ورنہ روزانہ دو تین لکھے جاتے ہیں۔ لیکن عجب یہ ہے کہ اخیر ہار جاتا ہوں اور عام انداز سے بھی خط گھٹیا ہو کر نکلتا ہے۔ عزیز خالد سیف اللہ کی پیدائش کی خبر تو سن چکے ہوں

---

[1] حاجی فضل کریم صاحبؒ۔

Marfat.com

گے۔لوگوں میں خوشیاں ہیں۔لیکن موت کے خوف سے کوئی خوشی ابھی تک نہیں۔دعا فرمائیں کہ اس نونہال کو اللہ تعالیٰ بادِ خزاں سے بچائے اور عمر طبعی تک پہنچائے اور نور عرفان سے اس کے سینہ کو معمور فرمایا جائے اور شناسائی ذاتِ اقدس کی دولت اسے نصیب ہو۔

بلاشک میرے نزدیک تمام دنیا سے بڑھ کر معرفت الٰہیہ کی دولت ہے۔کاش اگر مجھے نصیب نہیں ہوئی تو میری اولاد کو یہ نعمت دی جائے اور اسے اس دولت سے سرفراز فرمایا جائے۔

آپ کا.....محمد عمر

۷ دسمبر ۱۹۷۹ء

(۲۶)

فَاللّٰہ خَیْرًا حَافِظًاوَّ ھُوَاَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

عزیزم اقبال صاحب سلمہٗ ربہٗ من المصائب

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔حقیقت سے آگاہی ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کے والد بزرگوار کو صحت بخشے اور تا ابد سلامت رکھے۔

واقعی پریشانی طبعی امر ہے اور ہونی بھی چاہئے۔اس کے بغیر زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔

آپ پوری طرح علاج میں کوشش کریں اور یا سلام ایک ہزار بلا ناغہ کسی کو کہلا دیں کہ پڑھ کر دم کیا کرے خود کریں، تو بہتر۔اور وہی پڑھے جس کو اس پر بھروسہ ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کو، اور آپ کے خاندان کے افراد کو صحت کامل بخشے۔آمین ثم آمین!

برادرم غلام محمد صاحب[1] کو بعد السّلام علیکم: ابھی تک شرقپور تشریف سے جواب نہیں آیا۔تاہم ایک جوڑی تجربہ کیلئے مہیا ہو سکے تو خرچ میں دوں گا۔

زیادہ دعا

آپ کا

۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء

محمد عمر

---

[1] بابا غلام محمد صاحب بھیرہ کے تھے۔روٹیاں پکانے کا عمدہ تجربہ رکھتے تھے۔شرقپور شریف عرس مبارک پر روٹی پکانے کے لئے ایک صاحب کو اس نے پیش کش کی تھی۔

Marfat.com

(۲۷)

عزیزم زادہ رشدہٗ

السلام علیکم!

آپ کا لفافہ سامنے آ گیا۔ آپ کے والد بزرگوار کی فاتحہ خوانی مجھ پر فرض بلکہ قرض۔ لیکن بیماری کی وجہ سے قاصر۔ لِلّٰہ شریف کی حاضری کا خیال بھی بیماری کی وجہ سے نہ تھا۔ لیکن مکرمی جناب مولوی غلام محمود کی ہمّت کی وجہ سے ان کے ہمراہ لِلّٰہ شریف حاضر ہوا۔ مگر گیا۔ لیکن کم ہمتی کی وجہ سے کھانے سونے کے سوا کچھ نہ کر سکا۔

اب آرام ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں تک خیال ہے کہ دانتوں کی جڑوں میں کوئی بُرا مادہ سیال ہے۔ جس کی وجہ سے ذائقہ نہیں رہا۔ ہضم نہیں اشتہا بند۔

اب خیال ہے کہ کسی وقت اپنے دانتوں سے اپنے ہاتھوں جدا ہو جاؤں۔ آہ! یہ حالت ہماری ہوگئی۔ جب ناکارہ ہو جائیں گے تو خود اعزہ الگ کر بیٹھیں گے۔

والدعا

طالب محمد عمر

۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء

(۲۸)

باسمہ سبحانہٗ

عزیز مکرم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

الحمدللہ کہ زندگی کی بہت بڑی سنت ادا ہوئی، اور متاہلانہ زندگی کی ابتدا ہوئی۔ خدا کرے یہ زندگی احوال سے مغلوب ہی ہو رہے۔ خوشی اور غم زندگی کا لازمہ ہیں۔ مرد کی دور بینی اور کم نگاہی سے ان کا مقام بدل جاتا ہے، جن کو اللہ کریم نے اپنی محبت کی چاشنی سے آشنا کیا ہے۔ وہ ہر حال میں اس حقیقت کی جستجو میں کھوئے رہتے ہیں۔

مولیٰ کریم اس رشتہ کو مبارک فرمائے اور مبارک در مبارک نتائج پیدا فرمائے۔ عزیزوں کو سلام مسنون۔

بحکم قبلہ وکعبہ سید الاولیا

امام الاتقیا مرشدنا دام ظلہٗ

۱۷ مئی ۱۹۵۰ء

Marfat.com

(۲۹)

مبارک، صد مبارک، بارک اللہ!

عزیزِ محترم زادرشدہٗ

السّلام علیکم!

دعوت نامہ کتخدائی پہنچ کر باعث مُسرت ہوا تھا۔ لیکن معراج شریف کا موقعہ اور تقریب کی وجہ سے ہلنا جلنا محال تھا۔

حاجی صاحب سے تمام حالات سن کر محظوظ ہوا۔ گورسوم بُری ہیں اور ان سے خلاصی پانا ضروری ہے۔ لیکن حالات کا تقاضا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ بہر حال مستقل مزاج ابوالوقت ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ لغزش نہ کھائے۔ ورنہ ہیچ در ہیچ۔

خدا کرے یہ شادی اپنی تمام خوبیوں سے پُر ہو اور آپ کے لیے ہر پہلو سے مبارک ہو۔ احباب کی خدمت میں السّلام علیکم۔

طالب دعا

محمد عمر

۲۰ مئی ۱۹۵۰ء

(۳۰)

عزیز محترم زادصبرہٗ واستقامتہٗ

وعلیکم السّلام!

خط پہنچا۔ اس سے پہلے آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات کی خبر بھی سنی تھی۔ لیکن جواب لکھنے کی طاقت تو کجا، کسی کو لکھنے کی فرمائش کرنے کی ہمت نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبر و ہمت عنائت ہو اور گھر سنبھالنے کی توفیقِ رفیق شامل حال ہو۔

طبیعت کے سکون و قوت نے اجازت دی، تو عید سے پہلے گھر پہنچنے کی کوشش کروں گا ورنہ بعد میں۔

حاجی صاحب کو ۱۳ جولائی کو موسمِ گرما کی تعطیلات ہو جائیں گی۔ اکٹھے گھر جائیں گے۔ گھر سے مولوی معین الدین صاحب میری خبر لینے کے لیے آئے۔ خیریت بتلاتے ہیں۔ کل وہ جائیں گے۔ حکیم صاحب جناب حاجی شاہ محمد صاحب اور صوفی غلام محمد کو السّلام علیکم

طالب دعا

محمد عمر

۹۔ جولائی ۱۹۵۰

Marfat.com

(۳۱)

عزیزم محمد اقبال صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا تھا۔ کیا کہوں۔ جب اپنی پڑتی ہے، تو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والدین پر رحمت کے پھول برسائے اور آپ کو ان کے قائم مقام بنا کر اپنے بھائیوں کے لیے سہارا بنائے۔

میں انشاء اللہ بشرط خیریت جمعرات ۲۷ جولائی یا اتوار ۳۰ جولائی یہاں سے روانہ ہو کر گھر پہنچوں گا۔ اب صرف دانتوں کے فٹ کرنے کا انتظار ہے۔ ڈاکٹر نے منگل کا وعدہ کیا ہے۔ کہتے ہیں پھر بھی دو چار دن رہ کر اس کے بابت دیکھنا چاہئے کہ کچھ نقص ہو تو نکالا جا سکے۔

مکرمی حاجی صاحب[1] کو بعد دعا و سلام۔ آپ کا اشتیاق دیدار خانۂ خدا کے غالب ہونے کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور وہ صورت عیانی بھی پیدا فرمائے کہ آپ کو اطمینان نصیب ہو۔ کسی نے خوب کہا، کاش یہ دولت نصیب ہو جائے۔

حج بیت اللہ طواف دیگراں
مابہ ہر لحظ طوافِ کوئے تو

طالب دعا

محمد عمر

۲۲ جولائی ۱۹۵۰

(۳۲)

عزیز محترم محمد اقبال صاحب زادر شدہٗ

وعلیکم السلام!

محبت نامہ پہنچا۔ حقائق سے آگاہی ہوئی۔

بے خبری اور حیرت بھی دولت ہے۔ لیکن کس کو معلوم کہ اللہ تعالیٰ اپنے اچھے اور نیک بندوں کو یہ دولت دیا کرتا ہے۔ میں عشرہ کے لیے سون چلا گیا تھا اور پانچ ایام کھوڑہ میں قیام رہا۔

---

[1] حاجی فضل کریم صاحبؒ

Marfat.com

احباب خوش تھے اور ہمارے انتظار میں رہے جب گیا تو طبیعت نرم تھی۔ آیا تو بشاش صورت لے کر آیا۔ خانگی امور کی وجہ سے زیادہ قیام نہ کر سکا۔ ویسے بھی خانہ بدوش ہو کر رہنا اچھا معلوم نہیں ہوا۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۱ نومبر ۱۹۵۰

(۳۳)

عزیز محترم زادہ اللہ شرفاً وعلماً وعقلاً

وعلیکم السلام!

اب جواب لکھنے کی طاقت کہاں؟ جواب کے لیے صرف ایک شعر زبان پر ہے ؎

ترا از من اگر برسینہ داغ است
نہ پنداری کہ زاں داغم فراغ است

آپ کا نام میں نے تو بھیج دیا ہے۔ اب دیکھئے، وہ کیا کرتے ہیں؟

سردی پڑ جانے کی وجہ سے اب سفر سے طبیعت گھبرا رہی ہے۔ کیونکہ سفر لمبا اور لاری کا ہے اور میری طبیعت کمزور ہے۔ عزیز سعید احمد طول عمرہٗ بخیریت پہنچ گیا۔ حسب تجویز عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن وہ خود بے توجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کی عمر اور علم وعمل اور عرفان میں برکت دے۔

عزیز کی شادی کی مبارک ہو۔ ایڑا فرض ادا ہوا۔ باقی بھی فضل شامل حال ہوں۔

آپ کا

محمد عمر

۱۹ نومبر ۱۹۵۰

(۳۴)

عزیزم زادرشدہٗ

وعلیکم السلام!

دستی لفافہ معہ دو عدد بوتل کونین پہنچ گیا۔ آپ کا نام تو بھیج دیا گیا۔ سالار قافلہ صاحب کا

ا برادرم محمد ریاض سلمہٗ کی شادی پر (مکتوب الیہ)

Marfat.com

خط بھی آیا کہ فی الحال آپ کے بارہ آدمی رکھ لئے گئے ہیں۔

اس کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ مکمل تاریخ پھر لکھی جائے گی۔ فی الحال یہی خیال ہے کہ ۶ دسمبر کو صبح سات بجے لاہور سے بذریعہ بسوں کے روانگی ہے۔ لہٰذا ۵ دسمبر کو لاہور پہنچنا چاہئے اور بعد ۵ دسمبر ۱۹۵۰ء کو زیارت حضرت شاہ محمد غوثؒ بیرون دہلی دروازہ اکٹھے ہو جائیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب لِلّٰہ شریف کو خط لکھ دیا گیا ہے کہ خادم کی صورت میں حاجی فضل کریم صاحب ۳ سمبر کو آپ کے پاس پہنچ جائیں گے اور ۵ سمبر ۱۹۵۰ء کو قبل دوپہر شاہ محمد غوثؒ کو پہنچنا ضروری ہے۔ کوئی دوسری اطلاع ہوئی تو دوں گا۔

محمد عمر

۱۹ نومبر ۱۹۵۰

(۳۵)

عزیزم زادلطفہٗ

السّلام علیکم!

مادر چہ خیالم و فلک در چہ خیال۔ آج قافلہ سالار حاجی محمد بڈھا صاحب کا خط آیا کہ تمہاری پارٹی سے صرف صاحبزادہ محبوب الرسول اور تمہارا پرمٹ ہو سکا ہے۔''

اب حیران ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کیسے جائیں گے؟ حاجی فضل کریم کے والد کے نام کا پتہ نہ تھا۔ اس لئے اس وجہ سے نہ لیا جا سکا۔ یہ ان کا لکھنا ہے۔ اطلاعاً مرقوم ہے۔ اب اگر آپ شرقپور شریف کی حاضری کا خیال رکھتے ہوں تو یکم ربیع الاوّل کو آ جائیں۔ حاجی صاحب کو بعد دعا و سلام مضمون واحد۔

طالب دعا

ادسمبر ۱۹۵۰ محمد عمر

(۳۶)

عزیزم زادلطفہٗ

السّلام علیکم!

غالباً حاجی فضل احمد کی طرف سے خط وصول ہوا ہوگا۔ دوبارہ درخواست پر حاجی صاحب اور ملک حبیب الرحمٰن صاحب منتخب ہو گئے۔ حاجی محمد نقشبند صاحب کو ایک منظور شدہ سے دکھا کر منتخب کرایا

Marfat.com

گیا۔ انشاء اللہ منگل وار گھر سے روانہ ہوں گے۔ ۷ تاریخ جمعرات کو سفر مبارک کالاہور سے آغاز ہوگا۔ میری طبیعت بخار اور دیگر عوارض کی وجہ سے سخت نڈھال ہو رہی ہے۔ دعا فرمائیں کہ بخیریت جائیں اور بخیریت واپس آئیں۔ اور موقعہ ملا تو بھیرہ کے راستے میں آپ کے پاس پہنچوں گا۔

سردی اور کمزوری کی وجہ سے دل لمبے سفر سے خوف کھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور صحت کے ساتھ زیارات کی حاضری کی توفیق بخشے۔

والدعا

محمد عمر
یکم دسمبر ۱۹۵۰ء

(۳۷)

مکری زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عرس کے لیے ہمیں مشیت ایزدی کے تابع ہونا چاہئے۔ میری تدبیریں ختم۔ بارش تین دن سے شروع ہے اور سلسلہ جاری۔ اس لئے بروقت عرس کے موقع پر اپنے آرام کو مدّ نظر رکھ کر فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ عرس پر یا معراج پر یا بعد جب موسم خوش گوار ہو۔

ادارہ کا اجلاس پھر کسی موقعہ پر۔ اور وہ ہے کیا؟ چند افراد باقی بے حس۔ احباب کو السلام علیکم

راقم

محمد عمر

۲ جنوری ۱۹۵۱

(۳۸)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیز مکرم جناب صوفی محمد اقبال صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ہم کار دنیا، ہم کار دیں　　خدایا یردم بتو بالیقیں

کل 3 بجے حاجی فضل احمد صاحب[1] چار دن گزار کر بمعہ ہمراہیاں واپس گئے۔ صحت

[1] برادرم محمد ممتاز سلمہ کی شادی پر

Marfat.com

اچھی تھی۔عزیز کا کارِ خیر بخیر وعافیت اور خوشی وخرمی کے ساتھ سرانجام ہو۔

طالب دعا

محمد عمر

۹فروری ۱۹۵۱

(۳۹)

اقبال دو جہانم سلامت

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

خط کہوں یا محبت نامہ۔ پڑھتا ہوں، دیکھتا ہوں اور دل کے اندر کچھ خلش سی آجاتی ہے۔ حال ہے، قال ہے یا معجون۔ جواب میں دیر اس وجہ سے ہوجاتی ہے کہ جواب ہو۔ لیکن طبیعت کچھ ایسی مدہم سی ہوگئی ہے کہ کچھ سوجھ نہیں پڑتی۔ محبت کا جذبہ گم، حس کی بنیاد پر کچھ لکھا جاتا ہے۔ پھر بھی شکر ہے کہ کسی عزیز کے اندر کچھ خلش کم وبیش ہے۔ اور گاہ بگاہ اس کو یہ خلش گنگنانے پر مجبور کرتی ہے۔ جب دوست دور ہوتا ہے تو دل بھرا بھرا معلوم ہوتا ہے لیکن جب سامنے آجاتا ہے تو نامعلوم دل کیوں بولنے کو نہیں چاہتا۔

رمضان قریب آ گیا۔ لیکن ابھی تک نہ تو کوئی ظاہری طریقہ اس کے گزارے کے لئے تجویز مجھ سے ہوسکا، نہ باطنی کا فیصلہ کرسکا۔ لاہور جانے کا خیال تھا کہ حکیم جی سے بنض دکھا کر اپنا حال ناپوں۔ لیکن موقع نہیں ملا۔ کیا آپ رمضان شریف گھر گزاریں گے؟ منجن کا نسخہ حکیم صاحب والا کسی کے پاس تھا۔ موجود ہو، تو روانہ کریں۔

محمد عمر

۴جون ۱۹۵۱

(۴۰)

اقبال دو جہاں سلامت

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے خطوط کا کیا جواب دوں؟ نہ تو اندر سوز ہے اور نہ بیرونی ساز۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت میں غرق فرمائے

میں مراں تاں تدمراں جد دیکھ لاں سرکار نوں

Marfat.com

زیادہ محبت و دعا۔ حاجی فضل احمد صاحب کو ۱۹ جولائی سے تعطیلات موسم گرما ملیں گی۔ آج ان کا خط آیا کچھ علیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو شفا بخشے۔ احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر

۲ جولائی ۱۹۵۱ء

(۴۱)

عزیزم صاحب اقبال دو جہاں زادرشدہٗ

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ اللہ اپنی محبت خاصہ سے ہمارے دلوں کو منور فرمائے۔ کیا کہوں مولیٰ کریم کی شکر گزاری نہیں ہوسکتی۔

خواب وخیال میں بھی کراچی دیکھنے کا وہم نہ تھا۔ لیکن قدرت کو منظور تھا کہ آ گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ پہلے تو طبیعت پر نہایت بوجھ محسوس ہوا۔ کچھ تو گرمی کی وجہ سے اور کچھ میزبان کے گھر نہ ہونے سے۔ دو دن کے بعد میزبان بھی آ گئے اور موسم بھی اچھا ہو گیا۔ عزیز موصوف سے اتنی توقع نہ تھی کہ بے تکلف عزیزوں کی طرح خدمات انجام دے گا۔ کیونکہ عقیدت مندی تو تھی نہیں، صرف تعلقات عامہ تھے۔ لیکن جس خلوص سے وہ میری خوشنودی کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے۔ بلکہ درویشوں کے ساتھ درویش ہو گئے۔ اکثر سیر کے لیے اصرار کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ کار اپنی ہے۔ ڈرائیور کے باوجود وہ خود بھی ڈرائیوری کر لیتے ہیں۔ اس لیے جس وقت ہم چاہیں، وہ پہلے سے تیار ہیں۔ ہاں میں پھرنا زیادہ پسند نہیں کرتا کہ اس پیرانہ سالی میں کیا کچھ نہیں دیکھا۔ جواب دیکھنے کے آرزو ہو۔ غرض سب کچھ میسر ہے۔ لیکن غفلت ہے کہ سر اٹھانے نہیں دیتی۔ شکر گزاری نصیب ہو جاتی تو سرخروئی ہو جاتی۔ جب سے آپ کا خط ملا۔ لفافہ میں جواب لکھنے کا خیال تھا، لیکن کوئی کاغذ موجود نہ تھا۔ آدمی کو پیڈ کیلئے کہا گیا لیکن وہ نہ لائے۔ آج دیری کی وجہ سے کارڈ لکھ رہا ہوں۔

کوٹھی نمبر ۱۶۷
پیر کالونی نمبر ۲، کراچی نمبر ۵

آپ کا
محمد عمر
۱۱ جون ۱۹۵۲ء

Marfat.com

(۴۲)

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

اقبال صاحب زادر شدہٗ

السّلام علیکم!

حاجی فضل احمد صاحب کا خط پہنچا جس سے معلوم ہوا کہ عرس حضرت نظام الدینؒ کے پرمٹ کے بارے آپ کو دعوت دی گئی۔ چونکہ پاسپورٹ سسٹم جاری ہوگیا اور اب موسم سرما ہندوستان کا خیال بھی نہیں اس لئے میرا ارادہ پاسپورٹ تیار کرانے کا ہے اور اس کے لیے جب لاہور جاؤں گا بندوبست کروں گا۔ اطلاعاً مرقوم ہے تا کہ آپ کو پریشانی نہ ہو۔ حاجی صاحب کو بعد دعا و سلام مضمون واحد

محمد عمر

۱۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲

(۴۳)

عزیز محترم زاد اللہ شوقاً وطلباً

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ملفوف خط نظم والا پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس جذبۂ مقدس کو ترقی دے۔ میں اس نظم سے زیادہ محظوظ نہ ہو سکا۔ کیونکہ ابھی تک پہلی ہی نظر ہوئے۔ دوبارہ پڑھنے کا اشتیاق ہے۔

میں ۱۴ نومبر کو گھر سے بروز اتوار روانہ ہوں گا۔ شب باش سرگودھا میں ہو کر دوسرے دن لاہور پہنچوں گا۔ غالباً ملتان جانا ہوگا۔ خط کرے آپ کی طبیعت نے حظ اٹھایا ہو۔ برادرم حاجی فضل کریم صاحب کو السّلام علیکم۔ عزیز سیّد محمد شاہ صاحب اور دیگر احباب کو درجہ بدرجہ دعا سلام ہو۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء

Marfat.com

(۴۴)

عزیزم محترم محمد اقبال صاحب زادلطفہٗ

السّلام علیکم!

بھیرہ پہنچنے کا خیال تو تھا، لیکن ایک ضروری کام کے لیے سیدھا سرگودھا جانا پڑا۔

یار زندہ صحبت باقی

عزیزہ کی بابت یہی خیال ہے کہ اس کا علاج باقاعدہ حکیم صاحب[1] سے کرایا جائے اور اسے ہفتہ بھیرہ میں قیام کرایا جائے۔

چونکہ عزیزم ملک صاحب کو پہنچانے کی فرصت نہیں، اس لئے میں نے حاجی صاحب کو لکھ دیا ہے کہ خود لائل پور جا کر اسے لانے کی تکلیف اٹھائیں، اور جب وہ بھیرہ پہنچ جائے تو مجھے بھی مطلع کر دیا جائے۔

پیر سیّد محمد شاہ اور ممتاز صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم قبول ہو۔

آپ کا محمد عمر

۷ جنوری ۱۹۵۳ء

(۴۵)

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

آپ کا مفصل خط پہنچ کر باعثِ تسکین ہوا۔

عزیزہ کو تسلی کے لئے آپ کی معرفت خط لکھ دیا گیا۔ اسے پہنچا دیں۔ انشاءاللہ آئندہ اتوار کو بشرطِ خیریت اور مطلع صاف ہونے میں 12 بجے کی لاری پر سوار ہو کر تقریباً تین بجے آپ کے پاس پہنچوں گا۔ اگر کسی صورت نہ آنا ہو سکا تو یا اطلاع دے دی جائے گی یا پھر دوسرے دن انتظار کیا جائے۔ برادرم حاجی صاحب کو السّلام علیکم۔ مضمون واحد

محمد عمر

۱۸ جنوری ۱۹۵۳

---

[1] حکیم میاں شاہ محمد صاحب شیخوپوری نزد بھیرہ۔

Marfat.com

(۴۶)

نسیما جانب بطحا گزر کن زِاحوالم محمد را خبر کن

ندارم ذوقِ رندی نے ہوائے پاک دامانی
مرا دیوانہ خود کن ہر رنگے کہ می خواہی
عزیز محترم او صلہ اللہ الی مایرید

وعلیکم السّلام ورحمتہ اللہ!

خط پڑھا۔ خوشی ہوئی اور بہت۔ کیونکہ جب تسلیم ورضا کی راہ عنائت ہو تو اس سے بڑھ کر دارین میں کیا دولت بے غم کٹ رہی ہے۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

بے فکری دولت ہے اور یہ اسی طرح نصیب ہوتی ہے، جب کسی کو ہوتی ہے۔ کاش مجھے مجنوں بنا دیتے اور اپنا وقت کٹ جاتا۔

اَللّٰھُمَ اَعْطِنِی حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیکَ

لیکن کارکنان قضا وقدر کو یہ منظور نہ تھا

غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

بھیرہ کے لیے تیار تھا۔ لیکن کمزوری علالت وغیرہ نے موقعہ نہ دیا۔ اب غالباً کل پرسوں شائد حضرت صاحبزادہ صاحب[1] کی ہمراہی کے لیے آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ ان کے خط سے ایک گونہ قلق پیدا ہوا۔

السعی منی والاتمام من اللہ، پر بھروسہ کرتا ہوا ساتھ ہو جاؤں گا۔ گو طبع میں نفرت ہے لیکن ایسے وقت مجبوری ہے۔ شیخ صاحب[2] سے ملنے کی کوئی اچھی صورت پیدا کر رکھیں۔ لیکن اس کے سوا

---

[1] حضر صاحبزادہ محبوالرسول صاحب۔
[2] شیخ فضل حق پراچہ صاحب۔

Marfat.com

چارہ نہیں ۔ حکیم صاحب[1] سے بھی سفارش لینے کا ارادہ ہے تا کہ ان کو ہلنے جلنے کی طاقت نہ رہے، حاجی صاحب[2] کو بعد السلام علیکم جب جاؤنگا آپکو لاہور ہمراہ لے جاؤنگا گو تکلیف رہے گی۔

آپ کا

محمد عمر

۱۸ فروری ۱۹۵۳

(۴۷)

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیز گرامی جناب صوفی صاحب زادار شادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

دریائے جہلم میں سیلاب آیا۔ ہمیں خیال تھا کہ پہلے سیلاب کی طرح یہ پھر پھرا کے چلا جائے گا لیکن یہ سیلاب ۱۹۲۹ء کے سیلاب کی طرح تھا۔ ہمارے مکانوں میں تقریباً ساڑھے تین فٹ پانی تھا۔ بعض کمرے گر گئے۔ الحمد للہ سب پکے کمرے قائم ہیں۔ مالی مویشی کا کمرہ گر گیا۔ دونوں چھوٹی کوٹھڑیاں، حیدر شاہ صاحب کی کوٹھڑی اور اس کے مقابلے کی کوٹھڑی گر گئی۔ مکانوں میں کچھ غلہ، چاول چنے وغیرہ بھی خراب ہوئے ہیں۔

الحمد للہ کوئی پریشانی نہیں۔ ہر طرح اطمینان ہے۔ پہلے تو اپنے جنوبی مکان میں رہے۔ رات اپنے اس مکان میں آئے۔ پہلے تو خیال تھا کہ ۲۰ جولائی کو کھوڑہ جائیں گے۔ لیکن اب خیال ہے کہ اگر مکانات کی صفائی وغیرہ سے فارغ ہو گئے، تو انشاء اللہ یکم اگست تک کھوڑہ جائیں گے۔

حاجی فضل کریم صاحب، حافظ فضل رحیم صاحب اور محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ

بفرمان قبلہ دو جہاں حضور پرنور مدظلہٗ

۱۶ جولائی ۱۹۵۳

(۴۸)

مخلصی سلامت

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ جو کچھ لکھا۔ صحیح لکھا، خود اپنے اندر احساس نہیں کہ عذاب آیا۔ بلکہ ایک فطرتی

---

[1] حکیم شاہ محمد صاحب

[2] حاجی فضل کریم صاحب

Marfat.com

سیلاب آیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور مسلمان دل اور مسلمان عمل دے۔

حاجی فضل احمد صاحب کل لاہور اور آج میاں کرم دین صاحب گھر خبر گیری کے بعد روانہ ہوئے۔ سامان اور ملبے اکٹھے کرائے جا رہے ہیں۔ گرمی شدت کی ہے۔ لیکن کیا چارہ۔ اس حال میں جانا بھی تو اچھا نہیں۔ اگر کٹائی بعد میں ہو، تو پھر یکم سے پہلے کھوڑہ کی تیاری کر لی جائے گی کیونکہ گرمی بعض اوقات برداشت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

ممتاز صاحب نے عید پر مہندی کی کٹائی کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن بہ ایں خیال کہ ابھی فصل خام ہے یہ مشور قبول نہ کیا گیا۔ اب ایک طرف ساون ہے اور پھر طغیانی کی وجہ سے تمام علاقہ سیم زدہ ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی کٹائی کا موسم بھی گزر رہا ہے۔ ایک خیال ہے کہ تھوڑی تھوڑی کٹائی باہر ہی ہوتی رہے اور ساتھ ساتھ فصل اٹھایا جائے۔ دوسرا خیال ہے بھادوں تک کٹائی ملتوی کر دی جائے تا کہ یہ موسم گزر جائے۔ ممتاز صاحب کو السّلام علیکم۔ احباب کو خصوصاً حاجی فضل کریم صاحب، حافظ فضل رحیم صاحب اور ممتاز صاحب وغیرہ کو السّلام علیکم

آپ کا

محمد عمر

(۴۹)

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیز مکرم صوفی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے خطوط اور پارۂ ہائے محبت قسم تحریر اور تحائف کی صورت میں پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ چائے کے ڈبے وغیرہ اشیاً، عید کارڈ اور کیا کیا گنوں۔ سب یکے بعد دیگرے پہنچ کر ایک گونہ تسلی کا باعث ہو رہے ہیں، کہ ''خلش'' ہے۔ خدا کرے یہ خلش احباب میں ہمیشہ جاری رہے۔ جب کبھی آپ کی طبیعت کا خیال آتا ہے، امید بڑھ جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ نظری خیال کب عملی صورت اختیار کرے۔ خدا کرے یہ ترقی کا راستہ آپ چلتے رہیں اور کوئی مانع پیش نہ آئے۔ طبیعت اچھی ہے اور کئی خوبیوں کی مالک۔ بعض وقت خود مجھے بھی رشک آتا ہے۔ تاہم وہ تمام سامان مہیا کرنے کی کوشش نہیں کی جا رہی جن کی اصلاح میں ضرورت

Marfat.com

ہے اور نہ ہی اس کا احساس ہے۔ گو کہ بعض امور ایسے بھی ہیں جن سے کامل امید بڑھ جاتی ہے کہ انشاء اللہ کچھ نہ کچھ ہو نکلے گا۔ سب سے بڑی مایوسی مجھے خود اپنی ہے کہ میں کچھ نہیں کر رہا۔ جب تک میں خود کچھ نہ کروں اور کیا کچھ کریں گے۔ میری بے عملی، بدعملی دوسرے دوستوں پر کیوں نہ اثر انداز ہو۔ میری سستی، کاہلی اور غفلت، کیونکر اس سے دوسرے بچ سکیں۔ بہر صورت میں ایک ایسے مرحلے پر ہوں کہ میں آپ کے سنوارنے کے بجائے آپ کے بگاڑنے کے اسباب پیدا کر رہا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے، مجھے اپنا بنائے اور مجھے اپنے خیال میں رکھے۔

مہندی حج سے پہلے لگا دی گئی ہے۔ اللہ کی توکل۔ کچھ ٹھیک ہے، کچھ ناٹھیک اور ایسا ہی ہوتا ہے، آپ کے احساس۔ کا شکریہ گرمی نے کچھ کمی کی تو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پر چلا جاؤں گا۔

والسلام

بفرمان قبلہ عالم دام لطفہٗ

۲۳ اگست ۱۹۵۳

(۵۰)

عزیز محترم اقبال بہادر سلامت

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ (کارڈ) پہنچا۔ اہل محبت کو اہل محبت کے راہ و رسم معلوم۔ اپنا دل بے درد واقع ہوا ہے یا دردمند، کچھ کھلتا نہیں۔ گاہے چناں، گاہے چنیں۔

مولیٰ کریم آپ کو اپنی محبت اخروی کی فنا و بقا کی لپیٹ میں لے۔

دل کئی دنوں سے اچھلتا ہے کہ بھیرہ دیکھے، نہیں، بھیرہ نہیں، اپنے دوستوں کو ملے۔ لیکن آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔ پھر حاضر بھی ہو جاؤں تو اس وصل سے یہ ہجر اچھا۔

غلام مہدی صاحب کے ایک پیغام کا ایک لفظ تو کھا گیا۔ لیکن ان کو کیا پتہ کہ؟ کیسے جاتا ہوں۔

رِشتۂ در گردنم افگندہ دوست
می بُرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مگر خود بھی تو بھول گئے۔ میرا کیا گناہ۔ لِلّٰہ شریف ابھی ارادہ پختہ نہیں ہوا۔ یہ اس لیے

Marfat.com

لکھا جارہا ہے کہ آپ کو اور حاجی صاحب کو پہلے کی طرح تکلیف نہ ہو۔

ناچیز سراپا عصیاں
محمد عمر

۲۸ اگست ۱۹۵۳

(۵۱)

ندارم ذوقِ رندی، نے ہوائے پاکدامانی
مرا دیوانۂ خودکن , بہر رنگے کہ میخواہی

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنَا اِلَیْکَ

عزیز محترم زادہ اللہ رشداً وقدراً

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ پڑھا اور خوب پڑھا۔ طبیعت کا انداز الحمدللہ نرالا ہے اور اچھی چل رہی ہے۔ افسوس ہے تو یہ ہے کہ ساتھی اچھا نہیں۔ ورنہ آپ کو لے نکلتا اور وہاں جا نکلتے جہاں سے واپسی مشکل تھی اور ہمیشہ کے لیے مردہ ہو جاتے۔

مشاہدہ کیا ہے؟ یہی کیفیات جب بلند ہو جاتی ہیں تو مشاہدہ کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے آپ کے تحریر کردہ اشعار پسندیدہ ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں کہاں سے ڈھونڈ لاتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ خیال کے سامنے سب کچھ حاضر۔

مولیٰ کریم آپ کے خیال کو ترقی دے اور آپ کو استقامت بخشے۔ اس راہ میں دو کٹھن منزلیں ہیں۔ انہیں عبور کرنا جواں مردوں کا کام ہے۔ اول دنیا واری، اس کے بڑے جز محبت زن، محبت زر ہیں۔

اَلدُّنْیَا رَاْسُ کُلِ خَطِیْئَۃٍ

دوسری پست ہمتی کہ چند قدم چل کر ہمت ہار بیٹھنا اور ہر قدم پر دیکھنا کہ کیا حاصل ہوا ہے؟ اس کے لیے سالکین کے لیے سب سے زیادہ جو چیز ناپید ہو چکی ہے، وہ اچھے مربی کا میسر ہونا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی کو کوئی چند لمحہ کے لیے پسند آ جائے۔ لیکن کام کے آدمی بہت کم ہیں۔ بالفاظ دیگر وہ لوگ بہت کم ہیں جن کی نگاہ سے نیکی آسان ہو اور جن کی نگاہ میں محبت الٰہی بھری ہو اور پھر وہ نگاہ ہر غیر سے پاک ہو۔ اپنا حال کچھ لکھنے سے شرم ہی نہیں آتی۔ اگر لکھوں، تو

Marfat.com

تمام گھر کا تار و پود الگ ہو جائے اور پیٹ بھو کے مرنے لگے۔

خدارا جب طبیعت صاف ہو تو اپنے اس غفلت شعار سیاہ کار کے لیے کچھ چپکے اللہ میاں سے کہہ دیا کریں کہ کسی کے وسیلہ اس پر بھی کچھ نظر ہو جائے کہ تیری تفرید و توحید میں جان دے اور غفلت و عصیاں اٹھ جائے۔

والد صاحب قبلہ، عزیز ریاض وغیرہ احباب رشد، حاجی فضل کریم صاحب اور برادر میاں غلام مہدی صاحب، محترم بندہ جناب پیر حیات شاہ صاحب اور دیگر احباب کو درجہ وار السلام علیکم

آپ کا

دعا گو

طالب دعا محمد عمر

۸۱ جنوری ۱۹۵۴

(۵۲)

عزیز محترم صوفی اقبال صاحب زاد اللہ شرفہٗ وعقیدتہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ دیکھا اور پڑھا۔ کاش آپ میری تحریرات کو بغور مطالعہ فرماتے تو اس بیچارے قاصد کو تکلیف نہ دی جاتی۔ میری تحریر میں کامل راہنمائی ہوتی ہے۔ اگر پیر صاحب نے اعلان بے تعلقی کر دیا ہے تو میرے خیال کے عین مطابق ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں کسی معاملہ کے بارے میں کسی کو مجبور کرنا پسند نہیں کرتا۔ پھر ووٹ میں تو سراسر آزادی پسند ہے۔ ہاں جس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ اس کی شکر گزاری بھی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس کی امداد کی جائے۔ عزیزم ممتاز صاحب کے بارے میں متواتر اطلاعات تو پہنچیں، لیکن کسی نے ان کے لیے کچھ کہلانے کے لیے نہیں کہا تھا۔ اس لیے ان کو خط لکھ دیا گیا۔ آخر میں یہی ہے کہ سالک بے تعلق زندگی گزارے۔ اور تو سالک وہی ہے جو دنیا چھوڑ اپنی جان سے بھی بے تعلق ہو۔

آپ کا دعا گو

طالب دعا صبح و شام

محمد عمر

۷ مارچ ۱۹۵۴

Marfat.com

(لفافہ کے اوپر باہر کی عبارت)

قدرت خدا۔ آپ نے خط واپس کیا۔ جب آپ کا ہی خط رات کو حوالے کرنے کے لیے کہا گیا، تو دوسرا خالی لفافہ بچی نے اٹھا کر دیا۔ اب بارہ بجے آپ کا لفافہ ملا۔ ارسال ہے۔ آپ کا خط آج مورخہ ۴۔۴۔۱۹۵۳ نو بجے ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔

(۵۳)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیز اقبال دو جہانم سلامت با کرامت باشد

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ یہ محبت وسوز بڑھائے۔ مفصل جواب تو لکھ نہیں سکتا۔ صرف ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں۔

دلارائے کہ داری دل درو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

ماشااللہ جوان ہیں۔ مستانہ ادائیں۔ مستانہ انداز نصیب ہوں۔

اللّٰھُمَّ زد فزدثم زد ولا تنقص.

عزیزی سیّد محمد شاہ صاحب کو مشفقانہ سلام ودعا کے بعد۔

اَدّھی راتیں اٹھ فریدا
ہے ایہہ وقت وصال سجن دا

اک پرنے بزرگ سے سنا کرتا تھا اور وہ نہایت لے سے پڑھا کرتے تھے۔ ریاض، ممتاز اور دیگر احباب کو السّلام علیکم

روضہ شریف کی مرمت، باہر چنائی دو دن کے بعد ختم ہو جائے گی۔

آپ کا دعا گو

محمد عمر

۱۱ جولائی ۱۹۵۴

Marfat.com

(۵۴)

سراسر رقص بسمل بود شب کہ من بودم

اقبال من زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب! آپ کا خط قاصد راستہ میں ہی گم کر کے پہنچا۔

جب مہندی کی کٹائی کا موسم ہو، تو ممتاز صاحب کے آدمی آ جائیں۔ ۱۲۲ اکتوبر ۵۴ جمعہ کی نماز کے بعد سفر مبارک پر چلنے کا ارادہ ہے۔ پروگرام تقریباً یہ ہوگا۔

۱۲۳ اکتوبر ماڑی۔ ۱۲۴ اکتوبر سرگودھا صبح۔ ۱۲۴ اکتوبر شام یا صبح ۱۲۵ اکتوبر گوجرانوالہ

۱۲۶ اکتوبر لاہور۔ ۱۲۹ اکتوبر جمعہ شریف ادائیگی شرقپور شریف ۱۳۰ اکتوبر ۱۳۱ اکتوبر قیام شرقپور شریف

یکم نومبر فیض پور۔ ۲ نومبر اواپسی گھر براستہ لائل پور ۳ نومبر آمد بیربل

والدعا

راقم محمد عمر

۱۱۷ اکتوبر ۱۹۵۴

(۵۵)

عزیزم مکرم صوفی محمد اقبال صاحب زادہ رشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت ہر گونہ مطلوب!!

دنیا اور دنیا کے دھندے تب ہی چھوڑیں گے، جب یہ دنیاوی عقل جاتی رہے۔ اس کے سوا نہیں۔ اس لیے اب اس عقل سے تنگ ہوں۔ کاش کچھ بھی احساس دین پیدا ہو جاتا تو کشتی پار ہو جاتی۔

مہندی کی بابت لکھا گیا ہے کہ باربرداری کا سامان بھیج کر تقریباً دس بارہ من منگوالیں۔ پیسوں کی ضرورت اتنی نہیں، جتنی یہ کہ ٹھکانے لگ جائے۔ ممتاز صاحب سے کہہ دیں۔ دیگر حاجی صاحب نے نوکرانی کا انتظام کیا ہے؟ عزیزہ اگلے جمعہ یعنی 16 دسمبر کے قریب

Marfat.com

راولپنڈی جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس لیے منگل، بدھ کو خادمہ کو بیربل بھیج دیں۔ سرگودھا میں آسانی ہو تو بدھ کو ملک محمد صابر صاحب نزد کوثر فیکٹری متصل آسٹریلیشیا بنک سرگودھا کے پاس۔ ملک صاحب بنک میں ہی ملازم ہیں۔ اور مجھے فوری مطلع کیا جائے۔ احباب کو السّلام علیکم۔

راقم

آپ کا محمد عمر

۹ دسمبر ۱۹۵۴ء

(۵۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر لحظہ تیری یاد ستائے تو کیا کروں
دل سے تیرا خیال نہ جائے تو کیا کروں
مجھ کو نہیں جنوں کہ جاگوں تمام رات
رات بھر نیند نہ آئے تو کیا کروں
بزم حریم ناز کے پردے اٹھے تو ہیں
آنکھوں سے اپنی دیکھا نہ جائے تو کیا کروں

عزیز محترم اقبال صاحب

السّلام علیکم!

رمضان نے یہ اشعار پڑھنے پسند آئے۔ پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ پسند آئیں گے۔

طالب دعا

آپ کا محمد عمر

۲ مارچ ۱۹۵۵

(۵۷)

اقبال دو جہاں سلامت با کرامت باشد

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ آپ کے خط کے ساتھ مخلص محمد فیروز کا ہوائی خط بھی پہنچ گیا۔ الحمدللہ کہ وہ

Marfat.com

زندہ ہیں۔

اس سے پہلے اس کے پس ماندگان نے واپسی تار سفیر پاکستان ایران کو لکھا تھا جس پر جواب آیا کہ وہ زندہ ہیں۔ آپ کا قیاس بفضلہٖ تعالیٰ صحیح نکلا۔ کسی وقت ان کا اصل خط روانہ کردوں گا۔

''سفر مبارک'' کا ارادہ تو تھا۔ لیکن مولوی غلام محمود صاحب کی علالت اور تا ایں دم حاجی فضل احمد صاحب کے نہ آنے کی وجہ سے کوئی پروگرام تجویز نہیں ہو سکا۔ آپ کا وقت بھی قیمتی اور کاروباری تھا۔ آج حاجی صاحب کے پہنچنے کی امید تھی۔ غالباً وہ کل یا پرسوں پہنچ جائیں گے۔ ادھر وقت کم ہو رہا ہے شاید خیال ہو بھی جائے تو بمشکل سلطان صاحب تک جانا ہو جائے۔ اب مولوی صاحب کو خاصہ افاقہ ہے۔ لیکن ان کے دورے کا پتہ نہیں چلتا، چند دن افاقہ کے بعد پھر پریشانی ہو جاتی ہے، خصوصاً اب اس کے دل پر دورہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ احباب سے کئی ادویہ پہنچ چکی ہیں۔ مولیٰ کریم فضل اور شفا فرمائے۔

تمام احباب کو خصوصاً حافظ صاحب، ریاض صاحب اور حاجی فضل کریم صاحب وغیرہ کو السلام علیکم۔ صاحبزادہ صاحب کے لیے دعا چاہئے کہ عزت نصیب ہو۔ باقی خیریت!

آپ کا محمد عمر

۱۳ اپریل ۱۹۵۵

(۵۸)

عزیزم صوفی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

برخوردار خالد جان کی والدہ ایک مدت سے بیمار ہے۔ ہر چند علاج دیسی اور ڈاکٹری کئے گئے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔

جب آپ یہاں تھے، تو آپ سے مشورہ کا خیال تھا کہ ایک بار حکیم مولوی شاہ محمد صاحب سے معائنہ کرا کر علاج شروع کیا جائے۔ مریضہ زیادہ کمزور ہے۔ لیکن اگر حکیم صاحب بھیرہ میں چندے قیام بھی تجویز کریں گے، تو وہ بخوشی اس کے لیے بھی تیار ہے۔ مخلصہ سرداراں کو ہمراہ بھیج دوں گا۔ کیونکہ بھیرہ والوں کو ان کے دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ کل سے زبان پر ہے

Marfat.com

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً لِلّٰہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست و بر بازوئے تو

مولوی صاحب مری والے اس بیچاری کے دیکھنے کے لیے وہاں گئے تھے۔ مکرمی جناب حاجی صاحب اور دیگر احباب کو درجہ بدرجہ السّلام علیکم۔

والدعا
راقم محمد عمر

تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۵ پر ملزم عبدالحکیم غیر حاضر تھا۔ وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ روپیہ پیر صاحب جلدی لے کر گھر آئیں۔ کیونکہ مجھے سراسر پریشانی ہے۔ میری طرف سے دس روپے ان کے گھر دے دیں اور تسلی دیں۔

والدعا
راقم محمد عمر

۳ فروری ۱۹۵۶

(۵۹)

زمہجوری برآمد جانِ عالم ترحم یا بنی اللہ ترحم
نہ آخر رحمتہ اللعالمینی زمہجوراں چرا غافل نشینی
دیہہ جلوہ اٹھا بردیمانی نہیں تو ہو چکی ہے زندگانی

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا پہلا خط آئے ایک عرصہ گزر گیا۔ یہی خیال رہا۔ آج لکھتا ہوں کل لکھتا ہوں۔ اسی میں آپ کو انتظار کرتے کرتے پورا مہینہ گزر گیا۔ اب آپ کا دوسرا خط بھی آ گیا۔ سبحان اللہ! کیا اچھے موڑ دیئے۔ خدا تعالےٰ آپ کے اس اشتیاق میں برکت دے اور ساتھ ہی آپ کی اس فطری صلاحیت کو پروان چڑھائے۔ سب سے زیادہ مشکل کام رضا بقضا کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس کی راہنمائی اپنے اسرار سے کر دے اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ

Marfat.com

آپ کی طبیعت میں اس مسئلہ کی وضاحت ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ حال سے مقام تک پہنچ جائے اور آپ رضا کا صحیح نمونہ بن کر باعث ہدایت و رشد ہوں۔

میں تو جا رہا ہوں۔ دیکھئے کب جانا ہو جائے۔ لیکن کوئی سہارا نہیں۔ جب کبھی خیال آتا ہے تو یہی کہتا رہتا ہوں الٰہی! اپنے فضل و کرم اور اپنی ذات کے واسطے سے میری منزلیں آسان کر دینا۔ ورنہ عمر بھر سیاہ کاری میں گزر گئی۔ اور جب موت کی بے نقابی ہونے کو ہے تو اب نہ طاقت ہے نہ ہمت ہے۔ اس کے علاوہ شیطان الرجیم ساتھ برابر اپنی امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

کا معاملہ ہو جائے تو عجب نہیں کہ میری کشتی پار ہو جائے۔

''قرآنی حقائق کو اپنانے کا نام تصوف ہے'' کے ماتحت نظریہ حیات قرآنی صحیفۂ قرآنی میں خانقاہی تصوف کی پوری صورت، طریقت کی کامل رہنمائی قرآنی آیات میں، لکھے جا چکے ہیں۔ آج آخری قسط پوری ہو جائے گی۔ اس کے بعد درس تصوف کا عملی سبق سورہ مزمل میں اور قرآن و تصوف دو اور لکھنے کا خیال ہے۔ وما توفیقی الا باللہ کیونکہ اپنی طبیعت کا یہ حال ہے کہ لکھتے لکھتے چھوڑ دیتی ہے۔

ابتدائی مسورہ پیر سید محمد شاہ صاحب کے پاس نقل کے لیے پہنچ چکا ہے۔ پرسوں وہ خود بھی آئے تھے اور رات بسر کر کے چلے گئے۔ میں نے انہیں ان کے ایک خط کے جواب میں لکھ دیا تھا کہ آپ منصب خطابت کے لیے سرگودھا نہیں بھیجے گئے، بلکہ اپنی چلہ کشی پوری کرنے کے لیے۔ خدا کرے کہ ان کا دھیان کسی اور نیک خیال میں دوسری طرف نہ پھر جائے۔ آئے تو کہتے تھے کہ ایک عالم دین، نیک انسان مجھے بار بار قرآن حکیم کے حفظ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ اس کے سوا نماز مکمل نہیں ہوتی۔

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

ان کا خیال صحیح ہے۔ لیکن وہ کچھ اور ہے، اور یہ کچھ اور۔ ایک قاری بننا اور ایک شاہ ولایت بننا کہاں ایک ہو سکتے ہیں۔

آنے جانے میں خوبی بھی ہے اور ناخوبی بھی۔ ہنڈیا کا جوش تو اس صورت میں آتا ہے، جب دم بند ہو۔ لیکن جب آگ ہی چولہے کی سرد ہو جائے، تو جوش کیسے آئے؟

Marfat.com

جب سوکر اٹھتا ہوں، تو موت سامنے ہوتی ہے۔ لیکن جب دنیا کی ہوا لگتی ہے اور آنکھیں دنیاوی آرائشوں سے منور ہوتی ہیں، تو موت کا خوف کافور ہو کر چلا جاتا ہے۔ چاہتا ہوں کہ مولیٰ کریم کے فضل کامل پر پورا بھروسہ ہو جائے اور دنیا سے جانے کی پریشانی نہ ہو بلکہ ایک گونہ خوشی کہ خلاصی پا رہے ہیں۔

عزیز! زیادہ کیا لکھوں۔ کل ایک خط عام خیال میں لکھا تھا۔ لیکن جب نظر ثانی کی تو پسند نہ آیا۔ یہ دوبارہ لکھا اور اس اصل کو بھی ساتھ ہی روانہ کر رہا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ ہر آن خیال کتنے پلٹے کھاتے ہیں۔

میرے محترم دوست حاجی فضل کریم صاحب سے السّلام علیکم کہنا اور عزیز صادق صاحب کو بھی دیگر احباب کو درجہ بدرجہ دعائیں۔

آپ کا محمد عمر

۳ فروری ۱۹۵۶ء

(۶۰)

مکرمی عزیزم اقبال صاحب

السّلام علیکم!

خیریت سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ کرنسی فی نفر حساب ۶۵۰ ریال ملا ہے۔ جملہ دو نفر میں ۱۳۰۰ ملا ہے۔ اللہ خیر کرے اور ہمارے وہاں کے اخراجات پورے ہو جائیں۔ دعا کریں۔ اللہ کریم اپنی محبت میں لے جائے اور محبت میں ہی واپس لائے۔

کل روز مورخہ ۲۴ جون ۵۵ کو کراچی پہنچ کر آج روز ۲۵ جون ۵۵ کو روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ کریم صحت و عافیت سے پہنچائے۔ ٹکٹ وغیرہ سب سامان حاجی سعید احمد صاحب نے تیار کرا کر رکھا ہوا تھا۔ اب صرف قافلہ کے ساتھ ملنے کے لیے حاجی کیمپ جا رہے ہیں۔ اور غالباً ۱۰ بجے کے قریب بندر پر پہنچ جائیں گے اور انشاء اللہ تقریباً دو بجے ہمارا جہاز روانہ ہو جائے گا۔ میرا پتہ یہ ہے۔

معلم حسن شیر محمد محلّہ شامیہ۔ مکہ شریف

محمد ممتاز اور ریاض احمد صاحب سب کی یاد ہے۔ اللہ کریم سیر کرائے۔ حاجی فضل کریم

Marfat.com

صاحب، پیر سید محمد شاہ صاحب وغیرہ اور دیگر احباب کو السّلام علیکم
ناچیز فضل احمد سے السّلام علیکم

والدعا

۲۷ جون ۱۹۶۶ راقم محمد عمر

(۶۱)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا کچھ تفصیلاً لکھنا چاہتا تھا۔ لیکن فرصت نہیں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب اِ کا شفقت نامہ کل آیا۔ وہ دولت خانہ پر ہیں۔ مورخہ ۱۲ ستمبر بروز سوموار شام کی گاڑی سے حاضری کا ارادہ ہے۔ اطلاعاً مرقوم ہے۔ احباب خصوصاً حاجی صاحب، ریاض صاحب، ممتاز صاحب و دیگر متعلقین کو السلام علیکم۔ ابھی تک کراچی سے فیصلہ کی اطلاع نہیں آئی۔ مولیٰ کریم ہماری رقم ہمیں دلا دے۔ آمین۔ ثم آمین

راقم

۹ ستمبر ۱۹۵۵ء آپ کا محمد عمر

(۶۲)

مشفقم زادرشدہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

واپسی لفافہ ملا ہے۔ معلوم نہیں، اب اصل مکتوب کہاں ہے کہ کامل جواب دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مصائب دور فرمائے اور راہِ راست پر چلنے کی توفیق عنایت ہو۔

عزیزم صوفی اقبال صاحب

السّلام علیکم۔ آج تاریخ عزیزہ گان ہے۔ سحری کو بھی یاد تازہ ہوگئی۔ اب صوفی دوست محمد کو روانہ کر چکا ہوں تا کہ گھی اور کھانڈ پہنچا دیں۔ بادل بارش ہے۔ خدا کرے وقت پر پہنچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ بچوں کو گھر میں کامل آرام دے اور پورے سکون کے ساتھ ان کی زندگی خوش وخرم گزرے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

مبلغ یکصد روپیہ ارسال ہے۔اب آپ کی رقم ختم ہوگئی۔ریاض صاحب کوضرورت پر رقم دلانے کے لیے تیار ہوں۔

والدعا

راقم محمد عمر

۹ جنوری ۱۹۵۶ء

(۶۳)

اقبال دو جہاں سلامت

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط خوش خط پہنچا۔کیا کہوں۔لطف تو تب تھا کہ جواب بھی ایسے ہی دے سکتا۔ یہ بھی شکر ہے کہ آگ اندر سلگ رہی ہے اور دھواں باہر نکل رہا ہے۔کسی دن رنگ پختہ بھی آجائیگا۔صرف مولیٰ کریم کا فضل چاہئے۔جو کچھ ہے اپنی ہمت ہے۔کسی کے سہارے کوئی پار نہیں لگتا۔مجھ پر میرے مرشد علیہ الرحمہ نہایت مہربان تھے۔لیکن طبیعت خالی تھی اور کچھ نہ بنا سکا۔مولیٰ کریم ان کی طفیل تمام بھائیوں کے دل کھول دے اور روح اسلام سے آشنا کردے اور عمل کی دیانتداری، ہماری دنیا بدل دے۔احباب کوالسّلام علیکم قبول ہو۔

والدعا

راقم محمد عمر

۱۸ مارچ ۱۹۵۶

(۶۴)

اقبال دو جہاں سلمہٗ اللہ تعالیٰ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ

میں اپنے آقا و مولا دام ظلہ العالی کی خدمت اقدس میں یکم جولائی کو پہنچ گیا تھا۔حضور بفضلہٖ تعالیٰ بعافیت ہیں۔الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ سلالۃ الکرام حضرت جان جاناں خالد سیف اللہ صاحب کو چار روز سے بخار چھوڑ گیا ہے۔موسم کبھی شدت، کبھی بارش۔ابھی سفر کا ارادہ پختہ نہیں ہوا۔ہونے پر مطلع کردوں گا۔مضمون ''ضمیمہ صراط مستقیم''، جمیل صاحب طلب کرتے ہیں۔ان کو

Marfat.com

ارسال کر دیں تا کہ کاپی لکھی جائے۔

"انما انا بشر مثلکم" مکمل ہو رہا ہے۔ آج کل روانہ کر دیا جائیگا۔

از محمد عمر بعد دعا و سلام۔ خط محبت بھرے پہنچ رہے ہیں۔ کیا کہوں؟ ہل جزاء الا حسان الاّ الاحسان کے مطابق میں جواب نہیں دے سکا۔

عزیز عبدالخالق صاحب تحصیلدار بھیرہ کے سر رشتہ دار ہیں۔ ان کے لیے میں نے آپ کو خط لکھا ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے کچھ ان کو کام ہے۔

ہاں! جب کبھی محبتِ الٰہی اٹھتی ہے، تو کلمۂ خیر منہ سے نکلتا ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے دوست وہ کچھ ہو نکلیں، جو میں بھی نہ ہو سکا اور طلب حقیقی رگِ جان میں پیوست ہو کر وہ کچھ دیکھ لیں جو دیکھا نہیں جا سکتا۔

میری عمر گزر گئی، لیکن کش مکش میں۔ نہ ایں جانب نہ آں جانب۔ دین حنیف نصیب نہیں ہوا۔ عزیزی مولوی نصیرالدین کے بارے تسلی ہوئی۔ خدا کرے وہ آپ کے اور میرے مشورہ پر عمل کریں تا کہ صحت نصیب ہو۔ میرا اسلام پہنچا دیں اور پیغام۔ احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر

۱۶ جولائی ۱۹۵۶

(۶۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرم محمد اقبال صاحب زاد شرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

پرسوں حاجی صاحب[1] پُرنم آنکھوں سے چلے گئے۔ طبیعت کے سوز و ساز کو اللہ تعالیٰ پروان چڑھائے۔ بحرمت والنون والصاد۔ دورنہ

"من آنم کہ من دانم"

حامل رقعہ پرازاخلاص آیا۔ یہ صرف آپ کی آبیاری کا نتیجہ ہے۔ جوان آدمی کے لیے سینکڑوں مرحلے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرِ نفس اور شر شیطان سے اسے محفوظ رکھے۔ وقتاً فوقتاً

---

[1] حاجی فضل کریم صاحب

Marfat.com

حاضر ہوتا رہے گا اور کچھ نہ کچھ آپ سے سیکھتا رہے گا۔

مہندی کا فصل اچھا تیار ہو چکا ہے۔ جب موسم موقع دے تو کٹائی کے لیے آدمی یکم اسوج سے پہلے بھیج دیں، تا کہ شرقپور شریف کی حاضری سے پہلے یہ کام نپٹ جائے۔

شاید ایک دو ماہ کے لیے کچھ روپیہ کی ضرورت پڑ جائے۔ عزیزم ممتاز الٰہی سے دریافت کریں کیا موقعۂ ضرورت میں پانصد تک وہ دلا سکیں گے اور آئندہ مہندی یا نقدی کی صورت وصول کریں گے۔

ممتاز صاحب، حاجی صاحب، ریاض صاحب اور محمد صادق صاحب وغیرہ کو درجہ بدرجہ السّلام علیکم!

آپ کا دعا گو

طالب دعا محمد عمر

۳۱ مارچ ۱۹۵۶

(۶۶)

عزیزم صوفی صاحب زاد لطفہٗ

السّلام علیکم!

بشرط خیریت انشاء اللہ ۱۲ بجے یکم اکتوبر بروز پیر میں براستہ لک، بھلوال، منڈی پہنچوں گا۔ اطلاعاً مرقوم ہے۔ حاجی صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم

راقم

محمد عمر

۲۶ ستمبر ۱۹۵۶

(۶۷)

عزیز مکرم صوفی محمد اقبال صاحب زادرشدہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز مفتی محمد زبیر صاحب میرے مخلص دوست قاضی محمد لطیف صاحب کے صاحبزادے ہیں اور حضرت سوہاوی رحمتہ اللہ علیہ کے پڑپوتے۔ یہ مجھے ایسے ہی ہیں جیسے عزیزم سعید احمد۔

شیخ منظور احمد پراچہ پریذیڈنٹ منڈی بہاؤالدین کے اسلامیہ سکول منڈی بہاؤالدین میں پی ٹی آئی کی اسامی خالی ہے۔ اس پر ان کو لگانے کی پوری کوشش کی جائے۔ خود جائیں یا کسی

Marfat.com

دوست کے ذریعے۔ ضرورت ہو تو شیخ فضل حق صاحب سے بھی امداد لے سکتے ہیں۔ وہ بخوشی انشاء اللہ ہماری مدد کریں گے۔ یکصد روپیہ ارسال ہے۔ تین سو پہلے پہنچ چکا ہے۔ مسودہ تیار ہو تو روانہ کر دیں۔

''فقیر فقیری'' کا کچھ حصہ نقل شدہ آپ کو بھیجا تھا۔ وہ واپس یہاں بھیج دیں کیونکہ بقیہ نقل ہو کر آ گیا ہے۔

ریاض صاحب کا خط آیا تھا۔ اینٹ اچھی پک رہی ہے۔ لیکن فروخت نہیں ہوئی۔ ان کو لکھیں کہ موسم نہیں۔ موسم آنے پر انشاءاللہ فروخت ہو جائے گی۔ گھبرائیں نہیں۔ ان کو روپے کی کچھ ضرورت ہو تو مجھے لکھیں۔ میں کسی دوست سے لے کر بھجوا دوں گا۔ برادرم حاجی فضل کریم صاحب کو السلام علیکم۔ مخلصہ حاجن صاحبہ کچھ گھبراہٹ میں یہاں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اطمینان دے۔

والدعا

بفرمان قبلہ عالم دام ظلہٗ

۲۶ دسمبر ۱۹۵۶

(۶۸)

اقبال دو جہاں سلامت باشید

وعلیکم السلام!

مختصر خط پہنچا تھا۔ آپ کی بیماری اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ دنیا میں پریشانیاں ہر کسی کے دل میں اگی ہوئی ہیں۔ یہ سبزۂ پریشان کن ہر دل میں لہلہا رہا ہے۔

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

کل دن عزیزہ کے کارِ خیر سرانجام دینے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سرخرو فرمائے اور عزیزہ کو ایک نیک اور خوش زندگی عنائت فرمائے، تا کہ زوجین کا وقت اچھا کٹ جائے، اور نسلِ مُبارک سے اللہ تعالیٰ انہیں نوازے۔ ''کچھ نورِ اسلام کی بابت'' پہنچ چکا ہے۔ آپ اطمینان رکھیں۔ وہ تو ایسے ہی ہیں۔ وہ بن مطلب نہیں بولتے۔ اور ہم ٹھہرے غلام۔ ہمیں کوئی نہ بھی بلائے تو ہم نے بولنا ہے اور بولیں گے۔

''تاج'' کراچی کے پرچے آ رہے ہیں۔ واقعی ترجمانِ تصوف ہے، خدا انہیں برکت

Marfat.com

دے۔ حقیقتاً وہ ہمارا ترجمان ہے۔ البتہ ذرا تیز ہے۔

تمام مخلصین کو السّلام علیکم۔

بفرمان قبلہ کونین دام ظلہٗ
۸ فروری ۱۹۵۷

ناچیز فضل احمد سے تسلیمات بے بات اور بے یاد کی شکایات کے بعد..... بیماری کا علم اپنے آقا و مولا دام ظلہٗ کے ان اوپر والے الفاظ سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ اور ہر طرح، ہر گونہ سرخروئی عطا فرمائے۔

ناچیز..... فضل احمد

(۶۹)

عزیز محترم زاد اقبالہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت آموں کی شکل میں پہنچی۔ لفافہ میں بند تھی۔ جزاکِ اللہ خیر الجزا۔ گرمی کی شدت سے اکثر نڈھال رہتا ہوں، اور خط لکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ پہلی سی طبع ہی نہیں۔ طبع کی روانی نہیں۔ نہ تو وہ خیالات میں بلندی ہے، نہ ہمت میں بلندی ہے۔ بڑھاپے میں انتظار موت ہوا کرتا ہے۔ لیکن وہ بھی نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی لازوال ہو چکی ہے۔ ہم تو اللہ کے فضل سے زندہ ہی رہیں گے۔ دو شخصوں کی ملاقات بڑی دولت ہے۔ لیکن اس دولت میں بھی پریشانیاں ہیں۔ آج دنیا میں ٹھنڈا سانس لینا بڑا مشکل ہو رہا ہے۔ آپ کی زندگی پر رشک آتا ہے۔ آپ ٹھنڈی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ابھی کھوڑہ جانے کا کوئی پروگرام نہیں۔ ہمارے گھر کی بیکاری بھی باکاری ہے۔ لوگوں کی آنکھوں میں بیکاری ہے۔ لیکن جب چلے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیوں گئے۔ یہ جو کچھ لکھا گیا، خط بھرنے کو لکھا گیا۔ ورنہ پہلے دو فقرے ہی کافی تھے کہ آم پہنچ گئے۔

حاجی فضل کریم صاحب و عزیز سید محمد شاہ صاحب کو بہت بہت سلام ہو۔ اللہ کرے کہ دوئی اٹھ جائے۔

ہو فنا ذات میں کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس میں اس قدر ڈوب اے صابر
کہ بغیر ہو کے غیر ہو نہ رہے

Marfat.com

ابھی کھوڑہ جانے کا کوئی پختہ خیال نہیں کہ کب جائیں گے۔

والدعا

طالب دعا

سراپا غفلت وعصیاں

۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء

میرے آقا ومولا دام ظلہٗ حضور قبلہ عالم
نے املا کرایا۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر

(۷۰)

اقبال اہلِ اقبال دام اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

☆ غالباً آپ کو کھوڑہ پہنچنے کی اطلاع ریاض صاحب کے ذریعے ہوگئی ہوگی۔ لیکن باایں دم آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔

مانع بخیر ہو۔ مہندی غالباً فروخت ہوچکی ہوگی۔ اس کے وزن اور نرخ سے مطلع کریں۔ مہندی کی پنیری ایک بیگھ کے لیے ریاض صاحب کو کہا گیا تھا کہ وہ آپ کو لکھیں خرید کرلی جائے، تاکہ وقت پر بلاتکلف لائی جاسکے۔ کیا وہ خریدی گئی؟

بھٹے کے کام سے فارغ ہونے کے بعد ریاض صاحب اپنے آپ کو مصروف کرنے کیلئے بھاگے پھرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سوچتے کہ جس کام کو اتنی کوشش اور اتنے خرچ سے چلایا گیا کیا اس کی پرواہ تک نہ کی جائے۔ بیشک ممتاز الٰہی صاحب کہ ان کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن پھر بھی مشورہ کی ضرورت رہتی ہے۔ اور تازہ کام شروع کرنے سے پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنے کام کو بھی اسی تیزی کی وجہ سے نقصان بے انداز کیا۔ روپیہ کی ہر موقع پر ضرورت ہوتی ہے اور روپیہ کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا۔ دنیا بڑی عقلمند ہوچکی ہے۔ کسی کو ایک ٹکہ بھی مفت دینا پسند نہیں کرتی۔ اگر سرمایہ مکمل ہوتا اور تدبیر سے کام چلایا جاتا تو آج یہ پریشانی نہ ہوتی اور کسی کو کام سنبھالنے کی جرأت بھی نہ ہوتی۔ بہرصورت جو کچھ ہوا، اچھا ہوا۔ خدا کرے عزیز ممتاز صاحب کام چلا کر اتنا فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کا روپیہ دلوا سکیں۔ اپنے بال بچے کی خیریت سے بھی مطلع کریں۔

☆ ابھی ابھی بعد نماز صبح درود شریف پڑھا۔ فارغ ہوئے، تو قبلہ کونین نے آپ کو خط لکھنے کو فرمایا، پھر خود لکھوانا شروع فرمایا۔ (حاجی فضل [illegible])

Marfat.com

مولوی نور محمد جو کلیم صاحب بگوی کے پاس رہتے ہیں، میں نے ان کو حاجی محمد نقشبند صاحب سے اپنی ذمہ داری پر کوٹہ چینی کے لیے روپیہ دلوایا تھا جس کا بقایا پچاس روپیہ ان کے ذمہ ہے۔ کئی سال ہو چکے ہیں اب انہوں نے سخت الفاظ سے مطالبہ کیا ہے۔ آپ مولوی نور محمد کو کہیں کہ جلد از جلد یہ روپیہ واپس کیا جائے۔

والدعا

بفرفان قبلہ عالم مدظلہ

۱۵ اگست ۱۹۵۷

(۷۱)

پانڈوال بالا

عزیز محترم صوفی محمد اقبال صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مخلصہ رحمت بی بی سکنہ پھالیہ علاج کے لیے بھیرہ جایا کرتی ہے۔ واپسی اسی دن نہیں ہو سکتی۔ موسم سرما ہے۔ اس لیے جب آئے اسے اپنے گھر میں جگہ دلوائیں تا کہ اسے تکلیف نہ ہو۔

آپ کا

محمد عمر بیر بلوی

۱۹ نومبر ۱۹۵۸

(۷۲)

اج سک متراں دی ودھیری اے
لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

صبح چائے کے بعد طبیعت ذرا سکون میں آئی۔ دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچائے۔ ہر ایک کا سدرہ الگ ہے۔ نبوت کا سدرہ اور تھا ہمارا آپ کا سدرہ اور۔ جب انسانی فلاح کے انتہا پر انسانیت پہنچ جائے، تو وہی سدرہ ہے۔

ہم تو کھا پی چکے۔ آپ جوان ہیں، کچھ ہمت بھی ہے اور کچھ مناسبت بھی۔ خدا کے فضل وکرم ہو جائیں، تو کیا دور کہ زندگی روشن ہو، خود نجات پائیں اور اوروں کے لیے نجات کا باعث بنیں۔

Marfat.com

قرضے وغیرہ کی تکالیف کا خیال ہے۔ لیکن یہ قرضے بگاڑتے بھی ہیں اور سنوارتے بھی ہیں۔ صرف ہمت کا ترازو ہاتھ میں ہو اور جھکاؤ میں انسان نہ گر جائے۔

پورا ہفتہ زکام سے ایسے گزرا کہ ہوش ماری گئی۔ کل سے کچھ افاقہ ہے۔ لاہور کا پروگرام تھا۔ لیکن اس علالت کی وجہ سے کچھ خیال نہیں رہا۔ ایک یہ بھی خیال ہے کہ ہر روز کے دورے اچھے نہیں ہوتے۔ بعد از رمضان شریف لاہور اور ہندوستان کا دورہ اکٹھا ہو جائے۔

احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا

محمد عمر

۲۱ فروری ۱۹۵۸

(۷۳)

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

اَللّٰھُمَّ اَشْفِنَا مَرضَنَا

عزیز محترم زاد صحتہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کی تکلیفات کا اندازہ ہے۔ مولیٰ کریم ہر غم سے نجات بخشے اور صحت کاملہ دے۔ بچوں اور گھر والی کو بھی صحت نصیب ہو۔ دنیا کا یہی عالم ہے۔ جو غم کھائے جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ ہم مسلمان بے دین ہو رہے ہیں اور تصور خدا سے نا آشنا ہو رہے ہیں۔ اس نازک مرحلہ پر مولیٰ کریم نے ہماری یاوری نہ کی تو خیر کہاں؟

میرے عزیز شب و روز دعا کا وقت ہے۔ میرے لیے، اپنے لیے اور ساری برادری کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے۔ وقت گزر رہا ہے اور گزار رہا ہوں۔ لیکن سرتاپا ختم ہو رہا ہے اور خالی ہاتھ ہوتا جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے۔

ریاض صاحب آئے اور شب کے قیام کے بعد چلے گئے۔

از حافظ ولی محمد السّلام علیکم

محمد عمر

۲۲ فروری ۱۹۵۸

Marfat.com

(۷۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشفقم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم!

''توحیدنامہ'' شاہ شرف الدین تحفتہً پہنچا۔لیکن ابھی تک اس سے لطف اندوز نہیں ہو سکا۔یہ معاملہ سکون اور طمانیتِ قلبی کے ساتھ ہے۔

دنیاداری کے دھندوں سے آج کسے خلاصی ہے۔اگر ہے تو دیوانہ کو۔لیکن یہ دولت بھی آسانی سے نہیں ملتی۔ایک مدت سے آرزو ہے اور دعا ہے کہ اس جنجال سے نکال لیتے۔لیکن معاملہ الٹ جاتا ہے۔

چوں آدمی پیر گردد، حرص جواں گردو

اب کوئی پوچھے اس فقیر بے نوا کو مہندی کی کاشت کی کیا پڑی ہے۔روٹی نہیں ملتی یا کپڑا میسر نہیں ہوتا؟ سب کچھ میسر ہے۔لیکن دیکھا دیکھی حرص کی شراب پی جارہی ہے۔

مزدور نہیں آیا۔ بھاؤ کے گرنے کا خطرہ ہے۔کام شروع کرادیا گیا ہے۔اب امید ہے کہ مزدور کے سوا ہی اللہ کے فضل سے مہندی کا فصل برداشت ہوجائے گا۔خوشاب کا ایک گاہک بھی آیا کہ بھیرہ کے نرخ پر میں یہاں مہندی خرید لوں گا۔اور غالباً پندرہ من خریدے گا۔سرگودھا کے بھی گاہک ہیں۔آپ بازاری نرخ کی اطلاع دیں تا کہ ۲۵ جون تک جو مال تیار ہوجائے نکال دیا جائے۔

والدعا

محمد عمر

۲۰ جون ۱۹۵۸

(۷۵)

میرے مکرم عزیز خدا تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے

السّلام علیکم۔

پہلا خط کیا پہنچا۔ایک بجھی چنگاری جل اٹھی اور ایک ایک شعر روح کے لیے سوہان ہوگیا۔ آہ! کیا ہوگیا۔کہاں تھا۔اور کہاں چلا گیا۔ایک دو دوستوں کو کچھ اقتباس اپنی دل جمعی

Marfat.com

کی وجہ سے لکھے گئے۔ دوسرا خط بھی پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت بخشے۔ یہ بیچارے اتنی برداشت کے قابل کہاں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

جمعرات ۳۱ جولائی صبح سویرے بذریعہ پنجاب ٹرانسپورٹ جانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ انشاءاللہ اگر کھوڑہ کی اطلاع سے کوئی بندوبست ان کی طرف سے نہ ہوا تو پھر یہی پروگرام عمل میں آئے گا۔ انشاءاللہ!

حاجی صاحب کے پاس روپیہ پہنچ جانے پر رسید شیخ ممتاز صاحب کو بھیج دی جائے گی۔ حافظ فضل رحیم صاحب کو اللہ تعالیٰ ثواب بخشے کہ وہ ایک غریب کیلئے کوشش کررہے ہیں۔ اور خالد محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ عزت بخشے۔ مولوی صاحب لاہور میں ہیں۔ خالد محمود صاحب کو السّلام علیکم۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۵ جولائی ۱۹۵۸ء

(۷۶)

ہر لحظہ تیری یاد ستائے تو کیا کروں
دل سے تیرا خیال نہ جائے تو کیا کروں

عزیز محترم صوفی صاحب زادر شدہٗ

السّلام علیکم!

آپ کے خط کے عنوانی اشعار وقت کے مطابق دل پر وارد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ذوق کو سلامت رکھے۔ کیا اچھا ہو کہ اس انتخاب کو ایک مسودہ کی صورت دے دی جائے۔

آپ نے بڑا اچھا کیا کہ ''خلافت معاویہ'' کی تحریر چند اور جگہ بھی بھیج دیں۔ اگر وہ شائع نہ بھی کریں گے تو کم از کم ان کے خیال میں ہماری بات تو آجائے گی۔ آپ مدیر ''الفاروق'' اور ''مخزن العلوم'' کو بھی ایک ایک کاپی بھیج دیں۔

حاجی افتخار احمد صاحب کو مسودہ ''طریقت کی حقیقت'' کا پہلا حصّہ یا دوسرا جو آپ کے ں موجود ہو۔ دکھائیں۔ اگر وہ پسند کریں اور مثلاً کامل ایک جز یعنی ۸ صفحے شائع کریں تو یکصد یا کچھ نسخے ہم اپنے مضمون کے خرید کرلیں گے۔ ایسے ہی دوسرے مضامین اور تحریرات کے لیے

Marfat.com

ایک معاہدہ ہو جائے۔

مولانا حاجی فضل احمد صاحب نے سریا کی مشکل تو حل کر دی تھی۔ وہ تقریباً 5 من لوہا اپنے ہمراہ لائے تھے۔ لیکن خیال بدل گیا۔ اب دروازہ پر ڈاٹ لگانے کا خیال ہو گیا۔ کیونکہ اس پر جب بنگلہ بنانا ہے، تو بوجھ زیادہ ہوگا۔ مستری کا بھی یہی خیال ہے۔ غالباً ایک ہفتہ کے اندر مستری محمد رمضان فارغ ہو جائے گا۔ سردی زیادہ اور دن کم۔

حاجی فضل کریم صاحب کو السّلام علیکم۔

زیادہ دعا

۲۔ دسمبر ۱۹۵۸

راقم محمد عمر

(۷۷)

عزیزم زاد شرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط مفصل پہنچا۔ کسی وقت مفصل جواب دوں گا۔

۱۔ جب پریشان خیالی میں کسی کا کوئی معاون نہ ہو یا دل جوئی کرنے والا کوئی انیس نہ ہو تو لازماً پریشانی ہوتی ہے۔ ہمت والے آگے نکل جاتے ہیں۔

۲۔ اچھا ہوا کہ رفتارِ زمانہ کا حصّہ کاٹ دیا۔ شائع ہونے پر بُرے اثرات ہی پیدا کرتا۔

۳۔ ''جمعیت مشائخ کے'' آخر یہ شعر ہونا چاہیئے ؎

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
وہ نگاہ کی تیغ بازی یہ سپاہ کی تیغ بازی

اداریہ لکھنے والوں کے نام نہیں ہونے چاہئیں۔ اب میرے نام کی جگہ صرف نگران لکھنا ہوگا۔ ایسے ہی مرتب، مدیر، مدیر اعلیٰ

''حقیقت تصوف'' مکمل ہو چکا ہے؟

خیال ہے کہ حضرت اعلیٰ کے حالات ''تاج'' میں شائع ہو جائیں۔ یہاں موقع نہیں۔ ایک سال کے بعد یہاں شائع کئے جائیں۔ اس لیے اگر نقل کے لیے عزیز محمد صدیق کو بھیج دیں گے، تو وہ جلد نقل کریں گے۔ ''حقیقتِ تصوف'' کی ایک کاپی تاج کو بھیج دوں گا۔ مقصود یہ ہے

Marfat.com

کہ تحریرات کی اشاعتِ عامہ ہو جائے۔

الحمدللہ کہ اگلے سال کے لیے اوقاف نے منظوری دے دی ہے۔ مدارس تعلیمی میں ''سلسبیل'' کا تعارف ضروری ہے۔ کوئی دوست اپنے آپ کو اس خدمت کے لیے وقف کرے۔ اخراجات ادارہ برداشت کرے گا۔

والدعا

راقم محمد عمر

۲۱ جنوری ۱۹۶۵

(۷۸)

(عید قربان)

صوفی محمد اقبال صاحب

عید مبارک!

السّلام علیکم!

تُرا از من اگر بر سینہ داغ است
مپنداری کہ زاں داغم فراغ است

آپ کا

دیگر احباب کو مضمون واحد

محمد عمر

۱۰ جون ۱۹۶۵

(۷۹)

عزیز مکرم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچا۔ دل کی آنکھیں کُھل گئیں۔ الحمدللہ کچھ دل میں ہے۔

اللّٰھم زدفزثم لا تنقص

مکانات ادھیڑ رہا ہوں۔ انشاء اللہ مستریوں کی آمد پر تیاری ہو جائے گی۔ وہ حسبِ سابق ۱۰ اکتوبر کو آ جائیں۔ برادرم حاجی فضل کریم صاحب کو بعد دعا و سلام

Marfat.com

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

ایسے حالات میں طبیعت بحال ہے، تو بڑی دولت ہے۔ اور یہی سرمایۂ ایمان ہے سیمنٹ سے پریشان نہ ہوں۔ چونا سفید استعمال ہوگا۔

آپ کا

محمد عمر
۷ اگست ۱۹۵۹

(۸۰)

شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

عزیز محترم صوفی صاحب زادر شدہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچ کر کاشفِ حالات ہوا۔ اللہ کی شان کسی کو مارے، تو کون جلائے اور جو زندہ رکھے، تو کون مارے۔

مستری محمد رمضان کو خط لکھ دیا گیا۔ وہ بے چارہ معذور ہے۔ اگر اسے بچوں کی وجہ سے رکاوٹ ہو، تو اس کی معذوری قابلِ قبول ہے۔ میں کسی دوسرے آدمی سے کام لے لوں گا۔ اور ان کا حساب دے دیا جائے گا۔ ان کی تعزیت بھی کریں۔

مہندی اب خراب ہو رہی ہے۔ اور دو خط پہلے ممتاز کو لکھے۔ اب حاجی فضل کریم کو لکھا گیا، کہ مزدور بمع سامان ضروری جلدی بھیج دیا جائے۔ یہ خدمت انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔

پرسوں سے کام بابا برخوردار کے لڑکے حاجی فتح محمد سے شروع کرا دیا جائے گا۔ سردی آ رہی ہے۔ سیمنٹ پہنچ گیا۔ سریا کچھ موجود ہے۔ باقی خرید اجائیگا۔

حاجی فضل کریم صاحب کو السّلام علیکم۔

آپ کا.....محمد عمر
۲۹ نومبر ۱۹۵۹

Marfat.com

(۸۱)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم!

حاجی صاحب اور آپ کو اپنے پروگرام اور آپ کے پاس پہنچنے کی بابت خط لکھ چکا ہوں۔ لیکن اچانک کل مولوی غلام محمود صاحب دھنی لے جانے کے لیے آ گئے۔ کیونکہ وہاں ضروری کام ہے۔ اس لیے افسوس سے اطلاع دیتا ہوں کہ میں حسبِ موقعہ آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ انشاءاللہ واپسی پر آپ سے ملاقات کروں گا۔ لائل پور سے ملک صاحب کا خط آیا کہ عزیزہ کو دکھانے کے لیے وہ بھیرہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آج ان کو خط لکھ دوں گا۔ آپ انتظار رکھئے گا۔

آپ میں سے کوئی چہلم پر حضرت کیلیانوالہ جانے کا اشتیاق رکھتا ہو، تو ہفتہ کو صبح کی گاڑی میں سوار ہو کر وزیر آباد میرے ہمراہ ہو جائیں۔ یا اتوار روانہ ہو کر سیدھا حضرت کیلیانوالہ آ جائیں۔ چنداں ضروری نہیں۔ حاجی فضل احمد صاحب میرے ہمراہ ہوں گے۔ حاجی صاحب[1] کو بعد دعا مضمون واحد۔

آپ کا..... محمد عمر

۱۲ دسمبر ۱۹۵۲

(۸۲)

عزیز محترم صوفی محمد اقبال صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ سرِ عنوان کا کیا کہنا۔ یہ انتخاب آپ کا حصّہ ہے۔

''آئینہ'' کے پانچ شمارے محمد امین صاحب نے بھیج دیئے۔ صورت و سیرت پسندیدہ ہے۔ لیکن معتقد تصوف کیلئے، غیر عقیدت مند کے لئے کچھ بھی نہیں۔

مستری اللہ بخش صاحب کا خط آیا۔ وہی بعینہٖ حال اس وقت ہے، جو سر گودھا بھٹہ کا تھا۔ روپیہ ندارد۔ آپ حاجی فضل کریم صاحب کی امداد، شیخ ممتاز صاحب اور حافظ صاحب سے جتنا روپیہ دلا سکیں، باعث شکر گزای ہوگا۔ کل یا پرسوں روپیہ مہیا نہ ہو، تو پھر ناچار بھٹہ بند کرنا

---

[1] حاجی فضل کریم صاحب

Marfat.com

ہوگا۔اس لیے جو بھی ملے فوراً دے کر اسے واپس کریں۔

خط ''الفرقان'' کو جو لکھا گیا، مناسب لکھا گیا۔امید ہے کہ وہ جواب دیں گے۔

آئینہ والوں سے بھی بات چیت کروں گا۔لیکن ان کے مزاج سے میری تحریر بالا ہے۔

والدعا

راقم محمد عمر ازبیربل

۲۳ جنوری ۱۹۶۰ء

(۸۳)

عزیز مکرم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ بیماری اور علالت کا حال پڑھا۔اس سے پہلے پیر صاحب نے سرگودھا میں بھی بتایا تھا کہ تمام گھر بیمار ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بال بچوں کو صحت بخشے۔''یا سلام'' ایک ہزار روزانہ پڑھنا بڑا مفید ہوتا ہے۔پانی پر دم کر کے بچوں کو پلائیں۔

''الفرقان'' والوں نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔''تجلی'' کا وہ پرچہ جس میں ''خلافت معاویہ'' پر نوٹ دیا، وہ میں نے پڑھا ہے۔احتجاج پر حکومت کو پُر زور مشورہ دیا گیا کہ اگر تحقیقی کتب پر پابندی ہوئی تو پھر علمی تحقیقات کیسے ہوگی۔ بلکہ سب کچھ بندش میں آئے گا۔اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں ان کا تدارک بھی کیا جائے۔

کیا ''الفاروق'' آپ نے ''سُنی'' والا خط بھیجا تھا۔خیال ہے کہ وہ شائع کریں گے۔

بچوں کو پیار اور احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر

(۸۴)

مبارک باد مولودِ سعادت

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔خدا کرے کہ نوید خلیل کے مشابہ ہو اور اپنے باپ کے قدم بقدم چلنے والا ''عتیق الرحمٰن[1]'' اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور اپنے خاندان کے لیے باعثِ شرفِ دین و

---

[1] عمر مرتضےٰ کی پیدائش پر

Marfat.com

دنیا ہو اور عمر خضری سے نوازا جائے۔

آپ کی بیماری پر توجہ ہے۔ گاہ گاہ صحت کے لیے بھی طلب رہتی ہے۔ علاج سنت ہے۔ تشخیص کے لیے سرگودھا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ تشخیص مرض کے بعد علاج میں سہولت ہو جاتی ہے۔

مجھے آپ کے پہلے عزیز کا نام یاد نہیں۔ شاید یہ ہی ہو، تو کوئی دوسرا نام تجویز کر لیں۔ سعید احمد کے لڑکے کا نام ''عمر مرتضےٰ'' زیادہ پسند کیا گیا۔ عام طور پر اہل علم کی خواہش ہے کہ اصحاب کبار کے نام تجویز کئے جائیں تا کہ اہل تشیع کی بناوٹی نفرت دور ہو۔

حاجی افتخار احمد صاحب اور شاید ان کے منشی صاحب کو خط لکھے تھے۔ جواب ندارد ''تاج'' دوسرا حصہ ''حال وقال'' شائع کر رہا ہے۔ لیکن خط خراب ہے۔ بھیرہ کے صوفی فیلڈ اسسٹنٹ چوہوں کے لیے گولیاں بھیجنے کا وعدہ کر گئے تھے۔ خط بھی لکھا۔ ان کا لڑکا بیمار ہے۔ اللہ تعالےٰ شفا دے۔ وہ اگر گولیاں مل جائیں تو سرگودھا بھجوا دیں۔

(۸۵)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

جس سے ہم کو پیار ہوتا ہے

اس پہ ہر اک نثار ہوتا ہے

عزیز محترم صوفی صاحب زاد اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت دے اور ہمت بلند رکھے۔ صبر و استقلال مسلمان کا راس المال ہے۔ حاجی صاحب ۳۰۔ کو آ گئے تھے اور دو یوم رہ کر واپس تشریف لے گئے۔ صوفی فیلڈ اسسٹنٹ صاحب نے چوہوں کی گولیوں کے بارے وعدہ کیا تھا۔ ہمارا گھر چوہوں کی وجہ سے خانہ خراب ہو رہا ہے۔

ایک خط حاجی فضل کریم صاحب کو بھی مبلغات کے لیے لکھا تھا۔ لیکن آپ کا خط بعد میں پہنچا۔ ورنہ نہ لکھتا۔

سفر و حضر کے حالات الگ الگ ہوتے ہیں۔ اور اب تو طبیعت میں یہ بات وجدانی

Marfat.com

طور پر سامنے آ گئی ہے کہ طریقت کے لیے گھر اور گھر کے اندر اندھیرے گھپ میں بیٹھنا ہی اچھا ہے۔ دیکھنے، سننے اور بولنے سے کچھ بگڑتا ہے، بنتا کچھ نہیں۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۱۵ مئی ۱۹۶۰

(۸۶)

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

برخوردار کا نام جو تجویز کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ بڑے لڑکے کا بھی یہی نام ہے۔ اس لیے مندرجہ ذیل ناموں میں سے، ایک تجویز کرلیں۔

عزیز الرّحمٰن، عبدالرّحمٰن، عبیدالرّحمٰن، عبدالقیوم، مظہر قیوم، عمر فاروق، مرتضےٰ حسین، عنائت اللہ، جمیل احمد، محمد عثمان، عثمان علی۔ آپ جو مناسب سمجھیں، وہی بہتر۔ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل صحت بخشے اور بچوں کو اور تمام گھر کو ہر تکلیف اور بیماری سے بچائے۔

کیا ''تاج'' کو ''طریقت کی حقیقت'' کا کوئی حصّہ بھیج دیا گیا یا کسی دوسرے کو بھیجا گیا۔ ''حال وقال'' کی تیسری قسط شائع تو ہوئی، لیکن خط اچھا نہیں۔ باقی خیریت۔ آپ معالجہ کے لیے ضرور سرگودھا جائیں۔ مہندی کا نرخ کیا ہے؟

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲۱ مئی ۱۹۶۰

(۸۷)

عزیز محترم زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت بخشے اور آپکی تکالیف دور فرمائے اور پریشانیاں کافور ہوں۔ دنیا یہی کچھ ہے۔ اس کے سوا دنیا ہی کیا ہے اور جینے مرنے کا مزا ہی کیا ہے۔

تصوف کیا ہے؟ دنیا کا تماشہ دیکھنا اور بس۔ خود سراسر عبرت ہو جائے۔

Marfat.com

پچھلے دنوں کچھ لکھا تھا۔ صاحبزادہ لِلّٰہ شریف کے سوا کوئی دیکھنے والا نہیں۔ وہاں بھیج دیا گیا۔ محبوب صاحب تو لطف اندوز ہوئے، لیکن مطلوب صاحب سے خیال بلند رہے۔ اب لاہور محمد زبیر صاحب نقل کے لیے لے گئے ہیں۔

صاحبزادہ محبوب الرسول کے اکثر خطوط کی اشاعت ضروری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بہت کچھ ضائع ہو چکا ہے۔ اب اگر یہ تحریریں شائع نہ کی گئیں، تو پھر خاک کا ڈھیر ہو کر مٹی میں مل جائیں گی۔

مہندی کا موسم کٹائی آ گیا ہے، ساتھ ہی بادل بھی منڈلا رہے ہیں۔ ہر صورت پندرہ دن کے اندر کٹائی والے مزدور پہنچ جائیں، تو بہتر رہے گا تا کہ بارشوں سے پہلے کٹائی ہو جائے۔

حاجی فضل احمد صاحب ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ کے بعد عیادت کرتے ہیں۔ حاجی صاحب اور حافظ صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر

۱۶ جون ۱۹۶۰

(۸۸)

عزیز مکرم صوفی صاحب زاد شرفہٗ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پُر از کیف و مستی پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت صادقہ بڑھائے۔

مہندی اچھی حالت میں ہے۔ ایک طرف کچھ کیڑی کے آثار تھے۔ سپرے کے لئے تجویز ہے۔ اپنے وقت پر کٹائی کرائی جائے گی۔

بہت عرصہ آپ گھر سے غائب رہے۔ اب خیال ہے کہ آپ گھر پر ہی مراقب رہیں۔ آخر ضروریات کی وجہ سے معذوری ہے۔ اگر چہ بعض وقت مجبوریاں آئیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے اتنی مروت دے رکھی ہے کہ کبھی بھی آپ کو آج تک تکلیف دینے کا خیال نہیں آیا۔ بلکہ جتنا وقت گزر جائے، غنیمت خیال کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ ایسے سامان پیدا ہو جائیں کہ بلا تکلیف و تکلف آپ کا یہ قرضہ نکل جائے۔

Marfat.com

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ حافظ صاحب حوصلہ میں ہیں۔ آخر مجھے قرض ادا کرنا تھا۔ اگر چہ میں حسب وعدہ ادا نہیں کر سکا۔ بحمد اللہ ہمت ہے۔

آپ کا.....محمد عمر

۲۶ ستمبر ۱۹۶۰

(۸۹)

عزیزم محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ضروریات سے زیادہ مال دے تا کہ با اطمینان زندگی بسر ہو۔

مسودہ جات کی میں نے تلاش نہیں کی، نہ اکیلا کر سکتا ہوں۔ غالباً کوئی پڑھنے والا لے گیا ہوگا۔ مبلغ پانصد روپیہ جو حاجی صاحب نے بھجوایا تھا، وہ بذریعہ پیر صاحب[1] پہنچ گیا۔ ممتاز الٰہی صاحب کا خط بھی آیا، جس کا جواب دیا گیا۔ مقبرہ کا کام شروع ہے۔ لیکن ایک مستری سے۔ کبھی دو ہو جاتے ہیں۔ باقی کام بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ بھٹہ چل رہا ہے۔ لیکن آج بھی محمد الٰہی ''تنگ دستی'' اور خرچ نہ ہونے کی وارننگ دینے آیا۔ ''بلائے عظیم است، خدائے کریم است'' والا معاملہ ہے۔ سات لاکھ اینٹ عمدہ پختہ تیار ہے، لیکن خریدار نہیں۔

حاجی صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

آپ کا

۱۳ مئی ۱۹۶۱ء محمد عمر

(۹۰)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آج مسودۂ ''توحید'' پر نظر ثانی کی گئی۔ لیکن آخر کا ایک بڑا حصہ شامل نہیں۔ اصل مسودہ ملاحظہ کیا جائے۔ اختتام اس عبارت پر یہاں ہے۔ ''رہا استمداد کا مسئلہ وہ بے شک اختلافی ہے،

---

[1] پیر سید محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تصرف کلی کرنا شرک ہے''۔آخری الفاظ اس پیرے کے یہ ہیں۔جو کام سالوں کا ہوتا ہو وہ دنوں میں ہو جاتا ہے،اس سے آگے نقل کیا جائے۔بہتر ہے۔خود اصل سرگودھا بھیج دی جائے تا کہ وہاں سے مجھے جلدی پہنچ جائے۔اگر اصل آپ کے پاس نہ ہو تو لاہور اطلاع دیں۔

احباب کو السّلام علیکم۔

والدعا

راقم محمد عمر

۹ ستمبر ۱۹۶۱

(۹۱)

مخلص دلنواز عزیز محترم صوفی صاحب زاد شرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ دوسرا بھی پہنچ گیا۔پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔محبت بھرے الفاظ دل میں بیٹھ گئے۔ جو کچھ لکھا،صحیح لکھا۔تصوف میں ذکر وفکر اور عبادت سرمایہ ہے جو آج مفقود۔پھر بھی شکر ہے کہ احساس ہے۔خلوت ہے،مقصود ہے۔

آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا اپنائے۔یہ آپ لوگوں کی کوتاہی نہیں، بلکہ میری اپنی کوتاہی ہے،جس کی وجہ سے آپ نالاں ہیں۔لیکن میں کیا عرض کروں۔جبلت ہی کچھ ایسی بنادی گئی ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت اِدھر نہیں آتی

جب نہر میں پانی آتا ہے، مائنر موگے خود چلنے شروع ہو جاتے ہیں۔اس عاجز کے لیے دعا کیا کریں کہ ستار العیوب میری پردہ پوشی رکھے۔ورنہ میں وہی سیاہ کار ہوں، جسے لوگ پارسا خیال کرتے ہیں۔بفضلہٖ تعالیٰ طبیعت بلندی پر ہے۔ہمت بھی ہے۔صرف اتنی حرارت کی ضرورت ہے کہ تاؤ پیدا ہو جائے اور جو کچھ اندر ہے پختہ ہو جائے۔

بعض انتخاب فضلِ ربی سے ایسے ہوتے ہیں جو سراسر مطلوب ومقصود کے برابر ہوتے ہیں۔مسودہ کے تحفظ اور اشاعت کے لیے جو انتخاب ہوا، مجھے اس پر کامل اطمینان ہے کہ آپ میرے پاکیزہ خیالات کی حفاظت انشاء اللہ کامل کریں گے اور ان کی اشاعت کا بوجھ بھی کامل برداشت کر جائیں گے۔روپیہ پیسہ کی ضرورت نہیں بلکہ ایک خیال پختہ کی ضرورت ہے کہ ہمیں یہ کام کرنا ہے، اور یہ مقصد زندگی کا ایک جزو ضروری ہے۔پھر انشاء اللہ آپ تمام مشکلات پر غالب رہیں گے۔

Marfat.com

صوفی محمد امین صاحب شرقپوری کو میں نے بھی شذرہ بھیج دیا تھا۔ان کا خط آیا جو بعینہٖ ارسال ہے اور غالباً جب ان سے خط و کتابت کریں گے،تو وہ آپ کی امداد اشاعتی کریں گے۔

ایک دوسرا خط درویش نجف علی صاحب کا بھی ارسال ہے۔ بوقت ضرورت ان کی تحریر کو شاہد قرار دے سکتے ہیں۔ان سے بھی خط و کتابت کی جائے کہ ہم آپ کے ذریعے بھارت میں اپنا لٹریچر پھیلانا چاہتے ہیں۔ آپ بھی ہدایات بھیج دیں۔ رسائل میں اشتہار وغیرہ کی اشاعت ان کے ذریعے ہو جائے اور روپیہ ان کے پاس پہنچے یا ''الفرقان'' والوں کے پاس رہے۔

آپ نے ''توحید'' کا آخری حصّہ جو بھیج دیا صحیح وہی ہے۔لیکن میرا خیال ہے کہ مسودہ کے اکثر حصّہ پر دوبارہ میری نظر ہو جائے۔تا کہ آئندہ جو کچھ لکھا جائے،تکرار سے بچے۔ابھی میں نے کچھ نہیں لکھا۔ارادہ ختم کرنے کا ہے اور غالباً دو چار صفحہ کے بعد اس کو ختم کر دیا جائے گا۔

مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ آپ کے جلیس مطمئن ہیں اور آپ کی ہم نشینی سے اس کی طبیعت بدل رہی ہے۔ خدا کرے کہ آپ کے اصحاب آپ کے رنگ میں ہو جائیں۔''ضرب مجاہد'' کا ''تشکر'' پڑھ کر خوشی ہوئی۔آہستہ آہستہ چلنا فائدہ سے خالی نہیں۔ ذکر و فکر اور عبادت تصوف کا راس المال ہے۔اتنی ضرورت ہے کہ تاؤ پیدا ہو جائے۔

امین صاحب کا خط نہیں ملا۔

زیادہ دعا

آپ کا محمد عمر

۲۴ ستمبر ۱۹۶۲

(۹۲)

عزیزم محترم محمد اقبال صاحب زاد شرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔خوب!''ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند''

کچھ نہ کچھ قلمی خدمت تصوف بھی ہو جائے،تو اس کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ ہمیشہ انتخاب اشعار سے تصوف کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے،تو یہ ایک نیا دروازہ اہلِ قلم کے لیے نکل آئے گا۔

پہلے پیغام میں مایوسی ہو جانے کی وجہ سے جھاوریاں سے ایک اچھے مستری کا انتظام

Marfat.com

کرلیا گیا تھا جسے کل کام کرنا تھا۔ آپ کے خط آنے پر جواب دیا گیا۔ دو چار آنے کی کمی بیشی کی کوئی بات نہیں۔ ایک اچھا مستری ہو جائے، تو پھر ہر طرح کے مستری کام دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں اور آپ کو ہر بلا اور ہر وبا سے محفوظ رکھے۔

اصل میں حاجی افتخار صاحب کیا کر سکتے ہیں۔ جب مولویوں کا پروپیگنڈہ برخلاف ہو جائے۔ بہرصورت ہم لوگ بھی احتیاط سے چلیں گے۔ حافظ صاحب، حاجی صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا دعا گو

محمد عمر

۷ جنوری ۱۹۶۲

(۹۳)

عزیزم زادرشدہٗ

السّلام علیکم!

خط محبت کے پھول جھولی بھر کر لایا۔ تبصرہ ''زکریا'' پیر صاحب کے ذریعے دیکھ لیا۔ اتنا بھی غنیمت ہے۔ خیال ہے ان کو ایک مختصر خط لکھ کر متوجہ کروں۔

''مجاہد'' اچھا ہے۔ جیسے کشتی، ویسے سوار، مشہور ہے۔ اللہ کے نزدیک یہی قیمت ہوگی۔

کوئی ایسی صورت ہوتی کہ دفتر کا تعلق براہِ راست آپ کے ساتھ ہوتا۔ احباب تمام اچھے ہیں اور شوق رکھتے ہیں۔ لیکن احتیاط اور ترتیب کا خیال محفوظ نہیں۔ دنیا میں اور تو کچھ دیکھا نہیں ہے۔ یہ چند حروف سرمایہ تھا۔ لیکن تصوف سے اتنی سرد مہری ہو چکی ہے کہ اس کا پڑھنا پڑھانا بھی ممکن نہیں ہو رہا ہے۔

''سلسبیل'' کے ڈیکلریشن کا سلسلہ چل رہا ہے۔ آخر اجازت نامہ تو آ جائیگا۔ لیکن چلنا چلانا بڑا مشکل کام ہے۔

شاہ صاحب سجادہ نشین قصور شریف، لِلّٰہ شریف سے یہاں بھی ایک رات تشریف لائے۔ حافظ سلطان بخش صاحب کا چند دن قیام رہا۔ کل چلے گئے۔

برادرم حاجی صاحب، حافظ صاحب، ڈاکٹر صاحب وغیرہ کو السّلام علیکم۔

آپ کا..... محمد عمر

۳ جنوری ۱۹۶۲

Marfat.com

(۹۴)

عزیزم زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

کل خط روانہ کر دیا گیا۔ تاثرات کسی کاپی میں نقل ہوتے رہیں، تو بہتر ہوگا۔ رمضان شریف شروع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے نوازے۔ ضروریات زیادہ اور آمدنی کم سے پریشانی لازمی ہے۔ لیکن پریشانی ہی کچھ بناتی ہے۔

یُجِیبُ الْمُضْطَرَّ اِذَادَعَاہُ

اضطرار ہی حقیقتاً دنیا کے چلنے چلانے کا تخم ہے۔ کل ظفر صاحب اور پرسوں محمد زبیر صاحب واپس لاہور چلے گئے۔

اشاعت میں گو احباب مصروف ہیں، لیکن یہ کام آپ جیسے مخلص کے بغیر مستقل چلنا مشکل نظر آتا ہے۔ دفتر لاہور اور نظم بھیرہ میں رہے، یہ پاٹ کیسے دور کیا جاسکتا ہے۔

حاجی صاحب اور حافظ صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم۔

آپ کا محمد عمر
۳ فروری ۱۹۶

(۹۵)

عزیزم صوفی محمد اقبال صاحب زادشرفہٗ ورشدہٗ وارشادہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط موصول ہوا۔ خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر اخلاص کا جوہر گرانمایہ کامل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے۔

لیکن مکرمی قاضی صاحب[1] کا بھی خط آیا کہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ کیونکہ میں اس خدمت کو نبھانے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ بہر صورت جب خالد[2] پہنچے گا اور چند دن آپ کے پاس قیام کرے گا، تو مناسب تجویز کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے اور توفیق دے کہ اس سعادت کو حاصل کرنے کے اہل آپ ہوں۔

---

[1] قاضی محمد صدیق صاحب مرحوم

[2] محترم صاحبزادہ خالد سیف اللہ مدظلہٗ العالیٰ (مکتوب الیہ)

Marfat.com

مبلغ تین صد روپیہ قاضی صاحب[1] نے مکتوب ''سلوک ومقصد سلوک'' کے شائع کرنے کے لئے دے دیا ہے۔ جتنا جلد ہو، تمام تحریرات جو اس بارے لکھی گئی ہیں، اکٹھی کر کے آپ یا حاجی صاحب۔[2] پس منظر لکھ کر شائع کرنے کے قابل بنا دیں۔

اس کے علاوہ لاہور لکھ دیا گیا کہ درویش نجف علی صاحب ایم۔کام کو الہٰ آباد بیگم سرائے کے پتہ پر اور مولانا عتیق الرحمٰن کو ایک ایک نسخہ قرآنی حقائق مجلد کا روانہ کر دیا جائے۔ اور آپ مدیر ''الفرقان'' کو خط لکھ دیں۔ انہوں نے خود لکھا تھا کہ میرے ذوق مطالعہ کے لیے ایک نسخہ شائع ہونے پر ضرور بھجوا دیں۔

عزیزہ[3] کا نام جو پسند ہو وہی بہتر انشاء اللہ ہوگا۔

حافظ صاحب، حاجی صاحب اور دیگر احباب کو السّلام علیکم

سفر مبارک کے آنے کے بعد ایک قبضہ زمین کے بارے کچھ پریشانی آئی۔ لیکن اب بفضلہٖ تعالیٰ فیصلہ ہو گیا ہے۔

طالب دعا

محمد عمر

۱۱ مئی ۱۹۶۲

(۹۶)

عزیزم زاد شرفہٗ

السّلام علیکم!

حضرت صاحبزادہ صاحب[4] کا خط آیا کہ تلاش پر مجھے یہ کچھ ملا اور یہ غلط ہے کہ اس میں کچھ نہیں ملا۔ اس تحریر میں بہت کچھ ہے۔ یہ خط اطلاعی ہے۔ باقی خیریت۔ عزیزوں کو دعا وسلام۔ قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ عزت بخشے۔ حاجی صاحب اور حافظ صاحب کو السّلام علیکم۔

---

[1] قاضی محمد رضا صاحب نلی شریف، مکتوب الیہ

[2] حاجی فضل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

[3] عبدہ بتول سلمہا، مکتوب الیہ

[4] حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کوہستانی ادوست کو لکھیں کہ صرف ہمارا لٹریچر اور کتب پڑھتے رہیں۔

آپ کا.....محمد عمر
۱۲نومبر ۱۹۶۲

(۹۷)

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ! خط میں لکھنا بھول گیا۔

۱۔ آئندہ شمارہ میں بمشکل پہلا حصّہ ''معجزات کے جنازے'' کا شائع ہو سکے گا۔

۲۔ انشاءاللہ کسی وقت ''توحید اور احکام توحید'' کی تکمیل کر دی جائے گی۔ ویسے تو مکمل ہے لیکن واضح تکمیل کر دی جائیگی۔ آپ کے خط کا ایک حصّہ یہاں رہ گیا، جوار سال ہے۔

اور تعداد رسالہ کی حسبِ ضرورت ۵۰۰ کاپیاں زیادہ چھپوائی جائیں گی تا کہ کتاب مکمل ہو جائے۔

میری بڑی خواہش تھی کہ ادارہ کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ ہوتی۔ لیکن آپ بھیرہ میں ہیں اور ادارہ لاہور میں۔ نہ تو آپ کی نقل مکانی ہو سکتی ہے، نہ ادارہ کا دفتر یہاں لایا جا سکتا ہے۔

حضرت محبوب الرسول صاحب نے شکایت کی ہے کہ نقش اوّل سے نقشِ ثانی کمزور نازیبا شائع ہوا۔ اب خیال ہے کہ کتابت اعلیٰ ہو اور کاغذ دو قسم کر دیا جائے۔

آپ رمضان شریف میں جہاں مناسب ہو، کتابیں بھیج دیں۔ اور خط کتابت ان سے کریں۔ آج آپ کا خط لاہور بھیج دیا جائے گا۔ احباب کو فرداً فرداً السلام علیکم۔

محمد عمر
۹فروری ۱۹۶۳

(۹۸)

عزیزم محترم زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آج ۱۳اپریل ہو چکی۔ ابھی تک اشاعت رسالہ نہ ہو سکی۔

کیا کہوں، کسی کا دماغ کامل اس طرف ابھی تک متوجہ نہیں۔ آپ ہیں، لیکن آپ کی مشکلات کچھ ایسی ہیں کہ آپ کو بھیرہ سے نکالا نہیں جا سکتا۔

---

۱ اخبار کوہستان کار پورٹر خواجہ قیصر صاحب، مکتوب الیہ

Marfat.com

وقت پر آپ کا فرستادہ مضمون پہنچ گیا۔اب پھر تمام کڑیاں ملا کر دے دی گئیں۔لیکن میرا نسیان بہت غالب ہے۔ایک کامل کاپی کا خلا تھا۔ بحمداللہ وہ لاہور سے آ چکی تھی۔ دوبارہ ملا کر واپس کر دی گئی۔

آپ کی محبت و اخلاص دیکھ رہا ہوں۔ بھیرہ کی چہل پہل ہی مانع آ جاتی ہے۔ میں ایک درویش ہوں۔ مجھے زیادہ چہل پہل پسند نہیں۔ہاں نرمی مردگی بھی پسند نہیں۔

اب مجبوری ہے۔شاہ صاحب کی لڑکی کے نکاح کی تاریخ اسی چاند کے آخری ایام میں ہے۔ واپسی پیر کو ہوگی۔انشاءاللہ جمعرات کو عقد ہوگا۔ میرے سوا کوئی دوسرا ان کا ہم خیال نہیں۔ بحمداللہ عزیز ظہور امتحان سے فارغ ہوئے اور آپ لوگوں کی تربیت ظاہری و باطنی کا اثر ان کے چہرے پر نمایاں۔

والدعا

احباب کو دعا و سلام

محمد عمر

۱۳اپریل ۱۹۶۳

(۹۹)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے تحائف پہنچے۔شکریہ کے ساتھ اتنا کہنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ ایک درویش آدمی ہیں۔ آپ کے طرف سے دعا کافی ہے۔آپ جیسے دوستوں سے لینا طبعاً پسند نہیں۔دعا زیادہ پُر از خلوص ہوتی ہے۔

خط پہنچ گیا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔لیکن مضمون ارسال کردہ کی گنجائش ضروری ہے۔ چنانچہ محمد صدیق صاحب کو لکھ دیا گیا۔اور آپ جلد از جلد نقل میرے مضامین کی تصحیح کے بعد بھیج دیں۔بہتر ہوگا کہ اسی شمارے میں شائع ہو۔احباب کو خصوصاً حاجی صاحب کو السلام علیکم

آپ کا.....محمد عمر

۱۱۹اپریل ۱۹۶۳

Marfat.com

(۱۰۰)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب ''سلسبیل'' اپریل ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء کو میرے پاس پہنچ گیا۔ پروگرام کے مطابق کام نہ کرنے سے جسامت اور کتابت دونوں ناقص ہیں۔اس لیے اگر آپ عید کے دوسرے دن صبح آجائیں، تو مضامین کو آئندہ شمارہ کے لیے منتخب کیا جائے۔ حاجی صاحب بھی ہوں گے، ایک خاکہ بھی ارسال ہے۔

ترتیب مضامین ''سلسبیل'' جولائی

۱ معجزات کے جنازے
۲ توحید بہ حیثیت ظہور
۳ نقد تصوف پر ایک نظر
۴ احسان باباذہین شاہ تاجی
۵ سعادت سیادت
۶ حالات حضرت محبوب عالم صاحب از صاحبزادہ صدیق احمد صاحب
۷ مکتوب مجدد
۸ اسماء الحسنیٰ
۹ گفتنی (ادارہ)
۱۰ محکمہ اوقاف کی خدمت میں خانقاہ شرقپور شریف کی بابت

مکرمی حاجی فضل کریم صاحب، عزیزی حافظ فضل رحیم صاحب اور دیگر احباب کو دعا و سلام

آپ کا..... محمد عمر

۲۰ مئی ۱۹۶۳ء

(۱۰۱)

عزیز محترم صوفی صاحب زاد استقامتہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

مفصل حقیقت ریاض صاحب کی پہنچ گئی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر سرگودھا میں ہی اپریشن ہو جانا چاہئے۔ ہزاروں سہولتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کا آپریشن کامیاب

Marfat.com

فرمائے۔اور موذی مرض سے نجات بخشے۔عزیزوں، بچوں اور بزرگوں کو درجہ بدرجہ دعا و سلام۔

محمد عمر

۲۹ مئی ۱۹۶۳ء

(۱۰۲)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

افسوس کہ ابھی تک گفتنی نہیں لکھی گئی۔

مولوی صاحب[1] تشریف لائے۔آپ کے لاہور جانے پر بہت خوش تھے۔ بلکہ فرداً فرداً تمام احباب خوش ہیں۔ مجھے خود اطمینان ہے۔انشاء اللہ دفتر ہونے کی وجہ سے اور ساتھ ہی ایک نمائندہ ادارہ کی وجہ سے ایک خاص امتیازی حالت پیش ہوگی۔

صاحبزادہ صاحبان کے خط میں چوکھٹہ آتو گیا تھا، لیکن آج اور لکھ دیا گیا۔یہ بھی ہمیشہ شائع ہوجانا چاہئے۔یا کچھ دفعہ کے بعد۔

والدعا

راقم محمد عمر

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۳

(۱۰۳)

عزیز محترم اقبال صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جب سے آیا آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا۔غالباً مصروف ہوں گے۔ جب سے آپ نے ادارہ کی خدمت اختیار کی، میری اس بارے تمام پریشانیاں رفع ہوگئیں اور ہدایات در ہدایات کا جو سلسلہ جاری تھا، ختم ہوگیا۔حالانکہ ہدایات دینے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوتا وہ کسی نامعلوم جگہ پڑی رہتیں۔

---

[1] مولوی فضل احمد صاحب لاہور

Marfat.com

ماشا اللہ آپ اردو بازار میں ہیں۔ ہر طرح کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور ہر طرح کی تجاویز سوچ سکتے ہیں۔ احباب کی دعا اور اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے۔ اور بیڑا پار ہے۔ ہمت سے کام لیں۔ انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ حاجی صاحب کی پریشانیاں بھی میرے ساتھ ختم ہو گئیں۔ اب کام ہے تو صرف جذبات کے تحریر کرنے کا اور بس۔

خدا کرے چندے کا طریقہ اور حصہ داری کا طریقہ دونوں چل جائیں اور ایک فرم کے درجہ پر کام چلنے لگے۔ و آخرُ دَعوانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ

ملک حبیب الرحمٰن صاحب کا مضمون ترجمہ مکتوب ارسال ہے۔ اچھا ہے۔ شائع کیا جائے۔ اور ان کو مطلع کیا جائے۔

آپ کا..... محمد عمر

۲ نومبر ۱۹۶۳ء

(۱۰۴)

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم! خیریت مطلوب!

''تنقید پر ایک نظر'' کا خاکہ تیار ہو گیا۔ آج حضرت اعلیٰ کے حالات نوشتہ پر نظر دوڑا رہا ہوں۔ لیکن اصل مسودہ نہ ہونے سے خالی جگہیں کیوں کر پُر کی جا سکتی ہیں۔ اس لیے اصل مسودہ بھیج دیجئے گا۔

عوام کے فہم میں لانے کے لیے قرآنی حقائق سے اقتباسات چن لئے گئے۔ اصل میں خالد صاحب[1] نے اصل کتاب پر تنقید نہیں، بلکہ اس مکتب فکر علمی کی رقابت و حسد کے جو طوفان بھڑ کے ہیں، وہ نقل کر کے تنقید کا لفظ لکھ دیا۔

تنقید اور خط کو اس اشاعت میں شائع نہ کریں۔ احباب کے مشورہ کے بعد اور کامل نقد و نظر کے دیکھنے کے بعد فیصلہ کریں۔ احباب کو السلام علیکم۔

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

---

۱ ہم جلیس امین احسن وصلاحی صاحب

Marfat.com

(۱۰۵)

عزیز مکرم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خیریت!!

حسب پروگرام بعداز نماز جمعہ روانہ ہوکر شام کو بیربل پہنچ گیا۔ رسالہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اور خط بھی پہنچے۔ تسلی ہے۔ دیگر میاں رحمتہ اللہ معرفت مولوی نور محمد صاحب شرقپوری پھالیہ روڈ منڈی بہاؤالدین ہمارا خریدار ہے۔ لیکن پرچہ نہیں پہنچا۔ اس پتہ پر بقایا دو روپیہ رسالہ بھیجنے پر بھیج دے گا۔

دوسرا پتہ۔ محمد اکبر مدرس پرائمری موضع سکھیکی، تحصیل حافظ آباد کو وی پی کر دیں۔ اس کے ساتھ کے مدرس کا نام یاد نہیں۔ وہ اکبر سے دریافت کرلیں۔ میں بھی ان کو خط لکھ دیتا ہوں۔

راقم..... محمد عمر

۶ ستمبر ۱۹۶۴ء

(۱۰۶)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

گزشتہ مضمون میں آپ کا اقتباس بڑا اچھا تھا، اور احباب نے اسے خاصا پسند کیا تھا۔ اب پھر دوسرا مضمون بھیج رہے ہیں۔ ''حقیقت تصوف'' کا پہلا حصہ ارسال ہے۔ جلد اس لیے بھیج رہے ہیں، تاکہ یہ مضمون شامل اشاعت کر کے آپ چند روز گھر گزار سکیں۔ عید کا موقع ہے اور گھر میں کچھ روز قیام ضروری ہے۔ بہتر یہی ہے کہ یہ مضمون اس اشاعت میں شامل کرلیا جائے۔ روپے وغیرہ کی تکلیف ہے۔ اس سلسلہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مولانا سے بات چیت کی جائے۔ خدا کرے کوئی بہتر بندوبست ہوجائے۔ افضل صاحب سے بھی بات کی جائے۔

آپ کا گزشتہ شمارہ بڑا پسند آیا۔ وہ ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ شکل وشباہت، کتابت اور ترتیب قابل تعریف تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند حوصلہ عطا فرمائیں اور برکت دیں۔

Marfat.com

خیال یہ ہے کہ اپنی تحریرات ''تاج'' میں یا کسی اور رسالہ میں بھی شائع کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ تاکہ تحریرات اشاعتِ عامہ تک پہنچ جائیں۔

باقی خیریت والسلام

آپ کا.....محمد عمر

۲۶ جنوری ۱۹۶۵ء

(۱۰۷)

عزیز محترم زادشرفہٗ

السّلام علیکم!

آپ کے خط متواتر پہنچ رہے ہیں۔ خیال تھا کہ آپ کو لکھوں کہ روزانہ کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ لیکن سستی اور نسیان غالب۔ آج پھر آپ کا خط پہنچا، تو معلوم ہوا کہ آپ جواب کے انتظار میں گزار رہے ہیں۔ شرقپور شریف کی تیاری ہے۔ پروگرام ۲۸ صفر ۱۱۶ اکتوبر اتوار کو گھر سے روانہ ہو کر شب باشی ماڑی کر کے سوموار سرگودھا تقریباً دس بجے پہنچوں گا۔ راستہ کھل گیا، تو چلا جاؤں گا اور براستہ لائل پور دھوکہ منڈی رات بسر کر کے دوسرے دن بدھ یا منگل کو شرقپور شریف حاضر ہو جاؤں گا۔ راستہ صاف نہ ہوا، تو پھر غالباً واپس گھر چلا آؤں گا۔ یا گوجرانوالہ تک ایک صوفی صاحب کے دیکھنے کے لیے چلا جاؤں گا۔ بہر صورت سرگودھا سوموار دس بجے پہنچنے کا خیال ایک بار ضرور ہے۔ باقی جیسے مولیٰ کریم چاہیں گے۔

حاجی فضل کریم صاحب کی طرف سے کوئی خط تا ایں دم اس سانحہ کے بعد نہیں آیا۔ اللہ مریضہ کو کامل شفا بخشے۔ وقت خواہ زیادہ لگے۔ عزیز خالد کی تعلیم کا خیال بھی رکھا جائے۔ اس کی جماعت ترقی کر رہی ہے۔ احباب کو السّلام علیکم۔

محمد عمر

۱۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء

Marfat.com

(۱۰۸)

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچا۔ انشاء اللہ حسبِ پروگرام بشرط خیریت سرشام بھیرہ پہنچوں گا۔کار کی کیا ضرورت؟ دیگر مخلص مکرم قاضی محمد صدیق صاحب نے بھی دعوت کے لیے بہت کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ ان کو لکھ دیا گیا۔ آپ لوگ بھی منظوری دیں۔ شب باشی ان کے ہاں ہوگی۔ کیونکہ دوپہر کا کھانا سیّد مظفر حسین صاحب منڈی دیں گے اور منظور کرا کر چلے گئے۔ اور زیادہ خیریت۔ دوپہر یہاں گزار کر شب باشی وہاں کر لی جائے۔ احباب کو درجہ بدرجہ السّلام علیکم

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء

(۱۰۹)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عید کے بعد دو دن تک بخار رہا۔ اب آرام ہے۔

مولوی کرم دین صاحب ۱۶ اپریل ۱۹۶۶ء بوقت نو بجے ہسپتال سرگودھا میں بموجودگی عزیز سعید احمد و خالد انتقال فرما گئے اور بعد شام جنازہ ہو کر دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ مجسمہ محبت تھے اور خاندان مرتضویہؒ کے عاشق صادق تھے۔ تمام عمر اسی محبت میں گزاری۔

پرسوں سرگودھا سے آدمی آیا ہے کہ مولوی حاجی فضل احمد صاحب نے فون کیا ہے کہ ان کو ۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء تک تعطیل مل گئی۔ اس لیے ۱۰ تاریخ کو سرگودھا سے سفر مبارک شروع کرنے کا پروگرام منظور کیا جائے۔ اگر چہ علیل تھا۔ پھر اپنے مکرم دوست حافظ عبدالحکیم صاحب جو اسی تاریخ فوت ہوئے جبکہ ____ ان کی فاتحہ خوانی بھی کرنی ہے۔ اس لیے فیصلہ کر دیا گیا کہ انشاء اللہ ۱۰ کو سرگودھا دس بجے سے پہلے پہنچوں گا اور سرشام عبدالقادر صاحب کے گاؤں پہنچ کر

Marfat.com

شب باش ہوں گے۔ اور دوسرے دن سلطان باہوؒ چلے جائیں گے۔

اگلے حصہ کا پروگرام سلطان صاحبؒ کے بعد تجویز ہوگا۔ واپس یا آگے۔ یہ پروگرام زیادہ سے زیادہ چھ دن کا ہوگا۔

والدعا

راقم محمد عمر

۱۹ اپریل ۱۹۶۶ء

(۱۱۰)

عزیزم صوفی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب عزیز محمد ریاض صاحب کا خط آیا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمیں کابل والی جائیداد مل سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ صوفی صاحب کو بھی لکھا جائے کہ صوفی صاحب پشاور دو یوم کے لیے آئیں تا کہ مشورہ کیا جائے۔ آپ پہلے سب بھائی اکٹھے ہو کر مشورہ کریں۔ اس کے بعد کابل میں کسی اچھے وکیل سے مشورہ کیا جائے۔ پھر عدالت سے رجوع کیا جائے۔ شاید کچھ اس میں سے تھوڑا بہت مل جائے۔ ریاض صاحب کو بھی اس قسم کا خط لکھنا ہے اور آپ کو بھی لکھ رہا ہوں۔ جیسے مناسب سمجھیں، کاروائی کی جائے۔

والسلام

بفرمان حضرت اقدس

۹ مئی ۱۹۶۶ء

(۱۱۱)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب! اقبال، اقبال ہے، خواہ وہ کسی حالت میں ہو۔ وقت آئے کہ اقبال کو اقبال دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ امید ہے کہ کوئی سامان بن گیا ہوگا۔ ورنہ فاقہ مستی بھی ایک شان رکھتی ہے۔ بشرطیکہ فاقہ مست فاقہ مستی میں بلند ہوتا چلا جائے۔ حیدر کرارؓ،

Marfat.com

عمر فاروقؓ، صدیق اکبرؓ کیا وہ دولت مند تھے؟ خود ذاتِ اقدسؐ نانِ جویں کے منتظر رہتے۔ وہ رسول نہ تھے؟ خدا کے محبوب نہ تھے؟ سب کچھ تھے۔ ان حالات نے انہیں بہت بلند کر دیا۔ اللہ کریم آپ پر رحم فرمائے، مجھ پر رحم فرمائے اور سب پر رحم فرمائے۔ آمین!

والسّلام

بفرمان حضرت اقدس

۴ جنوری ۱۹۶۷ء

(۱۱۲)

عزیز محترم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السّلام علیکم!

پہلا خط دستی ابھی تک میری نظر سے نہیں گذرا۔ دوسرا لے کر ڈاکیہ پہنچ گیا۔ بڑا محظوظ ہوا۔ منظوم[1] خط دیکھ کر رنج ہوا۔ جو شائع ہوا۔ عقیدت کو علم والے پسند نہیں کرتے۔ ان پر گراں ہے۔ البتہ آپ جیسے دوستوں کے خط قابل اشاعت ہیں۔

اتوار مورخہ ۲۳ مارچ کو عرس دھنی پر جانے کا ارادہ ہے۔ اگر فرصت ہو، اور آپ میرے ہمراہ چند دن رہیں، تو خوشی ہوگی، اور وقت اچھا گزرے گا۔ یہ سفر تقریباً بارہ تیرہ دن کا ہوگا۔ ضرورت پر آپ آسکتے ہیں۔ اتوار، سوموار کو حاجی معین الدین صاحب کے والد صاحب کا عرس ہوگا۔

مہندی کی گوڈائی کے لیے دو آدمی فوراً بھیج دیئے جائیں۔ یہاں فصل گنے کی فصل پر بارش کی وجہ سے نمی خاصی ہوگئی ہے۔ عید کے دوسرے دن پہنچ جاوئیں۔ کل رقبہ پونے تین بیگھ ہے۔ فیصلہ اجرت وغیرہ خود کریں۔

حاجی صاحب، حافظ صاحب اور دیگر احباب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم

والدعا

راقم محمد عمر

۱۵ مارچ ۱۹۶۷

---

[1] سلسبیل میں ایک خط منظوم شائع ہوا تھا۔

Marfat.com

(۱۱۳)

بخانہ صوفی محمد اقبال صاحب سلامت باشید

السلام علیکم!

خط ملا۔ عیادت نامہ سے خوشی ہوئی

اللہ تعالیٰ گھر کی عزت رکھے اور کاروبار میں برکت دے۔ غالباً صوفی صاحب تشریف لائیں گے۔ سلام و دعا کہنا۔

ابھی تک بدستور بیمار ہوں۔ کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ اب حکیم شاہ محمد صاحب کا علاج شروع ہے۔ سردی کم ہو رہی ہے۔ خدا کرے موسم کی تبدیلی کے ساتھ مرض بھی تبدیل ہو۔ امید ہے کہ صوفی صاحب عید پر تشریف لائیں گے۔ دعا و سلام کہنا۔

والدعا

محمد عمر

۱۰ فروری ۱۹۶۴

Marfat.com

رضاء القلوب

قاضی محمد رضا صاحب کے نام

Marfat.com

سلوک کئی قسم کا ہے۔ بعض بزرگ صرف قرآن پاک کی تلاوت سے واصل ہو گئے۔ بعض خدمت خلق سے مثلاً پانی پلانے سے۔ اور بعض بزرگ خلوت سے کامل ہوئے۔ لیکن بزرگوں کا عام طریقۂ تربیت بذریعہ ذکر وفکر ہی رہا ہے اور یہ بالذات موصل الی الذات ہے۔ اس لیے کسی صورت ذکر وفکر (مراقبہ) سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہ اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب اس کے ذریعہ قلب کے اندر حرارت پیدا کرلی جائے اور اس حرارت سے محبت کے آثار ہویدا ہو جائیں۔

Marfat.com

(۱)

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

مخلصی قاضی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ وقت گزار رہا ہوں۔

رمضان شریف تمام ہو رہا ہے لیکن سیاہ عملی کے سوا کچھ حاصل نہ کر سکا

ظاہری طور پر لوگ نیک خیال کرتے ہیں لیکن از خبث باطنم سر خود نہادہ پیش۔ اللہ تعالیٰ

بزرگانِ طریقت کے وسیلہ سے نجات بخشے۔

سنتے ہیں

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

آپ کے اخلاص میں ترقی ہو، دین اور دنیا کی ترویج کی زیادہ توفیق ہو اور اخلاق وعادات نبوت سے سرفرازی عنایت ہو۔ سکون اور اطمانیت قلبی نصیب ہو۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بندۂ ناچیز..... محمد عمر

(۲)

عزیز محترم قاضی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالیٰ ہر طرح سے برکات سے سرفراز فرماوے۔ اللھم ارز قنا تلا وتہ فی اناء اللیل واطراف النھار.

آپ کے فرستادہ۔ حافظ صاحب اچھا پسندیدہ پڑھتے ہیں۔ اور اپنے مکان پر سنتے ہیں۔

حافظ ولی محمد صاحب کی درخواست مکمل ہو کر داخل دفتر کمشنر ہو گئی ہے۔ باقی روپیہ کی کمی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔

اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرماوے

Marfat.com

میرے مولا میرے گھر جھات یائیں

آپ کا دعا گو.....محمد عمر

۱۰ فروری ۱۹۵۲ء

(۳)

عرفت ربی بفسخ العزائم

عزیز محترم زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عرس پر حاضری کے لیے سواریاں دو دن گھر کھڑی رہیں۔ لیکن جمعہ کی دوپہر تک بادل برابر برستا رہا۔ بعد میں ہمت نہ تھی کہ شام کو میں پہنچتا۔ اچھا اسی میں خیر ہوگی۔ جب للّٰہیت آ جاتی ہے تو پھر کسی کے آنے نہ آنے پر پریشانی نہیں ہوتی۔ آپ نے اپنا اخلاص ظاہر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ مقصود تو پہلے ایصال ثواب ہے۔ بعد میں مدرسہ کا چندہ یا تبلیغ۔ گاہ گاہ تمام فوائد جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ایک بہتری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص وتقویٰ میں برکت دے اور زیادہ فرماوے۔

والدعا

آپ کا.....محمد عمر

۱۴ فروری ۱۹۵۴

(۴)

عزیزم قاضی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دردنامہ پہنچا۔ کیا عرض کروں

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں

اللہ تعالیٰ آپ کے اس احساس کو زندہ فرمائے، اور عمل اور ضبط نفس کی طاقت بخشے۔

وَمَاتَوْفِیْقِی اِلَّابِاللّٰہِ ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

Marfat.com

ان شاء اللہ مورخہ ۳۱ جولائی جمعرات کو گھر سے روانہ ہو کر دوپہر کو کھوڑہ پہنچوں گا گرمی زیادہ ہے۔ وہاں ملاقات ہوگی۔

آپ کا..... محمد عمر

۲۴/۳/۵۵

(۵)

بسم اللہ . ربی اللہ . حسبی اللہ

عزیزم قاضی صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقاہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

محبت نامہ رمضان شریف میں پہنچا تھا۔ چونکہ خود رمضان شریف کو شریف نہیں بنا سکا، اس لیے خاموش ہو کر وقت گزار دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیں اپنے ساتھ لے لیں اور اپنے فضل کے سایہ میں ہمیں ہر ناشائستہ سے بچائے۔

عزیز فیروز خاں میری اور آپ کی کتب بھی لائے۔ نہایت خوش پسندیدہ جلدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مطالعہ میں کامیاب فرمائے۔ باقی خیریت

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے تیری رضا کیا ہے

عزیزوں کو پیار
از اللہ بخش ہرل السلام علیکم

والدعا
آپ کا دعا گو
محمد عمر
۲۴ مارچ ۱۹۵۵ء

(۶)

تو مگو مارا بدیں شاہ بار نیست
بر کریماں کارہا دشوار نیست

عزیز مکرم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اخلاص و محبت کا ثمرہ عنایت فرماوے۔

Marfat.com

خدمت پسندیدہ وہی ہے جس کی پشت غنا سے پُر ہو۔ یعنی کم خدمت پسندیدۂ خدا ورسول ہے۔ تاکہ ہمت بلند رہے۔ ہم نے تو روٹی کھانی ہے۔ جس گندم کی ہو۔ سون کی گندم اچھی ہے۔ لیکن آپ کے علاقہ کی بھی ہماری گندم سے ہزار گنا اچھی۔ پھر اپنے گھر کی بہتر ہوتی ہے۔

مولوی صاحب تشریف لائیں گے اور بچوں کی والدہ معلّمہ بھی بچوں کو عید پر دیکھنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اس لیے حج کے دن اگر آجائیں اور براستہ خوشاب، تو بچے آرام سے پہنچیں گے۔ مدرسہ پر بوجھ نہیں چاہیے۔ اس لیے آمدورفت کا کرایہ میں ادا کرنے کو بخوشی تیار ہوں۔

باقی خیریت

تار میرا کا نرخ کیا ہے

آپ کا..... محمد عمر

(۷)

عزیزم زادر شدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ کسی کے اختیار میں کچھ ہوتا تو اپنی اولاد کو کیوں کوئی محروم رکھتا ہے۔ صرف فضل وکرم ہے۔ جس پر چاہیں، برس جائیں۔ اور کھیتی ہری کر جائیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ جب طبیعت کی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو تو پھر وہ دن دور نہیں جب اس کا ثمرہ پیدا ہو۔

تو بندگی چو گدایاں بشرطِ مزد مکن
کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

اللہ تعالیٰ کا آپ پر کتنا احسان ہے کہ تعلیم قرآن حکیم کے ساتھ انس کامل ہے۔ اس انس کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیانتدار بنایا۔

ورنہ مدرسہ والے اپنا تمام پیٹ اسی سے پالتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ عمل ہی منظور فرمالیا تو بیڑا پار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت بخشے۔

باقی ذکر وفکر کا وقت بھی یہی ہے۔ جتنا موقعہ ملے اس کو غنیمت جانئے گا۔ اور وقت ضائع نہ ہو

Marfat.com

تصور دل میں رکھے ذات حق کا　　بہر وقت و بہر حال و بہر جا
زباں خاموش ہو پر دل میں جاری　　رہے ہر وقت ذکر ذات باری

پٹہ حسب مشورہ پہلے شخص کو ہی دیا جائے گا۔

آپ کا..... محمد عمر

(۸)

باسمہٖ سبحانہ

عزیز مکرم قاضی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

سیلاب آیا اور ہمارے علاقے کا بہت نقصان کر کے چلا گیا۔ ہمارے گھر میں تقریباً ساڑھے تین فٹ پانی رہا۔ ہم سب جنوبی مکان میں چلے گئے۔ مویشی خانہ اور حیدر شاہ صاحب کا کمرہ اور اس کے مقابلے کا کمرہ اور بھوسے والا کمرہ گر گئے۔ چاول چنے وغیرہ کا نقصان ہوا۔

لیکن الحمدللہ! کوئی پریشانی نہیں۔ اطمینان ہے۔ آج پہلا دن ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر آپ کو خط لکھا جا رہا ہے۔ باقی بفضلہٖ تعالیٰ خیریت ہے۔

عزیزان کو السلام علیکم

بفرمان حضور قبلہ عالم دام ظلہٗ

تغیر و تخریب سے دنیا آباد ہے۔ اور جو کچھ ہوتا ہے۔ عین مصلحت فطرتی۔ بشریت ضرور نقصان سے پریشان ہوتی ہے۔ ☆ لیکن حقیقتاً پریشانی نہیں۔

محمد عمر

(۹)

عزیز محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ کیا کہوں یہی حالت اپنی ہے۔ لیکن غفور الرحیم پر بھروسہ ہے کہ ہمارے گناہوں کو اپنی مغفرت واسعہ کی وجہ سے بخش دیں گے۔

☆ زیر نظر خط حاجی فضل احمد صاحب نے املا کیا۔ لیکن اس کے حاشیہ پر یہ نوٹ حضور قبلۂ عالم نے اپنے قلم اعجاز رقم سے تحریر فرمایا سبحان اللہ! فکر کی بلندی تحریر کی خوبی دیکھئے۔

Marfat.com

برکریماں کارہا دشوار نیست

وہ تو خالق اکبر ہے۔ اور رحمتی وسعت کل شیٍٔ خود فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت حقہ پر کامل چلنے کی توفیق بخشے۔ ہر نیک کام کے کرنے اور ہر برائی سے بچنے کی ہمت بخشے۔

۶۳/۴/۱۳ کو گیا تھا اور ۶۳/۴/۲۲ واپس آ گیا۔ کل ۲۳/۴ کو شاہ صاحب کے گھر برات آئی۔ ابھی ان کو روانہ کر کے بیٹھا ہوں۔

عزیز کا بستہ حسب تاریخ روانہ کر دیا جائے گا۔

والدعا

آپ کا.....محمد عمر

۲۳ اپریل ۱۹۵۳

(۱۰)

عزیز محترم قاضی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ اخلاص و محبت کے تازہ پھول آنے سے خوشی ہوئی۔ بدستور زیر علاج ہوں دونوں حافظ صاحبان مسجد خواجگان میں ایک قاری اور دوسرا سامع کی حیثیت سے قرآن حکیم سنا رہے ہیں۔ خانقاہ شریف پر حافظ ولی محمد صاحب قرآن سناتے ہیں اور بڑی مسجد میں حافظ کمہار سناتے ہیں۔

قدرے افاقہ ہے۔ کئی علاج تبدیل ہو چکے ہیں۔ آج طبیعت کچھ آرام میں تھی۔ جواب دے رہا ہوں۔ آپ کی والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ کسی ماہر حکیم کا علاج اس کے زیر معائنہ کرایا جائے۔

مرغی بھی ہدیتاً پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ ایک کے دس دے اور فراخیٔ لنگر نصیب ہو

حافظ محمد ابراہیم صاحب کے خط آتے رہتے ہیں۔ شاید آ جائیں گے۔

عزیزوں کو دعوات

والدعا

آپ کا.....محمد عمر

Marfat.com

(۱۱)

عزیز محترم قاضی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خریت دو جہاں مطلوب!

آپ کی طرف سے حافظ صاحب کے لیے مبلغ پندرہ روپیہ کا منی آرڈر وصول ہو کر باعث خوشی ومسرت ہوا۔ کہ آپ نے بیربل میں درس زندہ کرنے کا خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس خیال میں برکت دے۔

اس کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

ہم جیسے پست ہمتوں سے جن کو دنیا کیا سے کیا مانتی ہے، یہ کام نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اس پاک ارادہ میں ہر طرح کی برکت عنائت فرماوے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ سے مبلغ چار روپیہ ضرورت پر لئے۔ آپ کی روانگی پر نہ مجھے یاد آئے اور نہ آپ نے یاد دلائے۔ پہلے خیال تھا کہ منی آرڈر کر دوں۔ بعد میں خیال آیا کہ ملاقات پر پیش کر دوں گا۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ وقت پر کوئی دوست دے اور پھر ضرورت پر لے لے۔

اطلاع شرقپور شریف ۲۷۔۲۸ کو روانہ ہونے کا خیال ہے۔ اور سیدھا براستہ لائل پور جاؤں گا۔

راقم..... محمد عمر

(۱۲)

عزیز محترم قاضی صاحب زادشرفہ

خیریت مطلوب!

خوشی صاحب حاضر ہوتے ہیں۔ مصیبت کی داستان سنائیں گے۔ اور چاہتے ہیں کہ تلی میں رہائش کا موقع مل جائے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۱۳)

اے متاعِ درد در بازارجاں انداختہ
گو ہرے سودِ تو درجیب زیاں انداختہ

عزیزم! سلامت باکرامت باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

حضرت قبلہ قاضی صاحب کی وفات پر جتنا رنج کیا جائے، اس وجہ سے کم کہ ایسے آدمی اب دنیا سے اٹھتے چلے جاتے ہیں۔ اور دنیا پُرانے لوگوں سے خالی ہوتی جاتی ہے۔ لیکن ایک بات سے خوشی بھی ہے کہ وہ اپنی تمام عمر میں راسخ العقیدہ پکے مسلمان، اپنے اسلاف کے قدم بقدم چلنے والے بزرگ، عوام وخواص میں ممتاز اور ہر دلعزیز ہونے کے علاوہ مولیٰ کریم نے انہیں کسی کا محتاج نہ کیا۔ مسند فقر کی شان مولیٰ کریم نے عمر بھر قائم رکھی۔ ایسے ملک میں جہاں کے رؤسا اور امرا وطن سے بھاگے بھاگے ہمیشہ پھرتے رہے، انہیں استقامت وعزت اور بے نیازی سے مشرف فرمایا گیا۔ موت بھی آئی، تو اس آرام وشان سے کہ گھوڑے پر سوار مولیٰ کریم کے دربار تشریف لے گئے۔ اور عمر بھی طبعی پائی۔

بیشک یہ افسوس کہ آپ ابھی پورے سنبھلنے نہ پائے تھے کہ آپ سے سایہ اٹھالیا گیا، اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا گیا۔ لیکن یہ سنت اللہ ہے۔ اس میں کسی کا کیا چارہ۔ اور یہی سراسر حکمت ہے اور رحمت ہے۔ گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ ہمت چاہیے۔ اور جذبات پر پورا قابو حاصل کرنا چاہیے۔

جو چیزیں حرام تو درکنار، حرام نہیں بلکہ کل تک آپ پر حلال تھیں آج آپ پر حرام ہیں۔ نہ اس وجہ سے کہ شریعت نے انہیں ناجائز قرار دیا۔ بلکہ اس لیے کہ آپ کے اسلاف کو ان سے نفرت تھی، اور آپ کے والد بزرگوار انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔

مجھے اپنے قبلہ حضرت مرشدم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا کہ اپنی ''روش'' کو قابو میں کریں۔ سو آج تک یہ دولت نصیب نہ ہوئی۔ لیکن کام کی بات بڑی تھی، جو ہوسکتی۔

دنیادار دنیا میں مرتا ہے۔ اور دیندار دینداری میں مرے تو لطف ہے۔ اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ۔ یہ ہم لوگوں کی دنیاداری کا حل عین دینداری میں مستتر ہے۔ اور دینداری یہ نہیں کہ دنیا کے لیے دین کی تکمیل

Marfat.com

کی جائے، بلکہ دین کے اندر عین انتفائے دنیا مقصود ہو اور آنانکہ غنی تر ند محتاج تر ند کا تصور اور جذبہ دل پر غالب ہو جائے۔ اور کہ گدا بادشاہ است نامش گدا کی حقیقت بالکلیہ دل پر صاف ہو جائے۔

عبادت سے رضا بیشک مقصود ہے۔ لیکن رضا کی حقیقت اس وقت تک نہیں کھلتی، جب تک معرفت سے کچھ حصہ نہ ملے۔ اور معرفت الٰہیہ سے اس وقت تک حصہ ملنا ناممکن، جب تک بشریت کے لوازمات اور حجابات سے یکسوئی پیدا نہ کی جائے۔

اس سے یہ مقصود نہیں کہ بالکلیہ رہبانیت میں مدغم ہو جائے بلکہ عام اختلاف، عام انتشار طبیعت کو قبضہ میں لانے کی کوشش کی جائے۔

آپ جوان ہیں۔ بڑی ہمت کی ضرورت ہے۔ زید و بکر سے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے گھر اور اپنے دل سے جھگڑنے کی ضرورت ہے۔ کسی کے دل کو تشفی دینے کے لیے کوشش کرنی نہیں بلکہ اپنے دل کی تشفی کے لیے ہمت کرنی ضروری ہے۔ مولیٰ کریم فَاصْبِرْ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا ۔یعنی صبر کر، تو ہماری آنکھوں (نگاہ) میں ہے۔ صبح سورۂ الم نشرح حتی المقدور اکیس دفعہ تک اور شام کو الحمد شریف اکیس دفعہ پڑھ کر سینہ پر دم کیا کریں۔ اور قبل از و تر بعد نماز عشا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ اکیس (۱) یا کم و بیش فسادی آدمی کے تصور سے پڑھنے سے مولیٰ کریم شر سے بچائے گا۔

والدعا.....محمد عمر ۔

(۱۴)

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

عزیز مکرم قاضی صاحبزادہ رشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ یہی حال اپنا ہے۔ اگر امید ہے تو اس کی رحمت پر اور بایں خیال کہ بروں کو نیکوں کے صدقے بخش دیں گے۔ تاہم اپنی طرف سے پوری کوشش چاہیے۔ اور آداب خداوندی نگاہ میں ہر وقت رہیں۔ خدا اور رسول کے آداب ظاہریہ و باطنہ کی نگہداشت ہی انسان کو معرفت کے دروزے پر لے جاتی ہے۔ ورنہ ناممکن ہے۔ صراط مستقیم یہی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

Marfat.com

عزیز حامل رقعہ اپنا وقت پورا کر کے رخصت ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے علم کی دولت سے سرفراز فرماوے۔

''سلسبیل'' ابھی تک شائع نہیں ہو سکا۔ حضرت للّٰہی کا خط مکہ شریف سے آیا ہے۔ آپ خیریت سے ہیں۔ غالباً مئی میں ان کی واپسی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت لائے۔

روپیہ کی ضرورت ہو تو مطلع کریں۔

اشتمال کا فیصلہ ہوا یا ابھی تک معلق ہے؟

آپ کا دعا گو

محمد عمر

۱۲/۸/۶۵

(۱۵)

عزیز محترم قاضی صاحب زادر شدہ وارشادہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا اشتیاق وجذب بفضلہٖ تعالیٰ ہے۔ خدا کرے کہ یہ شوق ومحبت علماً وعملاً صحیح ہو نکلے۔

جذبات بشری کو قابو کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ اسی طرح خالص عبادت گزاری بھی مشکل۔ اور سب سے نایاب گوہر فطرتاً محبت الٰہیہ کا جذبہ ہے۔ یہ اصل میں تخم ہے جس پر ثمرہ اور پھل آتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس راہ میں چل نکلتے ہیں آخر کسی قدر کامیاب ہو جاتے ہیں۔

سلوک کئی قسم کا ہے۔ بعض بزرگ صرف قرآن پاک کی تلاوت سے واصل ہو گئے۔ بعض خدمت خلق سے مثلاً پانی پلانے سے۔ اور بعض بزرگ خلوت سے کامل ہوئے۔ لیکن بزرگوں کا عام طریقۂ تربیت بذریعہ ذکر وفکر ہی رہا ہے اور یہ بالذات موصل الی الذات ہے۔ اس لیے کسی صورت ذکر وفکر (مراقبہ) سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہ اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب اس کے ذریعہ قلب کے اندر حرارت پیدا کر لی جائے اور اس حرارت سے محبت کے آثار ہویدا ہو جائیں۔ بہر صورت مجھے آپ کا خیال ہے۔ اور آپ کو بھی احساس ہے۔ اب اس کے فضل وکرم کے امیدوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل پیران کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی شرح صدر فرمائے۔

Marfat.com

ذکر کن ذکر تا ترا جان است
پاکی دل ز ذکر رحمان امت

یہ بڑا شکر ہے کہ قرآن حکیم کی خدمت کے لیے آپ کو لے لیا گیا۔ اور آپ فطرتاً اس خدمت کو صرف رضائے مولیٰ کے لیے کر رہے ہیں۔ یہ نصیبہ کسی کو کم ملتا ہے۔

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت بخشے

عزیز سعید احمد کو قدرے افاقہ ہے
غالباً ۴ مئی کو حاجی صاحب کے ہمراہ گھر آ جائے گا۔

آپ کا..... محمد عمر
۳ مئی ۱۹۵۸

(۱۶)

عزیز محترم قاضی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب

سب کچھ ہے۔ لیکن دین ختم ہو رہا ہے۔ صورۃً سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن باطن خالی ہے۔ گناہ کی لذت بروقت چٹخارے لیتی ہے۔ اور عبادت کا ذوق باوجود سر بسجود ہونے کے گم۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اور مسلمان بنائے۔

''گستاخیٔ رسالت کے نمونے'' اگر تیار ہوں تو ادارہ کو بھیج دیجئے۔ کیونکہ انتخاب مضامین کا وقت ہے۔ ورنہ ''تیرہ مسائل'' کا رسالہ مجھے بھیج دیں۔ میں خود دو چار مسئلے لکھ دوں گا۔

باقی خیریت

اندرون خانہ دعا و سلام

اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ صاحبہ کو صحت بخشے

راقم..... محمد عمر

Marfat.com

(۱۷)

عزیز محترم قاضی صاحب زادر شدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''سلسبیل'' کا بنڈل ارسال ہے۔

انتظام، اخلاق کی پاکیزگی بہت زیادہ ضروری ہے۔

دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ایک دوسری حدیث میں ہے

اتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمَ

اس لیے مدرسہ کے انتظام میں پاکیزگیٔ اخلاق پر کامل توجہ چاہیے۔اور خود اچھا ہونا چاہیے۔

والدعا.....راقم محمد عمر

(۱۸)

مکرمی عزیزی قاضی محمد رضا صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

حامل رقعہ ہذا آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے۔امید ہے کہ اس کے رشتہ داروں کو بلا کر اس کے لیے رضا حاصل کرنے کی کوشش کر کے ثواب حاصل کریں گے۔ہمیشہ سے ایسے ہوتا چلا آیا کہ قصور ہوئے اور معافیاں جب چاہی گئیں تو دلا دی گئیں۔

بحمد للہ پرمٹ براستہ بحری منظور ہو چکا ہے۔ابھی تاریخ کا تعین بعد میں ہوگا۔خفیہ رکھیں۔

عزیز کو دعوات

محمد عمر

(۱۹)

مخلصم قاضی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیریت دو جہاں مطلوب!

Marfat.com

عزیز بخیریت پہنچ گیا۔ رفیق بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف اٹھائی۔
اللہ تعالیٰ اس اخلاص کو ثمر آور فرمائے۔

والدعا
آپ کا محمد عمر

(۲۰)

عزیز مکرم قاضی صاب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!

خط پہنچا۔ کیفیت قلبی، حال دیکھا۔ پھر بھی شکر ہے کہ احساس ہے۔ وہ مرض لاعلاج ہے جس کا احساس نہ ہو۔ جس مرض کا احساس ہو جائے وہ لاعلاج نہیں ہوتی۔

نفس امارہ اپنا ابھی تک نفس امارہ ہے۔ ورنہ آپ کے اندر تبدیلی ہو جاتی۔ میرا پختہ خیال ہے کہ جو کچھ اندر ہوتا ہے تو اس کے عکوس دوسروں پر آتے ہیں۔ دعا فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری سرکشی کو اتباع اور اطاعت پر لے آئے۔

غلہ گندم کے روانہ کر دینے کا شکریہ۔ ان کو ضرورت تو تھی۔ لیکن عام عادت یہ ہو چکی ہے کہ کوئی دوسرا ضروریات کے لیے تکلیف اٹھائے اور خود گھر بیٹھے کھا پی لیں۔ پہلے ایسے نہ تھا۔

حافظ صاحب کو میں تو ابھی عیادت کے لئے لکھنے پر تھا کہ آ گئے۔ الحمدللہ صحت یاب ہوئے۔

برخوردار سعید احمد پندرہ دن کے قیام کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا ہوا ہے۔

خط آیا کہ نسخہ تبدیل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے۔ پندرہ کو اس کی حاضری ہے۔

باقی دعا: اللہ اپنا بندہ بنائے

آپ کا..... محمد عمر

(۲۱)

بہ حمداللہ نویسم نامہ را
عزیز محترم جناب قاضی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

Marfat.com

خیریت دو جہاں مطلوب!

آج عزیز ظفر کو واپس کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ خدمت قبول فرمائے کہ فصلات کے موسم میں اپنے دو آدمی لنگر کی خدمت کے لیے بھیجے دیئے۔ فجزاک اللہ خیر الجزاء

اگرچہ سفر میں طبیعت ناساز رہی، تاہم سفر مبارک بفضلہٖ تعالیٰ مبارک رہا۔ اس سے واپس آنے پر دوسرا سفر درپیش ہو گیا۔ عزیز خالد کے دو ماموؤں کی شادیاں تھیں۔ اس سفر میں دس دن صرف ہوئے۔ واپسی پر خیریت پائی۔

امید ہے کہ آپ اپنے معمولات میں مصروف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کا.....محمد عمر

(۲۲)

بسم اللہ .ربی اللہ. حسبی اللہ

عزیز محترم زادشرفہ درشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ جواباً تحریر ہے کہ جب محبت پیدا ہو جاتی ہے تو کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔ محبت دریں راہ شرط است۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محبت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان شاء اللہ طبیعت خود بخود بدل جائے گی۔ کچھ دھیان اور فکر ضروری ہے۔ دل بجز ذکر کثیر نمی کشاید۔

میاں بندی صاحب کے خادم بڑی خدمت کرتے تھے۔ لیکن یاد الٰہی سے غافل ہونے کی وجہ سے کچھ پا نہ سکے۔ خدمت کے ساتھ ذکر اللہ ہونا ضروری ہے۔ یا ذکر کے ساتھ محبت ہونا۔

بہر صورت بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احساس عنایت فرمایا۔ جب تک احساس رہے گا، ان شاء اللہ ترقی کی طرف قدم رہے گا۔ ''خدمت دین'' کی دولت کچھ تھوڑی دولت نہیں۔ یہ جذبہ آپ کے اسلاف میں ایک اور صورت میں تھا اور آپ کے اندر ایک اور صورت میں نمودار اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ذٰلِکَ فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اس کے فضل عام ہیں۔ آپ کی توجہ رہی تو ان شاء اللہ باران رحمت برسنے میں بھی کیا دیر ہوگی۔

آپ کا.....محمد عمر

Marfat.com

شریت اور چینی کی تکلیف کیوں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

تین پگڑیاں حاجی امیر خاں صاحب کے پازچہ جات سے درویشوں کے لئے ارسال ہیں۔

محمد عمر

(۲۳)

مخلص مکرم قاضی صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط پہنچا تھا۔ لیکن میری سستی۔ ویسے کچھ علیل بھی تھا۔ اب آرام ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ

آپ کے اخلاص کی وجہ سے اکثر دعا گو رہتا ہوں کہ آپ کا اخلاص قائم رہے۔ آج دیانتداری ختم ہو رہی ہے۔ ایسے حال میں دیانتداری وہ خصلت ہے جو بہت بھاری قیمت رکھتی ہے۔ اسی اخلاص کا نتیجہ ہے کہ اس پتھر زمین میں مدرسہ کی جڑ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سرسبز رکھے۔

میرے مکان پر بھی قرآن شریف حافظ فیض اللہ نے سنایا۔ آپ کے شاگردوں نے اچھا قرآن شریف خانقاہ مرتضویہ میں سنایا۔ خدمت بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اللہ کا فضل ہے۔ ایک دستار، ایک کرتہ اور مبلغ دس روپے سامع کو نذر کر دیئے گئے۔

قاری کو خود کچھ مل گیا

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

(۲۴)

مکہ مکرمہ

ہم اس کے پاسباں ہیں، یہ پاسباں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز محترم قاضی صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت جانبین مطلوب، مادر چہ خیالیم وفلک در چہ خیال۔ منصوبے کچھ تھے۔ لیکن قدرت خدا۔ جب آپ رخصت ہو کر گئے۔ اچانک ہمیں تار پر تار ملا۔ جیسے کہ پہلے خط میں آپ کو

Marfat.com

لکھ دیا گیا۔ اور وہ حسن اتفاق پیدا نہ ہوا جس کی آرزو تھی۔ سراسر حکمت ہے۔ اللہ اپنی حکمت سے واقف فرماوے۔ آمین ثم آمین!

۲۳/۷ بیربل سے روانگی ہوئی تھی اور ۵۵/۷/۶ کو مدینہ منورہ براہ راست جدہ سے بذریعہ طیارہ پہنچے۔ چالیس نمازیں ادا کرنے کے بعد ۱۵/۷ کی عشا کو مکہ پہنچ گئے۔ آج گھر سے آئے دو دن کم ایک مہینہ ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عرصہ میں مجھے کوئی ظاہری و باطنی تکلیف اور تردد پیدا نہیں ہوا۔ الحمد للہ علے ذلک۔ اس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ واپسی پر بھی اپنے احسان عظیم سے اس عاجز کو تکالیف ظاہریہ اور باطنہ سے بچاویں گے۔

آج یکم ذی الحجہ ہو چکی ہے۔ آج تیسرے دن میں حرم شریف اپنی وسعت کے باوجود مسلمان سے بھر گیا ہے۔ شام کو جب جماعت شروع ہوتی ہے تو ایک نظارۂ حیرت افزا قائم ہو جاتا ہے۔

سب سے بڑی بات جو دیکھنے میں آئی۔ یکسوئی ہی یکسوئی ہے۔ ہر ایک اپنے مولیٰ کریم کے سامنے اپنے عجز اور اپنے انکسار پیش کر رہا ہوتا ہے۔ اور پھر خاموشی ہی خاموشی ہے۔ لَارَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ کا عملی نمونہ سامنے آجاتا ہے۔

عزیز! جن لوگوں کا مقصود کعبۂ معظّمہ تھا، وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شرف یاب ہو چکے۔ اس کے شکریہ سے لبریز، ان کی زبان خدائے قدوس کی حمد و ثنا سے پُر۔ لیکن مجھ جیسے سیاہ کار کی پیاس ابھی تک ویسی ہے، جیسی تھی۔ کاش کہ اس کی جلوہ افروزی میرے دل پر ہوتی تو میں بھی سرمست ہوتا۔ ہمیشہ سے یہی آرزو رہی اور ہے الہ العالمین!

بنفیٔ لا الٰہ از خود رہانم — شود اثبات الا اللہ زجانم
ز جام بیخودیہا سازمستم — فنا غارت کند سامان ہستم
خیالِ غیر از من دورگرداں — بدردِ عشقِ خود رنجور گرداں
مرادِ من تو باشی در دوعالم — زجانم بر نیاید بیخدا دم
حدیث مصطفیٰ صوتِ دہانم — کلام اللہ باشد بر زبانم

میرے عزیز! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم و کرم فرمائیں۔ اور آپ کو اپنا گھر اور اپنے حبیب کا روضہ دکھائیں۔ مسلمان کے لیے یہ بڑی دولت ہے۔ لیکن ساتھ ہی بڑی آزمائش و امتحان بھی ہے۔

Marfat.com

مہینوں ہی بے چاری خالی مٹی پر راستہ میں لیٹے ایک انتظار میں گزار رہے ہیں۔ طاقتیں کمزور ہو چکی ہیں اور جسم ناتواں ہو چکے ہیں۔ کچھ بھی سہی یہ تھوڑی دولت مجاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اٹھائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرماوے، اور اپنے اس بابرکت گھر کی برکت سے ہمیں اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ آمین ثم آمین! اور ہمیشہ کے لیے یہ تصور پاک ہمارے دل و دماغ پر مسلط فرماوے۔

اب صرف ایک مرحلہ باقی ہے۔ یعنی وقوف عرفہ اور قیام منیٰ جو چار دن کے اندر ختم ہو گا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا دل نرم کرے، اپنی محبت اور شوق سے دل کو بھر دے۔ تا کہ اس کے حضور میں ایک سچے مسلمان کی طرح پیش ہو کر اپنی مغفرت کے لیے التجا کر سکوں۔ تا کہ اس سیاہ کار پر رحم فرماوے اور میری عمر بھر کے گناہ معاف فرماوے۔

بے گناہ نگزشت برما ساعتے　　باحضورِ دل نہ کردم طاعتے
مغفرت دارم امید از لطف تو　　زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا

مکرمی حاجی فضل احمد صاحب جیسے جاں نثارانہ خدمت گھر میں کرتے تھے اس سے زیادہ کر رہے ہیں۔ میری ایک ایک کام کی فکر ان کو۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ میرے ساتھ نہ ہوتے تو میری ہمت تک نہ ہوتی زیادہ دعا۔[1]

راقم..... محمد عمر

(۲۵)

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست و بربازوئے تو

عزیز محترم زاد شرفہ ورشدہ وارشادہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا محبت صرف محبت ہے

---

[1] اس خط پر حاجی صاحب نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس ناچیز سے اسلام علیکم قبول فرمائیں۔ فضل احمد

Marfat.com

از محبت مسہا زرمی شود

اللہ تعالیٰ اپنی محبت خالصہ نصیب فرمائے

زندگی چوں گدایاں بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے جب کبھی آپ کی خدمت قرآن حکیم کا خیال آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اب تک پورے اخلاص سے آپ خدمت قرآن انجام دے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ جذبۂ اخلاص تا زندگی قائم رہے۔ اور اسی کی بدولت اس جہاں میں اپنے مولیٰ کے سامنے سرخرو ہوں۔ یہ خدمت موجودہ وقت کچھ کم خدمت نہیں۔ ویسے تو ہر جگہ قرآن حکیم کے درس اور کتب دینیہ کے مدارس قائم ہیں۔ لیکن سب کے اندر یہ فتور نیت پیدا ہو چکا ہے، یا ہو رہا ہے۔

فقر و تصوف کی دولت صرف ذکر و خلوت سے ہی میسر نہیں ہوتی۔ سینکڑوں، لاکھوں راہیں ہیں۔ ان میں یہ بھی راہِ وسیع خدمت علم دین اور قرآن حکیم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس دروازہ سے اپنی شناسائی تک پہنچائے۔

آج ختم کا دن ہے۔ آپ کا درویش بھی اپنے فریضہ سے خوب سبکدوش ہو رہا ہے۔ یہ بھی آپ کا اخلاص ہے کہ حضرت اعلیٰ کے روضۂ مقدسہ پر یہ اہتمام کیا۔ اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے ارواح مبارکہ کو خوش حظ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایمان سے مالا مال فرمائے۔

عزیزوں کو دعوات و سلام

آپ کا..... محمد عمر

۲۱ فروری ۱۹۶۱

(۲۶)

اک مینوں ماہی وے پچھدے، تے میں آپ ماہی نوں ڈھونڈھاں

عزیزم زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ہمراز بنائے اور اسرار ربانی سے سرفراز فرمائے۔

Marfat.com

معاصی سے بچنا پہلا قدم، اور دوسرا قدم عبادت الٰہیہ اور اس کا ذوق ہے۔ لیکن محبت الٰہیہ کے سوا یہ دونوں کام مشکل۔

سلطان صاحب فرماتے ہیں۔

میں قربان انہاں تے باہو، جنہاں کھوہ پریم دے جُتے

حالات بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن دنیا کسی کو آخرت کی طرف مقدم اٹھانے نہیں دیتی۔

اگر چہ عزیزی حاجی فروز خاں یہ ہی شکایت کر رہے تھے۔ جب میں بدکار تھا۔ چوریاں کرتا تھا۔ ماں باپ کا چہیتا فرزندار جمند تھا۔ لیکن اب جب توبہ کر لی ہے تو ماں باپ کے سوا، تمام شہر میرا گلا کرتا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ برائی رسمی کو پسند نہیں کرتا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ تعلیم قرآن حکیم کی خدمت کے سوا یہ جذبۂ ایمانی بھی دیا ہے کہ ہمیں کچھ کرنا چاہیے۔ اور یہ احساس دیا کہ ہم معصیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ واللہ ذو الفضل العظیم.

برکریماں کارہا دشوار نیست
ایں درگہ مادرگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

(۲۷) آپ کا.....محمد عمر

عزیز محترم قاضی صاحب زادر شدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیز کی علالت کی خبر ابھی حافظ محمد ابراہیم صاحب سے پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ ہمارے حضرت قبلہ کا معمول تھا کہ صبح و شام الحمد شریف بمعہ بسم اللہ شریف ملا کر پڑھنے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ بسم اللہ کے آخری میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر پڑھ کر پانچ دفعہ یا سات دفعہ دم کیا جائے۔ مگر ضعف کے لیے کشتہ فولاد اور عرق مرکب وغیرہ مفید ہیں۔ مستقل علاج شروع رکھا جاوے۔ اور ح ح ح ح ح ح ح ح آٹھ ح لکھ کر پلائی جاویں۔

دل کے لیے ایک عرق خوشاب سے میں نے منگایا ہے۔ اچھا ہاضم ہے کچھ بھیج رہا ہوں۔ اگر مفید ہو تو حکیم اسماعیل صاحب خوشاب سے ملتا ہے۔ ۴ رفی بوتل لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔

Marfat.com

دیگر: آپ نے روپیہ کی کیوں تکلیف کی ۔ مجھے پہلے کی شرمندگی ہے، کہ ابھی تک ادائیگی کا سامان نہیں ہو سکا۔کام بفضلہٖ تعالیٰ چل رہا ہے۔اور خیال ہے کہ آپ کے سفیر کے ذریعے واپس بھیج دوں۔ حاجی صاحب کا روپیہ تقریباً چھ ہزار میرے ذمہ تھا۔ وہ ایک ٹرک کے حصہ دار ہو گئے۔ جو جمعہ کو لائل پور سے یہاں دکھانے کے لئے لائے۔۲۴ ہزار پر ہوا ہے۔۱۴ سو پہلے بھیج دیا گیا تھا۔ ۱۵ سو خرید پر پیش کر دیا گیا۔ غالباً ایک ہزار اور بھی مہیا کر دوں گا۔ مربعہ فروخت ہو جاتا تو تمام رقوم ادا ہو جاتے۔اقساط پر لیتے ہیں۔لیکن ہم نقد پر دینا چاہتے ہیں۔

عرس شریف پر شرقپور شریف بعض وجوہ سے حاضری ملتوی کر رکھی ہے۔ان شاء اللہ حضرت اعلیٰ کے عرس کے بعد حاضری دوں گا۔غالباً ۲۹۔۳۰ اگست کو واپس گھر ان شاء اللہ چلا جاؤں گا۔

پیر سید محمد شاہ صاحب کچھ دنوں سے مقیم ہیں۔ باقی احباب اور گھر کے بچے رخصتوں کے ختم ہونے پر چلے گئے۔

بارش کی وجہ سے موسم بڑا اچھا ہو رہا ہے۔

باقی دعا۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت دے اور ذکر و فکر کا شوق بخشے اور عبادت کی چاشنی نصیب فرمائے۔اور صغیرہ و کبیرہ گناہ سے بچائے۔اخلاص و تقوی مذہب کی جان ہے۔

اخلاص یہ ہے کہ اعمال صالحہ تمام اللہ کے لیے ہوں۔اور تقوی یہ ہے کہ ہر برائی سے بچنے کی قوۃ مدافعت اندر ہو۔اور گناہوں کی لذتوں کے خیال سے بھی بچاؤ نصیب ہو۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

والدعا

آپ کا.....محمد عمر

جمعرات ۲۲ اگست ۱۹۶۳

(۲۸)

عزیز محترم قاضی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب

آپ کے شاگرد اپنے اپنے موقعہ پر قرآن حکیم سنا کر آج بعد عید جا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ

Marfat.com

انہیں استقامت بخشے۔ آپ کے علم میں برکت ہو۔ اور روزی فراخ اور آپ کو اس خدمت کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے۔ اور اخلاص کی دولت سے بھرپور فرماوے۔

مولوی سید بہادر شاہ صاحب کا خط آیا کہ وہ آٹھ شوال کے قریب نلی پہنچ جاویں گے۔ آدمی اچھے ہیں۔ ان کو اپنی مرضی پر چلنے دیا جائے اور ایک سال ان کا کام دیکھا جائے۔ خدا کرے مناسبت پیدا ہو جائے اور درس کا یہ حصہ مکمل ہو۔

والدعا: عزیز کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے

آپ کا..... محمد عمر

۶ فروری ۱۹۶۵

(۲۹)

عزیز محترم زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ سفر مبارک اب صرف شرقپور شریف کے عرس تک محدود رہے گا۔ اسوج میں ان شاء اللہ قصور شریف سے ہوتے ہوئے پاک پتن اور چشتیاں وغیرہ کی زیارت ہوگی۔

انسان سراسر غفلت نہیں، بلکہ موجودہ دور میں گناہوں کا ایک مغنچہ ہے اور اس میں استثنا نہیں۔ اور عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لیکن دیکھنے سے تو اس کا پتہ نہیں چلتا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاص دیا۔ اور تعلیم اسلامی کی خدمت میں مصروف ہیں۔ تزکیہ کا خیال ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ باہمت ہے وہ شخص جو ایسے وقت میں اپنے آپ کو آگ سے بچائے۔ آگ کیا ہے۔ شہوت ہے، جو اگلے جہاں آگ کی صورت میں ہوگی۔

میں خود جہاں تک مطالعہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت انعام فرما دیئے۔ لیکن جو رذائل میری قسمت میں لکھے ہیں، ان کا علاج ابھی تک میں نہیں کر سکا۔ یہ نہیں کہ میں اپنے مرض نہیں پہنچانتا۔ بلکہ مرض بھی جانتا ہوں۔ اور علاج بھی جانتا ہوں۔ لیکن نفس امّارہ پر قابو نہیں کہ میں اس کے علاج کے لیے اسے قابو کر سکوں۔ وہ علاج جو بزرگوں نے اس بارے تجویز کیا ہے، اس پر تو موجودہ دور میں توجہ نہیں دی جا سکتی۔ وہ ہے بھوک۔ پریشانی باہمت۔ لیکن بھوک تو کجا، ایک لقمہ کی کمی پیٹ میں رکھی نہیں جا سکتی۔

Marfat.com

غالباً ہم بدھ کو بذریعہ ریل کار تین بجے سوار ہو کر ۶ بجے لالہ موسےٰ پہنچیں گے۔
اقبال صاحب کو السلام علیکم۔

والسلام

بفرمان حضرت اقدس مدظلہٗ

۷ جون ۱۹۶۷

(۸)

مخلصم شاہ صاحب زاد اخلاصہٗ

السلام علیکم!

مفصل تحریر پڑھی[1] جواباً لکھا جا رہا ہے

(۱) احساس زیاں زندہ، تو ایمان زندہ۔ بحمد اللہ احساس ہے۔

(۲) اس راہ میں محبت ہی تخم کا درجہ درتبہ رکھتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ آپ کی طبیعت میں ہے۔

(۳) جو کچھ کر رہے ہیں، یہ بہت کچھ ہے۔ ثمرہ اللہ تعالیٰ عنائت فرمائے۔

(۴) بہت بہتر ہوگا کہ رات کو عام مجالس سے پرہیز رہے، اور سکون و آرام سے دل کو متوجہ ہونے کا موقعہ میسر رہے۔

(۵) آج کل ریاکاری کے لئے میرے نزدیک عمل بہت پایہ رکھتا ہے۔ یہ وہم ریاکاری بھی بے عملی پیدا کرتا ہے۔ متواتر عمل کرنے سے ریا خود بخود جاتا رہے گا۔

(۶) موجودہ حالت بھی قائم رہے، تو یہ بہت بڑی دولت ہے۔

(۷) ابتدائی ذوق بہت بلند ہوتے ہیں، لیکن خام۔ انتہا میں ذوق کم ہوتا ہے، لیکن پختہ۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نامیدی کفر ہے۔ لَاتَا یئسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ۔

(۹) کچھ بھی ہو سراسر عمل ہو جائے، تو اس سے روح عمل پیدا ہو جائے۔

---

[1] شاہ صاحب کی یہ تحریر ضمیمہ خطوط احباب میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

ضیاء القلوب

پیر سید محمد شاہ صاحب کے نام

Marfat.com

نہ دنیا دھوکا ہے نہ حق ہے۔ پھر کوئی کیا کرے۔ اور کس حال سے نبھائے۔ ایک نے دھوکا سمجھا۔ سب کچھ چھوڑ کر الگ ہو بیٹھا۔ لوگوں نے اسے بے وقوف کہا۔ دوسرے نے حق سمجھ کر اپنی جان اس پر دے دی۔ لیکن جب مرنے لگا تو ہاتھ ہی کچھ نہ تھا۔ واویلا کرتا ہے۔ لیکن اس واویلے سے کیا فائدہ؟

Marfat.com

(۱)

عزیز مکرم پیر صاحب زادہ اخلاصہٗ

السلام علیکم!

مجھے افسوس ہے کہ چلتے وقت آپ کو قیمت مہر بنوائی دینی یاد نہیں رہی۔ ۴ روپیہ ارسال ہیں۔ بقایا اگر ہو تو بذمہٗ من۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حساب لینے دینے میں مجھے خوشی ہوتی ہے۔

محمد عمر

(۲)

عزیزم پیر صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ آپ ''نظریۂ حیات'' کو پوری سرگرمی سے خواص میں پیش کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ آپ کی یہ خدمت قبول ہو اور خواص کی فکر کو ٹھوکر لگ جائے اور زندگی کا موڑ کھا جائیں۔

میں نے حاجی صاحب[1] کو لکھا ہے کہ سب سے پہلے اب ''خواہش''، ''میرے تاثرات کی جھلک (خودی اور خود آگاہی)'' اور ''نورِ الٰہی کے جلوے''۔ اکٹھے شائع کیے جائیں، تاکہ پہلے ''نظریہ'' کے ساتھ تعلق پیدا رہے۔

راولپنڈی ملک محمد نعیم خاں صاحب کا خط آیا ہے کہ صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور زمرد صاحب باجود میرے مکان پر تشریف لانے کے میں موجود نہ تھا۔ لیکن دوبارہ تاکید کی کہ خط لکھ دیا جاوے کیونکہ فریق ثانی بھی کافی صاحب رسوخ ہے۔ پوری ہمت سے کام کریں گے تو کامیابی ہوگی۔

حبیب شاہ صاحب کو السلام علیکم۔

جمعرات کو اکیلے روانگی ہوگی۔

محمد عمر

---

[1] حاجی فضل احمد صاحب لاہور۔

Marfat.com

مسجد انتظامیہ میں شمولیت بابرکت ہو۔ یہ محض فضلِ الٰہی ہے اور دھڑے بندی سے پاک رہنے کا نتیجہ ہے۔ خدا کرے آپ ہمیشہ کے لیے بے لوث خدمت کے جذبے سے جو کام بھی ہو اس میں پہلے پوری فکر لڑائی جائے اور پھر اللہ تعالےٰ ساتھ دے اور یہ خدمت دین تصور کی جائے۔

غالباً اللہ شریف صاحبزادہ[1] اکرامت کے معلومات بڑھانے کی تجویز کو لکھ دیا گیا تا کہ وہ سرگودھا تشریف لاوئیں۔

محمد عمر

(۳)

عزیزم محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم!

حضرت اعلےٰ کے عرس مبارک کے اعلامی کارڈ اگر یکم سے پہلے یہاں پہنچ جائیں تو چار پانچ روپیہ کے کارڈ چھپوائیں یا کاغذ پر اشتہار لکھائیں۔ مضمون اختصار کر لیا جائے اور صرف ایک کارڈ اطلاع نامہ آجائے۔

والدعا

محمد عمر

آپ کا رقعہ پہنچ گیا۔ حبیب شاہ صاحب کو السلام علیکم۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام چاہیے۔

ہذا ذکروان للمتقین حسن مآب

عرس مبارک

اعلیٰ حضرت قبلہ مولیٰنا و مرشدنا حضرت غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ حسب دستورِ سابق ۲۱ اسوج مطابق ۷/اکتوبر بروز ——— ہوگا۔ خانقاہ مرتضویہ کے متوسلین سے امید کہ اس عرس مبارک میں شامل ہو کر حضور کی روح پرفتوح کے فیوضات باطنی اور ظاہری سے مستفید ہوں گے۔

(نوٹ) خانقاہ مرتضویہ میں عرس مبارک بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں ہر متوسل کی شمولیت اور حاضری ضروری ہے۔

محمد عمر کان اللہ سرلہٗ

---

[1] صاحبزادہ عبدالرسول صاحب

Marfat.com

(۴)

باسمِ ربی العظیم

عزیز محترم پیر صاحب زاد شرفہٗ ورشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت دو جہاں مطلوب

خط پہنچا۔ دیکھ کر بڑی تسلی ہوئی کہ دل دنیا سے سرد ہو رہا ہے اور آخرت کا خیال غالب۔

مجھے ہمیشہ آپ کا خیال رہتا ہے اور دل کی خواہش ہے کہ سرگودھا آپ کے لیے مبارک ہو۔ اور آپ سرگودھا کے لئے مبارک۔

بوڑھے باپ کا خیال ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کو خوش حال دیکھ کر مرے۔ کاش مجھے بھی شکر کا موقعہ ملے، اور اپنے پروان چڑھتے دیکھ کر مروں۔

دنیاداری، دینداری کے اندر ہے، اور ہمارے مشرب میں تو دنیا کی حقیقت کھل جانا ہی فقر ہے۔

فقر فقر ہے۔ لیکن اس فقر میں دل کی غنا جب ہو تو فقر ہے۔ ورنہ خالی فقر فقر ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔

ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے جہاں دعا کا حکم ہے۔ وہاں تدبیر سے بچنے کا حکم بھی ہے۔ وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِیْنَ۔ خدا کرے یا منتقم، یا عزیز و یا جبار اپنی صفات کاملہ کا ظہور جائے ظہور پر فرمائیں۔ کوئی خاص مجبوری نہیں۔ لیکن حق پہنچایا جا سکے تو پہنچانا ضروری ہے۔ ایسے طریقہ پر جیسے صوفیائے کرام کا طریقہ ہے۔ یعنی باوقار باعظمت عرس کرنا۔ اپنے اسلاف کی فاتحہ پڑھنا ہمارے بزرگوں کا روشن طریقہ ہے۔ ضرورت صرف یہ ہے کہ ہم خود کچھ نہیں۔ جو کچھ ہیں، وہ ہیں۔ یا اس کے پاک بندے۔

عزیز حبیب شاہ صاحب کو اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے صدقے اپنا حبیب بنائے۔ میرے سلام و دعا پہنچایئے۔ اور عزیز حافظ صاحب آئیں تو نعل کرنے کے لیے ایک اچھی جراب

Marfat.com

اونی بازار سے خرید کر کے ہمراہ لائیں، یا کسی کے ذریعہ بھجوادیں۔ پہلی پھٹ چکی ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۷ دسمبر ۱۹۶۱

(۵)

عزیز محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دریاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ یکصد آٹھ روپیہ نقد حافظ صاحب کے حوالے بصورت نوٹ سبز آپ کو بھیج رہا ہوں۔

خدا کرے بقیہ دریاں بھی جلد تیار ہو جائیں۔ اور جمعۃ الوداع پر بچھادی جائیں۔

دیگر ـــــ پڑھنے کے لیے کیا کہوں۔ صرف خاموشی بھی دولت ہے۔ خود اوقات کی ایسی تقسیم کرلیں جس کے اندر آرام کا وقت بھی ہو۔ قرآن، کلمہ شریف، درود شریف اور ذکر اللہ کے بعد بعض دعوات ماثورہ مثلاً دعائے مقبول وغیرہ یا دلائل الخیرات، ہر موقعہ دعا انشراح صدر کے لئے اور حسن انجام کے لیے کی جائے۔ دعا مختصر اور جامع ہو۔

باقی ـــــ بدستور علیل ہوں۔ اب مولوی لال دین صاحب کی گولیاں زیر استعمال ہیں۔ ابھی تک مرض بڑھتا گیا جوں جوں دعا کی۔

حکیم شاہ محمد صاحب کا نسخہ بھی آیا پڑا ہے۔ دو چار دن کے بعد ان کو شروع کروں گا۔ جو دوائی بھی استعمال ہو رہی ہے پیٹ میں خلش پیدا کر دیتی ہے۔ بس دعا کی ضرورت ہے۔

(۶)

عزیز محترم پیر صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط متواتر پہنچے۔ مسلمان کے اندر جذبہ تو ہے۔ لیکن راکھ تلے۔ اگر کوئی جھونکا آ گیا، تو چمکنے دمکنے لگے۔ استقلال نہیں۔

نہ تو احسان ہے اور نہ ہی کوئی قربانی بلکہ قدرت جیسے چلا رہی ہے آپ چل رہے ہیں۔

Marfat.com

دولت تو اس وقت ملتی ہے جب خود کچھ کیا جائے۔

دریاں پہنچ گئیں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام لوگوں کو جزائے خیر دے، جو اس ماہِ مبارک میں باعث زینت مسجد ہوئے۔

حامل رقعہ محمد خان مخلصم ..... کا بیٹا ہے۔ اپنی کہانی خود سنائے گا۔ مشورہ کسی اچھے وکیل سے چاہیے۔ اگر بھٹی صاحب یا کسی اپنے مخلص سے مشورہ صحیح دلائیں گے، تو شاید اس بے چارے کا کچھ فائدہ ہو جائے۔

والدعا

محمد عمر

(۷)

عزیزم محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا ، نہ مجھے قرار ہوتا

قُلْ کُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ

والدعا

آپ کا دعا گو

محمد عمر

۱۶ جولائی ۱۹۶۳

(۸)

باسم ربی العظیم

عزیز مکرم پیر صاحب زادہ رشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیز آئے۔ اس سے پہلے ایک خط بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا۔ غالباً کل پہنچے گا۔

Marfat.com

خلاصہ

کہ حسب قدر صاحب حیثیت مخلصین سے کام لینا میری طبع ہے۔ عام کام عاموں کے لئے اور خاص کام خواص کے لئے۔ آپ کا اپنا کام ضرورت پر رابطہ۔ یعنی آپ ''افسر رابطہ'' ہیں۔ دوسرے احباب آپ کے ارشاد کے مطابق دوڑ دھوپ کریں گے۔ کچہری میں بیٹھنا آپ کے شان سے نیچا کام ہے۔

گھی ضرورت ہو تو خود رکھ لیں۔ اس کی قیمت آپ کی مرضی کے مطابق ان کو دلا دی جائے گی۔ ورنہ فروخت کر دیا جائے۔

شفعہ کے لئے زبانی بھی سمجھا دیا گیا۔ حق ان کا قانوناً ذاتی ہے۔ لیکن بسا اوقات کسی خامی کی وجہ سے حقدار محروم ہو جاتے ہیں۔ شاید ہمیں موقعہ مل جائے۔

آپ کے لئے بڑا کام ملک صاحب کی رپورٹوں کی سفارش رانا صاحب سے مطلوب ہے کہ وہ اپنے جانے سے پہلے ہمارے حق رپورٹ کر جائیں۔ فتح خان لاپرواہ ہیں۔ عزیز بہاء الحق صاحب ان سے ملیں گے۔ اس کے بعد آپ رانا صاحب سے ملیں۔

اللہ تعالیٰ عزیز کو کامیاب فرمائے۔ اگرچہ اپنا حق بڑا پیارا ہوتا ہے۔ عزت بھی اپنا حق لینے میں ہے۔ لیکن گھر کا اختلاف زیادہ بُرا ہے۔ حق بگاڑنے والوں سے رابطہ سے کام صلح سے ہو جائے گا۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۹)

عزیزم پیر صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا مراسلہ پہنچا۔ الحمد للہ کہ آپ لوگوں کو ادارہ اور ''سلسبیل'' کی طرف توجہ ہے۔ ان شاء اللہ خیال احباب کا مستقل رہا تو کامیابی ہو جائے گی۔

Marfat.com

دیگر ـــــ عزیز کے نوٹ پڑھے۔ میری تقریر مسلسل نہیں تھی۔ اس کے اس طریقہ پر شائع کرنے سے سراسر الجھن پیدا ہوگی۔ حضرت کے حالات لکھنے شروع کر دیئے گئے۔ چھوٹی کاپی کے بیس صفحے لکھے جا چکے ہیں۔ جس میں علم، حیا، گھر سے بے تعلقی کے تین عنوان آ گئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور قلم چلتا گیا تو حالات اچنبھا کی صورت میں پیش ہو جائیں گے۔

کوئلہ کی بابت حافظ عبدالرحیم صاحب اپنے بھروسہ پر اس کمپنی کے کے منیجر سے ملے تھے۔ لیکن اس نے کچھ اچھا رویہ نہ رکھا۔ آپ کی نشان دادہ کمپنیوں کو بھی اطلاع آج کر رہا ہوں۔ اور صوفی محمد بھی حاضر ہوگا۔ خدا کرے اچھا کوئلہ ملنے کا سامان پید ہو جائے۔

عزیز نصیر الدین صاحب نے حافظ صاحب سے کہا تھا کہ اب وہ ہمارے مولوی صاحبان سے اچھا رویہ رکھیں گے۔ لیکن امان اللہ شاہ نے بہت بدتر رویہ رکھا۔ بلکہ ہمارے بر خلاف نعرۂ حیدری وغیرہ لگوائے گئے۔ ویسے بھی شاہ پور وغیرہ میں متواتر پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔

اس صورت میں بھی ہمیں ہوا نہ دینی چاہیے۔ وہ خود بخود خاموش ہو جائے گا۔ جواباً کچھ کہنے سے بھڑکے گا۔ آئندہ کے لئے پیش بندی۔

الحمدللہ عزیز ضیا محمد کا خط اچھا ہے۔ اسے متواتر محنت کی ضرورت ہے۔ حافظ حبیب شاہ صاحب کا خط پہنچا۔ مقدمہ کے حالات معلوم ہوئے۔ دھائی کو رقم دے دی گئی۔ لیکن وہ کہتی ہے کہ غلہ اٹھایا جائے، مجھے تنگی ہے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۰)

شان مزمل والیا ، نوری شکل دکھایا کر
امت او گنہگار تے نظر کرم دی پایا کر
لگی اگ فراق دی چشماں نال بجھایا کر
دور دیساندیا سوہنیا دل میرے نوں موہنیا
کدی تاں پھیرا پایا کر

Marfat.com

مخلصم پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ طبیعت کی گرمی اور سردی جب مل جاتی ہے تو نہ مزاج گرم رہتا ہے نہ سرد۔ پھر بھی خوشی ہے کہ نرے سرد نہیں ہو گئے۔

میری خواہش تو تھی کہ آپ کو اچھی جگہ آپ کے خیال کے مناسب مل جاتی، لیکن اللہ کو جو منظور ہوتا ہے، وہی ہوتا ہے۔ ساتھ ہی کوشش کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوشش نہ ہو تو پھر صرف تقدیر ان کا ہی ساتھ دیتی ہے جو تدبیر ہمیشہ کے لئے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

بہر صورت گرمیٔ دل ضائع نہ کی جائے۔ ہم سے تو وہی اچھے رہتے ہیں کہ کچھ بنے یا نہ بنے لیکن شریعت غرّا تک چھوڑ بیٹھے۔ اپنے خیال ولگن میں دین حقہ تک برباد کر دیا۔ دین گیا اور دنیا بھی۔ لیکن ایک خیال ہاتھ میں ہے کہ ہم اس کے ہیں اور وہ ہمارا۔

آپ لوگ اگر ہمت سے کام لیں تو کیا آپ ایسے لوگوں سے بڑھ نہیں سکتے کہ گزران پر زندگی ہو اور احتیاج کو اٹھا دیا جائے۔ جب تک کسی کی احتیاج نہ اٹھے، اس وقت تک کیسے ہمت کے پاؤں بلند ہو سکتے ہیں۔ بلکہ احتیاج میں پاؤں گریں گے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

عزیز حبیب شاہ صاحب کو مخلصانہ ومشفقانہ دعا وسلام۔

آپ کا محمد عمر

(۱۱)

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

عزیزم محترم پیر صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ ہمت جب بلند ہوتی ہے، تو پھر پریشانی کیسی۔ رزق رازق کے ہاتھ ہے۔ ملک خدا تنگ نے، پائے گدا لنگ نے۔

اگر عزیز حبیب شاہ صاحب کی روزی میں بھنگ پڑیا تو پھر اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا پر عمل کریں گے لیکن ابھی نبھنا ہی ہے۔ دیکھئے کیا سامان پیدا ہوتے ہیں۔

Marfat.com

تیرے دیکھن نوں سکدے نین میرے
میرے مولےٰ میرے گھر جھات پائیں
ایہہ جرمی انکھیں ویکھن کے تینوں
وگرنہ تیرے جلوے ہر کدائیں

اگر ملک صاحب سیمنٹ حسبِ وعدہ دیں تو پھر اور جگہ تکلیف کی کیا ضرورت۔

راقم محمد عمر

(۱۲)

ذکر دنیا نفس مردہ کو ہوا آب بقا
مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہو گیا

عزیزم پیر صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوبؔ

آپ کے خط کا جواب تو دیا گیا۔ آج عزیز آئے تو پھر چند حروف لکھنے کے لئے کہا گیا۔

نہ دنیا دھوکا ہے نہ حق ہے۔ پھر کوئی کیا کرے۔ اور کس حال سے نبھائے۔ ایک نے دھوکا سمجھا۔ سب کچھ چھوڑ کر الگ ہو بیٹھا۔ لوگوں نے اسے بے وقوف کہا۔ دوسرے نے حق سمجھ کر اپنی جان اس پر دے دی۔ لیکن جب مرنے لگا تو ہاتھ ہی کچھ نہ تھا۔ واویلا کرتا ہے۔ لیکن اس واویلے سے کیا فائدہ؟

کون نہیں جانتا کہ گناہ بُرا ہے۔ لیکن اس کے اندر معلوم نہیں کہ لذت کیسے نافرمانی الٰہی کی وجہ سے آ گئی۔ ورنہ حلال وحرام فعل کی فعلیت کو حقیقت تو ایک ہے۔

وصل میں معلوم نہیں۔ نافرمانی میں انسان کیوں لذت پاتا ہے۔ جبکہ یہی انسان اچھا اطاعت کے اندر اس سے بڑھ کر لذت گیر ہوتا ہے۔

دنیا کا دماغ بہت بلند ہو گیا۔ یا پست ہو گیا۔ جب ظاہر پر نظر کرو تو بہت بلند اس کی نظر ہو چکی ہے۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو ظاہر کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

تمام دنیا اندر سے کھوکھلی۔ لباس ہے تو زرق برق۔ لیکن جسم کے اندر غلاظت کے ڈھیر

Marfat.com

پڑے نظر آتے ہیں۔اس سے تیرے میرے کی تمیز نہیں۔سب ایک دوکان کا مال، جو دیکھنے میں اچھا اور چکھنے میں کڑوا۔

عزیز کی ناکامیابی کا رنج ہے۔اور خاص کر آپ جیسے حالات والے کے لئے زیادہ دکھ۔لیکن ایسے ہی ہوتا چلا آیا۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی محدود نظر مسجد کے اندر سمٹی بیٹھی رہی۔ورنہ عزیز کے تعلیم و تعلم پر فکر ہوتا تو متوجہ کرتے رہتے۔اور تنبیہ سے اس کو جگاتے رہتے۔

حاجی فضل احمد صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔

راقم محمد عمر

(۱۳)

عزیز محترم پیر صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کے متواتر خط آئے۔خوشی ہے کہ آپ جس ہمت سے اشاعت اقدار تصوف میں سرگرم ہیں، کوئی دوسرا دوست اتنی ہمت نہیں دکھا سکتا۔خدا کرے آپ کی یہ ہمت علمی اور عملی برابر قائم رہ کر ہدایت کاملہ کا باعث ہو۔

شیخ محمد امین صاحب نے لکھا ہے کہ صدقہ اور چندہ پر ایسی تحریکات کی کامیابی مشکل ہے۔کیونکہ چندے بدنام ہو چکے ہیں۔اس لئے اگر تجارتی اصول پر انجمن بنا کر ادارہ کو حصص پر چلایا جائے تو بڑی کامیابی کی امید ہے۔مثلاً یک صد کا ایک حصہ مقرر کیا جائے اور دو صد حصص کے ساتھ یعنی بیس ہزار کی رقم سے اپنا تجارتی کتب خانہ قائم کیا جائے جو خواجہ بک ڈپو یا اسلامی کتب خانہ بھیرہ کے ساتھ ملحق ہو تو ان شاء اللہ کام آسان ہوگا۔اس کے علاوہ افضل صاحب نے لکھا ہے۔چودھری نور عالم صاحب کی تجویز ہے کہ ادارہ اس وقت ترقی کر سکتا ہے جبکہ اشاعت جلدی جلدی ہو اور لوگوں کے ذہن جلدی متوجہ رہیں..... یہ بات بھی قبول ہے۔

آج مولوی صاحب کا انتظار ہے۔

آپکا محمد عمر

Marfat.com

(۱۴)

اللّٰھُمَّ اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمِ

عزیز محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی۔ اگلے دن خوشاب سے ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ایک شاہ صاحب حضرت ڈنگوی کے مجازوں سے توجہ دیتے ہیں اور طبیعت پر بوجھ ہو جاتا ہے۔ دعا کیجئے کہ ان کی طرف رجوع کم ہو۔ جواباً لکھا گیا۔

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

اس کے علاوہ یہ طریقت کے کھلاڑی اگر میدان میں اتر آئے تو ہماری ہی مدد طریقت ہوگی۔ اہلِ علم ایک مدت سے پکار رہے تھے کہ کوئی کچھ دیکھائے۔ دیکھانے والے کچھ دیکھائیں گے تو بوجھ ہلکا ہوگا۔

ساتھ میاں صاحب سلطان بخش صاحب کے ایک پیر بھائی ایک تحریر اپنے بارے لے گئے جو شاید پڑھ چکے ہیں

بہر صورت ان کی نظر اور، توجہ آپ پر پڑ جاتی تو خوشی ہی خوشی تھی۔ ہمیں تو آپ کا بننا مقصود ہے۔ خواہ کسی جگہ سے فیض الٰہی اتر آئے۔ اور اگر توجہ کا اثر آپ پر نہیں ہوا تو یہ بھی حکمت ہو گی کیونکہ کارخانہ سراسر حکمت ہے۔

والدعا

راقم محمد عمر

۲۶ جولائی ۱۹۶۱

(۱۵)

عزیز مکرم پیر صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!

تبلیغی جماعت کی بابت عام خیال ہے کہ وہ دوسروں کی تبلیغ کے لئے چلتے ہیں۔ حالانکہ مربی بانی اور مرشد نے جماعت کی تربیت آخرت کے لئے یہ طریقہ اختیار فرمایا تھا۔

Marfat.com

آپ سرگودھا میں لوگوں کی تبلیغ کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔ بلکہ اپنی تبلیغ کے لئے اور اپنے جہادِ نفس کے لئے اس شر و فساد کے گھر میں مقیم ہوئے تھے اور اس قت کلیۃً خیال نہ تھا کہ آپ کی آخری منزل یا آخری مقام ہے۔ بڑی امیدوں سے بٹھائے گئے۔ اور کئی سال بیت گئے۔ لیکن افسوس کہ ہنوز روزِ اول والا معاملہ ہے۔ دوست کیا کہتے ہیں۔

حافظ نور الدین صاحب پیر بھائیوں سے کہا کرتے تھے، گھر چھوڑا، وطن سے دور ہو گئے، اقربا اور رشتے ختم کر دیئے، پھر اگر دیانتداری اور مشغولیت کا طریقہ نہ چلے تو کتنے افسوس کا مقام ہے۔

بھیرہ میں کیا روٹی کی کمی تھی۔ بلکہ حقیقی عزت تھی۔ مرید تھے۔ مراد تھے۔ یہاں تو ایک مسافرت اختیار کی گئی تھی کہ شاید اس مسافرت پر اللہ تعالیٰ کو رحم آ جائے اور وطن میں مدنی سرکار کی طرح باشان و شوکت داخلہ ہو ——!

لیکن کسے کیا اختیار؟

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

چند روز سے یہ خیال آ رہا تھا، جو آج آپ کو لکھ دیا گیا۔ ورنہ میں کیا اور میری مجال کیا۔ خود غافل نہیں، بلکہ سیاہ کار بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے۔

آپکا خیر اندیش، دعا گو

محمد عمر

۲۰ جون ۱۹۶۰

(۱۶)

عزیز محترم پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

یہ سن کر بڑا رنج ہوا کہ آپ کی بھینس مر گئی۔ اللہ نعم البدل عطا کرے۔ چار پانچ سو کا نقصان آپ جیسے درویش کے لئے بڑی تکلیف کا باعث ہے۔ مگر کیا کیا جائے۔ اللہ کی مرضی! پیر و مرشد فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً۔ کئی سالوں کی تکلیف کے بعد اب کوئی پریشانی نہیں۔

جو اللہ کا ہو جاتا ہے، وہ اس کا امتحان لیتا ہے۔ ہمت والے آدمی گلہ نہیں کرتے۔ بلکہ

Marfat.com

اللہ کے سامنے سربسجود ہو جاتے ہیں اور معافی چاہتے ہیں۔ مالی و جانی نقصان دونوں بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں کی آزمائش ہوتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزوں کو علم و عمل سے سرفراز فرمائے۔ صحت عطا فرمائے۔ ان کی والدہ کو تندرست رکھے اور آپ کو بھی۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۷)

عزیز محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالےٰ آپ کو صراطِ مستقیم پر رکھے۔ جب سنتا ہوں کہ آپ مسجد کے بارے اپنے موقف پر قائم ہیں تو بہت خوشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ استقامت اور، یہ استعداد بے انتہا دے۔ دنیا سے تعلق ضرور ہو۔ لیکن کتنا۔ اتنا، جتنا ضروری ہو۔ چاپلوسی، خوشامد، ذاتی ضرورت پر ہوتی ہے۔ جب ذات سے انسان بالا ہو تو پھر چاپلوسی، خوشامد کیسے؟ خود کار ساز مُمِدّ ہو جاتا ہے۔

مجھے بڑی خوشی ہو گی جب آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا۔

مقصدِ ادارہ پر ایک خط حاجی صاحب کو لکھا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کام کوئی بڑا نہیں۔ اگر ایک دل کے اندر صحیح تڑپ ہو۔ جب تڑپ پیدا ہوتی ہے تو تمام محبتیں مکمل ہو جاتی ہیں اور راستے کشادہ ہوتے جاتے ہیں۔ تاہم آپ نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

بندہ محمد عمر

(۱۸)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم!

چند حروف مدیر ''زکریا'' کو لکھ دیئے گئے۔ مناسب ہو تو ان کو بھیج دیں۔ باقی خیریت۔ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالےٰ الجھنوں اور پریشانیوں سے بلند فرمائے۔ اور دنیا کو

Marfat.com

تماشا گاہِ عالم تصور میں آ جائے۔

خیال پاکیزہ اور اعمال پاکیزہ کا نام اسلام ہے۔
الگ الگ دونوں کی ترقی اسلامی ترقی نہیں۔

گزران بھی اس صورت میں اچھی ہو سکتی ہے جب نیت اور عمل خالص ہوں۔ رمضان شریف آ رہا ہے۔ عبادت کی توفیق عنایت ہو۔

کیا اچھا ہوتا کہ جذبات بولتے

حج بیت اللہ طواف دیگراں
ما بہ ہر لحظہ طواف کوئے تو

جو سلام کہتے ہیں ان کو سلام کہا جائے۔

والدعا
راقم محمد عمر

۲ فروری ۱۹۶۲

(۱۹)

میرے آقا کی نظروں میں سمائی ہے عجب مستی
کہ جس کو اک نظر بھی دیکھ لیں سرشار ہو جائے

عزیز محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دنیا رنگ بھری ہے۔ لیکن جس کی آنکھ پھرتی رہے، وہ کوئی رنگ قبول نہیں کر سکتا۔ ''حنیفاً مسلماً'' کے الفاظ ہم پاتے ہیں۔

یک در گیر و محکم گیر

آپ کی زندگی قناعت سے عبادت ہے۔ سنتا ہوں۔ کچھ دیتے دلاتے نہیں۔ لیکن قسمت ـــــ لیکن سچ تو یہ ہے کہ اس صورت میں انسان کی پختگی معلوم ہوتی ہے۔

مطالعہ کیا کریں۔ مطالعہ سے عالم بہت مقام پر پہنچتے ہیں۔ صوفیا کا مراقبہ اور علما کا مطالعہ یکساں بلندی کی طرف بڑھتے ہیں۔ مطالعہ سے بھرپور انسان جب بولتا ہے تو اس کی زبان

Marfat.com

دل بھری ایسے چلتی ہے کہ سننے والے خواہ مخواہ داد دینے لگتے ہیں کیونکہ بولنا معانی و حقائق سے بھر پور ہوتا ہے۔

ایک ہفتہ کے لیے تحصیل پھالیہ میں ایک عرس کی تقریب میں حاضر ہوں۔ میرے اندر کچھ ہے جو طلب کرتا ہے۔ کیا آپ کے اندر بھی کچھ محسوس ہوتا ہے۔

محمد عمر

(۲۰)

یادِ او سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از یادِ او سلطاں بود
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اِسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

عزیز مکرم زادرشدہٗ

وعلیکم السلام!

خط پہنچا۔ کیا کچھ ہے جو آپ کے علم میں نہیں، اور کیا کچھ ہے جو آپ کی ہمت سے باہر ہے ـــــ صرف اپنی ہمت کو قابو میں لانا یا اسے بلندی پر لے جانا ہے۔

جانتا ہوں کہ سر گودھا رہ کر اہلِ دنیا سے الگ ہونا بڑا مشکل ہے۔ ہوا ساری دنیا میں پھیلتی ہے۔ لیکن صم بکم دنیا میں موجود ہیں۔ جو اس دنیا سے بے مراد ہو جاتے ہیں ذرا بھی تاسف نہیں کھاتے۔ وہ کہہ گئے

در پس ہر نامرادی مرادہا ست
درمیان قعرِ دریا تختہ بندم کردۂ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

ذرا غور فرمایا جائے۔ یہی کمال ہے دریا میں رہ کر تر نہ ہونا۔ پھینکنے میں کیا کمال ہے۔

شریف صاحب کا خط بھی آیا تھا۔ ان کو جواب دیا گیا۔ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ آپ کے بعد سید صاحب آئے ہیں۔ اچھے آدمی شاہ صاحب بتلاتے ہیں۔ رخصت سے جب واپس آئیں گے تو کہا تھا کہ کاغذات دیکھنے کے بعد جو اچھی بات سامنے آئی اس کے مطابق تمہاری مدد کروں گا۔

آپکا محمد عمر

۴ جون ۱۹۵۸

Marfat.com

(۲۱)

عزیز محترم پیر صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!

عزیز ظہور احمد نے رول نمبر ۴۹ امتحان مقابلہ جماعت پنجم کا امتحان دیا تھا جس کے بارے پہلے بھی آپ کو لکھا گیا تھا۔ اب معلوم کریں کہ کتنے نمبر آئے۔ اور کہ وظیفہ کی امید ہے یا ختم۔

والدعا

آپکا محمد عمر

(اس خط کی پشت پر یہ تحریر بھی ہے۔)

تمہاری دید ہی مقصد رہا تھا جن نگاہوں میں
وہ چشم منتظر پتھرا گئی ، کیا تم نہ آؤ گے

(منقول از خط اقبال بھیروی)

پہلا شعر

امیدوں پر اداسی چھا گئی کیا تم نہ آؤ گے
مرے دل کی کلی مرجھا گئی کیا تم نہ آؤ گے

عزیز حبیب شاہ کو السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ انہیں حبیب اللہ بنائے۔ السلام علیکم۔

آپکا محمد عمر

(۲۲)

عزیز مکرم زادہ شرفہٗ ورشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیز کی کامیابی امتحان مبارک ہو۔ مولےٰ کریم عزیز کو ایک کامیاب دینی زندگی مولےٰ کریم عنائت فرمائے اور صحت جسمانی سے بھی مالا مال فرمائے۔

Marfat.com

عزیز کی تعلیم کے آئندہ کیا ارادے ہو رہے ہیں۔ کسی وقت حکیم ڈورا صاحب کی عیادت میری طرف سے کر دیں۔ ممنون ہوں گا۔ سنا ہے بیمار ہیں۔

طالبِ دعا

محمد عمر

(۲۳)

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت ازو شناس کہ بخدمت بداشتت

کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

السلام علیکم!

رات آتی ہے۔ دن جاتا ہے۔ یہ جاتا ہے۔ وہ آتا ہے۔ دنیا ایک تغیر ہے۔ اور یہی تغیر زندگی ہے۔ ایک حال آیا۔ دوسرا گیا۔ ذوق سے بے ذوقی پیدا ہوئی۔ اور بے ذوقی سے ذوق بدلا۔ دنیا بدلی۔ دن اندھیرے میں گیا اور رات اجالے میں آنکلی۔ یُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَ یُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ. ذٰلِکُمُ اللہ کا نقشہ اور خاکہ سامنے آ گیا۔ لیکن کس کی توجہ اور دھیان۔

پل کا تخمینہ غالباً پہنچ گیا ہوگا۔ توجہ دلائی جائے۔

محمد عمر

(۲۴)

عزیز محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کے مکتوبات پہنچ رہے ہیں۔ مطالعہ کیا گیا۔

جواباً تحریر ہے۔

(۱) ہمارا چک خریداری معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے خیال نمبرداری ترک کرنا اولےٰ ہے۔

(۲) مشتاق صاحب کو ضرور دعوت دی جائے۔ ہو سکے تو اپنا حصہ رکھیں۔ لیکن جب تک موقعہ نہ دیکھ لیا جائے، خیالی گھوڑے دوڑانے پسند نہیں۔ ملک صاحب بھی ساتھ جائیں۔

Marfat.com

(۳) مدیر رسالہ جات مطالعہ نہیں کرتے۔ جو کچھ کسی نے پیش کر دیا، لکھ دیا۔ ورنہ ایسے کیوں لکھتے۔ مجھے رسالہ زکریا نہیں ملا، جو دیکھتا۔

حبیب شاہ صاحب کو بعد السلام علیکم

اتور یا پیر کو ایک آدمی جائے گا۔ خط لائے گا۔ ایک درخواست دینی ہے۔ تاریخ ۲۱ جنوری ہے۔ سعید احمد حاضر ہوگا۔

تحریرات کے لئے فکر ہے۔ کسی اچھی صورت میں خدا کرے شائع ہو جائیں، اور مولیٰ کریم مقبول خاص و عام کرے۔

والدعا

آپکا محمد عمر

(۲۵)

مخلصم پیر صاحب زادشرفہ'

السلام علیکم!

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا ، نہ مجھے قرار ہوتا

ایک مسکین جوان سید فوجی ملازمت کا خواہش مند ہے۔ لیکن ناخواندہ ہے۔ تاریخ بھرتی سے مطلع کیا جائے۔ عزیز حبیب شاہ صاحب کو السلام علیکم۔

آپکا محمد عمر

(۲۶)

عزیزم پیر صاحب زادشرفہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب۔ معلوم نہیں کیسے گزر رہی ہے۔

خیال تو تھا کہ مسودہ پر کچھ اضافہ جات کے بعد شائع ہونے کے لئے بھیجتا۔ لیکن صاحبزادہ صاحب نے طلب کیا ہے۔ اگر ''قرآنی نظریۂ حیات'' کی کاپی آپ نے کر لی ہے تو مجھے بھیج دیں تا کہ نظر ثانی کر کے مشکوک الفاظ کی درستگی کر کے روانہ کروں۔

Marfat.com

کل عزیز سعید احمد امتحان دینے کے لئے شاہ پور جائے گا۔ اگر شاہ صاحب موجود ہوں تو ان کو مطلع کر دیں۔ والدعا

قاضی صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

مخلصم دوست محمد سے میں نے خرچ اخراجات کے لئے دریافت کیا تو کہا کہ ابھی آپ کو ضرورت نہیں۔ بلا تردد ان سے یا مجھ سے لے لیا کریں۔ باقی خیریت۔

بر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

والدعا
راقم محمد عمر

(۲۷)

عزیز مکرم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خدا کرے آپ اس کے دھیان میں ہوں جس کی خدائی ہے۔

لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمُ۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ

اللہ کی شان! کچھ رمضان شریف میں بنایا نہیں۔ بگاڑا بہت کچھ ہے۔ اللہ تعالےٰ دوستوں سمیت میرے حال پر رحم فرمائے۔ میرے دین پر میری دنیا پر، میری زندگی پر، میری موت پر۔

مولوی خدا بخش صاحب یہ خط تاکیدی مجھ سے لکھوا رہے ہیں۔ دوست ہیں۔ بیکس ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے کہ وہ یکسو ہو کر وقت گزارتے رہیں۔ طبیعت کی افتاد سکوں پسند نہیں۔ ورنہ ان کے لئے ہر جگہ حلویٰ منڈا موجود ہے۔

کام برآمدہ عزیز سعید احمد شروع ہے۔ قرآن شریف اپنے مکان پر آپ کے مخلص بابا ..... کا سن رہا ہوں۔ اچھا پڑھتا ہے۔

حبیب شاہ صاحب کو بعد دعا و سلام

حاجی محمد امیر صاحب کے پاس جا کر اگر سیمنٹ کی بابت پوچھا گیا تو جواب سے مطلع فرمائیں۔

والدعا
راقم محمد عمر

Marfat.com

والدعا

راقم محمد عمر

(۲۸)

عزیز محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ جب دل سے دھیان وفکر اٹھ جائے اور ذات پر بھروسہ ہو جائے تو پھر کارسازی کے کارِنمایاں سامنے آ جاتے ہیں۔ اور مسجد کا کام تو اس کا اپنا ہے۔ لیکن حالات سے مطلع کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ حکام کو خاص موقعہ ملے تو بہتر۔ کہ ناسازگار حمیت کی ہوا چل سکتی ہے۔ اور جب گھر میں بگاڑ ہو تو سنور کیسی۔ ایسے موقعہ نہ ملے تو اپنے جمعہ کے مجمع میں مختصراً ذکر کر دیا جائے کہ یہ حالات ہیں اور ایسے حالات میں کام کیسے چلایا جا سکتا ہے۔ لیکن کسی خاص کا انداز سامنے نہ ہو۔ مولیٰ کریم فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ خدا کرے آپ کے ذریعہ، یعنی آپ کو مولائے کریم برکت دے، کہ یہ فتنہ ختم ہو جائے۔

ہاں آپ بے فکر کام کریں۔ بگڑے سنورے سے اوپر آ جایئے۔ اور ہمت سے کام کیا جائے۔ کمیٹی کے ارکان کے سامنے اصل حالات رکھے جائیں کہ جب آپ میں اختلاف ہے تو کام کیسے چل سکتا ہے۔

حضرتِ اعلیٰ کی اوح مزار مرمری کل حاجی فضل احمد صاحب لگوا کر ۲ بجے واپس لاہور تشریف لے گئے۔ نہایت خوبصورت بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کو اس خدمت کا صلہ دے۔ عزیزی حبیب شاہ صاحب کو السلام علیکم۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۲۹)

عزیز مکرم!

السلام علیکم خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

بیا بیا عراقی! کہ تو خاص گاں مائی

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

جلاء القلوب

حاجی فضل کریم صاحب کے نام

Marfat.com

تصوف کیا ہے؟ ایک تسلی، ایک اطمینان، ایک تصدیق۔ جب کسی کو یہ حاصل ہو جائے، دو جہان کی دولت اس کے سامنے ہیچ۔ کیونکہ دنیا میں یہ دولت کمیاب ہے۔

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند
ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

Marfat.com

(۱)

باسمہ سبحانہ

مشفقم حاجی صاحب زادلطفہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

الحمدللہ کہ آپ کی خیریت کی خبر پہنچی ۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دل میں یہ خیال موجزن رہتا ہے۔ مولیٰ کریم مجھے بھی توفیق بخشے کہ مخلوق خدا کو مخلوق خدا سمجھوں

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند

ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

آپ پوچھتے ہیں کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو لیتا آؤں؟ کیا پوچھتے ہیں۔ دل تو چاہتا ہے کہ آپ تمام بھیرہ لے۔ لائیں جب بھی دل ویسا ہی بھوکا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جس کو روٹی کپڑا ملتا ہے اس کو کسی دوسری چیز کی کیا ضرورت ہے؟ البتہ مہمانوں کو دھوکا دینے اور خوش کرنے کے لیے دو تین روپیہ کی پھیلیاں لیتے آئیں اور مجھے اپنے نفس کا دھوکا دینے کے لیے مہندی دو چار آنہ کی لیتے آئیں۔[1]

بفرمان قبلۂ عالم حضرت مرشدی مدظلہ

از بیرمل شریف

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء

۱۱ محرم الحرام ۱۳ھ

---

[1] یہ خوبصورت خط حاجی فضل احمد صاحب نے املا کیا اور اس کے آخر میں لکھا۔

احقر العباد فضل احمد لاہوری سے السلام علیکم

Marfat.com

(۲)

مشفقم جناب حاجی صاحب زاد اخلاصہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

یہ دیکھ کر کہ جب خط پہنچا تو آپ اور اقبال صاحب اکٹھے تھے، خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ رفاقت قائم رکھے اور اپنا بنائے۔

مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ آپ اپنے کام میں مشغول ہیں، اور اپنے شغل کی اہمیت کو جانتے ہیں۔ اور میری توجہ ظاہری سے آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ اور اخلاص و محبت سے اپنے سچے بندوں کی طرح ہمارے دل بھر دے اور گرما دے۔ ہو الاوّل ہو الآخر کی شان آنکھوں میں جلوہ گر ہو جاوے۔ اور اپنا پرایا بھول جائیں۔ لیکن کیا کہوں۔ دنیا اور اس کی چمک اتنی تیز ہے کہ برابر اپنی طرف ہی کھینچ رہی ہے اور ایک گھڑی بھی اس کی طرف متوجہ ہونے نہیں دیتی۔ یہ سب اپنا حال لکھ رہا ہوں۔ قرآن سنتا ہوں۔ نماز ادا کرتا ہوں۔ لیکن وہ سرور کی گھڑیاں کہاں جس کے لیے کبھی بیتابی ہوتی تھی، اور وہ بھی اس روسیاہ پر رحم فرماتے تھے۔ یہ خیال بھی اس وقت آ رہے ہیں جبکہ میرے پاس اس وقت کوئی بھی نہیں۔ کوٹھی میں صرف میں ہوں اور بس۔ دعا ہے کہ آپ پر، مجھ پر اور احباب پر اپنی نظر کرم فرماوے کہ انجام بخیر ہو۔

سچ یہ ہے کہ دنیا کا سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ اب خواہش ہے تو یہ ہی کہ اس کی طرف دل کی آنکھ بیٹھ جائے۔ اور کسی کا چہرہ نہ دیکھے۔ گھر میں دعوات کہنا۔

آپ کا محمد عمر

۱۱ جون ۱۹۶۲ء ۱۶۷ پیر کالونی نمبر ۲ کراچی نمبر ۵

(۳)

مشفقم جناب حاجی صاحب زاد لطفہ

عید مبارک!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ خوشی ہوئی۔ لیکن گرمی اور تپش کا حال سن کر دل لرز گیا۔ اللہ تعالیٰ کے امتحانات بہت بھاری ہیں۔ خدا تعالیٰ جن لوگوں کو توفیق بخشتا ہے ان کو دیگر مخلوق سے الگ

Marfat.com

دیکھانے کے لیے ایسے کیا جاتا ہے، کہ کون آزمائش پر پورا اترتا ہے۔ اور جنہیں کامیابی ہوتی ہے، ان کو ملکوتی اور خود باری عز اسمہٗ مبارک باد کہتے ہیں۔ ظاہری طور پر، میرا وقت اچھا گزر گیا۔ لیکن باطناً صفر کے برابر ہے۔ ہاں ایک بات اور بھی نصیب ہوگئی کہ لغویات سے خود بخود پرہیز ہوگئی۔ نہ کوئی جائے اور نہ آئے، اور نہ بولے۔ ویسے وہ فیوضات جو آبا و اجداد سے سنتے آئے ہیں، ان میں بھی وہ حصہ نصیب نہیں ہوا۔ کاش کسی رمضان شریف میں ہم پر وہ دروازۂ رحمت کھول دے۔

آپ نے ملتان کے بارے لکھا۔ دل تو چاہتا ہے ک زیارات کرتا جاؤں۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے اور گرمی کی زیادتی کی وجہ سے اترنے کا خیال نہیں۔ اگر ہو گیا تو حاجی سعید احمد صاحب کے ذریعہ ہم اپنا وقت آرام سے گزار سکتے ہیں۔ لیکن غالب خیال ہے کہ جاتے وقت لائل پور عزیزہ کو دیکھتا جاؤں اور صلاح ہو جاوے تو ہمراہ لیتا جاؤں۔

حاجی فضل احمد صاحب کل مؤرخہ ۱۸/۶ شام کو یہاں پہنچ گئے۔ اور ہر طرح کا اطمینان ہو گیا ہے۔

احباب کو خصوصاً ممتاز صاحب کو السلام علیکم

محمد عمر

۲۱ جون ۱۹۵۲

(۴)

السلام علیکم چودر خاطری
اگر دور باشی بدل حاضری

برادر مکرم حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کی خاموشی مجھے آپ کے قریب تر کر رہی ہے۔ جب کبھی خیال آتا ہے تو آپ کی معصوم صورت میرے سامنے آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے محبوں میں داخل فرماوے۔

اچھا وقت گزار دیا۔ خدا کرے اب اس سے زیادہ قرب حقیقی کا وقت گزرے۔ یہ خیال تو ہر وقت دامن گیر رہتا ہے کہ مجھے اُس کے سوا کوئی خیال نہ رہتا۔ لیکن نفس امارہ سرکش ہے۔ خود

Marfat.com

بخود اپنا سر نکال لیتا ہے۔

پھر نفسی غفلت پیچھا نہیں چھوڑتی۔ قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں۔ نفس جواں ہے بدستور۔ اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائے۔ کسی خاص وقت میں دعا کرنا کہ اسی کا ہو کر رہ جاؤں۔ احباب کو السلام علیکم

آپ کا دعا گو

طالب دعا

محمد عمر

۲۰ اپریل ۱۹۵۳

(۵)

میں وچ میں نہ رہ گئی کائی

جد پریت پیارے لائی

جد میں سنگت پیارے لائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ ایک گونہ تسلی ہوئی۔

جن کے دیکھنے کا انتظار ہے، وہ ابھی نہیں جھانکتے لیکن دوارے بیٹھا مروں گا۔

محمد عمر

۲۴ فروری ۱۹۰۹

(۶)

برادر حاجی صاحب زادنورہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کہتے ہوں گے کبھی یاد نہیں کیا۔ ایسا نہیں۔ آپ کی یاد تازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر زیادہ مہربان ہو اور باعزت و ایمان زندگی گزارتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ دے۔ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِیْن کی دعا قبول ہو۔

حاجن صاحبہ کو دعا و سلام

ایک سو روپیہ آپ کا میرے ذمہ واجب الاداء ہے۔ جب چاہیں مجھے لکھ دیں۔ میں

Marfat.com

ممتاز صاحب سے دلا دوں گا۔ یہ رقم اس منافع کی ہے جو مبلغ پانصد روپیہ آپ سے مہر گل محمد صاحب کو دلایا گیا تھا۔ ان سے کل سات سو روپیہ وصول ہو گیا۔

آپ کا..... محمد عمر

(۷)

مخلصم حاجی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

پیر صاحب کی زبانی حاجن صاحبہ کی تکلیف کا حال سن کر پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آرام دے۔

اس سے پہلے آپ کے انتظار میں تھا۔ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ یعنی موسم خوشگوار ہے۔ ویسے آلودگیوں سے پُر ہے۔ مولیٰ کریم وہ وقت عمر میں دکھائے جب طبیعت آلودگیوں سے پاک ہو کر اس کی یاد میں محو حیرت ہو بیٹھے۔

عزیزہ کو یہاں آنے پر کچھ تکلیف بڑھ گئی ہے۔ خیال تو تھا کہ یہاں پہلے کی نسبت آرام اور افاقہ زیادہ ہو گا۔ لیکن تقدیر کچھ اور ہو گئی۔ اس کی شفا اور اس کی کرمفرمائی کے بغیر کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔ عید کے بعد بھی ایک ہفتہ گزارنے کا ارادہ ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو۔

حاجن صاحبہ کو دعائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا بخشے۔ آمین ثم آمین!

احباب کو فرداً فرداً السلام علیکم

راقم..... محمد عمر

۲۸ مئی ۱۹۵۳

(۸)

بسم اللہ . ربی اللہ. حسبی اللہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

مخلصم حاجی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت ہرگونہ مطلوب۔ آپ کا خط دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کو ایک گونہ بااطمینان پایا۔ تصوف کیا ہے؟ ایک تسلی، ایک اطمینان، ایک تصدیق۔ جب کسی کو یہ حاصل ہو

Marfat.com

جائے ،دو جہان کی دولت اس کے سامنے ہیچ۔ کیونکہ دنیا میں یہ دولت کمیاب ہے۔

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند
ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

نذر و نیاز دینے والے احباب تو بہتیرے ہیں جو سینکڑوں تک دے دیتے ہیں۔ لیکن کوئی با اخلاص مرید ایسا نہیں ملتا جو پیر کو قرضہ کچھ دے سکے کیونکہ قرضہ جو دیا جاتا ہے واپس نہیں ہوتا۔ الحمدللہ آپ میں یہ ہمت ہے کہ وقت پر ساتھ دے دیتے ہیں۔ اور یہ بھی شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ سرخرو کرتا آیا۔ اب بھی اسی پر بھروسہ ہے۔ مولیٰ کریم کے فضل و کرم سے کچھ روپیہ مفت مل گیا ہے۔ اور کچھ ملنے کی امید بھی۔ تاہم آپ کے روپیہ کی ابھی ضرورت ہے۔ لیکن وہی جو بخوشی آپ کے کاروبار سے نکل سکے۔ پانصد یا اس سے بھی کم۔ اور عید کے بعد ضرورت ہوگی۔ کیونکہ گرمی تیز ہو جانے کی وجہ سے اب کھوڑہ جانے کا ارادہ ہے۔ گھر والیاں تو ابھی تیار نہیں۔

ابھی تک روپیہ پرمٹ نہیں ملا تھا۔ لیکن گزشتہ سال کی رقم تقریباً ۱۵۰۰ میں سے ۱۰۰۰ مل گیا ہے۔ باقی کی بھی امید ہے۔ اب ایک مشترکہ ٹرک چلانے کا خیال ہے۔ اور ملک خادم حسین کے ساتھ اشتراک کی تجویز ہو رہی ہے۔

دیگر

جھاوریاں کے ایک خوجہ نے سیمنٹ ایجنسی دلوانے کے لیے مجھے کہا تھا۔ لیکن جب دوستوں سے سیمنٹ روضہ شریف کے لئے خرید کرنے گئے تو حافظ اللہ دین صاحب کے بھائیوں نے خود بخود کہا کہ اگر ایک ایجنسی لینا چاہیں تو ہم دلوا سکتے ہیں۔ جھاوریاں میں ایجنسی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اس صورت میں رقم لگانا پسند کریں تو تقریباً ۲۳۰۰ کی سردست ضرورت ہوگی۔ اگر آپ شریک ہونا پسند کریں تو تفصیل کے لیے بالمشافہ آپ معاملہ کی تفصیلات کے لیے آجاویں۔

حاجی فضل احمد صاحب تعطیلات پر یہاں تشریف لائے ہیں اور امید ہے یہاں قیام کریں گے۔

زیادہ خیریت

عزیزم محمد اقبال صاحب کو بعد دعا و سلام۔ آپ کا خط پہنچا تھا۔ گرمی کی وجہ سے جواب نہیں دیا گیا۔ اب اس عمر میں سیر کی ہمت نہیں۔ صرف وقت گزارنے کے لیے جانا ہوتا ہے۔ گھر

Marfat.com

والیاں تیار نہیں۔ اس صورت کوئی باورچی ہمراہ لوں گا یا کلیال میں حافظ دوست محمد کے مہمان ہو کر وقت گزاریں گے۔ ویسے صوفی محمد حنیف صاحب کی دعوت بھی سودھی کے لیے ہے۔ احباب کو فرداً فرداً السلام علیکم

از حاجی فضل احمد صاحب السلام علیکم باہم قبول باد

راقم..... محمد عمر

۱۷ اگست ۱۹۵۴

(۹)

مخلصم حاجی فضل کریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عید مبارک

ترا ازمن اگر بر سینہ داغ است
نہ پنداری کہ زاں داغم فراغ است

دیگر احباب کو السلام علیکم

آپ کا..... محمد عمر

۱۳ مئی ۱۹۵۹

(۱۰)

مخلصم حاجی فضل کریم صاحب زاد استقامتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت۔ حامل رقعہ ہذا ممتاز صاحب کا مزارع ہے۔ ان کی بات سنیں اور ممتاز سے مشورہ کریں۔ آگے جیسا مناسب۔ لیکن ان کی زبان ہے کہ ان کے ماموں صاحب کسی کو دلانا چاہتے ہیں ورنہ ہمارا قصور نہیں۔ بے قصور ہونے کی صورت میں ایک موقعہ طلب کرتے ہیں۔

والدعا

راقم..... محمد عمر

۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱

Marfat.com

(۱۱)

بسم اللہ. ربی اللہ. حسبی اللہ

برادرم حاجی صاحب زادرشدہ

جب عزیز کو روانہ کیا گیا تو اسے کہا گیا تھا کہ ساٹھ روپیہ تک کا جوڑا اور پچیس روپیہ اوپر رکھ کر پیش کرنا۔ اور اقبال صاحب سے پارچہ جات کی بابت مشورہ کر لینا۔ اقبال صاحب نے اپنے خیال کے مطابق الٹا کر دیا۔ یعنی جوڑا ۲۵۱ روپیہ اور نقد پچاس روپیہ۔ کہ روپیہ گھر میں کام آجاتا ہے۔ اور پارچہ جات تو رسم ہی رسم ہوتی ہے۔ آپ نے اور الٹ دیا کہ پارچہ جات تو رکھ لیے اور مبلغ پچاس روپیہ سے صرف دس روپیہ لئے۔ مجھے یہ ناگوار ہوا۔ یا تو آپ پچاس روپیہ اپنے لیے منظور کر لیں یعنی بقایا چالیس روپیہ اب قبول کریں یا وہ پارچہ جات واپس کئے جائیں اور دوسرا جوڑا جو حاجن صاحبہ کو پسند ہو وہ خرید کے ان کے حوالہ کریں۔ موجودہ جوڑے میں نہ تو آپ کی رعایت رکھی گئی اور نہ میری۔ اخلاص یہ نہیں چاہتا۔ اس لیے جو پسند ہو، اس پر عمل کر کے مجھے خوش کریں۔

کل ہی خط لکھنا تھا۔ لیکن بھول گیا۔ آپ بیشک درویش ہو گئے ہیں اور آپ کی پسندیدہ صورت میرے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس چہرے کو اور روشن فرماوے۔ اور آپ کے قلب کو زیادہ تاباں فرماوے۔

دولت حقیقی یہی ہے۔ مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۔ اللہ تعالیٰ یہ دولت مجھے بھی بخشے۔ آرزو تو بڑی ہے۔ دیکھئے اس کی رحمت وسیع کب اس سیاہ دل پر برسے۔ عاجز ہوں۔ ناتواں ہوں۔ اور کچھ کر نہیں سکتا۔ صرف اس کا خیال ہے اور بس

تَوَفَّنَا مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْن

احباب خصوصاً اقبال صاحب کو درجہ بدرجہ دعائیں اور سلام

آپ کا..... محمد عمر

(۱۲)

مخلصم حاجی فضل کریم صاحب زاد استقامتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کسی نے کیا خوب کہا

Marfat.com

دکھڑے سکھڑے پئی نبھیساں
لگی ہوئی یاری توڑ چڑیساں

بڑی خوشی ہوتی ہے جب میں آپ کے تسلیم ورضا کا خیال کرتا ہوں، یہ آسان نہیں۔ ہر ایک اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ خصوصاً جب دنیا کے انبار اپنے پاس رہے ہوں اور پھر حالتِ درویشی آجائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت بخشے اور اپنے سے ناامید نہ فرماوے یا بلکہ ہمیشہ امیدوار رحمت بنا کر اپنے فضل وکرم کا مورد بنائے۔

اس عاجز کے لئے بھی دعا کرنا اپنا فرض خیال کریں۔ کیونکہ نیکی چھوڑ، گناہ بڑھتے جاتے ہیں۔ صرف سہارا ہے تو

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

آپ کا..... محمد عمر

(۱۳)

مخلصم حاجی صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا

حضرت یعقوب نے فرمایا تھا اِنَّمَا اَشْکُوا بَثِّی وَحُزْنِی اِلَی اللہِ اس کے سوا ہمارے پیش نظر کیا ہوسکتا ہے۔ خدا کرے آپ کی آنکھیں روشن تر ہو جاویں۔ اور اپنی ان آنکھوں سے رب العزت کے جلوے دیکھیں۔ ابتدا ہو چکی۔ اب کچھ اور چاہیے۔ عاجز کے لیے بھی دعا کریں کہ پاک لوگوں کے قدموں کے طفیل نجات حاصل ہو جاوے۔ زیادہ کیا لکھوں۔

آپ کا..... محمد عمر

(۱۴)

بسم اللہ . ربی اللہ. حسبی اللہ

قسمت میں میرے لکھ کے غریب فرمایا مزاج اس کا امیرانہ بنادو

مشفق مکرم حاجی صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت ظاہری وباطنی مطلوب!

Marfat.com

شکایت باطنی فیوض نہ کھلنے کی بجا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کتنا فاصلہ طے ہو آیا۔ فقر یا فیض کے طریقے مولیٰ کریم نے ہر انسانی وجدان کے لیے الگ الگ رکھے۔ کوئی رو رہا ہے، کوئی ہنس رہا ہے۔ کوئی فکر میں ہے، کوئی ذکر میں۔ کوئی نہ اس میں، نہ اس میں۔ شہود میں غرق۔ نہ ہو کی ضرورت نہ ہاں کی۔ طبیعت ہے تو صاف۔ نہ موت سے ڈر، نہ زندگی کی بے کیفی۔ والد بزرگوار اسی حالت میں دیکھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماوے۔

بیشک معرفت اس کے سوا ہے۔ وہ وہی جانتا ہے جس کو الم نشرح کر دیا گیا ہو۔ لیکن یہ دولت ہر ایک کے لیے نہیں کسی برگزیدہ فطرت کے لیے ہوتی ہے۔ کوشش کا اس میں دخل نہیں۔

جو کچھ ہمیں دیا گیا۔ اس کا شکر ہزار در ہزار۔ کہ آخر کسی کے خیال میں تو گرفتار ہیں۔ گو دیدار کے حجابات نہیں اٹھتے

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

یہ بھی نہیں کہ یاس ہی یاس ہے، جب دروازے کھلتے ہیں تو یکدم پھٹ کھل جاتے ہیں۔ دیر نہیں لگتی۔ حسب معمول دوڑتے جائیے۔ دولت کے انبار دیکھے۔ فقر کی مسند دیکھاوے۔ تو کیا عجب۔ لیکن بھئی! فقر کے ساتھ فقر ہے۔ جو بڑی کٹھن منزل ہے۔ سراسر جمال ہو کر عنایات ہو جاوے تو سبحان اللہ! ورنہ کسے یارا ہے۔ کہ جلال کی بھٹی میں کوئی ایک گھڑی بھی بیٹھ سکے۔ الہٰ العالمین اپنے فضل و کرم سے جمال کی صورت سے روشناسی عنائت فرماویں۔ آمین ثم آمین!

خط کا یہ حصہ تھا تمہیدی۔ آمدم بہ سر مطلب!

یعنی دنیا، حرص، لالچ وغیرہ کے لیے یہ خط لکھا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ:

ایک زمین کا ٹکڑا تقریباً ۳۱ بیگہ حاجی امیر خاں صاحب فروخت کرنا چاہتے تھے۔ جس کے لیے برادری کو کئی بار ابھارا گیا۔ لیکن ایک اٹھا، دوسرا بیٹھا والا معاملہ رہا۔ اب ایک اور شخص سے ان کی بات چیت چل رہی ہے۔ جس پر مجھے پھر خیال آیا کہ یہ بڑا موقعہ ہے۔ چنانچہ برادری کو طلب کیا گیا اور کہا۔ نتیجتاً خریداری کا فیصلہ ہوا۔

حاجی محمد نقشبند	محمد انور صاحب	حمید الدین صاحب	محمد عمر	حاجی معین الدین صاحب
۱/۴	۱/۴	۱/۴	۱/۸	۱/۸

Marfat.com

دوبارہ حاجی محمد صادق صاحب بھی اپنے حصہ کی درخواست کر چکے ہیں۔کل قیمت ساڑھے تیرہ ہزار علاوہ خرچ ہے۔اس کے تقریباً۔/۱۸۰۰،سو روپیہ مجھے دینا ہوگا۔شرم کی بات تو بڑی ہے۔ابھی ادا گزشتہ رقم کی۔

(۱۵)

مکہ مکرامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری　　آج کو طے ہوگئی منزل میں مسافت میری

مخلص مکرم جناب حاجی صاحب زادر شدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت جانبین مطلوب

غالبًا آپ کو اس سے پہلے خط نہیں لکھا گیا۔لیکن آپ کی یاد ہر وقت تازہ ہے۔موقعہ بموقعہ۔جب کبھی حضور دل پیدا ہوا تو احباب کے لیے دل کھول کر دعائیں کی گئیں۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور گنہگار بیکار بندوں کو اپنا اور اپنے حبیب کا دھیان دے۔

محبت غیر سے میری چھڑا لو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

سفر کی تفصیل یہ ہے کہ آپ سے رخصت ہو کر ۲۳ کو کراچی پہنچے۔حاجی سعید احمد صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ٹکٹ، پاسپورٹ، حتی کہ کاغذات ٹیکے بھی تیار۔صرف نقدی وصول کرنی تھی۔چنانچہ رات بسر کرنے کے بعد ۷ بجے حاجی کیمپ گئے۔اور تقریبا ۹ بجے دفتر بنک کھلنے پر ہر دو کے لیے مبلغ تیرہ سو روپیہ ملا۔چونکہ ۲۲ کو بحری جہاز چلا گیا تھا۔

کوئی صورت روپیہ پاکستانی متبادل کرنے کی نہ ہوسکی۔سب سے کم روپیہ اس سفر بحرین کے لئے ملا۔یہ اتنی تکلیف ہے جس کا تدارک نہیں کیا جاسکتا۔تاہم حاجی سعید احمد صاحب کو کہہ آئے تھے کہ کوئی صورت ہو تو روپیہ مہیا کرنے کی کوشش کرنا۔ویسے اپنا روپیہ کافی تھا۔تقریبا ۱۲۰۰ ہزار چھوڑ آئے۔

مورخہ ۲۵/۷ کو ۴ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھے احساس تک نہ ہوا۔اور چلتے بنے۔چار دن اور پانچ رات جہاز میں گزارنے کے بعد بحرین صبح پہنچ گئے۔

Marfat.com

کمپنی کی طرف سے نمائندہ موجود تھا۔ جو ہمیں اتار کر ایک بڑے فراخ مکان میں بذریعہ لانچ اور بس لے گیا۔ شربت پلائے۔ کھانا دلایا۔ اور ساتھ ہی پہلا ہوائی جہاز چلنے کا اعلان کیا۔ لیکن جب شام ہوئی تو جہاز کا پتہ نہ چلا۔ آخر معلوم ہوا کہ سعودیہ عرب انگریز کمپنی کے جہاز کے اترنے کی اجازت نہیں دیتی۔ چنانچہ اس جھگڑے میں پانچ دن گزر گئے اور حاجی تو سخت پریشان رہے۔ لیکن مجھے کوئی پریشانی نہ ہوئی۔ آخر ۶/۷ کو گیارہ بجے بحرین سے ہوائی جہاز کے ذریعہ جدہ تقریباً ۳ بجے پہنچ گے۔ رات بسر کی۔ صبح پھر ہوائی جہاز کا ٹکٹ لے کر ۱۲/ بجے کے قریب مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ لیکن پنجابی معلم نہایت جہاندیدہ ہے۔ ہر چند کہ ہم نے ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن اپنے مکان کے سوا جانے نہیں دیا۔ اور کرایہ بھی ایک سو بیس روپیہ طلب کیا۔ بڑی کوشش کے بعد ساٹھ روپیہ پر فیصلہ ہو گیا۔ اور تقریباً چالیس روپیہ معلّمی وغیرہ کی بابت وصول کیا۔ پوری چالیس نماز ادا کرنے کے بعد حکماً واپس جدہ آنا پڑا۔ چنانچہ جمعہ ۱۵/۷ کو قبل دوپہر صرف ایک گھنٹہ میں جدہ پہنچ گئے۔ شام کو جدہ سے روانہ ہو کر عشا کو مکہ معظّمہ پہنچے۔

چونکہ امیر خاں صاحب کراچی میں جہاز پر مل گئے تھے اور ان کا معلم حسن پنجابی تھا۔ اس لئے میں نے بھی یہی پسند کیا۔ چنانچہ خود معلم صاحب حاجی صاحب کے مکان پر پہنچے۔ اب میں ان کے ہاں مقیم ہوں۔ ہر طرح آرام مہیا کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ رات کو نیچے میدان میں دونوں کے لیے چارپائیاں ہیں۔ قبل از دس بجے ساتھ دیوار پر منجے بچھ جاتے ہیں۔ دوپہر کو مکان کے اندر جس کو چاروں طرف سے درے ہیں میری چارپائی ہوتی ہے۔

کل آپ کی امانت اسحاق صاحب کو پیش کی گئی۔ چونکہ روپیہ متبادل نہ ہو سکا تھا، اس لیے انہوں نے کہا کہ بھائی صاحب نے بڑی مہربانی کی اور اس کا شکریہ میری زبان ادا کرنے سے قاصر ہے۔ لیکن اس سے نقصان ہے۔ اور ہمارا کچھ پتہ نہیں کہ آج واپس لے جاویں۔

یہاں آج کا نرخ ۵۷۔۵۸ پاکستانی بڑے نوٹ لکھا ہے۔ سنا ہے کہ حج کے بعد اور نرخ گر جاتا ہے۔ اگر ہمارے پاس کچھ روپیہ سعودی عرب کا ہوتا یا کوئی صورت روپیہ مہیا ہونے کی پیدا ہو سکتی تو ہم ضرور کر دیتے۔ اب میں مجبور ہوں۔ حاجی محمد نقشبند صاحب کا روپیہ گھڑیوں کے لیے ہے۔ لیکن پاکستانی نوٹ سے فائدہ کے بجائے نقصان ہے۔ اس لیے جب تک روپیہ زر متبادل نہ ملے کچھ لینے کا فائدہ؟

Marfat.com

ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے۔اور نہ ہی لے کے کچھ خریدنے کا خیال تھا۔اس لیے ہم پریشان نہیں۔دنیا حج کرنے ضرور آتی ہے۔لیکن ایسا کوئی نہیں ملا جس کی دوسری غرض خرید نہ ہو۔ بلکہ ذکر اذکار الٰہی کے بجائے خرید وفروخت کا ذکر جاری وساری ہے۔

سنا ہے عزیز سید محمد شاہ صاحب آرہے ہیں۔آج تک نہیں پہنچے۔اللہ تعالیٰ ان کو لائے۔ایک زرگر بھی بھیرہ کا ملا ہے۔

بس اب صرف ایام حج کی فکر ہے۔امید ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل وکرم سے وہ وقت اچھا گزار دے گا۔میرے لیے دعا کریں کہ میرا دل نرم ہو جاوے۔اور کعبۃ اللہ، قرآن حکیم کی عظمت، دل پر بٹھائے، اور حج مبرور نصیب فرمائے۔میرے گناہ زمین وآسمان سے زیادہ ہیں۔ صرف اس کی مغفرت واسع ہی ان کو دھو سکتی ہے۔اور ساتھ ہی میری آرزو صرف کعبۃ اللہ دیکھنے کی نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں وہ دیکھوں جس کے لیے میرا دل بیتاب ہے۔اور مدت سے میری آنکھیں اس کے انتظار میں ہیں۔اپنا یقین بڑھائے۔اپنی معرفت کاملہ اور شناسائی عظمت عنایت فرمائے۔تاکہ نفس وشیطان میرے اندر کوئی وسوسہ نہ ڈالے۔

مدینہ منورہ کے وداع پر میری صرف یہ دعا تھی کہ اے الہ العالمین اپنا دین روشن کر اور تمام ادیان پر غالب فرما۔اس کے سوا میرے منہ سے کچھ نہیں نکلا۔جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں، کہ اس نے میرا قلب اپنے دین کی عظمت کے لیے پھیر دیا۔

ترکت الخلق طراً فی ہواکا
واتمت العیال لکے اراکا
و ان یک مہیمناً قدعصاک
بم اسجد معبوداً سواکا
مالی سوا اقرعی لبابک حیلۃ
ولئن اردت فاتی باب اقرع

آپ کی دعاؤں کا طالب
دعا گو.....محمد عمر

☆ اس خط کے آخر میں حاشیہ پر حضرت قبلہ حاجی فضل احمد صاحب نے اپنے قلم سے یہ سلامی نوٹ لکھا ہے۔
''ناچیز گنہ گار فضل احمد سے اقبال صاحب، حاجی صاحب ودیگر احباب کو السلام علیکم قبول فرمائیں۔

Marfat.com

(۱۶)

مشفقم حاجی صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب!

ممتاز صاحب نوجوان بن کر بحر ظلمات میں کود پڑے

ان کو سہارا ہے تو آپ لوگوں کا۔ دعا، دوا چاہتے ہیں۔ لیکن دنیا میں تعلقات کی کشمکش اچھے انسانوں کو بھی ذلیل کئے بغیر نہیں رہتی۔ کاش کوئی ایسی جگہ ملتی جہاں یہ کشمکش نہ ہوتی۔ ایک طرف یہ ہیں اور ایک طرف وہ جن کے دروازوں پر کئی بار گئے، امداد چاہی۔ خوشامد کی۔

اب فرمایئے کیسے کی جائے۔ نہ جائے ماندن ونہ ہائے رفتن

اللہ تعالیٰ حکیم وبصیر ہیں۔ اور را نجھا سب کا سانجھا والا مقولہ پسند ہے۔

عزیز اقبال صاحب کو بعد دعا وسلام مضمون واحد۔

ہاں کچھ اور نہ ہو سکے تو دعا سے ہی کام لیں۔

ہتھ کار دل دل یار دل

یہ بھی ایک گونہ منافقت ہے۔ پر کیا کیا جائے۔

راقم..... محمد عمر

Marfat.com

محبۃ القلوب

پیر حبیب شاہ صاحب کے نام

Marfat.com

توکل کے کئی اقسام ہیں۔ آپ کے لیے یہی توکل ہے کہ ملازمت کرتے رہیئے اور اس کے پھل پھول یعنی اس کے نتیجہ کو توکل پر دیکھیں۔ اور توکل کے اگلے درجے خود ذات عزاسمہٗ کے الہام سے تجویز ہوتے ہیں اور صاحب توکل خود بخود صاحب عزیمت ہوتا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۱)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ پڑھا اور بڑی خوشی ہوئی۔ طبیعت موزوں ہے۔ لیکن ہمت کم۔ اللہ تعالیٰ اس پاک جذبہ کو ترقی بخشے اور ہمت بلند فرمائے۔

جب دنیا ہیچ نظر آ جائے تو پھر دوسرا قدم اٹھانا کیا مشکل۔ لیکن آپ لوگوں کا ماحول اچھا نہیں۔ آپ کا مسلمان ہونا بھی بہتر ہے۔ آپ اپنی توجہ کو یکسوئی کی طرف لگا دیں اور ذکر و فکر کے سوا کوئی مشغلہ نہ رکھیں۔

ملتان کا جانا اچھا تھا۔ لیکن کوئی فریضہ نہ تھا۔ ہاں دوست لوگوں کے اکٹھے جانے سے طبیعت میں ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔

جب میں نے پہلی بار آپ کو نلی شریف مین دیکھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ طبیعت میں یکسوئی اپنے کمال پر تھی۔ لیکن کوئی حال مستقل نہیں رہا کرتا۔ حال آنی جانی دولت ہے۔ خدا کرے کوئی حال پختہ ہو کر مقام پیدا کرے۔

عزیزم پیر سید محمد شاہ صاحب کو السلام علیکم۔

ایک وہ دن تھے کہ وقت نظر یکجا تھی۔ میں آپ کو دیکھ رہا تھا اور آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔ سر گودھا اچھا ہے۔ لیکن سر گودھا کے اندر جمعیت نہیں، تشتت ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں میں سراسر غفلت میں پھنسا ہوا ہوں اور گناہوں سے بھرپور ہو رہا ہوں۔ دعائے احباب کی ضرورت ہے۔

آپ کا

محمد عمر

Marfat.com

(۲)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیزم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ایک مدت کے بعد خط پہنچا۔ پڑھ کر تازہ تازہ ہوگئی۔ جواباً تحریر ہے۔

۱۔ صفاتی نام مثلاً یا کریم یارحیم ابتدا میں پڑھائے جاتے ہیں۔ جب طبیعت صاف ہوجاتی ہے تو اسم ذات پر سالک کو لگایا جاتا ہے۔ آپ اسم ذات پر جتنی طاقت خرچ کریں گے۔ اتنا ہی دل روشن تر ہوتا جائے گا۔

۲۔ جو کچھ نوافل واذکار معمول ہو چکے ہیں، ان پر قائم رہیں۔ یہی باعث برکت ہوں گے۔ انشاءاللہ۔

۳۔ توکل کے کئی اقسام ہیں۔ آپ کے لیے یہی توکل ہے کہ ملازمت کرتے رہیئے اور اس کے پھل پھول یعنی اس کے نتیجہ کو توکل پر دیکھیں۔ اور توکل کے اگلے درجے خود ذات عزاسمہٗ کے الہام سے تجویز ہوتے ہیں اور صاحب توکل خود بخود صاحب عزیمت ہوتا جاتا ہے۔

۴۔ حاضری بھی اچھی اور عدم حاضری جب کہ شوق باطن کو کھائے جارہا ہو اچھا۔ یعنی وصل اور فصل میں کوئی فرق نہیں جبکہ شوق وذوق دل میں ہو۔

۵۔ جفائے دوستاں بہ از احسان دوستاں۔ جو کچھ کہتا ہے کہنے دیجئے۔ یہ لوگ اپنی قماش کے ہوتے ہیں۔ آپ کے لیے یہی ملازمت اچھی ہے۔ کوئی اور آدمی دستگیری اور امداد کے لیے قدرتاً مل جائے تو بہتر۔ ورنہ جیسے وقت گزر رہا ہے ویسے گزارتے رہیئے گا۔ آپ کیوں کسی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ کوئی آدمی ایسا مل گیا جیسے آپ نے لکھا تو آپ کو مطلع کروں گا۔

عزیز کے قدرے صحت یاب ہونے سے خوشی ہوئی کہ وہ دل کھول کر باتیں کرنے لگ گیا۔

عزیزی پیر صاحب کو السلام علیکم۔

عید آئندہ..... جب خط پہنچے گا تو گذشتہ ہوگی..... آپ کو مبارک ہو۔

والدعا

محمد عمر

۲۰ اپریل ۱۹۵۸ء

Marfat.com

(۳)

عزیزم حافظ حبیب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میں وچہ میں نہ رہ گئی کائی
جد میں پریت پیاری لائی

خط پہنچا۔ محبت بھرے خیال خدا کرے چلتے رہیں اور شوق وذوق بڑھتے رہیں۔
محبت واحد علاج دنیاداری کا ہے

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

مشہور ہے۔

از محبت مسہا زر می شود

آخر میں اتنا ہی کافی ہے
میں قربان انہاں تے باہو جنہاں کھوہ پریم دے جُتے

آپ کا محمد عمر

(۴)

تیرے ویکھن نوں سکدی جان میری
میرے مولےٰ میرے گھر جھات پائیں
تو اے محبوب عالم! کل دے والی
رخ انور دا جلوہ چا دیکھائیں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ذکر کن ذکر تا ترا جان است
پاکی دل ز ذکر رحمان است

رمضان شریف غفلت میں ہی میرا گزر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہو۔ ایک گھڑی بھی

Marfat.com

اچھا گزر جائے تو جان و مال صدقے کروں۔

کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اللہ اللہ اتنا کہا جائے کہ انسان باخدا ہو جائے

اوہ اک لحظہ جدا نہ ہووے رب تھیں

دے خاموش حیراں اس سبب تھیں

اپنے لیے، احباب کے لیے، تمام امت کے لیے، نہیں .....تمام کائنات کے لیے، دعا کیا کریں کہ مولائے کریم اس دھرتی پر اپنے پورے رحم فرمائیں اور دین ایمان کی کشتی پار کریں۔

پیر سید محمد شاہ صاحب کو السلام علیکم!

آپ کا

محمد عمر

(۵)

بسم اللہ، ربی اللہ، حسبی اللہ

عزیزم حافظ حبیب شاہ صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت ہر گونہ مطلوب۔

صابن و دیگر اشیا پہنچ گئے۔ جب تک آم ہیں اور پھر انگور اس وقت کسی دوسرے پھل کی ضرورت نہیں۔ آپ کی ملاقات بھی ہوئی۔ لیکن خط بعد میں ملا۔ اشتیاق اچھا ہے۔ اور اشتیاق الٰہی میں خلوت کے خیالات پیدا ہوں تو مبارک۔ لیکن موجودہ حالات ایسے نہیں کہ کوئی اللہ کا بندہ تمام کام چھوڑ چھاڑ صرف توکل پر بیٹھ جائے اور کسی کا دست نگر ہو۔

پھر خدائے قدوس کے فضل و کرم سے آپ کا دین آپ کی دنیا ہے اور آپ کی دنیا آپ کا دین۔ جتنی دین میں ترقی کریں گے بفضلہٖ اتنی ترقی دنیاوی بھی ہوگی، اور دین میں سستی کریں گے اتنی ہی دنیا میں کمی ہوگی اور لوگ عزت نہ کریں گے۔ اس لیے اب اپنے موجودہ منصب کو اچھی طرح سنبھالئے۔ اپنی اصلاح نفسی اور اخلاقی کے درپے ذکر و فکر میں لگے رہیں۔

Marfat.com

اور مسجد کو خلوت گاہ عبادت تصور کر کے اپنی خلوت کو ترقی دیں۔

محبت کا تقاضا ضرور ہے کہ اچھی سے اچھی چیز آپ پیش کریں لیکن اتنی ضرورت نہ تھی۔ کچھ احباب کو دیئے، کچھ خود آم کھا لئے۔ نہایت اچھے تھے۔ لیکن ذرا بندر ہنے سے خراب ہو گئے۔ آپ کو اس اخلاص کی اللہ تعالیٰ جزا دے اور ایک کی جگہ دس دلائے۔

امید ہے کہ عزیز محترم پیر صاحب واپس آئے ہوں گے۔ خدا کرے تیر نشانہ پر بیٹھ گیا ہو۔ اور عزیز کی تعلیم سے ایک گونہ فراغت نصیب ہو۔

موسم اچھا۔ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ غالباً ملک صاحب جمعرات تک آ جائیں گے۔

آخر میں آپ لوگوں سے امید رکھتا ہوں کہ اب آپ لوگ مجھے اپنی دعاؤں میں شامل کر کے میری دینی اصلاح اور اخلاص کے لیے دعا فرماتے رہا کریں گے تا کہ میرے انجام اچھے ہو نکلیں۔ پیر صاحب کو السلام علیکم!

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۶)

یاد او سرمایہ ایماں بود
ہر گدا از یاد او سلطاں بود

عزیزم محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میں قربان انہاں تے باہو جنہاں کھوہ پریم دے جُتے

خط پڑھتا ہوں۔ خوش ہوتا ہوں کہ کچھ تو اندر سلگ رہا ہے جو یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ محبت بھرے لکھے جا رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْثُمَّ لَاتَنْقُصْ جو کچھ ہوں، میں ہی جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ لیکن شکر ہوتا ہے جب کسی دوست کے اندر محبت کی آگ سلگتی رہتی ہے۔ خدا کر کے بھانبھڑ مچ جائے اور اپنے پرائے کی خبر نہ رہے اور اپنے گھر (من) کا کچھ نہ رہے۔

Marfat.com

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

عزیز پیر صاحب کو السلام علیکم۔ اللہ کرے سرگودھا کی آب وہوا آپ کو موافق ہو اور سرگودھا کا ماحول آپ کے موافق ہو۔ اپنا کیا؟ فکر و پریشانی۔ فقر کیا ہے، اطمینان وسکون۔ خالی رہنا تو کاہلی ہے' خالی کرنا ایک مشکل ہے۔ جس کا انجام بلند۔

آپ کا محمد عمر

رہی آپ کی قلبی کیفیت:

طبیعت موزوں ہے۔ گو خلوت ہے لیکن قلبی توجہ کو تیز کرنے کے لیے
چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
کی سخت ضرورت ہے تا کہ دل بروقت بارگاہ الٰہیہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے منازل طے کرنے کو سرگرم ہو۔ لیکن بددل ہونے کی ضرورت نہیں۔ سالوں مجاہدہ کے بعد بھی ایک سوئی برابر بھی چشمِ دل کھل جائے تو بھی شکریہ چاہیے۔

جو سر دتیاں راقب ملے اوہ پیارا
بڑا سستا سودا خریدار نوں ہے

یہ کتنا شکر ہے کہ اپنے مقصد کے لیے خلوت کے سامان خود مولائے کریم نے مہیا فرما دیئے۔ پھر سیٹ کی پریشانی نہیں۔ جو فریضۂ ملازمت ہے' وہ بھی ہمارے مقصد کا راستہ۔ جماعت کرائیں۔ اپنے فائدۂ باطن اور رضائے الٰہی کے لیے۔ اور اس پر اسی دنیا میں اجر ملے۔ کھانے دانے کا۔ اور ساتھ ہی تنخواہ ملے اور رہائش کے سامان نصیب۔

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ زِيْدَنَّكُمْ آپ روزانہ پڑھتے ہیں۔

پیر صاحب کو مشفقانہ السلام علیکم!

والدعا

آپ کا محمد عمر
۲۶ نومبر ۱۹۶۱ء

Marfat.com

(۷)

عزیزم زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط کیا تھا۔ نشتر دل پر تھا۔

ہر لحظہ تیری یاد ستائے تو کیا کروں
دل سے تیرا خیال نہ جائے تو کیا کروں

آپ فرمائیے۔ یہ دولت کس کو نصیب۔ جب یہ حاصل ہے تو رونا کس کا۔ محبت ہی زندگی کا سہارا ہے' اور محبت سے خوش زندگی گزرتی ہے۔ جب سے یہ دولت چھن گئی ایک ایک لمحہ پریشانی میں گزرتا ہے۔

لوڑے ہر کوئی اس دولت نوں تے باجھ نصیب نہ پاوے

محبت سے زندگی بنتی ہے۔ لیکن آج ساری دنیا کی آواز ہے کہ عمل سے زندگی بنتی ہے۔ عمل کی زندگی اور محبت کی زندگی یا دل کی زندگی میں بڑا فرق ہے۔

بیشک دنیا میں محبت کی زندگی کو آج کوئی پسند نہیں کرتا۔ خواہ عمل کی زندگی دوزخ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا دنیا عملی زندگی میں دوزخی زندگی بسر نہیں کر رہی ہے تو پھر عمل اور صرف عمل کا نام لیا جانا مناسب نہیں۔ بلکہ عمل صالح جس کے تخم میں محبت ہو' سے کام چلے گا۔

پیر صاحب کو السلام علیکم!

آپ کا محمد عمر

(۸)

محبت

خودی کے پتلے کو بے خود بنا کے چھوڑ دیا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میری یاس امید دی دنیا اندر
اسدی یاد دا ڈیوا بلدا رہے

آمین ثم آمین!

آپ کا محمد عمر

۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء

Marfat.com

(۹)

عزیز دلنواز! خدا تعالیٰ اپنی برکتوں اور یمن سے بھرپور فرمائے!!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط دونوں پہنچ گئے۔ محبت کی تحریر کتنی بھی بھدی صورت میں سامنے آئے، مگر دل اندوز ہوتی ہے۔ خط کی مشق کرتے تو لباس صاف ستھرا ہو جاتا۔ لیکن مشہور ہے جھگی میں لال کتابچے تو نہیں پہنچے تھے۔ البتہ اخبار پہنچ رہا ہے۔

''سلسبیل'' کا شمارہ نمبر ۴ پہنچ گیا۔ بعض اغلاط کے سوا باقی اچھی صورت لے کر شائع ہوا۔

باقی خیریت!

پیر صاحب کی خدمت میں دعا و سلام۔ ضیا محمد کو دعائیں۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند

آپ کا محمد عمر

۱۳ جولائی ۱۹۶۳ء

(۱۰)

حبیب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

یا اللہ

میری آس امیدی دنیا اندر تیری یاد داڈیوا بلدار ہے
اے محبوبا ندیا محبوبا ایہہ سارا ای چانن تیرا اے

رفیق محبت

محمد عمر

(۱۱)

پردے حریم ناز کے اٹھے تو تھے مگر
آنکھوں سے اپنی دیکھا نہ جائے تو کیا کروں

عزیز محترم! اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں استقامت بخشے!!

Marfat.com

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بڑی دولت ہے۔ جب کسی کے دل میں پھوٹ نکلتی ہے تو اللہ کا بندہ اندر اندر ہی پھوٹ نکلتا ہے۔ کائنات کے ذرہ ذرہ سے بیگانگی ہو جاتی ہے۔ اور صرف وہی نظر آتا ہے یا اس کی محبت جس سے محبت ہو۔ آثار اچھے ہیں۔ خیال اچھے ہیں۔ عمل کی سستی کو چستی سے بدلنا کوئی مشکل کام نہیں۔

قُمِ اللَّیْلَ اِلَّاقَلِیْلاً اَو انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْزِدْعَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

جب کبھی میں نے آپ کا قرآن حکیم سنا بڑا پسند آیا۔ کیونکہ ایک ایسی ترتیل ہوتی ہے جو دل میں اتر جاتی ہے۔

بہر صورت..... کچھ ہوئے ہو۔ کسی کے در پر گرنا کونسا چھوٹا کام ہے۔

خدا کرے اس در دولت کی جبہہ سائی ہمیشہ کے لیے عنائت رہے۔ وہ دیکھیں یا نہ دیکھیں اپنا سر اور آنکھیں تو سر بسجود رہیں۔

جو کچھ لکھا، پسندیدہ لکھا۔ خاص وقت دیکھا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت ذاتیہ کو سینہ میں روشن تر فرمائے تا کہ اپنا سینہ سراسر محبت ہو جائے اور انوار الٰہی کو جذب کرنے کی صفائی پیدا ہو۔

تامل در آئینہ خود کنی صفائی بتدریج حاصل کنی

آپ کا محمد عمر

(۱۲)

حبیب شاہ صاحب

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرمہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

عزیزم زاد شرفہ،

سبحان اللہ! عفو بندہ نوازی بھی کیا صفت ہے
یہ اسی کے شایان شاں ہے، جس کی یہ صفت ہے!

مولائے کریم آپ کی پریشانیوں کو آپ سے دُور رکھے۔ ویسے پریشانی باہمت انسان کے لیے رحمت ہے۔ اَفَمَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَادَعَاهُ۔ اس پر شاہد ہے۔ بہر صورت دعا گو

Marfat.com

آپ کے حسن عقیدت اس درجہ پر خوش ہے۔ مولائے کریم ایمان وامان اور دین کی ترقی عنائت فرمائے۔ اپنی یاد میں آپ کو تازہ دم رکھے۔ آمین ثم آمین!

حساب پہنچتا ہے لیکن میں نے کبھی توجہ اور غیر توجہ سے نہیں دیکھا۔ کیوں کہ آپ پر کامل اعتماد ہے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ بسم اللہ نویسم نامہ را
بحمداللہ نویسم نامہ را

عزیز مہربان! خدا تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے!!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ایک طویل وعریض خط پہنچا۔ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ احساس ایک دولت ہے جسے نصیب ہو۔ وہ بفضلہٖ آپ میں جوش زن ہے۔

وصول یا غیر وصول سے بھی کام نہیں۔ ہمیں ایک پاک جذبۂ محبت الٰہیہ کی ضرورت ہے۔ زندگی زر و مال سے نہیں کٹتی، صرف محبت سے کٹتی ہے۔ جس دن محبت اٹھتی ہے تو جان میں جان آ جاتی ہے اور جب مردہ ہو جاتی ہے تو جان و جسم مردہ بے مزہ ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر رکھے اور جذبۂ محبت سے معمور فرمائے۔

محبت غیر سے میری چھڑا لو یارسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یارسول اللہ
دمبدم تیرا تصور ہی رہے اور جستجو
ذکر تیرے سے رہے معمور میری گفتگو

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۱۴)

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرے خط پہنچے۔ طبیعت صاف ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

''فیض حق'' ناگاہ برسد
بردل آگاہ برسد

صاحب ہمت ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

پیر صاحب کو بعد دعا و سلام مضمون واحد

آپکا
محمد عمر کان اللہ لہٗ

(۱۵)

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جواب لکھا گیا۔ جب آپ کا خط پہنچا۔ کل جمعرات کو جاؤں گا اور جمعہ ۲۳ نومبر واپس گھر براستہ بھلوال پہنچوں گا۔ انشاء اللہ آپ کے پروگرام کے مطابق شام ۲۵ نومبر کو تلوکر پہنچوں گا۔ بشرطیکہ کوئی تبدیلی نہ کی گئی۔ ایک پسندیدہ شعر۔

نگاہوں کی زبانی دل کے پیغام
برابر آ رہے ہیں جا رہے ہیں
اب ان کی یاد بھی آئی ہے ایسے
کہ جیسے ہم انہیں یاد آ رہے ہیں

پیر صاحب و دیگر احباب کو السلام علیکم!

آپ کا محمد عمر
۱۴ نومبر ۱۹۶۲ء

Marfat.com

(۱۶)

اللہ اکبر

ہر لحظہ تیری یاد ستائے تو کیا کروں
دل سے تیرا دھیاں نہ جائے تو کیا کروں

عزیز محترم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ چھلکتی محبت ہمیشہ تازہ دم رہے۔ کام بند کر دیا گیا۔ کیونکہ سردی زیادہ ہوگئی اور سیمنٹ بھی مہیا نہ ہوسکا۔ لنٹر کا خیال دروازہ پر چھوڑ دیا گیا۔

آپ عزیز حافظ دوست محمد سے کہیں کہ موجودہ تگ ودو چھوڑ دیں۔ جب سیمنٹ ملا، کام شروع کر دیں گے۔ چار گتھی جوہر آباد سے بیربل پہنچ گئی۔ کل انشاء اللہ دروازہ کا کام ختم ہو جائے گا اور مستری رخصت ہو جائے گا۔ آئندہ جب مولا کریم کو منظور ہوگا۔ کام شروع ہوگا۔ پیر سید محمد شاہ صاحب کو بعد دعا وسلام مضمون واحد۔

آپ کا محمد عمر

(۱۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاگا تن من میرا کھائیو چُن چُن کھائیو ماس
تے دو نین نہ میرے کھائیو مینوں پیا ملن دی آس

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرے خیال پڑھ کر خوشی ہوئی کہ طبیعت ذوق وشوق پسند ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے اور عمر طویل اور علم کثیر سے بہرہ ور فرمائے۔

کام شروع ہوگیا۔ سیمنٹ پہلا ختم ہوگیا۔ اب جتنا جلدی مہیا ہو سکے اتنا ہی بہتر۔ زیادہ نہ ملے چار گتھیاں ضرور جلدی پہنچ جانی چاہیں۔ ہمیں پانچ چھ دنوں کے بعد لگانا ہے۔ سریا حاجی صاحب لاہور سے لے آئے۔ جو وقت پر آ گیا۔

Marfat.com

پیر صاحب کو کچھ رقم دے دی گئی تھی۔ باقی رقم حافظ دوست محمد پہنچا دیں گے۔

آپ ملک محمد اسلم صاحب سے جلدی میں اور کم از کم فوری ضرورت پہلے چار گتھی دلانے کے لیے کہیں۔

راقم محمد عمر

(۱۸)

کاگا تن من میرا کھائیو چُن چُن کھائیو ماس
دو نین نہ میرے کھائیو مینوں پیا ملن دی آس

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

تیرے ویکھن نوں سکدی جان میری
میرے مولا میرے گھر جھات پائیں

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ محبت بڑھائے اور اپنا بنائے۔ طبیعت موزوں ہے۔ خدا کرے کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہو۔

ذکر کن ذکر تاترا جان است
پاکی دل ز ذکر رحمان است

اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن تے آئی ہو۔ اچھے دن تھے' جب اس کی یاد میں گزرتے تھے۔ اللہ کرے کہ پھر دل زندہ ہو اور محبت کے نشے آ جائیں۔

پیر سید محمد شاہ صاحب کو السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا محمد عمر

(۱۹)

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت ازو شمر کہ بخدمت بدا شتت

عزیزم زادترفہ'

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے صدقے منزل مقصود پر پہنچائے۔ وہ کیا ہے؟ حسن خاتمہ!

Marfat.com

خیالات اچھے ہیں۔ اگر پختہ ہو نکلیں اور عمل ہو جائیں۔ ہمت چاہیے۔ ہمت کرے انسان تو کیا کچھ ہو نہیں سکتا۔ تلوکر کی دعوت کا وقت تو عرس نلی ہے۔ اب وہاں جانا بڑا مشکل ہے۔ پھر تلوکر کے لیے ایک رات ہی کافی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ چاہے تو فضا بدل دیتا ہے اور آنے والے جب اچھی صورت میں ہو جائیں گے، تو وہ خود تلوکر کو صاف کر دیں گے۔ اور میرے وہاں جانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

رسالہ سلسبیل:

رسالے کا مقصد صرف تصوف کی ترجمانی ہے۔ اور وہ اس سے آسان الفاظ اور خیال میں ناممکن ہے۔ یہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے تمام ہی آسان پیش کرنے کے لیے۔

وضو کے مسائل نہیں، جو بچوں کو تعلیم دینا مقصود ہے۔ اپنے لوگ تو طریقت اور ادارہ کی امداد کے لیے خریدیں۔ عوام کو خریداری کی دعوت دینا بھی فضول ہے۔ بلند طبقہ کے لیے ہے۔ سرورق بلند طبقہ کے مذاق کے برابر ہے۔ عوام کے دل جاذب کھلونے ہوتے ہیں۔

عام رسائل کی قیمت چھ روپیہ سالانہ ہے۔ فی پرچہ ۱۲۔۸، مقرر ہے اور ۶۔۵ مقالے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے قیمت کچھ زیادہ نہیں۔ صرف اخراجات لئے جاتے ہیں۔ چونکہ کاغذ کتابت وغیرہ کا معیار بلند ہے اس واسطے خرچ زیادہ ہے۔

اس کے علاوہ اشاعت کم ہے۔ اگر اشاعت زیادہ ہو تو پھر اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔ مشورہ کے بعد عام کاغذ پر ایک روپیہ کم ہو سکتی ہے۔

(۲۰)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت بھرا خط پہنچا۔ عزیز دوست محمد تیس روپیہ سیمنٹ کے لیے لے گئے۔ کسی نے وعدہ پانچ گتھی دلانے کا کیا۔ ویسے ضرورت تو زیادہ ہے۔ لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی زیادہ خوشامد کی۔ میں اپنے کام کو اس وقت تک ملتوی کر سکتا ہوں جب تک سیمنٹ عام نہ ملنے پائے۔

Marfat.com

احتیاج کتنی بُری چیز ہے کہ اچھے انسان کو بدترین انسان کے دروازے پر لے جاتی ہے اور بدطینت انسان کی خوشامد اور چاپلوسی کا سبق دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ میرے دوستوں اور مجھے اس خوشامد ناہنجار اور اس احتیاج ندامت سے بچائے۔

میں دوستوں کو جا کر تکلیف کو دے سکتا ہوں لیکن ناجائز حس میں کسی کی خوشامد ہو تکلیف دینا ہرگز پسند نہیں۔ فقر بس اتنا ہے کہ ہر قسم کی احتیاج سے آزادی نصیب ہو۔

ہاں باقاعدہ درخواست تیار کر کے بھیج دوں گا۔ حصہ ہوگا تو مل جائے گا۔

شاہ صاحب ملیں تو دعا و سلام۔

باقی سب خیریت

آپ کا محمد عمر

(۲۱)

عزیز محترم قریشی حبیب شاہ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

جسدیاں دربار مرشد وچہ رسائیاں ہوگیاں
باب رحمت دے کھلے مشکل کشائیاں ہوگیاں

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ طبیعت مائل بہ یاد ہے۔ پھر آپ کو دین کی آبیاری کے لیے اپنے فضل و کرم سے منتخب فرمالیا۔ خدا کرے آپ اس خدمت میں اپنی زندگی بسر کریں اور اس کو اپنا مقصد زندگی تصور فرمائیں۔ مشکل کچھ نہیں۔ صرف پیٹ سے ذرا بلند ہونا ہے اور بس۔

۶ مارچ کو عرس بھلیر شریف گھر سے روانہ ہو کر تقریباً دس بجے سرگودھا سے گزر کر چنیوٹ پہنچنے کا خیال ہے اور رات کو پرانے مخلص میاں حاجی امیر کے یہاں شب باش ہوں گا۔

پیر صاحب کی خدمت میں مشفقانہ دعا و سلام۔

عید مبارک رہے!

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

(۲۲)

عزیز محترم حافظ حبیب شاہ صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میرے خط لکھنے سے پیشتر آپ کا خط، مبارک لے کر پہنچا۔ یہ تمام مبارکیں، آپ لوگوں کے اخلاص کو ہیں جن کی دعاؤں نے پتھر کو پھاڑ دیا اور ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

ذات اقدس کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ ایک فرعون کی فرعونیت سے نجات بخشی کتنے آدمی گئے۔ کتنی منت سماجت ہوئی۔ ہمیشہ کہا کہ زمین آپ کی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ زمین جب میرے نام ہوگی تو پھر احسان عظیم سے ان کو واپس کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بیکسوں کو عزت بخشی۔ خدا کرے ہمیشہ کے لیے ذلیل رہے اور دوبارہ اٹھنے کی ہمت نہ ہو۔

حافظ دوست محمد کے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ لیکن عزیز تعطیلات میں ان کی فاتحہ خوانی کے لیے جائے گا۔ سنا ہے جوہر آباد فاتحہ خوانی کی رسم ادا ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب کو سلامت رکھے اور راہ محبت میں ہمیشہ گامزن فرمائے۔

آپ کا محمد عمر

Marfat.com

امانتہ القلوب

شیخ محمد امین صاحب کے نام

Marfat.com

ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہو، اور اس کی رحمت کاملہ کا ہمیشہ امیدوار رہے۔ نراڈر بھی اچھا نہیں۔ جب ساری دنیا ہنستی کھیلتی جارہی ہے، تو ہمیں اتنا خوف کیوں؟ خوف الٰہی اور خشیت الٰہی ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن امید رحمت اس سے زیادہ ہونی لازم۔

Marfat.com

(۱)

مکرمی زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کو بڑی انتظار رہی ہوگی۔ لیکن میں حسب تحریر شرقپور شریف جب پہنچا تو حضرت سجادہ نشین صاحب سلمہ ربہ مکان شریف عرس پر جانے کے لیے تیار تھے۔ آپ دوسرے دن مجھے بھی اپنے ہمراہ لیتے گئے۔ چنانچہ پنجشنبہ کی شام کو واپس شرقپور شریف پہنچ گئے۔ اور منگل کی رات بسر کر کے پھر واپسی کا ارادہ کیا۔ لیکن طبیعت میں تذبذب تھا۔ آخر سر گودھا کی لاری مل گئی۔ اس پر بیٹھ کر واپس گھر بخیریت پہنچ گیا۔

آپ شاید کچھ خیال کرتے ہوں۔ لیکن میں نے تو صرف سفر مبارک، مبارک رکھنے کے لیے ایسا کیا۔ مولیٰ کریم میری حالت پر رحم فرماوے۔

عزیزم حاجی صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

کاپی ابھی تک نہیں پہنچی۔

آپ کا..... محمد عمر

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۱

(۲)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا پرانا خط نظر آ گیا۔ افسوس ملاقات ہوئی بھی تو ادھوری۔ ایک بہت بیمار، اور دوسرا زکام، تیسری تھکن۔ ایسی صورت میں اتنا نہ ہو سکا کہ آپ کی والدہ مکرمہ کا مزاج دریافت کرتا۔

اچھا یار زندہ صحبت باقی۔

تاحال طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ گاڑی میں بخار ہی رہا۔ گھر پر بھی چندان تکلیف رہی۔ کل اور آج ''صراط مستقیم'' تحریر کے پانچ سال بعد مطالعہ میں آیا۔ اپنے دل کو تو پسند ہی ہے۔ آپ نے پڑھا ہو تو اس کے تاثرات سے مطلع کریں۔ ورنہ پڑھ کر۔ کیونکہ بسا اوقات اپنی نظر صحیح نہیں ہوتی۔

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

Marfat.com

(۳)

عزیز محترم جناب محمد امین صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کئی خط آپ کو لکھے لیکن جواب ندارد۔ مزاج بخیر ہو۔ فکر ہے۔ مولیٰ کریم جانبین میں خیریت رکھے۔ اور کسی کا کسی کو رنج وغم نہ دے۔ آمین! ثم آمین عینک کا پر ٹوٹ گیا تھا۔ وہ ابھی نہیں آئی جس کے پیسے دے آیا تھا۔ امید ہے کہ حاجی صاحب[1] نے تیار کر کے آپ کو پہنچا دی ہو گی۔ ورنہ تیار کرا کر مکرمی حکیم مولوی عبدالرسول صاحب کے حوالہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ کتب بھی فارغ ہوں تو بہت بہتر ہوگا کہ ارسال کر دیں۔ غالباً قرآن پاک بھی جلد ہو گیا ہوگا۔ عینک کا فریم نیا لگ جائے تو بہتر ہوگا۔ حاجی محمد شریف صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم۔ کیا آپ کو ملک مولوی سیف الدین صاحب ملے تھے۔

گرمی کے علاوہ باقی طبیعت میں اب کسی قدر آرام ہے

والدہ صاحبہ اور حاجی صاحب کو السلام علیکم

محمد عمر عفی عنہ

(۴)

عزیز محترم زادرشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

نہایت انتظار کے بعد آپ کا خط آیا۔ کیا لکھوں

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

اقبال مرحوم کہہ گئے اور خود کچھ نہ دیکھ گئے۔ شاید ہمیں بھی دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ لیکن جو کچھ کہہ گئے سچ کہا۔

خاکساروں کی ابتلا بیشک ایک انسان کو ہلا دینے والی ہے۔ لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ کس لیے؟ تو کچھ نظر نہیں آتا۔

---

[1] حاجی محمد شریف صاحب برادر شیخ محمد امین صاحب

Marfat.com

جتنی قومیں ہندوستان سے باہر اور جتنی جماعتیں ہندوستان کے اندر لڑ جھگڑ رہی ہیں ان کے اندر کیا ہے اور کس کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اس کا جواب دنیا کو معلوم۔ خاکسار یا احرار، لیگ یا کانگریس۔ سب ایک رنگ میں ہولی کھیل رہے ہیں۔ گو سوانگ الگ الگ۔ کوئی بھی حق و انصاف انسانیت کے لیے نہیں اٹھا۔ جو بھی اٹھ چکا ہے اور جو بھی اٹھ رہا ہے انا ربکم الاعلیٰ[1] کے تخیل سے۔ اس صورت میں کسی کا افسوس کیا جائے تو کتنا، اور رویا جائے تو کتنا۔ اس کا اندازہ خود ہی کیا جا سکتا ہے۔

میں انسان ہوں۔ دل رکھتا ہوں۔ درد بھی ہے، افسوس بھی۔ لیکن جب اس بابت دھیان آتا ہے کہ وہ بے مقصد لڑ رہے ہیں، اور بے مطلب جان دے رہے ہیں۔ یا مطلب اور مقصد ہے، تو اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں رکھتا، تو افسوس کے بجائے حیرت مجھے گھیر جاتی ہے۔

تاہم جو کچھ ہو رہا ہے، نکما نہیں۔ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً. سراسر مصلحت، سراسر ضرورت، سراسر حق ہے۔ یہ ایک اہم تعمیر کے خاکہ کے ابتدائی نقاط ہیں۔ جن پر کسی دن ایک بھاری تعمیر ہونے والی ہے۔

تعمیر کی بابت شاید حیرت ہوگی کہ کیا ہوگی۔ کوئی ایک رنگ، ایک صورت ہو تو کوئی ذکر کر سکے یا بتلا سکے۔ اس کی ابتدا کسی کی معرفوقیت پر دال ہے، اور وسط کے لیے اور آخر کے لیے ہو گی۔ غرض ایام گذشتہ قرون سابقہ پر نظر ڈالنے سے سب کچھ حل ہو سکتا ہے، کہ یہ کیسی تعمیر ہے اور کیسی تخریب۔ تاہم اس وقت مسلم کی عزت، مسلم کی تکلیف اور ذلت کا خیال تو ایک مسلمان کے دل سے فراموش نہیں ہو سکتا۔ میرے ہم خیال تھوڑے لوگ ہیں۔ میں کسی سے اپنا اندرون ظاہر نہیں کر سکتا۔ صرف مولیٰ کریم کی قدرت اور اس کی حکمت پر نظر ہے۔

گاہ چناں بنمایدگاں چنیں جز کہ حیرانی نباشد کاردیں

کارِ دیں سے مقصود کارِ الٰہی ہے

دوسرے دن جب بھائی سعید صاحب آئے تو میں نے کہا یہ تکلیف کیوں کی۔ رات ہی ہمارے پاس رہتے۔ کہنے لگے کہ مہمان زیادہ تھے۔ اس لیے چلے گئے۔ واہ تکلف اسے ہی کہتے ہیں۔ دیہات اور امیر گھر میں چارپائیوں اور بستروں کی انہیں کیا تکلیف۔ تاہم شکر گزار ہوں کہ احساس تو تھا۔ ہمارے دیہاتیوں کو یہ احساس کہاں کہ شہر میں کیسے گزران ہے۔

---

[1] اس پر حضرت اقدس نے طویل حاشیہ بھی لکھا ہے جو خط کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

خط بذریعہ ڈاک روانہ کردیں۔ کتاب کی جس وقت ضرورت ہوگی ڈاک کے ذریعہ منگالی جائے گی۔ اور اگر کوئی آنے والا مل گیا تو مجھے روانہ کردیں۔

''زنبیل'' (مسودہ) جہاں تک ناقص خیال ہے عبارت میں تبدیلی کی بہت کم ضرورت ہے۔ میری تحریر کا ڈھنگ الگ ہے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے الفاظ کی تبدیلی سے پرہیز کی جائے۔ یا مجھے دیکھایا جاوے۔ مضامین میں آپ کو کلی اختیار ہے۔ لیکن اصل مسودہ میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ زیادہ سے زیادہ نوٹ دیا جا سکتا ہے۔ جسے دیکھنے کے بعد میں خود تصحیح کر دوں گا۔..... کو الگ خط اور تعویذات لکھ دیئے گئے ہیں۔ خود بھی پڑھ لیں۔ اسے بھی سمجھا دیں۔ اور خیال ہو تو موقعہ پر جا کر دیکھیں۔ احباب اور اقربا سے مشورہ کریں۔ ارادہ پختہ ہو جائے تو مجھے بھی مطلع کرنا۔ اور کئی جگہ بھی قریب میں نے دیکھیں۔ لیکن پسند اور آب وہوا کے لحاظ سے مجھے وہی پسند آئی اور قیمت کے لحاظ سے بھی۔

تعویذ عزیزہ کے لئے بھی روانہ ہے۔ اپنے پاس روئی کے پارچہ میں لپیٹ رکھے۔ خود یَاوَدُوْدُ ایک بار پڑھ کر دم کر کے کھلائے یا تخیلا دم کرے یا دعا کرے۔[1] شاید خیال میں آئے کہ قومی خودی سے قومی اخلاق ترقی کرتے ہیں جیسے انفرادی خودی سے بعض اخلاق فاضلہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جہاں ایک طرف اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں، وہاں بُرے اخلاق بھی ساتھ ہی ساتھ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ جب اخلاق فاضلہ خودی کو انتہائے معراج پر پہنچاتے ہیں تو اسی وقت عین اخلاق رذیلہ بھی اپنے معراج پر پہنچ کر موجب خسران خودی وزیان ہوا کرتے ہیں۔ الغرض دونوں اخلاق اکٹھے پرورش پاتے ہیں۔

اور ایک دودھ سے اٹھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے اخلاق فاضلہ اٹھاتے ہیں۔ اور پھر اخلاق رذیلہ گراتے ہیں۔ اور یہ تفصیل بھی فطرتی ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی موجود نہ ہو، اس وقت تک فنا اور زوال وارد نہیں ہو سکتا ہے۔ پہلے موجود ہے۔ پھر معدوم۔ کائنات کی پیدائش اور اس کی فنا کا یہی فلسفہ ہے۔ اور یہی کن فیکون کی تفسیر یا تعبیر ہے۔

انفرادی خودی ابتدائی مرحلہ ہے۔ اور قومی خودی انتہائی۔ اکثر نہیں، بلکہ ہمیشہ انفرادی خودی پہلے افراد میں، بلکہ کسی ایک فرد میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے ذریعہ اس کے خاندان کے

---

[1] حاشیہ انار بکم طویل الذیل ہو گیا ہے۔ شاہد اسے پڑھا بھی جاوے لیکن..... تاہم روانہ ہے۔

Marfat.com

افراد میں پھلتی پھولتی ہے۔ اور پھر ترقی کرتے کرتے تمام قوم کو گھیر لیتی ہے۔ جب تمام قوم میں خودی اپنی کامل نشوونما سے پھیل جاتی ہے، تو قوم کے اندر کوئی اعتدال باقی نہیں رہتا۔ اس وقت تمام ممنوعات شجر طیبہ دکھاتے ہیں۔ اور حلال وحرام انسانیت اٹھ جاتے ہیں۔ اس وقت زوال شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت تک نہیں رکتا جب تک فنا کا نقشہ تمام قوم پر چھا نہ جائے۔

(۵)

مکرمی جناب محمد امین صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خط پہنچ کر حقیقت حال سے آگاہی ہوئی۔ میں کیا لکھوں۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ ایسی صورت میں کسی حال کو پائیداری نہیں۔ ہاں کوئی حال مقام ہو جائے تو یہ الگ صورت ہے۔ ذوق وشوق وہبی عنایت ہے، کسبی نہیں۔ ورنہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ حال پیدا ہو جاتا۔ جو گھر میں ہیں۔ سنام شریف سے کیا خاص نسبت۔ یہ ایسے امور اور تعلق ہیں جنہیں بہت کم لوگ معلوم کر سکتے ہیں۔ ان کا تعلق براہ راست باری عزاسمہٗ کے فیض سے ہے۔

نبی کریم ﷺ کو خود پریشانی ہوئی۔ جب نزول وحی ایک سال تک نہ ہوا۔ آپ کی تسلی کے لیے ہی فرمایا گیا وَمَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ہاں ایک اور بات فرمائی گئی جو کسی کو بہت کم فرمائی جاتی ہے۔ یعنی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی اولی العزم اولیاء کو ہمیشہ ایسی بشارات ملتی آئی۔ اور ہمیشہ ان کا حال پہلے حال سے ترقی کرتا آیا۔ لیکن ان کے اپنے وجود کے اندر انہیں کمی ہی معلوم ہوتی رہی اور استغفار وغیرہ سے اپنی ندامت دھوتے رہے۔

''اویسی نسبت'' کے حصول اور ترقی وتزاید کے لیے خلوت اور یکسوئی کی از حد ضرورت ہے۔ جو آپ کو کسی صورت میسر نہیں ہو سکتی۔ اگر بالغرض کسی صورت سے پیدا بھی کر لیں، تو استقلال واستقامت کے لیے ایک ایسی جمعیت کی ضرورت ہے، جو پہاڑ جیسی مضبوط ہو، اور کسی حادثہ وواقعہ، تکلیف وغم، راحت وخوشی سے پریشان نہ ہو سکے۔ اگر یہ دولت قدرت نے آپ کے اندر ودیعت فرمائی ہے تو پھر صرف ایک جھٹکے کے سوا کسی کی ضرورت نہیں۔ ورنہ لاکھوں جتنوں سے بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

انسان کے اندر جہاں بہت سی خوبیاں مولیٰ کریم نے رکھی ہیں وہاں ایک کمی بھی رکھی ہے۔ جب اسے کسی سے کچھ تعلق یا محبت وانس یا بخلاف اس سے دشمنی ونفرت پیدا ہو جاتی ہے، تو پھر دوسرے پہلو پر توجہ تک نہیں کرتا، خواہ کیا کچھ ہی ہو، اور کتنے نمایاں ہو۔ بہر صورت آپ کو بہت فیضان ہوا۔ لیکن اس فیضان سے آپ اپنے آپ کو خود مکمل نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ قدرت نے وہی طریقہ آپ کے لیے مقرر فرما رکھا ہو۔ ورنہ عام قانون قدرت کے برخلاف ہے۔

رہی یہ بات کہ ایسی دولت کیونکہ میسر آئے۔ بیشک کمیاب ہے۔ لیکن قدرت نے اسے ناممکن نہیں بنایا۔ جوینده یابنده کا معاملہ ہر ایسے معاملہ کے لیے ہے۔

آپ کی طبیعت، آپ کی ملازمت اور آپ کی بیماری یہ ایک الگ گورکھ دھندا ہے۔ جیسے آپ نے کیا۔ کوئی دوسرا بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے ''سپردم تو مایۂ خویش را۔ تو دانی حساب کم بیش را'' کی ڈھال ہی کام آسکتی ہے اور پس۔

یہاں تک لکھنے پایا تھا کہ کئی وجوہ سے کوئی تقریباً ڈیڑھ دو ہفتہ تک یہ خط نذر جزدان ہو گیا۔ سب سے بڑی وجہ ایک تو آپ کی طلب فہرست کتب تصوف ہوئی اور دوسری عزیز منظور احمد برادرزادۂ عاجز کی طویل بیماری ہوئی۔ ابھی تک بخار کھانسی میں مبتلا ہے۔ اور نہایت کمزور۔ پرسوں تو اس نے بہت سی مایوسانہ گفتگو کر کے خود رویا ہمیں بھی رلایا۔ اگرچہ ظاہراً و باطناً ان سے تکلیف اٹھائی ہے، لیکن بھائی مرحوم کی صرف یہی نشانی ہے۔ (یہاں پہنچ کر کامل ایک ہفتہ تک پھر موقعہ نہ ملا)

آج پھر حسب دستور لکھنے بیٹھ گیا۔ عزیز کو اب آرام کلی ہے۔ صرف کمزوری ہے۔ ابھی تک چلتا نہیں۔ فہرست کی بابت کیا لکھوں مسئول عنہ سے بڑھ کر سائل واقفیت رکھتا ہے۔ اور بڑا محنت کا کام ہے۔ غالباً سید سلیمان اس کے زیادہ اہل ہوں گے۔ اور بزرگ بھی ہیں کسی وقت ان سے بھی دریافت کروں گا۔

کتاب تعویذات پہنچی۔ نہایت ردّی حالت میں۔ نقل در نقل نے اس کا کچومر نکال دیا۔ شاہ پور میں بھی نقل کی وجہ سے رکی رہی۔ آج نقل کے بعد پہنچ گئی۔ آج دیانت اٹھ گئی ہے۔ معلوم نہیں ''زنبیل'' کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ اس کی نقل بھی یہاں نہیں۔ اگلے دن ''بشر'' پر مضمون لکھا۔ کوئی لے گیا۔ اب ملتا ہی نہیں۔ مولوی سلطان محمد خاں صاحب کا خط آ گیا کہ میرے پاس قرآن شریف اور خواب نامہ آیا پڑا ہے۔ منگا لیں۔ سو جواب لکھ دیا گیا۔ بے فکر رہیں۔

Marfat.com

سنام شریف کہاں ہے۔ کس ضلع اور تحصیل میں۔ سٹیشن ہے یا کوئی دوسرا اسٹیشن اس کے نزدیک ہے۔

شرقپور شریف کا عرس قریب آ رہا ہے۔ سرہند شریف کی حاضری کا ارادہ ہے۔ دیکھئے کب سعادت حاصل ہو۔ جنگ قریب آ رہی ہے۔ آپ لوگوں کی تکالیف کسی قدر آپ کے خط سے اور بعد میں اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو رہی ہیں۔ ابھی تک دیہاتوں میں آرام ہے۔ معلوم نہیں کل کیا پیش آئے۔

آٹا، گھی یا کسی دوسری خوردنی چیز کی تکلیف ہو تو مطلع کرنے سے آپ کو روانہ کر سکتا ہوں۔ اور بلا تکلف و تکلیف۔

امید ہے کہ اپنی صحت سے جلدی مطلع کریں گے۔ اللہ جلشانہ کے فضل و کرم سے امسال میرے اچھے دن صحت کی وجہ سے گزر گئے۔ کاش کسی دوسری وجہ سے بھی بھلے دن آ جاتے۔ ترکت الخلق طرأ فی ہوا کا۔ وایمت العیال لکی ارا کا۔ کاش کبھی دیدار کے جلوے ملتے۔

عزیزم حاجی محمد شریف صاحب اور دیگر احباب کو السلام علیکم

محمد عمر عفی عنہ

۶/۵/۴۲_۲/۲/۴۱

نوٹ: لفافے کے باہر یہ نوٹ مرقوم ہے:

آپ کا خط دو دن سے جزدان میں پڑا رہا۔ عزیز کو آج دوسرے دن سے پھر دستوں کی تکلیف شروع ہو گئی جب سے ٹیکے شروع ہوئے (پنجشنبہ)

عزیز حاجی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم

والدہ صاحبہ کی خدمت میں میرے دعوات پہنچا دیں۔

ماء اللحم ضرورا استعمال کریں لیکن دودھ میں۔ اور پہلے قدرے بقدر تولہ

(۶)

کرم فرمائے بندہ۔ جناب شیخ محمد امین صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کئی بار خیال آپ کی ملاقات کا پیدا ہوا۔ لیکن گوناگوں تکالیف کی وجہ سے نکلنا مشکل

Marfat.com

ہوگیا۔آپ نے بھی اتنی مدت میں کوئی خط نہ لکھا۔معلوم نہیں آپ کس حال میں ہیں۔

برخوردار بشیر احمد طولعمرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔اس وقت ان کی کمزوری حد درجہ بڑھ گئی ہے۔زکام، کھانسی اور بخار ہے۔مولیٰ کریم رحم فرماوے۔اور میرے اس نور نظر کو سلامت رکھے اور اس کا دکھ نہ دے۔

منشی روم پرکاش بقول مشہور بندر کی بلا طویلہ پر کے مطابق صادق کے تبادلہ میں شکار ہو گیا۔اور ایسی آندھی چلی کہ تمام ہوا میرے مخالف ہو کر اس کی امداد پر اتر آئی۔اپنے بھی پرائے ہو نکلے۔یگانوں نے بھی مخالفت کا پہلو اختیار کیا۔مولیٰ کریم کو ایسا ہی منظور ہوگا۔اور اس میں بہتری ہو گی۔ان شاءاللہ۔جیسے کہ اپنا خیال ہے۔بلکہ رسوائی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔**الحمدللہ ذٰلک**

منشی مذکور ایک اچھے علاقے سے اچھے علاقے میں تبدیل ہوئے تھے۔ابھی دو ماہ بھی نہ گزرنے پائے کہ اب بلا گناہ تھل میں تبدیل کئے گئے۔ان کا خیال ہے کہ اہل کار ڈپٹی کمشنر صاحب تو سنتے نہیں، جیسے باجود کسی نے پروا نہیں کی اور نہ توجہ۔لیکن اگر شیخ صاحب کے نام کوئی چٹھی دے سکیں اور آپ کا اپنا پرانا تعارف یا تازہ ہو تو بہتر۔ورنہ کسی دوسرے سے دلا دیں گے، تو ایک گونہ ان کا کام بھی ہو جائے گا۔اور دوسری جانب اصل حقیقت ان کے ذریعہ بھی ڈپٹی کمشنر صاحب پر کھل جائے گی۔

اپنی رام کہانی یا تو زبانی یا کسی دوسرے خط کے ذریعہ سناؤں گا۔اگر اس وقت مناسب معلوم ہوا۔

عزیزم حاجی محمد شریف صاحب اور والدہ صاحبہ اور دیگر عزیزوں کو السلام علیکم

محمد عمر عفی عنہ

از بیربل ضلع شاہ پور

(۷)

عزیز محترم امین صاحب زادلطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل آپ کے کارڈ کا جواب جلدی اور پریشانی میں لکھا گیا۔شاید پہنچے، نہ پہنچے۔آج پھر لکھتا ہوں۔

Marfat.com

بشیر احمد کی بیماری یوں تو عرصہ دو سال سے چلی آ رہی ہے۔ اور کھانسی، زکام کی عام شکایت طبعًا خاندانی چلی آتی تھی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے مرغن روٹی دودھ سالن تک چھوڑ رکھا تھا کہ یہ اشیا معدہ طلب نہیں کرتا اور نہ ہضم۔ پیاس کی عام ان کو شکایت تھی اور بہت پانی پیا کرتے تھے۔ اکثر طعام جب اندر نہ جاتا تو پانی سے اتارتے۔

گاہ بگاہ یونانی علاج کرتے رہے۔ لیکن صرف زکام کھانسی کا۔ پھر وہ خود بھی کسی قدر طب یونانی (نیم حکیم خطرۂ جان) سے واقف ہو چکے تھے۔ کسی کا مشورہ بھی قبول نہ کرتے تھے۔

میں نے کئی بار ضرر دینے والی طبیعی اشیاء کا ذکر کیا۔ لیکن ان کی توجہ اس طرف نہ گئی۔ کیونکہ جو مجھے مرض تھیں وہ ان کے لیے بھی۔

آخر یونانی حکیم صاحب کے مشورہ سے چھاؤنی شاہ پور کے سول ہسپتال کے ڈاکٹر کے پاس گئے اور اس کی تجویز کے مطابق کارڈرآئل اور کیلشیم کی بوتلیں خرید کر کے اس کے کہنے کے مطابق دودھ، گھی، دہی، لسی بکثرت استعمال شروع کیے۔ چونکہ معدہ کے اندر خشکی اور صفراویت دسودائیت کی بھڑکائیت موجود تھی، اس لیے بکثرت بھوک لگنے لگی۔ حتّٰی کہ دن میں تین چار، رات کو دو تین بار کھانا شروع کیا۔

ڈاکٹر سے آتے ہی ان کو بخار بھی ہونے لگا۔ جو پہلے بھی گاہ بگاہ موسمی ہو جایا کرتا تھا۔ اب باقاعدہ ہونے لگا۔ ہر چند حکماء کی طرف رجوع کیا گیا لیکن یہی کہتے رہے کہ اچھا فائدہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ بخار مداومت پکڑ گیا۔ اور پھر اسہال شروع ہو گئے۔ بیشک ان کی کھانسی بہت کچھ کم ہو گئی۔

ذی الحجہ کی ابتدا میں وہ کمزور ہو گئے۔ لیکن گھر سے ڈیرہ پر آ جایا کرتے تھے اور حج (عرفہ) کے دن سے پہلے وہ عام چلنے سے رک گئے۔ عید کے دن ان کو سخت تکلیف تھی۔ بخار تو الگ رہا، اسہال، درد شکم، گھبراہٹ سینہ و دل ایسے لاحق حال ہوئے کہ کوئی چارہ گری نہ ہو سکتی تھی۔ ہر چند دیسی حکماء کا علاج کرتے گئے، لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس کے علاوہ ان کو خیال تھا کہ مجھے گرمی ہے۔ اس لیے کوئی گرم دوا استعمال نہ کرتے تھے۔

جب زیادہ مجبوری ٹھہری، تو آخر ایک عزیز سے میں نے ڈاکٹری نسخہ طلب کیا جو اس نے تجویز کر دیا اور منگایا گیا۔ لیکن باوجود کہنے کے ایک ہفتہ تک استعمال نہ کیا۔ آخر ایک لاعلاجی کی صورت میں اسے استعمال کیا تو کچھ فائدہ ہوا۔ اور پھر اس کی ہیر پھیر میں سرگودھا کے ایک

Marfat.com

ڈاکٹر سے اب سات آٹھ دن سے مشورہ لے کر علاج شروع ہے۔ کچھ فائدہ اس علاج سے ہو جاتا رہا۔ لیکن کوئی نہ کوئی عارضہ، پھر بدہضمی (کیونکہ ان کے خیال میں انسان صرف کھانے سے جی سکتا ہے) ہو کر پہلے فائدہ پر پانی پھر جاتا ہے۔

پرسوں ان کے چہرہ بشرہ پر اچھی رونق تھی۔ لیکن ڈاکٹر نے دہی مکھن کی عام اجازت دے رکھی تھی۔ باوجودیکہ ہم اکثر روکتے تھے۔ تاہم ڈاکٹر کے مشورہ پر انہوں نے اجازت طلب کر کے دہی کھائی۔ مقامی حکیم بار بار کہتا تھا کہ سخت مخالف پڑے گی۔ لیکن آخر ڈیڑھ چھٹانک کھائی۔ لیکن کل کا دن اور گزشتہ رات اتنی تکلیف سے گزری کہ الٰہی توبہ!

اب اسہال اللہ کے فضل سے بہت رکے ہوئے ہیں۔ کل آٹھ پہر کے بعد ٹٹی آئی۔ کھاتے بھی کم ہیں۔ لیکن کمزوری برابر بڑھ رہی ہے۔ اٹھ بیٹھ نہیں سکتے۔ پانی کھانا لیٹے کھلایا جاتا ہے۔ البتہ بخار اکثر رہتا ہے۔ حرارت بھی ہو جاتی یعنی صبح ۷ء۔۶ء۔۸ء گاہ بگاہ ٹمپریچر ہوتا ہے بخار عموماً ۱۰۰ یا کسی قدر زائد۔ کل شاید سو سے کم ایک درجہ تھا۔

تقریباً تین ماہ سے مجھے نیند رات کو نہیں آتی۔ خوابیں بکثرت آ کر ہمیشہ گیارہ بارہ بجے جگاتی ہیں۔ ابھی یہ اچھے ہیں۔ میری طبیعت خوف زدہ ہے۔ اب کوئی رات نہیں گزرتی کہ کچھ نہ کچھ دیکھا کروں۔ لیکن چپ، پریشانی کے کے سوا کیا چارہ

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہی مرضی میرے صیاد کی ہے

پہلے تو خوراک کی بات لکھا گیا تھا۔ لیکن چھاؤنی شاہ پور، سرگودھا، جو کچھ ڈاکٹر نے کہا منگا لیا کرتا ہوں۔ اس وقت اس حکیم کا علاج ہو سکتا ہے جو قریب ہو۔ آپ تکلیف بھی فرمائیں گے تو ایسے وقت ان سے فائدہ اٹھانا مشکل ہے۔ صرف دعا کی ضرورت ہے۔ ہاں مولائے کریم کچھ ان کو صحت دے دے تو پھر اُن سے معائنہ کرا کر کوئی مستقل نسخہ تجویز کرا کر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

کسی وقت میری خواہش تھی کہ چند دن آپ میرے پاس قیام کریں۔ لیکن اب جبکہ میں سراسر پریشان، متردد ہوں۔ مریض کی ایک ہمشیرہ اور ایک میں تیماردار ہوں۔ ان کی اہلیہ گزر چکی۔ صرف دو خوردسال بچے ہیں۔ ایک لڑکی، ایک لڑکا۔ اب ہفتہ سے میں ان کے ماموں صاحب کے گھر میں برخوردار کے پاس چلا آیا ہوں۔ رات بھر (چونکہ زنان خانہ ہے) اس لیے

Marfat.com

میں عزیز اور ان کی نانی اکٹھے ہوتے ہیں۔ خواہ سوئے گزرے خواہ جاگے۔ ایسی صورت میں آنا پریشانی کے سوا کچھ نہیں۔ بہرصورت ارادہ ہو تو چھاؤنی شاہ پور سے دو راستہ تانگے کے لیے ہیں۔ ایک کوٹ بھائی خان جو جھاوریاں کو جاتے ہیں دوسرا چاچڑ۔ لیکن چاچڑ کے لیے صرف بعد دوپہر تانگہ ملتا ہے ۲/۶ فی سواری یا کوئی خود اکیلا لے آئے تو بارہ آنے میں آجاتا ہے (۳/فی سواری)

بکھر دو میل چھاؤنی شاہ پور سے ہے۔ وہاں مولوی عبدالرسول صاحب خورد ہمارے پیر بھائی رہتے ہیں۔ ناوقت آنے سے وہ آپ کو پہنچا دیں گے۔ بیربل بھی براستہ چاچڑ تانگہ آسکتا ہے۔ لیکن چاچڑ سے آگے کسی قدر راستہ خراب ہے۔

لاہور سے ۹ بجے رات شائد گاڑی چل کر لائل پور ہوتی ہوئی ۶ بجے چھاؤنی صبح سویرے پہنچتی ہے۔ دوسری صبح چل کر آٹھ بجے رات چھاؤنی آتی ہے۔ چھاؤنی میاں عطار سول صاحب کے پاس قیام کریں۔ وہ جنوب مغربی مسجد کے قریب رہتے ہیں اور اس کے امام بھی ہیں۔

باقی احباب کو السلام علیکم

آپ کا..... محمد عمر

(۸)

عزیز محترم سلامت باکرامت باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دردنامہ پہنچ کر موجب ازدیاد درد ہوا۔ کیا کہوں اکثر نے رسمی تعزیت نامے لکھے۔ گو ان کو درد ہوگا لیکن ان کے الفاظ میں درد کا احساس کم نظر آیا۔

آپ کے خط نے تمام نقشہ میرے تخیل کا سامنے رکھ دیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ آپ اس تلخ گھونٹ کو پی چکے تھے اور اپنی مصیبت اور تکلیف تازہ تھی۔

آہ بشیر! تو کتنی پاک فطرت رکھتا تھا۔ جس کی خبر دنیا کو نہیں۔ اور جسے میں جانتا ہوں یا تیرا خالق۔ مولیٰ کریم تیرے اوپر رحم فرمائے کہ تو اس زمانے میں اپنی مثال آپ تھا۔ اچھا! جو ہوا سو ہوا۔ اس کی مرضی۔ اس پر رحم آجاوے تو غنیمت۔ ورنہ بے نیازی میں وہ کچھ ہے جو کسی کی فکر میں نہیں آسکتا۔

مولیٰ کریم نبی کریم ﷺ کے صدقے حسن خاتمہ سے سرفراز فرمائے۔ اور عزیز کو وسیلۂ رحمت اور کفارۂ سیئات فرمائے۔ آمین ثم آمین!

Marfat.com

اگر فرصت مل گئی اور ۲۶ کو روانگی شرقپور شریف ہو سکی، تو ان شاء اللہ ۲۹۔۳۰ کو ملاقات لاہور میں ہو جائے گی۔ ورنہ شرقپور شریف۔

برادرم میاں احمد بخش صاحب کو بعد دعا و سلام۔ ان کی ہمدردی کا جتنا شکریہ ادا کروں کم۔ مولیٰ کریم ان کو جزائے خیر دے کہ للّٰہیت سے جو کچھ کیا گیا۔ حاجی صاحب اور والدہ صاحبہ اور دیگر احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام

طبیعت بہلاؤ کو چاہتی ہے۔ لیکن موقعہ کم۔ اور گھر سے نکلنا مشکل۔ مستورات سے خانہ پُر۔

(۹)

عزیزم محمد امین صاحب زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کے ماموں صاحب کی وفات سے رنج ہوا۔ گو عمر رسیدہ تھے تاہم بابرکت آدمی تھے۔ مولیٰ کریم ان پر رحمت برسائے اور پس ماندگان کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ میری طرف سے بھائی صاحب کے پاس فاتحہ کی رسم ادا کریں۔ اور تعزیت کریں۔

حسب تحریر بھیرہ میں نے ایک عزیز کو لکھ دیا ہے۔ وہ خان بہادر صاحب کے لیے تو چٹھی لکھا دیں گے۔ اور آپ کو روانہ کریں گے۔ اس کے لیے میرے خیال میں حافظ عبدالحکیم صاحب خان بہادر سپرنٹنڈنٹ دفتر خانگی کمانڈر انچیف صاحب اگر اس وقت دہلی میں ہو تو میں ان کو لکھوں گا۔ وہ پرانے دوست ہیں اور کوئی نہ کوئی سبیل نکال لیں گے۔

حافظ احمد دین صاحب بی اے، شیخ عبدالعزیز مرحوم کے بہنوئی ہیں۔ مزنگ میں رہتے ہیں۔ ان سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے معلوم کریں کہ آیا حافظ صاحب پنشن پر تو نہیں ہو گئے۔ میں بھی ان کے سکونتی مقام سے دریافت کروں گا۔ ان شاء اللہ ان کے ذریعہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔

چائے وغیرہ سامان لے کر حاجی فضل احمد صاحب پہنچ گئے۔ قرآن شریف اور عینکیں غالباً اقبال صاحب لیتے آئیں گے۔

''زنبیل'' کی تلاش ہے۔ شاید مل جائے۔

عزیزم شریف صاحب اور دیگر احباب مثلاً احمد بخش صاحب و سعید صاحب کو السلام علیکم

دوائی استعمال ہوئی۔

Marfat.com

واقعی کتاب اللمع جامع کتاب تصوف، قابل ہے ترجمہ کے

محمد عمر کان اللہ لہٗ

۳ اپریل ۱۹۴۳ء

(۱۰)

عزیزم جناب محمد امین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میں اپنی کاہلی کی بابت کیا کہوں۔ جس دن حاجی صاحب واپس تشریف لے گئے۔ اسی دن ارادہ تھا کہ آپ کو خط روانہ کر دیا جائے گا۔ لیکن پورا ڈیڑھ ہفتہ گزر گیا۔ موقع ہاتھ نہ آیا۔ بلکہ نسیان سا ہو گیا۔ مجھے آپ کی فکر رہتی ہے۔ آپ بے فکر زندگی بسر کریں اور تمام کام اللہ تعالیٰ کے حوالہ فرما دیں۔

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

تو کہہ چلے۔ اقتباس ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کا۔ میں نے ایک تعویذ لکھا ہے۔ آپ اسے اپنے پاس رکھیں۔ ان شاء اللہ آپ کے مخالفوں کی زبان بند ہو جائے گی۔ مخالف موافق ہو جائیں گے۔

عرفہ کی صبح کو نہ معلوم کیوں آپ پورے خط و خال کے ساتھ کچھ دیر میرے سامنے رہے۔[1] وجہ نامعلوم۔ خدا کرے کوئی تکلیف آپ کو نہ پہنچی ہو۔

غالب امید ہے کہ آپ کی بھانجی صاحبہ کا کار خیر بخیر و عافیت سرانجام ہو گیا ہو گا اور صورت نیک پیدا ہو گئی ہو گی۔ زیادہ فکر کی ضرورت نہیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا۔

حاجی صاحب سے ملاقات ہو تو بعد سلام و دعا کہ آپ کا خط پہنچ گیا۔ اطمینان سے کام کئے جائیں۔ میرا ارادہ ۱۴/۱۲/۴۳..... ۱۸/۱۲/۴۳ کے ایام میں ایک مخلص لڑکے کی تعزیت کے لیے جانے کا ہے۔ غالباً ہفتہ خرچ ہو جائے گا۔ اگر ایک شادی کی تاریخ ۲۴/۱۲ کو پڑ گئی تو شاید میں ۲۳/۱۲ کو واپس گھر آؤں گا۔ مفصل ان شاء اللہ تحصیل پھالیہ میں پہنچنے کے بعد لکھوں گا۔ اسی سفر

---

[1] عین تاریخ کو صبح سویرے سحری آپ کا خیال آیا تھا (صاحب مکتوبؒ)

Marfat.com

میں ایک دن کا قیام میاں کرم دین صاحب کے گاؤں میں بھی کرنے کا خیال ہے۔

اپنے حال طبیعت سے مفصل مطلع کریں۔ جواہر مہرہ کے اجزا تو جمع ہو گئے۔ بس اب تیار کرنا ہے۔ عزیزم حاجی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم

حاجی فضل احمد صاب کو جلدی اطلاع دی جائے۔

آپ کا.....محمد عمر

۱۰ دسمبر ۱۹۴۲ء

(۱۱)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

میرے مشفق عزیز شیخ محمد امین صاحب زادرشدہٗ

اپریل میں آپ کا خط آیا تھا کہ میں آنے کے لیے تیار ہوں۔ گرمی تھی۔ موسم نا ہنجار تھا۔ غالبا جناب میں لکھا گیا تھا کہ جب میں کھوڑہ پہنچوں تو آپ تشریف لائیں۔ اب میں کھوڑہ میں ہوں۔ آپ کا انتظار ہے۔ حاجی صاحب سے دریافت کیا۔ کہا کہ وہ ابھی تیار نہ تھے۔ اقبال صاحب نے کہا کہ میں تو ان کو لے آنے کے لیے مصر رہا لیکن وہ کچھ لیت ولعل کرتے رہے، جس سے میں مایوس ہو گیا، وہ آنا نہیں چاہتے۔

وقت آں نیست کہ در خانہ نشینی بے کار

اللہ کے فضل سے یہاں کوئی کام نہیں۔ سوائے دوستوں کے ملنے کے۔ موسم اچھا ہے۔ ہوا ٹھنڈی ہے۔ بادل چل رہے ہیں۔ آپ آئیں گے تو آپ بھی خوش رہیں گے اور ہم بھی۔ دنیا کے تفکرات کس کو چھوڑتے ہیں۔ وہ تو کسی کو نہیں چھوڑتے۔ لیکن جب تفکرات کو طلاق دے دی جائے تو کچھ بگڑتا بھی نہیں، اور تفکرات سے کچھ سنورتا بھی نہیں۔ بہتر چوہتر سالہ زندگی میں بہت کچھ دیکھا ہے۔ میری تو دلی خواہش ہے کہ اب مجذوبوں کی طرح نہ ہم کسی کے رہیں اور نہ کوئی ہمارا رہے۔ لیکن اللہ کی مرضی کہ وہ ابھی اس خیال میں پھنسا رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری ناہموار زندگی سے تماشا دیکھنا پسند ہے۔ آپ کی پریشانی کا نقشہ ہمیشہ سامنے ہے۔ جہاں آپ کے ذہن میں اس کا سبب بہت کچھ بڑا ہے، میرے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ آہ! دنیا میں آج کوئی نہیں جو بے چین دل کو چین دے اور پریشان دل کو سکون اور آرام بخشے۔ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا۔

Marfat.com

خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولیٰ صفات
بر دو جہاں سے غنی، اس کا بے دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب، اس کی نگاہ دل نواز

آپ کے آنے کا منتظر

آپ کا اپنا

محمد عمر کان اللہ لہٗ

۱۲ مئی ۱۹۵۸

حاجی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم کے بعد: اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ بخشے اور عمر دراز فرمائے۔ خط لکھنے کے بعد اقبال صاحب نے عزیز کی بیماری کا ذکر کیا ورنہ اسے پہلے لاتا۔

(۱۲)

عزیز محترم شیخ صاحب زاد صحتہٗ و عافیتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ دے۔ اور ہر قسم کی پریشانیاں دور فرمائے۔ مکان کے سلسلہ میں جو پریشانی ہے، وہ پہلے بھی احباب سے سن چکا تھا۔ لیکن جہاں تک خیال ہے سرکاری کرایہ کے مکان نجی کرائیوں کے مکانوں سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی نجی طور مکان کے استعمال کرنے والے زیادہ ہوتے ہیں اور مکان زیادہ خراب ہوتا ہے۔ بخلاف افسران کے کہ وہ کم ہوتے ہیں اور امیرانہ زندگی کے عادی مکان ستھرا رکھتے ہیں۔ موجودہ مکان کے مقدمہ کا سلسلہ ایک مدت سے چل رہا ہے۔ کچھ کرایہ بڑھا کر ان سے صلح کر لی جاتی۔ اور آپ کا وقت آرام سے گزرتا۔

امید ہے کہ وقت ملنے پر تحریرات زیر نظر آئی ہوں گی۔ جب تک ان پر کامل عبور نہ ہو جائے اس وقت تک ان پر لکھنا مفید نہ ہوگا۔ آپ اور ڈاکٹر صاحب ایک ایک تحریر کو کئی بار پڑھئے۔ جب پس منظر تحریر سامنے آجائے تو پھر بسم اللہ قدم بڑھایئے۔ پھر کچھ لکھنے میں دیر نہ ہوگی۔ خود بخود توضیح و تشریح آپ کے سامنے آجائے گی۔ آپ کو صرف قلم کی نوک سے کام لینا ہوگا اور بس۔ کیا عرض کروں رات لمبی، مسافر پریشان، اندھیر گھپ، جب باہر نظر ڈالتا ہوں تو کوئی روشنی نظر نہیں

Marfat.com

آتی۔اس وقت وہی میرا سہارا ہوتا ہے، جو تمام کا سہارا ہے، اور جس پر دنیا زندہ ہے، ہنستی کھیلتی ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۱۴ جنوری

(۱۳)

عزیزہ شیخ محمد امین صاحب کے نام

راز دل با تو بگویم کہ خداوند منی
یا نہ گویم کہ تو خود مطلقی پر اسرار

محترمہ! خدا تعالیٰ آپ کو اجر دے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط مفصل پہنچا۔ کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ کرشمے ہیں کہ نیکوں کو بدوں کے ساتھ آزمائش اور امتحان میں ڈال دیتا ہے..... ہمت بلند گو پریشان ہوتی ہے، مایوس نہیں ہوتی۔

فرماتے ہیں:

لَاتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

معلوم نہیں کہ یہ تکلیف آپ کی کتنی تکلیفوں کا کفارہ ہو رہی ہے۔

میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ صبر، سراسر صبر ہو۔ اور بارگاہ الٰہی میں اپنے خاوند کی صالحیت کے لیے دعا ہو۔ پریشانی ہو، لیکن طبعی پریشانی کی وجہ سے نہ ہو، بلکہ دین متین کی وجہ سے ہو۔

سردست پارچہ پر ایک تعویذ ارسال ہے۔ یہ اپنے پاس رکھیں اور میاں صاحب[1] کے مستعمل کپڑے کا پارچہ چار گرہ لمبا چوڑا مجھے بھیج دیں جسے کتاب الٰہی کی ایک آیت لکھ کر آپ کو بھیج دوں گا۔

یا ودود ایک ہزار پڑھا کریں۔ اور گاہ بگاہ ہفتہ دو ہفتہ کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ بار پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے ان کو پلایا کریں یا کھلائیں، اور دو چار ماہ کے بعد مجھے حالات سے مطلع کر دیا کریں۔

میں دعا گو ہوں۔ اس کے سوا میرے پلے کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تکلیف دور فرمائے۔

آپ کا..... محمد عمر

---

[1] حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جو لاہور میں شیخ صاحب کے گھر ہی قیام فرما کرتے تھے۔

Marfat.com

(۱۴)

وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوا
اِنَاللّٰہ وَاَنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عزیز محترم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ دیکھ کر ایک مثل یاد آ گئی۔ کسی نے اپنے مقدر کی شکایت کی۔ صاحب نظر نے فرمایا۔ روزی کے پر بال میں آپ کا سوراخ تنگ ہے۔ میں ابھی ایک تنکا (سلاخ) فراغ کر دیتا ہوں لیکن جب سلاخ کو چوڑا کرنے کے لیے سوراخ کے اندر گمایا، تو سلاخ ٹوٹ کر سوراخ میں پھنس گئی۔ اب کیا تھا۔ صاحب نظر کو ہوش آئی کہ میری کتنی حماقت تھی کہ مقدر کی سوراخ کو کشادہ کر سکوں۔

سو وہی بات ہماری ہوئی۔ جب آپ کا خط آیا اور پڑھا تو اپنی حماقت خود تسلیم کرنی پڑی۔ بیشک جو علاج کیا گیا سراسر غلط تھا۔ لیکن نہ اس میں میرا قصور، نہ حاجی صاحب کا قصور، میں نے ان کو خط لے جا کر دکھانے کے لیے نہیں کہا۔ بلکہ صرف خط دکھا کر ان کو متوجہ کرنے کے لیے خط پیش کر دیا۔ مجھ سے ذکر تک نہیں ہوا کہ وہ ساتھ لے جاویں گے۔ اور نہ یہ خیال ان کا تھا کہ اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا۔ وہ غیر شعوری طور پر لے گئے اور انہیں اس فلسفہ کا خیال تک نہ آیا کہ کوئی بھی اپنے برخلاف آج کی دنیا میں ایک لفظ بھی سننا پسند نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ عبرت یا نصیحت پائے۔ میں نے آپ کا خط دیکھتے ہی حاجی صاحب کو خط لکھا کہ آپ سے کتنی غلطی ہوئی۔ پھر حاجی محمد شریف صاحب کی طبیعت دیکھتے ہوئے یہ کتنی غلطی ہوئی کہ ایک سانپ ان کے سامنے جا کر چھوڑ دیا۔

بہرصورت ہماری حماقت خیال کریں یا ایک مقدر۔ ایسی ہی صورت پیدا ہو گئی۔ جس سے ناچاقی یا رنجش بڑھنے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ لیکن مقلب القلوب کی حکمت ازلی سے دُور نہیں کہ وہ آپ کی پریشانی کی وجہ سے ان کے دل کے اندر ایک خوف خدا پیدا کرے، اور آپ کی طرف سے سوءظن کے بجائے آپ کی طرف ان کو متوجہ کر دے۔

مانا وہ عبرت حاصل نہ کریں گے، اور ان کے دل میں رنجش قائم ہو جائے گی۔ آخر پھر کیا ہوگا؟ آپ اپنی ہمت کو ذرا بلند کر کے دیکھئے۔ آپ کے لیے راستے اپنے قرب کے کھولے جا رہے ہیں، یا بند کئے جا رہے ہیں؟

Marfat.com

حتی کہ آپ کو بار بار شکایت ہے کہ اتنی مدت میں کچھ بنا نہ سکا۔ اب بننے بنانے کا جب وقت آیا۔ ابھی سلگتی آگ پر بھی نہیں رکھا گیا صرف خوف آتش سے آپ پگلے جا رہے ہیں۔ تو اب یہ کس کا قصود؟ کاریگر کا یا دھات کا جو پہلے ہی پگھل رہی ہے اور کاریگر تک نوبت نہیں آنے دیتی۔

بھئی راستہ مشکل ہے۔ چلتے چلتے خدائے قدوس نہیں ملا کرتے ہیں۔ وہ سینکڑوں دریاؤں اور پہاڑوں کے دوسری طرف اپنا جھونپڑا رکھتے ہیں۔ جہاں گزر مشکل ہوتا ہے۔ اور راستہ کے اندر ہی جانے والے جان دے دیتے ہیں۔

بہر صورت گھبرائیے نہیں۔ جب مرنا ہے تو پھر کیا خوف؟ قیامت سے پہلے قیامت قائم کرنا عقلمندی نہیں۔ خدا پر ایمان رکھنے والے قیامت قائم ہونے پر بھی خوش ہوں گے۔ جو ہوگا، سو ہوگا۔ کچھ ہم سے الگ تجربہ تو نہیں کیا جائے گا۔ دیکھتے نہیں کس ٹھاٹھ سے دنیا آخرت کو بھول کر گھومتی پھرتی ہے۔ اور کہتے ہیں میاں قیامت کس نے دیکھی۔

میں پھر کہتا ہوں۔ رنج ہے اور بڑا رنج۔ لیکن کسی کا گناہ نہیں۔ حاجی صاحب ایسے داغوں سے پاک ہیں کہ وہ آپ جیسے دوستوں سے ایسا کھیل کھیلیں۔

اور یہ بھی جانتا ہوں۔ آپ نے جو کچھ لکھا گھبراہٹ میں لکھا۔ ورنہ آپ تو خود حاجی صاحب کی بابت یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ شریف صاحب کے فالودہ خور ہیں۔ ہاں انسان غلطیوں سے پُر ہے۔ اور بعض اوقات نادانستہ محبت کے نشہ میں ایسی غلطیاں کر بیٹھتا ہے۔

والدعا.....آپ کا محمد عمر

(۱۵)

کبھی بن سنور کے وہ آ گئے، تو بہار حسن دکھا گئے

عزیز محترم شیخ محمد امین صاحب زاد صحتہ دعافیتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ نصیب فرمائے۔ تاکہ میری تحریرات کو اپنے خیال کے مطابق سنوار سکیں۔ دعا تو ایں جانب کی ذمہ داری ہے۔ اور دوا آپ کے ذمہ۔ خدا کرے کہ بقیہ ایام زندگی صحت و عافیت سے گزرے۔

Marfat.com

ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہو، اور اس کی رحمت کاملہ کا ہمیشہ امیدوار رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے اندر یہ صفات موجود۔ نراڈر بھی اچھا نہیں۔ جب ساری دنیا ہنستی کھیلتی جارہی ہے،۔ تو ہمیں اتنا خوف کیوں؟ خوف الٰہی اور خشیت الٰہی ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن امید رحمت اس سے زیادہ ہونی لازم۔

میں خود کوئی اچھا عمل نہیں رکھتا اور نہ اس پیرانہ سالی میں کچھ عمل کی امید ہے۔ جذبات بھی اب بے قابو ہیں، اور ان میں وہ قوت نہیں کہ نقطۂ اعتدال پر قائم رہ سکوں۔ اس لیے اب تو یہی کچھ سہارا ہے بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم۔ اب جو عمل آپ کے سامنے ہے، یہ کیا کم ہے۔ اپنا بہترین وقت لگا کر دنیا کے لیے ایک ہدایت نامہ بن جائیں۔

میں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور جو کچھ لکھا نقطۂ تصوف کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ ہاں زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم۔ اس لئے امید ہے کہ آپ اس مسئلہ کو حل کرنے کی جلدی کوشش کریں گے۔ زندگی کا کیا بھروسہ؟

ڈاکٹر صاحب اور آپ میری تحریرات کو بغور کئی بار ملاحظہ کریں۔ اس کے بعد اس کے حصے کریں۔ اور ہر حصہ کو الگ واضح کیا جائے۔ اور فٹ نوٹ، تشریحی اور توضیحی دیئے جائیں۔ اور اس کے بعد ضرورت ہو تو ہدایات یا پیش لفظ کے ذریعہ تحریر کا محور اور عمود پیش کیا جائے۔ بڑے اور چھوٹے عنوان قائم کئے جائیں۔ لیکن اصل مضمون کو مسلسل رہنے دیا جائے۔ عنوان حاشیہ پر رکھے جائیں اور پیرا کو نمبر دیا جائے۔ تاکہ فہرست مضامین بنانے میں آسانی ہو۔

کام کی رفتار بہت سست ہے۔ چھ ماہ گزر گئے ''طریقت'' مکمل نہیں ہوسکی۔ اور شاید چھ ماہ اور گزر جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ مضامین کی ترتیت کو سب سے مقدم رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت بخشے اور اس خدمت کے لیے آپ کو موقع دے۔ کام چھوٹا نہیں، بڑا ہے۔ ان شاء اللہ جوں جوں آپ تحریرات پڑھیں گے، ان کے مطالب سامنے آتے جائیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کو الگ خط لکھا۔ ان کے خط کا جواب لکھوں گا۔

ڈاکٹر صاحب اور حاجی محمد شریف صاحب اور دیگر اعزہ واحباب کرام کو السلام علیکم

والدعا

راقم.....محمد عمر

۱۹ جنوری ۱۹۶۲

Marfat.com

(۱۶)

مکرمی شیخ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیزہ کا خط پہنچ گیا۔ کسی وقت جواب دوں گا۔ آپ کی صحت خدا کرے اچھی ہو۔

''طریقت'' کے بقایا صفحے کے لیے کچھ مولوی محمد زبیر صاحب لکھنے کے لیے لے گئے تھے۔ اور اس کی اب تیاری چاہیے۔

امید ہے کہ آپ اور ڈاکٹر صاحب میری تحریرات کا مطالعہ کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ لکھنے سے بڑھ کر ترتیب کا کام ہے۔ اس کے لیے بڑے رساذہن کی ضروت ہے۔ اور ساتھ ہی وقت اور توجہ خاص کی۔

جب کبھی قریشی صاحب سے ملاقات ہو، تو مخلصانہ دعا وسلام پیش کریں۔

والدعاً خدا کرے رمضان المبارک ہمارے لیے رحمت ہی رحمت ہو

آپ کا محمد عمر

۷ جنوری ۱۹۶۲

(۱۷)

عزیز مکرم شیخ صاحب زادشرفہٗ وصحتہ وعافیتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خدا کرے جب میرا یہ خط آپ کو پہنچے آپ تندرست ہوں۔ بڑھاپے میں بیماری خدا پناہ لیکن فطرت کا تقاضا ہے۔ کمزوری میں مرض بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت بخشے۔ پرانے عزیز ہیں اور دلپسند دوست۔ مرنجاں مرنج۔ تکالیف اور پریشانیوں سے کوئی خالی نہیں۔ فرق ہے تو یہ کہ کسی کی ظاہری اور کسی کی باطنی۔ امیر وغریب کا معیار بھی حقیقی ایک ہے۔ یعنی غم وفکر ساری دنیا کا یکساں۔ بلکہ شتر خور بھی اس مصیبت میں مبتلا۔ لیکن غور کیا جائے یہ، بشریتی غم وفکر انسان کو انسان کے جامے سے باہر نکلنے نہیں دیتا۔ ورنہ ہر انسان فرعون ہوتا۔ اور فرعون جیسے تکبر سے پُر ہوتا۔ نہ خدا ہوتا، نہ رسول ہوتا۔ بلکہ اپنے پر تصورا کر کے اپنے برابر خیال کر کے ان کو بھی اپنے جیسوں میں شمار کرتے۔

ا قیاس (از صاحب مکتوب)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ بخشے اور آپ کی بچی کو بھی۔ اور آپ کے گھر کو بھی سلامتی کا گھر بنائے۔

قریشی صاحب اور افضل وصدیق صاحباں کے خطوط آئے۔ ان کی فطرتی صلاحیت بڑی اچھی ہے۔ جہاں ان کو فقر وتصوف سے محبت ہے، وہاں یہ دولت کہ طبیعت تکبر سے پاک، اتنی بڑی دولت ہے۔ خدا کرے ان پر اہل محبت کا رنگ آ جائے۔ اور تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللهِ وَ رِضْوَانًا کے رنگ میں آ جائیں اور اس میدانِ محبت میں یکہ سوار ہو نکلیں۔

جہاں گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے خوف الٰہی سے لرزہ براندام ہو، وہاں ایک مسلمان کے لیے رحمت الٰہیہ سے امیدوار ہو کر اپنی مغفرت سے لاپرواہونا بھی ضروری ہے۔

قَابِلُ التَّوْبِ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ

دیکھئے شدید العقاب کی صفت جلالی کے دونوں طرف صفات جمالیہ نے گھیر رکھا ہے۔ اپنے گناہوں پر جب نظر ڈالتا ہوں تو دم گھٹنے لگتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ آخر وہ رب العالمین ہے۔ وہ کیسے ہمیں عذاب دینے کی ہمت کرے گا۔ بلکہ اس کے رحم سامنے آ جائیں گے اور درگزر ہی گزر ہوگا۔ اور ہم ایک بڑے خوف وجلال کے بعد ہنستے کھیلتے بہشت جاودانی میں پہنچا دیئے جائیں گے۔

ہاں نری بے فکری دوزخ کا باعث ضرور ہے۔ اور اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوٰى

حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب خوف قیامت کا ذکر ہوتا تھا، تو فرمایا کرتے کہ اللہ میاں کی جب نظر اپنی مخلوقات پر پڑے گی تو ہنسی آ جائے گی۔

'سلسبیل' کے ڈیکلریشن کی فکر نہ تو ہوئی، اور نہ ہی ہونی چاہیے تھی۔ فکر تو پہلے بھی یہ تھا کہ کیسے مضامین کے لحاظ سے نبھیں گے۔ کیونکہ بہت کم لوگ ہیں جو مضامین عالیہ کو قید تحریر میں لا سکتے ہیں۔ میدان وسیع ہے، لیکن ہمت پست۔ خدا کرے اہل قلم ہماری امداد کریں۔

حاجی فضل احمد صاحب کی طبیعت میں وارفتگی ہے۔ اور اس عالم میں وہ بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ البتہ انہیں موقعہ کم ملتا ہے جو پورے دھیان سے اس خدمت کو انجام دیں۔ میرا پختہ خیال ہے کہ ہم فقر وتصوف کے سوا کچھ نہ لکھیں، نہ لکھائیں۔ صفحے خالی منظور ہیں۔ لیکن عام اسلامی علوم

Marfat.com

کی بھرمار منظور نہیں۔ وہ ان لوگوں کا کام جو اس کام میں مصروف ہیں۔

لاچار بیماروں کے لیے دعا جاری ہے

عزیزہ کو پیار

کوئی زنانہ بیماری ہو تو علاج چاہیے۔ دم صبح و شام ضروری ہے۔ میری چھوٹی لڑکی کو سال بھر سے ڈکار کثرت سے آتے ہیں اور بے چاری کا سینہ پھٹ گیا۔ ایک کمپونڈر حالی صاحب آئے۔ نسخہ لکھا۔ لیکن فضل الٰہی بہانہ لے کر شفا بن گیا۔ ایسے ہی اللہ فضل و کرم فرمائے اور کوئی بہانہ بنے۔

آپ کا محمد عمر

قریشی صاحب اور دیگر احباب جب آئیں تو سلام و دعا اُن سے کہہ دینا۔ حاجی محمد شریف صاحب کو السلام علیکم پہنچا دیں

محمد عمر

(۱۸)

برادر محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!

حاجی صاحب آج دوپہر تشریف لے گئے۔ اب بخیریت پہنچ گئے ہوں گے۔ مریضہ گلا جس کی آواز بند ہو رہی ہے اپنے نسخہ کے لیے آئی۔ نسخہ موجود ہو یا یاد ہو، تو مطلع کریں۔

عنوان کارڈ پر تو تحریر ہے۔ ایک تحریر اچھی لکھی گئی تھی۔ لیکن دوسرا خط تھا۔ اصل نیچے رہ گیا۔ یہ یہاں تھی۔ آپ کو خود بخود پہنچ رہی ہے۔

توحیدی حصہ کا بقیہ نظر سے گزارنے کے بعد ''طریقت'' کے ساتھ شائع ہو۔

امت اُس وقت ایک ہو سکتی ہے جب امت مجموعی طور پر ایک واحد نصب العین کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس مقصد کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دے۔

مقصد بلند کیا ہے؟ یہی ایک امت مسلمہ کا قائم کرنا۔ یہی زندگی دنیوی ہے جب ایک مسلم معاشرہ تمام دنیا میں ایک ہو کر اپنے مقام کا ثبوت دے۔

تمام اعزہ و احباب کو درجہ بدرجہ دعا و سلام

آپ کا..... محمد عمر

Marfat.com

(۱۹)

عزیز محترم شیخ محمد امین صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عزیزہ کا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت بخشے۔

'مذہب کی بنیاد' کا مسودہ کاپی نمبرا افضل صاحب یا صدیق صاحب لے گئے تھے۔ کاپی نمبر۲ حاجی صاحب کے ذریعہ ارسال ہوئی۔ آپ جلد مقابلہ کے بعد ترتیب اور توضیح کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ایک ماہ کا کام سال میں بھی نہ ہو تو کیسے ادارہ چلے گا۔

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

(۲۰)

خدا کی قسم ان کو موجود پایا
جہاں سر جھکایا سویرے سویرے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

طفیل کو اللہ تعالیٰ اور شرف بخشے جس کی وجہ سے شرف نامہ حاصل ہوا۔ پروفیسر صاحب کو میری طرف سے دعا و سلام کے بعد تبریک طفیل پیش کر دیں۔

فَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا

اشرف صاحب کی رجسٹری کہیں جمال نے لاہور میں وصول کی۔ ورنہ اگر یہاں پہنچتی تو آپ کے ارشاد کی یہ بندہ تعمیل کر دیتا ہے۔

مخلصین اسلام کو عام دیکھا ہے کہ جب وہ بنیادی طور پر اسلام سے واقف نہیں ہوتے اور براہ راست سلسلہ وار کچھ پڑھا نہیں ہوتا تو ذہن بلندیٔ اسلام کے لیے خیالی قلعے تعمیر کرتا ہے، جو دیکھنے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن تعمیری نقشۂ اسلام سے وہ الگ اپنا ذہنی نقشہ رکھے ہوتے ہیں۔

یہ نئے خدمت ملت کے طریقے متجددین اسلام جو بھی اب دیکھتے ہیں، یہ اسی طریقہ پر پیدا ہوئے۔ ورنہ اپنی جگہ وہ نقشہ بڑا ہی دلکش ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً وہ نقشہ منشائے اسلام نہیں ہوتا۔

بہر صورت اگر اب کوئی تحریر آ گئی، تو چند حروف آپ کے خوش کرنے کے لیے لکھ دیئے۔

Marfat.com

عزیز محمد اقبال صاحب کے اور آپ کے کتنے مخلصانہ تعلقات تھے لیکن ذرا سے اختلاف سے کتنا بعد پیدا ہو گیا۔ اور اخلاص و محبت کا پتہ بھی نہیں چلتا تھا، جب آپ تنقید کر رہے تھے۔

یہی حال مولوی صاحب کا تھا۔ لیکن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اقبال صاحب کو اقبال مرحوم کہنے کی نوبت آ رہی ہے۔ اور ادارہ کی باگ ڈور مولانا صاحب کے ہاتھ دے دی گئی اور صدارتی نظام جاری کر دیا گیا۔ خدا کرے یہ نظام ادارہ کو راست آ جائے۔ ورنہ جیسے دنیا فانی فنا ہو رہی ہے، یہ ''سلسبیل''، یہ ''ادارہ'' بھی چند لمحے ہنستا کھیلتا غنچہ مرجھا جائے گا۔ اور چند دن کی سوگواری کے بعد ہم خود بھی سوگوار ہو جائیں گے۔

۲۶ جولائی کو کھوڑہ آیا تھا اور ۳۰ کو وہاں سے چلا آیا۔ آج ۳۱ ایک عرس کی تقریب میں نلی موضع میں ہوں۔ کل ان شاء اللہ ہم گھر پہنچ جائیں گے۔

ادارہ کو جب بازار سے خلوت میں لے گئے تو مقصود تھا کہ شاید خلوتی حال اصلاح پیدا کر دے گا۔ لیکن جب ایک بدگمانی کسی کو کسی سے ہو جائے تو بدگمانی کا رفع کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انسان ذرا اپنے اندر نظر ڈال لے تو چنداں مشکل نہیں۔ جو کچھ خود ہوتے ہیں، وہی کچھ دوسرے بھی ہوتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ فطرۃ اللہ دورنگی نہیں۔

صرف دھوکا یہ ہے کہ خود کو دوسرے سے الگ خیال کرتے ہیں۔ اپنے عیب پر نظر نہیں لیکن دوسرے پر گرفت ہی گرفت ہے۔ ورنہ کون پاک ہے۔ یہاں تو یک رنگی ہے اور بس۔

جو کچھ پیش کیا جا رہا ہے، اس پر ناظرین کی نظر بہت کم ہوتی ہے۔ ورنہ اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت بخشے۔ آپ کو تندرستی عنایت فرمائے اور ہمیں حسن انجام سے سرفراز فرمائے۔

زیادہ کیا عرض کروں

آپ کا محمد عمر
از نلی تحصیل خوشاب
۳۱/۸/۶۵

Marfat.com

(۲۱)

میرے مشفق عزیز! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کی یاد اکثر تازہ۔ لیکن اب وہ جوانی کے خیال مدھم۔ طاقت گفتار تو کچھ ہے لیکن تحریر کو اب جی نہیں چاہتا۔ اب تو مہینوں گزر گئے، کچھ لکھا نہیں۔ کسی کی تکلیف کی وجہ سے آپ کو رقعہ لکھا اور موقعہ ہاتھ آیا۔

ادارہ کی ذمہ داری حاجی صاحب کے سر ڈالنے کی وجہ سے اب بے فکری زیادہ ہو گئی ہے۔ خدا کرے وہ دلچسپی لیتے رہیں۔ زیادہ کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور آپ کی بچیوں کو سلامت اور صحت سے رکھے، اور ہمیں حسن انجام سے سرفراز فرمائے۔ اور ملت وقوم اور اسلام دین کی آبرو بڑھائے۔ اور ہمیں مسلمان بنائے، مسلمان مارے اور مسلمان اٹھائے۔ بھائی شریف صاحب کو میرے دعا وسلام کہنا۔

وقت ملے اور طاقت ہو، تو چند حروف اطمینان کے لیے لکھ دیں۔

ورنہ یاد دل کافی ہے

والدعا

راقم محمد عمر

۲۹/۱۱/۶۵

(۲۲)

مخلص مکرم شیخ محمد امین صاحب زاد صحتہ وعافیتہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دو دن ہوئے آپ کا خط ملا۔ مگر طبیعت بحال نہیں ہے۔ اور کمزوری کی وجہ سے خود دیکھ نہیں سکا۔ اب ایک عزیز آ گئے، اس لیے آپ کو جواب دے رہا ہوں۔

جب کبھی آپ کی یاد پڑتی ہے تو اکثر بیماری بھی ساتھ ہوتی ہے، اور آپ کا پریشان چہرہ ساتھ ہوتا ہے۔ دوستوں سے بڑھ کر آپ کا خیال ہے، اور آپ کے خط کا حرف حرف توجہ لیے ہوئے ہوتا ہے۔ ایسے حال میں مجھ سے دعا نہ نکلے تو کیوں نہ نکلے۔ مگر میں بھی آپ جیسا آدمی اور گناہوں سے پُر ہوں۔ کیونکہ جس کو رمضان جیسے مبارک مہینہ میں گناہ نہ چھوڑیں، وہ کہاں

Marfat.com

جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت بخشے۔واقعی قدرت کے ایسے کرشمے ہیں کہ عقل سے باہر ہیں، جو ناامیدوں کو امیدوار اور خشکوں کو تر کر دیتا ہے۔تو کیا بعید ہے کہ اس کی قدرت واسعہ آپ پر مہربان ہو اور آپ کو امراض سے نجات بخشے۔پھر دعا ہے کہ آپ کو ہر مرض سے خلاصی ہو اور باقی چند ایام آرام سے گزریں اور عزت سے

بحکم حضرت قبلۂ عالم بیربلوی

صوفی اقبال صاحب سے آپ کو محبت ہے۔لیکن اختلاف برائے اختلاف نہ رہا۔بلکہ شخصی تأثرات غالب ہو گئے۔اور اختلاف کا بھانڈا پھوٹ گیا۔جس لب ولہجہ سے باتیں ہوئیں، وہ ہمدردانہ نہ تھیں، بلکہ ذاتی رنجش کو ظاہر ہی نہ کر رہی تھیں بلکہ نشر کئے جا رہی تھیں۔یہ آپ کا قصور نہیں، نہ اقبال صاحب کا، بلکہ ایک مجموعی روش کا نتیجہ اور ثمرہ تھا۔پہلے تمام دوستوں کا خیال تھا کہ ادارہ آزاد ہو اور کسی کی سرپرستی میں نہ رہے۔بالفاظ دیگر حاجی صاحب کی سرپرستی میں نہ رہے، اور اس کے لیے ہمیشہ کوشش رہی اور اسی وجہ سے انتقال مکانی ضروری سمجھا گیا۔لیکن جب آزادی حاصل ہو گئی تو آزاد کرانے والوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور دوسری جانب احساس بطور ردّ عمل پیدا ہو گیا۔کام چلتا تھا۔اقبال اس دھوکہ میں آ گئے کہ کام ٹھیک چل رہا ہے۔

جب سے ادارہ قائم ہوا، آج تک کسی خاص خطوط پر نہیں چل رہا۔وہی پرانی حکمت عملی یعنی دوریشانہ طرز پر ہے۔یہ کرو، وہ کرو۔آپ بیماری کی وجہ سے معذور ہیں۔کر تو نہیں سکتے مگر سوجھ بوجھ میں تو وہ باتیں آتی ہیں جو چوٹی کی ہوتی ہیں۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ آپ کو چند ایک شکائتیں تھیں۔مگر ایک صاحب تحمل کے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔مگر تحمل کا مادہ مسلمانوں میں کم ہے۔اقبال صاحب نے بڑے تحمل سے کام کیا۔مگر قدرت کو منظور نہ تھا۔اور یہ دکھانا منظور تھا کہ جو لوگ ان کو چوٹی پر بٹھانا چاہتے تھے، ان کو گرا دیا۔اب بھی دوستوں کو رنج ہے۔کیونکہ وہ نیک طینت آدمی ہیں۔

آپ نہیں دیکھتے کہ حاجی صاحب مخلص اور نیک انسان ہیں مگر بعض اوقات دوست حد سے بڑھ کر ان کو طعن و تشنیع سے چھلنی کرتے ہیں۔مگر چند دن کے بعد پھر ان کو ان کی قیمت معلوم ہوتی ہے اور ان کے سامنے جھک جاتے ہیں۔بس بے صبری ہے۔بردباری نہیں ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ تمام کشمکش اور ہست و بود میں کوئی پریشانی نہیں آئی۔کسی کا مقام دوسرا

Marfat.com

مقام نظر نہیں آیا۔ ہر ایک کے ساتھ اسی طرح محبت اور پیار ہے۔ حالانکہ بعض دوستوں میں بڑے بڑے نقائص ہیں۔ مگر مجھے ان کی پرواہ نہیں۔ کون ہے جو نقص سے پاک ہو۔ میں خود عیوب سے بھرا ہوا ہوں۔ اسی وجہ سے میں کسی کے عیب پر نظر نہیں ڈالتا۔ کمزوریاں انسان کا خاصہ ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ خیر الکلام ما قل و دل۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکا کہہ سکتا۔ امید ہے کہ آپ مجھے دعا سے یاد کرتے ہوں گے اور حسن انجام کے لئے شریک دعا ہوں گے۔ اللہ آپ کو اور آپ کے عزیزوں کو صحت بخشے۔

والدعا

بفرمان حضرت قبلۂ عالم بیربلوی

خط کے آخر میں آخری پشت پر یہ مرقوم ہے

خدا کی قسم تجھ کو موجود پایا

جہاں سر جھکایا سویرے سویرے

عزیزہ کے لئے ماء اللحم یا جواہر مہرہ استعمال کرائیں۔ جواہر مہرہ کی کئی ترکیبیں ہیں۔ حسب ضرورت تیار کرائیں انشاء اللہ طاقت پیدا کرے گا۔

(۲۳)

عزیز محترم شیخ محمد امین صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خیریت مطلوب!

اللہ کے فضل کرم سے غالباً آپ کی کوشش کامیاب ہو رہی ہے۔ پرسوں لائن مین محکمہ بجلی کا شہر کے سروے کے لیے آیا تھا۔ کیونکہ انہیں جلدی تھی۔ اس لیے واپس چلے گئے۔ اور کاغذات ساتھ نہ لے جا سکے۔ بعد میں سردار فیروز خاں نے باقی کاغذات بھی پہنچا دیئے۔ اقبال صاحب آپ کے مخلصانہ خیال سے، جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے، متفق ہیں۔

افسوس کہ میں سیاہ شفوف آپ کو نہ بھجوا سکا۔ کیونکہ نسیان غالب ہے۔ حاجی صاحب عرس مبارک پر تشریف لائیں گے ان کو دے دوں گا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ میں خود علیل ہوں۔ دیسی علاج شروع ہے۔ ایک روز

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب آئے تھے۔ انہوں نے ایک نسخہ لکھ دیا تھا اور پھر بھجوا بھی دیا۔ آج استعمال کر رہا ہوں۔ خدا کرے کامیاب ہو جائے۔ اور بھی کئی گولیاں آ رہی ہیں۔ لیکن میری طبیعت بڑی نازک ہے۔ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔

حاجی شریف صاحب اور دوسرے عزیزان کو درجہ بدرجہ سلام ہو۔

اگر صحت برقرار رہی تو حضرت قصوریؒ کے عرس مبارک پر آؤں گا۔ جس کی تاریخ، ۱۳، ۱۴۔ اکتوبر ہے، باقی خیریت ہے۔

سفوف سیاہ ارسال ہے۔

والدعا

بفرمان حضرت محمد عمر صاحب مدظلہ العالی

بیربل شریف

(۲۴)

حاجی محمد شریف (برادر شیخ محمد امین) کے نام

بسم اللہ، بی اللہ، حسبی اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مجھے بڑی خوشی ہے کہ جس کار خیر کے سرانجام دینے کے لیے آپ ایک مدت سے بیتاب تھے، اس میں اپنے بھائی صاحب کے ساتھ ایک جان ہو کر شریک کار ہیں۔ اور اپنی پہلی کدورتوں کو بالائے طاق رکھ کر اتحاد و اتفاق کا نمونہ آپ نے پیش کر دیا ہے۔ الحمد للہ علی ذٰلک حمدا کثیرا۔

اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو دے۔ اور عزیزہ کے کار خیر کو اللہ تعالیٰ اتفاق و محبت کا وسیلہ بنائے۔ اور فریقین میں محبت کے ازدیاد کا ذریعہ فرمائے۔ آمین!

یہ چند حروف بطور شکریہ لکھ رہا ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں محبت و اتفاق سے رکھے۔ آمین ثم آمین!

آپ کا

محمد عمر

Marfat.com

حیات القلوب

ڈاکٹر محمد عبید الرحمٰن صاحب کے نام

Marfat.com

جس کام کا ارادہ انسان پختہ کرے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ دین کے کام تو بہت آسان ہیں بشرطیکہ ارادہ پختہ ہو جائے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی سے مسلمان مسلمان بنتا ہے۔

Marfat.com

(۱)

السلام علیکم۔ امتحان کی تاریخ کا خط پہنچا۔ آپ کے والد بزرگوار صاحب کا خط آیا۔ پرچہ شروع کرنے سے پہلے ''رِبِّ اِشْرَحْ لِیْ صَدْرِی وَیَسِّرْلِی اَمْرِی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِی یَفْقَهُوا قَوْلِی'' پڑھ لیا کریں۔ پوری استقامت اور سوچ بچار سے پرچہ لکھنا چاہئے اور گھبراہٹ نہ ہو۔ بہت یاد ہے اور بہت کچھ کیا۔

(۲)

السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر امتحان میں کامیاب فرمائے اور اپنے سے غافل نہ فرمائے۔ بہر کارے کہ باشی باخدا باش۔

(۳)

۲۱ فروری ۱۹۵۳ء السلام علیکم۔ خط پہنچا، حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے امتحانوں میں کامیاب فرمائے اور ایک کامیاب زندگی عنایت فرمائے۔ آپ کے والد بزرگوار ۲/۵ کو ایک گھنٹہ کے لیے آئے تھے اور پھر واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دے اور گھر کی خیریت۔

(۴)

۲۴ فروری۔ السلام علیکم۔ خط پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں کامیاب کرے۔ آپ کے والد صاحب کا خط بھی پہنچا۔ خوشی راضی ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ بارش اور بادل ایک ماہ سے منڈلا رہے ہیں۔ جس کام کا ارادہ انسان پختہ کرے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ دین کے کام تو بہت آسان ہیں بشرطیکہ ارادہ پختہ ہو جائے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی سے مسلمان مسلمان بنتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب (۱) کو السلام علیکم۔

(۵)

السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ یاد اخلاص سے نہایت خوشی ہوئی۔ مولیٰ کریم آپ کو ہر دو جہاں میں سرخرو فرمائے۔ آپ کے والد صاحب کا خط آیا تھا۔ شاید فروری کے آخری ہفتہ تشریف لاویں۔ عزیزم محمد صدیق صاحب کی تقرری خود کالج ہسپتال میں ہونے سے خوشی ہوئی۔

---

(۱) تشریح یہاں حضرت صاحبزادہ صاحب سے مراد صاحبزادہ ڈاکٹر مسعود الرسول صاب للّٰہی ہیں۔ (ڈاکٹر عبید الرحمٰن)

Marfat.com

(۶)

۱۹ دسمبر ۱۹۵۹ء السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔ ایک کامیابی امتحان ہے، ایک کامیابیٔ دنیا ہے، ایک کامیابیٔ آخرت ہے۔ دنیا رب العلمین کو بھول گئی، رازق کو بھول گئی، خالق کو بھول گئی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہمارے سر پر ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے، ہماری آنکھیں کھول دے، دل کی آنکھوں میں بصارت دے تا کہ ہمارا خیال اس کی طرف پھر جائے۔ ایک کپڑا پر تعویذ ارسال ہے وہ اس دوست کو دے دیں، مرد کو یا عورت کو، اپنے پاس رکھے اور اسم ''یَا وَدُوْدُ'' پڑھا کرے۔ کتنا؟ جتنا اس کی مرضی ہو، لیکن زیادہ پڑھنے کا زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(۷)

۲۲ جون ۱۹۶۱ء۔ السلام علیکم۔ خط پہنچا کہ آپ اپنے کام پر لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خلقت کی خدمت کا موقع دے اور نیت صالح قائم رکھے (آمین ثم آمین) یہ کتنا اچھا موقع آپ کو دے دیا گیا۔

(۸)

۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء۔ السلام علیکم۔ آپ کے والد صاحب دسمبر میں صرف ایک دن کے لیے آئے تھے۔ ڈاکٹر وہی اچھا ہے جس کو اپنے پیشے سے کامل انس ہو اور ساتھ ہی مخلوق خدا کے ساتھ بھی محبت ہو۔ غریب غرباء کا خیال پوری توجہ سے کرے۔ ذہن اسلامی ہے اور اپنے والد صاحب کا اچھا خاصا اثر رکھتا ہے۔ مولیٰ کریم عزیز کو دین دنیا میں کامیاب کرے (آمین ثم آمین)

(۹)

۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء۔ عزیزم زادرشدہ السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ حقیقت حال سے مطلع ہوا۔ عزیزم! سب سے پہلے عزم پختہ ہونا ضروری ہے۔ انشاء اللہ جب ارادہ پختہ ہو جائے گا تو توفیق الٰہی کا طلب گار ہونا ضروری ہے۔ اس صورت میں توفیق الٰہی مددگار ہو جاتی ہے۔ آپ گھبرائیں نہیں وقت پر کام ہوتا رہے گا۔ (۱) ایم بی بی ایس کے امتحان کا داخلہ اگلے سال لینے میں کیا حرج ہے؟ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامیاب کرے اور اچھی صحت۔ جناب ملک صاحب کا ذکر آپ نے کیا، ان کو آپ کا ہمیشہ مہربان رکھے اور تعلقات بلند ہوں۔ آپ کے والد صاحب یہاں بھی پہنچے۔ کھوڑہ سے واپس ہوں گے۔

---

(۱) تشریح: یہ جو جناب ؒ نے لکھا تھا کہ وقت پر کام ہوتا رہے گا، یہ آپ ؒ کی کرامت بصورت پیش گوئی تھی کیونکہ پھر داخلہ ایم بی بی ایس اگلے سال ہی ملا۔ (ڈاکٹر عبید الرحمٰن)

Marfat.com

(۱۰)

۱۲مئی ۱۹۶۳ء السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ عین اس وقت آپ کے والد صاحب بھی موجود تھے۔ انہیں بھی دکھایا۔ اصل حقیقت سے انہوں نے مطلع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ عزیزم! ہر قدم احتیاط سے رکھا جائے اور اپنی نیک نامی کو مقدم رکھیں۔ مال و دولت کی کچھ عزت نہیں۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ملک صاحب یہاں سے سرگودھا گئے تھے اور پھر وہاں سے اپنے ہاں جائیں گے۔

(۱۱)

۲۰اپریل ۱۹۶۴ء۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط کھوڑہ میں پہنچا۔ چار اگست سے کھوڑہ میں مقیم ہوں اور چار ستمبر کو واپسی ہے۔ آپ کے گھر میں مقیم ہوں۔ ہر طرح کے آرام و آسائش یہاں مہیا ہیں۔ آپ کے والد صاحب ہمارے حال کے نگران رہتے ہیں۔ ہر ضرورت پوری۔ آپ کے بھائی سجاد الرحمٰن ہر وقت تعلیم و تعلم میں لگے رہتے ہیں۔ ملازمت میں ذرا دور چلے گئے ہیں۔ لیکن ملازمت سے گھبرانا نہیں چاہیے کسی وقت قریب آ جائیں گے۔ موسم اچھا ہے۔ بارش اور بوندا باندی شروع رہتی ہے۔ ''سلسبیل'' شاید منگاتے ہوں گے۔ اپنے احباب میں اس کا تعارف ضروری ہے۔

(۱۲)

۱۲اپریل ۱۹۶۴ء السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اب مجھے بھی نسبتاً آرام ہے۔ خدا کرے کسی اچھی جگہ آپ کا تبادلہ ہو۔ عزیز! تم بچے نہیں، ڈاکٹر ہو۔ اپنی پوزیشن صرف لین دین تک محدود ہونی چاہئے۔ بلکہ ہر امر میں اللہ کا خیال اور انسانیت کا خیال اپنے لیے ضروری ہے۔

(۱۳)

۱۹نومبر ۱۹۶۴ء السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ رحم فرما کر محکمانہ پرسش سے خلاصی بخشے۔ انشاء اللہ جلد یا بدیر تبادلہ ہو جائے گا۔ اور صبر اور ہمت سے کام لیں۔ دوری کی تکلیف ہے۔ کئی نوجوان غیر ممالک روزگار کے لیے چلے جاتے ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے حج کی درخواست دے دی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور ہوتی ہے یا نہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی کا خط بھی اگلے دن آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت بخشے۔ ملک صاحب کی کوشش سے ''سلسبیل'' لاہور ریجن محکمہ تعلیم میں لائبریریوں کے لیے منظور ہو گیا ہے۔

Marfat.com

(۱۴)

۲۹ نومبر ۱۹۶۴ء السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ خیالات پڑھ کر خوشی ہوئی کہ طبیعت نیکی پر مائل ہے۔ ''سلسبیل'' کی اشاعت اور اس کے مطالعہ کرنے کی بھی خوشی ہوئی۔ لاہور ریجن میں منظور ہو چکا۔ اس کے سکولوں اور مدرسوں میں لگوانے کی کوشش کی جائے۔ آپ کے والد بزرگ بھی آئے تھے۔ ان کی درخواست حج کی منظور ہو چکی ہے۔ ''سلسبیل'' خود پڑھیں اوروں پڑھائیں۔

(۱۵)

۱۹۶۳ء السلام علیکم۔ خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ اچھا ہے کہ عزیز آ جائے۔ ۳۰۔۳۱ کو واپسی کا خیال ہے۔ آپ کے والد صاحب دو دن بیمار رہے۔ اب آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی دے اور گھر کے قریب لائے۔ امید ہے کہ آپ دینی کتب پڑھ کر دیندار بننے کی کوشش کریں گے۔

(۱۶)

السلام علیکم۔ خیریت دو جہاں مطلوب۔ آپ کا خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ الحمدللہ بخیریت ہیں۔ ملک و ملت کی خدمت بڑی چیز ہے۔ خداوند کریم تبادلہ کی نیک صورت بنا دے۔ آپ کے والد صاحب کا بھی خط آیا تھا۔ باقی خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ خدا نے تمہیں محفوظ رکھا۔

(۱۷)

السلام علیکم۔ آپ کا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں کامیاب کرے۔ وضو کا بچا پانی صبح دو تین گھونٹ پی لیا کریں اور پڑھا کریں رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی الیٰ یَفْقَهُوا قَوْلِی۔

Marfat.com

ظفر القلوب

سید مظفر حسین شاہ صاحب کے نام

Marfat.com

محبت کے یہ دن تھوڑے ہوتے ہیں۔ مگر بڑے مزیدار۔ جب محبت کی پینگیں چڑھتی ہیں۔ خدا کرے کچھ دن یہ دن رہیں۔ سب کام ہوتے رہیں گے۔ لیکن یہ گھڑیاں پھر نصیب ہونی مشکل ہیں۔ ہمیں بھی جب کبھی وہ دن یاد آتے ہیں، تو کہہ دیتے ہیں کہ ''کچھ دن پہلے پربھو جی کر گئے پریت۔'' محبت کی ناکامی ہی اصل میں محبت بڑھانے والی ہے۔ جب وصل ہوتا ہے، تو محبت گھٹتی ہے، بڑھتی نہیں۔

Marfat.com

(۱)

عزیز محترم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

غالباً انتظار میں سخت پریشان ہونگے۔ اور پھر نسیان کا غلبہ۔ آج پڑتال پر آپ کا مکتوب نظر آیا۔ یہ شعر از حد پسند آیا۔

تیری نگاہ کے مجنوں بھی ہیں اور کئی
کسی کے دل میں رہی اور کسی کے پار گئی

آپ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سمندر ہے۔ لیکن استعداد کے مدارج ہیں۔ بلند استعداد تو کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ یہ گناہ مارا کیوں آوارہ ہے۔ یہی کمیٔ استعداد۔ ورنہ پیر مرشد کی مہربانیوں کی کیا کمی تھی۔ پھر بھی شکر، کہ واگزار نہیں فرماتے۔ سب کچھ کرتا ہوں۔ لیکن وہ آنکھ سے نہیں نکلتے۔

سستی ہو، کاہلی ہو، غفلت ہو، سو جو ہو، لیکن چبھن (خلش) رہے۔ حضرت مرشدنا و سیدنا حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر گیا تھا۔ واپسی پر آپ کے بھائی صاحب[1] سے بھی ملاقات ہوئی۔ آجکل میرے مقدمات کی وہی پیروی از راہِ اخلاص کر رہے ہیں۔ صاحب فراست ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو سرخرو فرمائے۔ یہ کام دنوں کا نہیں، مہینوں کا نہیں، سالوں کا نہیں، عمر بھر کا ہے۔ اشتر آہستہ مے روز شب و روز۔ آہستہ چلنا ہے۔ اس لئے آپ گھبرائیں نہیں۔ نغمہ حدی تیز زن، منزلِ ما دور نیست۔ اللہ تعالےٰ تخمِ محبت قائم رکھے۔ ہمارا کام سنبھلنا ہے۔ اور بس۔

والدعا
راقم محمد عمر
۸ مارچ ۱۹۶۵

---

[1] مکتوب الیہ کے بڑے بھائی سید عباس علی شاہ سرگودہا میں وکیل تھے جو حضرت کا ایک شفعہ کا کیس ڈیل کر رہے تھے۔ جو کامیاب ہوا۔ مکتوب الیہ

Marfat.com

(۲)

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گزشت

عزیز محترم شاہ صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پڑھ کر حیران ہوا۔ میں تو ہمیشہ اس سواری کے خلاف رہا اور ہوں۔[1] اعزیز سعید احمد ایک مدت سے آرزومند تھا۔ لیکن خوف غالب۔ اب بھی میری اجازت کے بغیر کسی نے دلوا دیا۔ بہت خطرناک سواری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ آپ سلامت گھر پہنچے۔ آئندہ بھی احتیاطِ کامل چاہیے۔ جب آپ کا خط پہنچا تو عزیز کو دکھایا گیا، کہ احتیاط ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔ اصل چیز چاہیے۔ دل سلامت پہلے، جسم سلامت بعد۔

حاجی فضل احمد صاحب پرسوں سے آئے ہوئے تھے۔ آج بعد نمازِ ظہر واپس تشریف لے گئے۔ اپنی منزل نہایت شوق سے کاٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

میرے عزیز آپ نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ کچھ ہو۔ لیکن اصول یہ ہے کہ خود ہی انسان ہوتا ہے۔ کسی کے بنانے سے کچھ نہیں بنتا۔ اپنی ہمت بلند کے ساتھ جو قدم اٹھاتا ہے۔ آخر وہ منزلِ مقصود پہ ایک دن پہنچ نکلتا ہے۔ ورنہ راستے میں جو دم توڑ دے، تو کیا ہو۔ پھر بھی مقصود حاصل تو محبت و تعلق سے ہوتا ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۲ جون ۱۹۶۵

(۳)

مخلص مکرم شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ کیا کہوں۔ محبت کے یہ دن تھوڑے ہوتے ہیں۔ مگر بڑے مزیدار۔ جب محبت کی پینگیں چڑھتی ہیں۔ خدا کرے کچھ دن یہ دن رہیں۔ سب کام ہوتے رہیں گے۔

---

[1] مکتوب الیہ سرگودھا سے منڈی بہاء الدین آئے ہوئے موٹر سائیکل سے گر کر کچھ ان صاحب فراش رہے۔ تو خدمت علیہ میں عریضہ لکھا۔ جس کے جواب میں سرکار نے (حضرت اقدس) نے یہ مکتوب ارسال فرمایا (مکتوب الیہ)

Marfat.com

لیکن یہ گھڑیاں پھر نصیب ہونی مشکل ہیں۔ ہمیں بھی جب کبھی وہ دن یاد آتے ہیں، تو کہہ دیتے ہیں کہ'' کچھ دن پہلے پربھو جی کر گئے پریت۔'' محبت کی ناکامی ہی اصل میں محبت بڑھانے والی ہے۔ جب وصل ہوتا ہے، تو محبت گھٹتی ہے، بڑھتی نہیں۔

میں کل صبح انشاءاللہ شرقپور جارہا ہوں۔ اتوار ۴ جولائی کو لاہور ہوں گا۔ اور پانچ کو بھی پہلا وقت وہیں گزرے گا۔ چھ کو انشاءاللہ گھر پہنچنے کا خیال ہے۔ آپ جہاں مناسب سمجھیں، ملیں۔ ورنہ خدا حافظ۔

آپ گھبرائیں نہیں یہی کچھ زندگی ہے

دو گونہ رنج اس جان مجنوں را　　بلائے صحبت لیلیٰ و ذقت لیلیٰ

ہاں! کورس تو کرلیں۔ پیسے بڑھ جائیں گے۔ اللہ میاں کو تو راضی کرلیں گے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ جب اللہ ناراض ہو، اور کوئی آدمی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو بندے کو دیکھ کر بے اختیار اس کی ہنسی نکل جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ ناراض ہی نہیں ہوا، محبت کے انگارے اندر ہی رہیں تو اچھے۔ انہیں ہوا لگ جائے تو یہ راکھ بن جاتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا۔ نہ مجھے قرار ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ کے اندر تو دھواں نظر آتا ہے۔ مگر یہ خاکسار بالکل خالی ہو چکا ہے۔ مرنے سے پہلے ہی محبت ختم ہو چکی ہے۔ خدا کو کیا حال دکھائیں گے۔

والدعا
راقم محمد عمر

۳۰ جون ۱۹۶۵ء

(۴)

مخلصم عزیزی شاہ صاحب۔ زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط جب پہنچا تو یاد آیا۔

بعد مدت کے لائے ہو تشریف
خوش تو ہے آپ کا مزاج شریف

Marfat.com

ملاقات ہو نہ ہو، سوز و گداز اندر چمکتا رہے۔ ملاقات اسی وجہ سے کی جاتی ہے، کہ یہ جذبہ جاگتا رہے۔[1] کیا کروں

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

وقت گزار رہا ہوں۔ سرکشیاں بدستور اس عمر اسی سالہ میں بھی موجود۔ اِنَّ النَّفْسَ لَامَارَّۃٌ بِالسُّوءِ اِلَّا مَارَحِمَ ربی۔ محبت کے یہ کرشمے ہیں کہ

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

یہی زندگی ہے، یہی حیات۔

جب تک محبت زندہ، انسان زندہ۔ یہ گئی، تو موت کا نقشہ سامنے ہے۔

زیادہ کیا عرض کروں۔

والدعا

طالب دعا محمد عمر

۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵

(۵)

مخلصم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ کا خط پہنچا۔ حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ لمبا سفر نہیں ہو سکتا۔ صرف حضرت کرمانوالہ جائیں گے۔ اتوار شام کو سرگودہا پہنچوں گا۔ اور دوسرے دن بذریعہ بس گورنمنٹ ٹرانسپورٹ روانہ ہو کر سب کے ہمراہ تقریباً ایک بجے پہنچ جاؤں گا۔ بعض احباب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

ممتاز صاحب پراچہ اور حافظ فضل کریم صاحب سلام کہتے ہیں۔

والسلام

بفرمان حضرت قبلہ عالم

۲۵ فروری ۱۹۶۷

---

[1] ۱۹۶۵ کی گرمی کی چھٹیوں میں دو ماہ کے لیے ان سروس ٹریننگ کے لیے لالہ موسیٰ ٹیچر ٹریننگ سکول (نارمل سکول) سی ٹی میں داخل ہوا۔ ٹریننگ کے دوران بعض وجوہ کی بنا پر رابطہ نہ رکھ سکا۔ ستمبر میں اختتام کے دو دن پہلے پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی یہ واقعہ بھی کچھ عرصہ کے لیے عدم رابطہ کا سبب رہا۔ بعد میں عریضہ لکھا تو حضور نے جواب بالصواب سے سرفراز فرمائے۔

Marfat.com

(۶)

مخلصم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ قلبی کیفیات سے مطلع ہوا۔ بیشک آپکی طبعی رفتار وہی، جواب چاہیے۔ خدا کرے وہی کچھ حاصل ہو جائے، جو آپ چاہتے ہیں۔ لیکن دستور کچھ اور ہی ہے۔ محنت اور صبر سے کام لیتے رہیں گے، تو ایک دن بامراد انشاءاللہ تعالیٰ ہو جائیں گے۔

چکوڑی سے خط آیا۔ جمعرات ۱۵ جون کو عرس ہے۔ اور بارہ جون شرقپور شریف کا عرس ہے۔ ان کو لکھ دیا گیا کہ ۱۳ جون کو لاہور سے پروگرام حاصل کر لیں۔ غالباً ۱۴ جون کو پچھلے وقت لاہور سے روانہ ہو کر رات کو ڈِنگے پہنچیں گے۔ انشاءاللہ صبح عرس میں ہوں گے۔ ادھر عرس بارہ وفات قریب ہے۔ اس لیے شاید فرصت کم ہو۔ واپسی پر آپ کی ملاقات انشاءاللہ تعالےٰ کروں گا۔

اقبال صاحب کی صحبت مبارک ہو۔ ایسے صاحب سے مجلس جاری رہے۔

محمد عمر

۲۰ مئی ۱۹۶۷ء

(۷)

عزیزم مظفر حسین شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پروگرام ارسال ہے۔

جمعہ ۶ بجے سرگودہا سے روانہ ہو کر دوپہر کا کھانا ڈنگی ضلع گوجرانوالہ میں کھائیں گے۔ ہفتہ روانگی لاہور۔ اتوار صبح روانگی شرقپور۔ سوموار شام لاہور۔ منگل وار وہاں۔ بدھ بعد دوپہر روانگی شام کھاریاں۔ جمعرات چکوڑی۔ جمعہ منڈی یا موضع چک وساوا۔ میں نے میاں محمد شفیع کو لکھ دیا ہے کہ لاہور آنے کی ضرورت نہیں، وہاں ہی انتظار کریں۔

شام کو کھاریاں سواری کا انتظام ہو۔ شام کو چکوڑی پہنچیں گے۔ آپ چک وساوا میں اطلاع دیں کہ سواری لے کر منڈی آ جائیں۔ واپسی پر آپ کی دعوت کھائیں گے۔

Marfat.com

غالباً ہم بدھ کو بذریعہ ریل کار تین بجے سوار ہو کر ۶ بجے لالہ موسےٰ پہنچیں گے۔
اقبال صاحب کو السلام علیکم۔

والسلام
بفرمان حضرت اقدس مدظلہٗ
۷ جون ۱۹۶۷

(۸)

مخلصم شاہ صاحب زاد اخلاصہٗ

السلام علیکم!

مفصل تحریر پڑھی۔ جواباً لکھا جا رہا ہے

(۱) احساس زیاں زندہ، تو ایمان زندہ۔ بحمد اللہ احساس ہے۔

(۲) اس راہ میں محبت ہی تخم کا درجہ درتبہ رکھتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ آپ کی طبیعت میں ہے۔

(۳) جو کچھ کر رہے ہیں، یہ بہت کچھ ہے۔ ثمرہ اللہ تعالیٰ عنائت فرمائے۔

(۴) بہت بہتر ہوگا کہ رات کو عام مجالس سے پرہیز رہے، اور سکون و آرام سے دل کو متوجہ ہونے کا موقعہ میسر رہے۔

(۵) آج کل ریاکاری کے لئے میرے نزدیک عمل بہت پایہ رکھتا ہے۔ یہ وہم ریاکاری بھی بے عملی پیدا کرتا ہے۔ متواتر عمل کرنے سے ریا خود بخود جاتا رہے گا۔

(۶) موجودہ حالت بھی قائم رہے، تو یہ بہت بڑی دولت ہے۔

(۷) ابتدائی ذوق بہت بلند ہوتے ہیں، لیکن خام۔ انتہا میں ذوق کم ہوتا ہے، لیکن پختہ۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نامیدی کفر ہے۔ لَاتَا یئسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ۔

(۹) کچھ بھی ہو سراسر عمل ہو جائے، تو اس سے روح عمل پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

گلہائے رنگ رنگ

مختلف احباب کے نام

Marfat.com

دین کی زندگی عجب زندگی ہے۔ دنیا کا محرک اپنے اندر بولتا ہے۔ اگر چہ دین کا محرک اندر موجود ہے۔ لیکن اس کے جگانے کے لیے کوشش اور مجاہدہ ہونا چاہیئے۔ اکثر شائق مجاہدہ اور ریاضت کے سلسلے میں وسوسے قبول کر جاتے ہیں اور وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ بیشک کبھی کبھی وقت از خود ڈوبتی ناؤ تر اجاتا ہے لیکن حسرت تو یہ ہے کہ وقت ہی ساتھ چھوڑ دے، تو پھر کیا ہوگا۔ یہی ایک فکر دین کی جان ہے اور روحانیت کا سامان۔

Marfat.com

ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب کے نام

(۱)

مخلص مکرم زاد اخلاصہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا بنائے۔ میں اب تندرست ہوں۔ جب تک سفر میں رہے۔ آپ کی دوا کھائی۔ فائدہ ہوا۔ الحمدللہ

دین کی زندگی عجب زندگی ہے۔ دنیا کا محرک اپنے اندر بولتا ہے۔ اگر چہ دین کا محرک اندر موجود ہے۔ لیکن اس کے جگانے کے لیے کوشش اور مجاہدہ ہونا چاہیئے۔ اکثر شائق مجاہدہ اور ریاضت کے سلسلے میں وسوسے قبول کر جاتے ہیں اور وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ بیشک کبھی کبھی وقت از خود ڈوبتی ناؤ تر اجاتا ہے لیکن حسرت تو یہ ہے کہ وقت ہی ساتھ چھوڑ دے، تو پھر کیا ہوگا۔ یہی ایک فکر دین کی جان ہے اور روحانیت کا سامان۔ ہزاروں لوگ روزانہ سفر کرتے ہیں۔ ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو وقت کی بھلائی کی انتظار میں تھے کہ کوئی گھڑی ایسی آئے گی، جب ہماری کوشش کے بغیر کام بن جائے گا۔ لیکن وقت کے دھارے نے انتظار نہ کی اور وہ وقت سر پر آ کھڑا کیا، جس کے بعد اپنی کوششوں کے نہ ہونے کی حسرت ابدالاباد تک قائم رہے گی۔

عزیزم! آپ کیوں انتظار کریں۔ اللہ اللہ کرنے میں کیا مانع ہے اور اس میں کیا مشکل؟ نفسی تغیر بہت تھوڑے فکر سے ابھر آتا ہے۔ تہجد پڑھنا سالک کے فرائض میں ہے۔ پہلے یہ دولت ہر مومن کی اپنی دولت تھی۔ لیکن اس کے بغیر سالک ہی نہیں کہلا سکتا تھا۔ آپ سستی نہ کریں، یہی دعا ہے، یہی تحریض وترغیب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر مقصد میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

بفرقان قبلہ عالم حضور مرشدنا دام ظلہ

حاجی معراج الدین صاحب کے نام

(۲)

بسم اللہ. حسبی اللہ

عزیزم!

السلام علیکم! آپ نے وساوس کا ذکر کیا۔ بے شک ان کو مٹانا مشکل ہے۔ لیکن ان کا کم

Marfat.com

ہو جانا یا کم کر لینا اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ مشاہدات اور مسموعات سے وساوس اُٹھتے ہیں۔ جب آنکھیں اور کان بند کر لیے جائیں تو دل کے اندر وساوس کچھ زور پکڑتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ گھٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کثرت ذکر اور خلوت ان کا واحد علاج ہے۔ کسی ذاکر کی صحبت بھی مفید ہوتی ہے۔ بہر صورت ذکر و فکر و خلوت کا آخری نتیجہ وساوس کا مٹنا ہوتا ہے۔ بارگاہ الٰہی سے التجا کریں کہ آپ کو اپنا دھیان اور اپنا خیال دے۔ بفضلہٖ طبیعت کے اندر احساس ہے۔ بس اب ہمت درکار ہے۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود، گلدستہ گردد

آپ کا دعا گو.....محمد عمر

(۳)

خیال غیر از من دور گرداں
بہ درد عشق خود رنجور گرداں

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خط پہنچا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ جس کو سود و زیاں کا احساس دیا جاتا ہے، آخر وہ تدارک کر لیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم خیال کریں۔ اب تو میں گھر ہی میں رہنا پسند کرتا ہوں۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے گاہے بگاہے چلا بھی جاتا ہوں، تو ایک ہفتہ سے زیادہ باہر نہیں ٹھہرتا۔ بہر صورت آنے میں تکلیف ہے۔ لیکن تکلیف کے اندر ہی سب کچھ رکھا گیا ہے۔ اعتکاف کا خیال مبارک ہے۔ ذکر اور درود شریف کی کثرت چاہیے۔ نوافل و فرائض کو اچھی طرح با اطمینان با خیال پڑھا جائے اور توجہ بارگاہ الٰہیہ کی طرف رکھی جائے کہ ایک دم بھی غفلت میں نہ گزرے تا کہ دنیا کی گندگی کا بوجھ دل سے اُٹھے اور غفلت شعوری یا غیر شعوری دور ہوتا کہ آئینہ دل صاف ہو اور جلوہ ہائے الٰہیہ کی اثر اندازی دل کے اندر واقع ہونی شروع ہو جائے۔

الٰہی دور کر غفلت دے پردے
دسن احوال ہر صاحب قبر دے

(۴)

ایک حکیم صاحب کے نام خط

لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَيُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرِ

Marfat.com

پارہ رکوع

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوان عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچہ ہا رسوا شدیم

میرے مہربان ومحسن حکیم صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

گاہ بگاہ آپ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے، تو کلمۂ خیر آپ کے لیے نکل جاتا ہے۔ نہ اس لیے کہ آپ میرے محسن وکرم فرما ہیں بلکہ اس لیے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس راہ کے لیے چن لیا، وہ راہ خاص ہے۔ عام نہیں ہے۔

سرمد غم عشق بو الہوس را ند ہند سوزِ غم پروانہ مگس را ند ہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار ایں دولت سرمد ہمہ کس راند ہند

خدا کرے کہ کسی دن اسے دیکھ پائیں جس کے دیکھنے کی آرزو میں یہ تمام سجدہ ریزیاں اور جبہ سایاں ہیں۔ اس کی تلاش اور جستجو میں حجاز کا سفر کیا تھا، لیکن آہ! بدقسمت وہاں سے بھی خالی مطلب آیا۔ اور جو کچھ دیکھنا چاہتا تھا، دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اب کروں تو کیا کروں۔

(۵)

مولانا محمد معصوم صاحبؒ کے نام

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بر دست و بربازوئے تو

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

الحمدللہ کہ آپ نے میری تحریر کو پورے غور وخوض سے پڑھا اور آپ مقصود ومطلب تک پہنچے۔ امید ہے کہ ایسے ہی ان حقائق کے حاصل کرنے پر بھی کسی دن آپ کامیاب ہوجائیں گے۔

اللہ کرے کہ تڑپ دیدار باقی رہے

Marfat.com

تیرے ویکھن تو سکدے نین میرے
میرے سوہنے میرے گھر جھات پائیں

ابتداً ذکر کی لذت ہوتی ہے اور انتہا کو بھی۔ لیکن بعض اوقات۔ یعنی اسماء وصفات کی سیر بھی ترقی کا باعث ذکر سے زیادہ ہوتی ہے اور قاب قوسین تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

کاملین کا وظیفہ یاحیّ و یا قیوم اوریا حی یاقیوم برحمتک استغیث ہوتا ہے۔ ہمارے قبلہ عالم اعلیٰ حضرت بیربلویؒ کا یہی وظیفہ تھا۔ دن رات یہی زبان پرورد ہوتا۔ اس کے فیوضات عام کائنات ہیں اور محبت کو مدہم کرتا ہے، کچھ ہو نہ ہو۔

میری آس امیدی دنیا اندر تیری یاد دا دیوا بلدا رہے۔ اللہ بس۔ باقی ہوس حضرت سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں دعائے بزرگانہ قبول ہو۔

آپ کا.....محمد عمر
یکم فروری ۱۹۶۳ء

(۶)

ملک نورالحق صاحب کے نام

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب۔ آپ کا خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد ملازمت دلائے۔ سیّد زین العابدین صاحب اے ڈی آئی پھالیہ سے ملیں۔ ہمارے وطن کے ہیں وہ ضرور توجہ کریں گے۔

مولوی ظہور احمد صاحب جوش بریلویت میں تمام حدود محبت سے آگے نکل جاتے ہیں۔ ویسے وہ نیک آدمی ہیں۔ لیکن علم نے انہیں بہت پریشان کر رکھا ہے۔ کیونکہ ادھورا علم ہمیشہ پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اس عاجز اور اس کے فکر ومسلک پر بھی گاہ بگاہ توجہ دیتے رہتے ہیں۔ ایسی اب فرقہ پرستی کے لیے ضروری ہے۔

والد صاحب سے السلام علیکم کہنا۔ میں تقریباً ڈیڑھ ہفتہ سے کھوڑہ تحصیل خوشاب میں قیام پذیر ہوں۔ غالباً اتنا عرصہ اور قیام رہے گا۔

آپ کا.....محمد عمر
۱۵ اگست ۱۹۶۳ء

Marfat.com

(۷)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ حافظ صاحب کی یاد ہر وقت تازہ رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب تک خورشید وقمر چلتے رہیں ان پر رحمت برسائے۔ بڑے پکے دوست تھے اور طبیعت نرم پائی تھی۔

آپ لوگ ان کی اولاد ہیں۔ ویسے بھی آپ لوگوں کی طبیعت ان کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور رزق فراخ دے۔ اہل علم کے لیے بڑا نازک مسئلہ روٹی کا ہوگیا۔ کچھ ہمارا قصور ہے اور کچھ دنیا داری کی لاپرواہی اور فکر وتکبر ہے جس کی وجہ سے علمائے کرام کی وقعت کم ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور آپ کو امتحان میں کامیابی بخشے۔ والد صاحب کی خدمت میں میری جانب سے بہت بہت دعا وسلام عرض کردیں۔

والدعا

محمد عمر

(۸)

باسم ربی العظیم

عزیزم طول عمرہٗ وزادرشدہٗ

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ آپ کے داخلہ سے بڑی خوشی ہوئی۔ محنت کریں۔ خدا کرے اچھے نمبروں پر کامیاب ہوں۔

والد صاحب کو میرا اسلام کہہ دینا۔

سیہرے کسی زمانے بیربل سے بہت قریب تھے۔ آنا جانا عام تھا اور سیہرے دین اور علم کی وجہ سے مشہور تھے۔ اب آپ کے والد صاحب اور مولوی ظہور احمد صاحب سے تازگی ہے۔

والسلام

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۹)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم!

خط پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ محبت کی ہوا آ رہی ہے۔ جیسے عزیز نے لکھا، ایسے ہی ہے۔ آپ کے ماموں صاحب ہمارے برخلاف بولنے سے پرہیز نہیں کرتے، تو آپ کے والد صاحب کی وہ کیا عزت کریں گے۔ یہ سب نفس اور خواہشات کی باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائے کہ وہ ان امراض خبیثہ سے خلاصی پا جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے امتحانوں میں کامیاب فرمائے۔

عزیز عبدالروف بڑا نیک خیال لڑکا تھا۔ لیکن مختلف مکاتیب فکر نے اور مختلف مجالس سے اس کی طبیعت میں وہی کچھ آ گیا جو ذہین لڑکوں میں آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۱۰)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب کو کلی صحت بخشے۔ چوہدری سلطان احمد صاحب ڈی، آئی گجرات میرے واقف ہیں ان کو خط لکھ دیتا ہوں۔ آپ انہیں جا کر ملیں اور اپنے حالات سے مطلع کریں۔ انشاء اللہ توجہ کریں گے۔ نیک انسان ہیں۔ دینی خاندان کی عزت کرتے ہیں۔ والد صاحب کو میری طرف سے دعائیں اور السلام علیکم کہنا۔ خط لفافہ میں ڈال لینا

والدعا

محمد عمر

۱۱ جنوری ۱۹۶۴ء

Marfat.com

(۱۱)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم!

خط پہنچا۔ آپ کے والد صاحب کا خط بھی پہنچا۔ خدا کرے آپ نارمل پاس ہو کر اپنے گاؤں کے قریب ملازمت پا سکیں۔

بیماری کے ساتھ تنگدستی بڑی مصیبت ہے۔ دین اور اہل دین کی بے قعتی نے علماء کی عزت برباد کر دی ہے۔

گولیاں تلاش کروں گا۔ اگر آپ کے والد صاحب مفید خیال کر سکے تو بھیج دوں گا ورنہ کسی مقامی حاذق سے علاج کرائیں۔ انشاءاللہ کچھ امداد کرنے سے دریغ نہ ہوگی۔

کیلو میں خودغرضی پیدا ہوگئی ہے۔ دونوں بھائی الگ الگ خیال رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں عزت کہاں قائم رہ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کارسازی فرمائے۔

یہ دعا پڑھا کریں۔

یَاخَفِّی الْاَلْطَاف اَدْرِکْنِی بِلُطْفِکَ الْخَفِّی ○

والد صاحب سے سلام عرض کریں۔

محمد عمر

(۱۲)

حافظ غلام محی الدین صاحب کے نام
مشفقی حافظ صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ عزیز مولوی رشید احمد صاحب کو شفا بخشے۔ آپ کامل پرہیز کرائیں اور دعا و علاج بدستور جاری رکھیں۔

آسان علاج ۔ معجون نجاح

اور **بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّیَ اللّٰہِ، اِعْتَصَمْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہ، مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھا کریں۔

Marfat.com

تا نگرید کو دکے حلوہ فروش
ابر رحمت کے ہمیں آید بجوش

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو شفائے کلی عطاء فرمائے۔

والدعا

آپکا محمد عمر

(۱۳)

مولوی رشید احمد صاحب کے نام

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام

عزیزم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز مخلص آپ کے والد بزرگوار کی وفات کی زبانی خبر جب پہنچی تو بڑا رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاندانی تعلق جو آپ کے خاندان کو ہمارے خاندان سے تھا وہ تو الگ تھا، اس کے علاوہ بھی میرے ان کے تعلقات شاگردی و استادی کے تھے۔ پھر عمر بھر ان کے تعلقات میرے ساتھ نہایت مخلصانہ رہے اور اکثر خط و کتابت علاوہ ملاقات ہوتی رہی۔ ہمیشہ وہ اپنے حسن انجام کے لیے دعا کے طالب رہے۔ حضرت قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ عام بزرگوں سے عقیدت تھی۔ آخری بار اپنی وفات سے کچھ پہلے بھی اپنی موجودہ تکلیف گھر کی بابت لکھا۔ معلوم نہیں میں نے جواب دیا یا نہیں۔

بہرصورت آپ کے خاندان علمی سیہرے کا یہ آخری چراغ ہمارے تعلقات خاندانی کی آخری کڑی ان کی وفات سے ٹوٹ گئی۔ اللہ ان پر ہزار در ہزار رحمتیں برسائے اور تمام لغزشات اور قصور معاف فرما کر علیین میں داخل فرمائے، اور آپ کو یہ حادثہ کو صبر و تحمل سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔

فوری حاضر ہوتا۔ لیکن گرمی برداشت نہیں ہو سکی

عزیز عبدالرؤف صاحب آ گئے ہوں تو ان کو اور ان کی والدہ کو میری طرف سے تعزیت کریں۔

والدعا

محمد عمر

Marfat.com

(۱۴)

مولوی رشید احمد صاحب وحکیم مقبول احمد صاحب کے نام

عزیزانم! اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے اور ہدایت بخشے

السلام علیکم!

خط پہنچا۔

کہہ دیا مجھ کر مرنے والے نے
زیست کا جو مآل ہوتا ہے

مرحوم عزیز حافظ صاحب سے مجھے محبت تھی اور تعلقات دلبستگی تھے۔ ہمیشہ ان سے کہتا تھا آپ میرے پاس قیام کیوں زیادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے اور ان کی قبر کو گلشن بنائے۔

میری دلی خواہش تو یہ تھی کہ فوراً ان کے مزار پر پہنچتا لیکن گرمی کے خوف سے گھر سے نکلنا مشکل ہو گیا۔

اب تاریخ عرس بھی گرمی میں ہے اور میرا پہنچنا اور گرمی کے خوف سے گھر سے نکلنا مشکل ہے۔ عزیز سعید صاحب کو بھیجنے کا ارادہ ہے۔ اگر عزیز کی طبیعت بحال ہوئی۔ ورنہ سردی میں کسی وقت حاضر ہو جاؤں گا۔ دعا گو ہوں۔ اکثر حافظ صاحب یاد آتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیین میں داخل فرمائے۔

والدعا

محمد عمر

(۱۵)

مولوی فیض محمد صاحب کے نام

عزیزم زادرشدہٗ

خط پہنچا۔ حال معلوم ہوا۔ سنا بھی۔

آپ کے پہلے خط کا جواب ارسال کیا گیا۔ لیکن اب بہت کم جواب کمزوری کی وجہ سے لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

والدہ صاحبہ کی وفات سے رنج ہوا۔ لیکن عزیز! یہی راستہ ہے۔ خود عبرت حاصل کرو۔ ایک دن جانا ہے۔ آپ کی عزیزہ اور والدہ پر ہزار در ہزار اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور مولائے کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ کو اور ہمیں اپنے خیال میں رکھے تا کہ گناہوں سے بچیں۔

مویشی آتے جاتے ہیں انسان نہیں آتے مولا کریم حسنِ عافیت سے سرفراز فرماوئے

میں کل کراچی رمضان شریف گزارنے کے ارادہ سے جاؤں گا۔ انشاء اللہ! بخیریت اللہ تعالیٰ واپس لائے۔

تمام عزیزان کو السلام علیکم

آپ کا

محمد عمر

صوفی محمد اکبر نقشبندی کے نام

(۱۶)

جو سردتیاں راقب ملے اوہ پیارا

بڑا ستا سودا خریدار نوں ہے

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خط پہنچا۔ خوشی ہوئی کہ آپ کی عزیزہ کو افاقہ ہے۔ انشاء اللہ اگر پرہیز اور علاج رہا تو بالکل صحتمند ہو جائے گی۔ اس مرض کے لیے علاج ایک مدت تک کرتے رہنا چاہیئے۔

آج ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء کو مولوی فضل احمد صاحب کا انتظار ہے کیونکہ انہوں نے آنے کو لکھا تھا۔

۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء مطابق ۱۰ رجب حضرت اعلیٰ بیربلوی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کی تقریب ہے۔ اللہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام فرمائے۔

سعید احمد، خالد خیریت سے ہیں۔

آپ کا

محمد عمر

۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء

Marfat.com

(۱۷)

کہہ دیا مجھ کو مرنے والے نے
زیست کا جو مآل ہوتا ہے

عزیزم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مطلوب!

بھیلر ضلع شیخوپورہ میں حضرت امام علی شاہ رحمتہ اللہ کے عرس مبارک کی حاضری کی تقریب کی وجہ سے لاہور، شرقپور شریف اور قصور شریف کی حاضری بھی ہوگئی اور دو رات لاہور میں بھی حاجی صاحب کے پاس قیام ہوا۔ اس کے بعد تحصیل پھالیہ میں بعض مخلصین کی خواہش پر ایک ہفتہ گزارا اور ۱۵۲ اپریل کو گھر پہنچ گیا۔ الحمدللہ ہر طرح کی خیریت رہی اور کسی قدر وقت بھی اچھا رہا۔

صاحبزادہ غلام احمد صاحب سجادہ نشین شرقپور شریف ۱۳ اپریل کو حج کے لیے تشریف لے گئے۔ ان کو بھی الوداع کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔ باقی خیریت

ظفر صاحب سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں اور کچھ سنا کر محظوظ کرتے رہے۔

والدعا

۱۴ اپریل ۱۹۶۰ء

راقم محمد عمر

(۱۸)

عزیزم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

کھوڑہ ۲ جولائی ۱۹۶۲ء کو واپس آ گئے۔

۹ ستمبر ۱۹۶۲ء اتوار کو شرقپور شریف کی حاضری کے لیے گھر سے روانہ ہوں گا۔ عرس ۱۲، ۱۳ ستمبر کو ہوگا۔ یہ ایک غیر رسمی عرس ہے۔ اس لیے آپ بیربل حضرت اعلیٰ کے عرس پر حاضری کی ہمت کریں۔

باقی خیریت! اللہ تعالیٰ آپ کی صحت برقرار فرمائے۔ امتحان کے پاس نہ ہونے کا رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے کہ روزگار اچھا ہے۔

والدعا

۶ ستمبر ۱۹۶۲ء

آپکا محمد عمر

Marfat.com

(۱۹)

عزیزم محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے آرام و اطمینان دے۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے زینت دی ہے اور یہ ہر وقت دل لبھانے کے لیے اپنی غمزہ طرازی میں مصروف ہے۔ یہی کشمکش مسلمان کا امتحان ہے۔ خدا کرے اس کشمکش میں دین کا پلہ بھاری رہے۔

درحقیقت زندگی میں یہ ایک جان ہے۔ جیسے جان کے بغیر چلنا پھرنا مشکل ہے، ایسے ہی دنیا کے سوا چلنا پھرنا مشکل ہے۔ لیکن جب جان آ جائے تو پھر ترقی کے مطابق چلنے کو چلنا کہتے ہیں۔ اسی طرح روش اسلام پر چلنا ہی چلنا ہے۔ ورنہ الٹی روش سے زندگی برباد ہو جاتی ہے۔

عرس شریف ۲۷ رجب کو ہے جو مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سے دعا خاص طلب کریں۔

والدعا

۶ ستمبر ۱۹۶۲ء

راقم محمد عمر

(۲۰)

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ کا خط ملا۔

تمام مہینہ بیمار رہا۔ رمضان شریف کچھ اچھا نہیں گزرا اور تقریباً سارا مہینہ بخار رہا۔ اب کافی آرام ہے۔

حضرت شاہ اسمعیل شاہ صاحب کرمانوالے وفات پا چکے ہیں۔ ان کے فاتحہ کے لیے جا رہا ہوں۔ امید ہے کہ ایک ہفتہ بعد واپس آؤں گا اور لاہور بھی جاؤں گا۔

تمام حضرات کو سلام

والدعا

بفرمان قبلہٗ عالم

Marfat.com

(۲۱)

عزیزم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خیریت جانبین مطلوب!

اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت بخشے اور امتحان میں کامیاب فرمائے۔ عزیز منیر احمد بہت بیمار رہے ہیں۔ تقریباً دو ماہ سے علاج ہومیوپتھک ڈاکٹر کا شروع ہے۔ اب افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری زیادہ ہے۔ سعید احمد بھی اپنے علاج کے لیے لاہور گیا۔ کل شام واپس آیا۔ آج ایک بکرا صدقہ کرنے کا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور صحت بخشے۔

فصل کی کٹائی شروع ہے۔ لیکن بادل بارش کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہے۔ الحمدللہ اب اس کا ٹکڑا مل گیا۔ انشاءاللہ سب کام سیدھا ہو جائے گا۔

محمد عمر بقلم خود
۳۰ اپریل ۱۹۶۷

(۲۲)

کھوڑہ

عزیزم صوفی صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

میں پچھلے ماہ سے کھوڑہ آ چکا ہوں۔ یہاں پر موسم بے حد خوشگوار ہے۔ ہر وقت بوندا باندی ہوتی رہتی ہے۔ میری طبیعت ابھی تک علیل ہے۔ کچھ افاقہ ہے، لیکن مکمل آرام نہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر طرح خیریت سے رکھے

والسلام

والدعا

حضرت قبلہ نے لکھوایا
بندہ کی طرف سے سلام

خالد

۴ جولائی ۱۹۶۳ء

Marfat.com

(۲۳)

عزیزم محمد اکبر زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خیریت دو جہاں مطلوب

خط پہنچا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔

جو کچھ آپ پڑھ رہے ہیں، پڑھتے جایئے۔ انشاءاللہ آپ کسی نہ کسی دن منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔

میں خود کئی روز سے بیمار ہوں۔ ۱۵ جولائی کو کھوڑہ روانہ ہو جاؤں گا۔

والسلام

۷ جولائی ۱۹۶۷ء

بفرمان حضرت اقدس مدظلہ

(۲۴)

قاری غلام محمد صاحب کے نام

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم!

خط برابر پہنچ رہے ہیں۔ لیکن عزیز کو بھیج دیا گیا۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو کہلا بھیجا کہ بیربل لکھا جائے۔

گھر کی باتیں باہر بتلانے کی نہیں ہوتیں۔ آپ عقلمند، ہوشیار ہیں۔ مرشدزادگان کے مزاج شاہی ہوتے ہیں۔ وہ ناراض جلدی ہو جاتے ہیں اور راضی بھی جلد نہیں ہوتے۔

زیادہ محبت و دعا

۳ ستمبر ۱۹۶۳

آپ کا محمد عمر

(۲۵)

عزیزم

وعلیکم السلام!

خیریت سے ہوں۔ لیکن عرسوں کی حاضری سے اب تھک گیا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ گھر

Marfat.com

بیٹھا وقت گزاروں۔ باقی خیریت۔ عزیز کو پیار۔ گھر میں دعوات

آپ کا محمد عمر

(۲۶)

مخلصم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ اڑھائی ماہ سے علیل ہوں۔ کچھ دن صاحب فراش رہا۔ اب پھر افاقہ ہے..... موجودہ حالت میں سفر نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ آرام دے دے تو حاضری دوں گا۔

الحمدللہ کہ آپ نے قرآن حکیم سنانے کا اجر حاصل کرلیا۔ احباب کو السلام علیکم۔ بچوں کو پیار۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

۱۹ فروری ۱۹۶۴

(۲۷)

مولوی محمد عبدالمجید صاحب کے نام

مخلصم قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ جو پڑھتے ہیں، وہ پڑھتے رہیں۔ آپ جماعت کراتے رہیں۔ جو نہیں پڑھتے، نہ پڑھیں۔ اگر وہ کسی خاص وقت روک دیں تو مقابلہ کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ ویسے آپ خاموش رہیں۔ آپ صبر سے برداشت کرتے رہیں۔

میرا ارادہ کھوڑہ جانے کا ہے۔ انشاءاللہ کل یا پرسوں چلا جاؤں گا۔

مولوی نصیرالدین صاحب سخت بیمار ہیں۔ چند روز نہ کھایا، نہ پیا، نہ سوئے۔ پیٹ میں درد تھا۔ کل ان کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ خدا کرے کہ وہ داخل ہو جائیں۔

حاجی معین الدین صاحب بھی بیمار تھے۔ حکیم صاحب میانوالی کا علاج شروع ہے۔ اُن کے مخلصین ان کو بچیکی ضلع شیخوپورہ لے گئے ہیں۔

گرمی بہت بڑھ چکی ہے۔ کل یا پرسوں کھوڑہ چلا جاؤں گا۔ احباب کو السلام علیکم

والدعا

بفرمان قبلہ وکعبہ

بیربل شریف

Marfat.com

(۲۸)

کھوڑہ

عزیزم!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط پہنچا۔ غالباً پہلے بھی جواب دیا گیا ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ اگر وہ خوشی سے نماز پڑھانے کو کہیں تو پڑھایا کریں۔ زبانی اغراضوں کا کیا کہنا۔ توکل علی اللہ آپ کسی لین دین کے بغیر نماز پڑھایا کریں۔

آپ ان سے کہہ دیں کہ جب تک آپ کا کوئی امام نہیں آتا آپ مجھے اجازت دیں کہ نماز پڑھاتا رہوں۔ جب آپ کے امام آجائیں گے تو میں بھی حسبِ ذیل نماز پڑھتا رہوں گا۔

میں ۶ تاریخ کو گھر سے ۶ بجے روانہ ہو کر کھوڑہ پہنچ گیا۔ مولوی نصیر الدین سرگودھا ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔ مگر مرض غالب ہے۔

والدعا

بفرمان قبلۂ عالم

(۲۹)

حکیم محمد حسین چاندپوری کے نام

مشفقم و مخلصم حکیم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ خوشی ہوئی آپ کی اِس دعوت پر از اخلاص کا شکر گزار ہوں۔ لیکن گرمی کی شدت کسی طرف سفر کرنے سے مانع ہے۔ بصد مشکل حضرت قبلہ میاں صاحب کی مزار بوسی تک پہنچوں گا۔ وہاں ملاقات ہوگئی تو بہتر۔ ورنہ یار زندہ صحبت باقی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ طبیعت میں سے آوارگی اور پریشانی کے خیالات گم ہو رہے ہیں۔ قبل ازیں کبھی کبھی ایسے خیال احباب کی ملاقات اور ملکوں کی سیاحت اور سیر کیلئے اٹھا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت پسند آئی۔ کچھ کیجئے اور خوب کیجئے۔ میری بے چین طبیعت مجھے کچھ کرنے نہیں دیتی۔ دعا فرمایئے گا کہ اللہ تعالیٰ ایسے ماسوا خیالات سے جلدی ہٹا لے تا کہ چند دِن جو باقی ہیں آسودگی سے کٹ جائیں۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

Marfat.com

یارب چہ عہد بود کہ عہد وصال بود — در گلشن امید نسیم وصال بود
آسودہ بود دِل فراق حبیب جاں — ہردم ز دوست تازہ نوید جمال بود
گیتی چناں ربود زما عہد آنِ وصال — گفتی مگر در آئینہ جاں خیال بود

اللہ بس باقی ہوس

مولانا مولوی نور محمد صاحب اور دیگر برادران وعزیزان وفا کیش کو درجہ بدرجہ سلام قبول باد
وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

بندہ ناچیز محمد عمر عفی اللہ عنہ

(۳۰)

مولوی غلام محمد صاحب کے نام

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

عزیزم محترم جناب مولوی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ دیر کے بعد پہنچا۔ گاہ بگاہ آپ کا خیال آتا رہا۔ لیکن اپنی علالت، عزیز کی علالت اور رمضان شریف کی وجہ سے اتنی ہمت نہ ہوئی کہ کسی کا حال دریافت کروں۔

مولیٰ کریم کا شکر کہ آپ کو اعتکاف کی دولت نصیب ہوئی۔ اور چند دن دنیاوی دھندوں سے پناہ ملی۔ کاش اس کے ساتھ یہ بھی کسی خوش نصیب کو حاصل ہو جائے کہ خیالات کے دھندوں سے بھی نجات ہو۔

میں نے رمضان شریف کس طرح بسر کیا، اس کی بابت کچھ کہنا بے سود۔ جب آ رہا تھا تو خیال تھا کہ فیضانِ الٰہی سے رحمت کی موسلا دھار بارش سے دل کی کھیتی ہری بھری ہو جائے گی، لیکن قسمت نے کچھ ایسا نہیں دکھایا کہ ہرا بھرا ہونا تو کجا، بلکہ جو کچھ اندر تھا، وہ بھی سوکھ اور خشک ہو گیا۔ اور لطف یہ کہ ابھی تک یہ راز نہیں کھلا کہ کہاں سے یہ برق دل سوز آشیانِ دل پر آ گری۔

نہیں اوس بانکے یار دا جی
لکھی اپنی نوں بیٹھی رونی ہاں

Marfat.com

کسی کو حج کا شوق ہے، کسی کو اوراد و وظائف کا شوق، کوئی نماز میں متوجہ ہے اور کوئی روزہ میں مشغول، کوئی کلام اللہ شریف پڑھ کر محظوظ ہو رہا ہے اور کوئی حدیث شریف کے مطالعہ سے لطف اٹھا رہا ہے۔ کوئی مناجات میں غرق اور کوئی حیرت میں حیران۔ لیکن یہ بد بخت بے ذوق ہے کہ ایک بے ذوقی، دوسرے غفلت۔ کچھ سوچتا نہیں، کیا کروں۔

مولیٰ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کیا کریں کہ کسی سے آپ کا دامن کسی نیک وقت اور سعید گھڑی میں وابستہ ہو گیا تھا۔ جس کی برکت سے آج گئے وقت میں بھی گاہ بگاہ اچھی شکل نکل پڑتی ہے۔ اور آپ کو پھر اس کے دربار میں جھکنے کی نعمت میسر آ جاتی ہے۔ مولیٰ کریم آپ کو پیران کبار کی برکت اور ان کی طفیل اپنی محبت اور اپنی معرفت نصیب فرما کر دارین کی سعادت سے سرفرازی بخشے۔ آمین ثم آمین! میرے لئے بھی دعا کریں کہ انجام بخیر ہو جائے۔ دنیا کا تو جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ غم و فکر کے سوا عمر بھر کچھ نہیں دیکھا۔

بیٹھا ہے اب دفتر الٹ سب
فقط تیرا تصور ہے نظر میں

عزیز خورشید کس کام میں مشغول ہے۔ دوکان چل رہی ہے۔ یا کوئی دوسری صورت پکڑ گئی۔ عزیزوں کو، گھر میں اور دیگر حال پُرساں کو درجہ بدرجہ دعوات و سلام

محمد عمر عفی عنہٗ

(۳۱)

مشفقم زاد لطفہٗ

السلام علیکم!

برادرم محمد نقشبند صاحب دوبارہ کہتے ہیں کہ کوئی آپ کے علاقہ میں داغ دیتا ہے۔ مفصل اور جلدی باخبر ہونا چاہتے ہیں۔ فوری مطلع کریں۔

والدعا

راقم محمد عمر

۲۶ جولائی ۱۹۵۲

Marfat.com

(۳۲)

مخلص مکرم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

عزیز سعید احمد پسر مولوی نیاز احمد صاحب سکنہ آلہ تحصیل پھالیہ بعارضہ دیوانگی مبتلا ہے۔ جس کی کیفیت حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ تقریباً سال سے عارضہ ہوا ہے

۲۔ ماءالجبن کرایا گیا۔ حقنہ سے پچھنے لگوائے گئے۔ پہلے دیوانگی کم تھی۔ اب زیادہ ہے۔

براہ مہربانی اپنا علاج جو آپ کے ہاں پسند ہو اور معینہ ہو ان کو لکھیں شاید تیر نشانہ پر بیٹھ جائے۔ بہت غمزدہ ہے۔

والدعا

راقم محمد عمر

پتہ ذیل پر جواب ہو:

مولوی نیاز احمد صاحب مقام آلہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات

(۳۳)

از کوہ سکیسر

باسمہٖ سبحانہٗ

محترم و مکرم جناب مولوی صاحب زادرشدہٗ وارشادہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمدللہ عزیز خورشید احمد صاحب کو افاقہ ہے۔ آم کی گٹھلی اور سیاہ مرچ مساوی الوزن لے کر باریک کرلیں اور تولہ، نصف تولہ کے قریب گھی کے ساتھ برخوردار خورشید احمد صاحب کو کھلا دیں۔ پر چون پر الحمد شریف ایک سو ایک بار اور سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْمٍ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اور دوسرے سلام قرآنی بھی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں اور خوراک چوزہ مرغ خوب گھی میں بھون کر کھلایا کریں۔ یہاں ایک نمک حضرت موسیٰ زئی شریف والوں کا مشہور ہے۔ اگر مل گیا تو لے کر بھیج دیں گے۔

Marfat.com

عزیز خورشید احمد کے لئے حکیم عبدالرسول صاحب خورد پہلے بھی کہا کرتے تھے کہ گردوں میں تکلیف ہے اور گردوں کے لئے شنگرف جو عباس علی شاہ صاحب تیار کیا کرتے ہیں، بہت مفید ہے۔ اس سے قبض خود بخود کھل جاتی ہے اور انڈے جیسی ثقیل غذا ہضم ہوتی ہے۔ لیکن نہایت احتیاط سے اس کا استعمال کرنا چاہیے۔ گھر پہنچ کر ان شاءاللہ نقرہ سیمابی عزیز خورشید احمد صاحب کے لئے روانہ کروں گا۔ شاید مفید پڑ جائے۔ جب بخار سے کلی آرام ہو جائے گا، تو انشاءاللہ کشتہ طلا طاقت کے لئے بہت اچھا مفید ثابت ہوگا۔ اور گردوں وغیرہ کی تمام شکایات دور ہو جائیں گی۔

ہم ان شاءاللہ عید کے دوسرے دن یہاں سے تمام احباب کے ساتھ روانہ ہو جائیں گے اور تیسرے دن گھر پہنچ جائیں گے۔ واپسی ڈاک دونوں عزیزوں کے حالات سے مطلع فرمائیں۔

مخلصہ رحمت بی بی کو بعد دعا و سلام: میں تمہارے خطوں کا جواب برابر دیتا رہا۔ نہ معلوم کیوں نہیں پہنچے۔ لڑکی کے لئے جو ہدایات پرہیز کی میں دے آیا تھا، اس پر عمل ضروری ہے۔ سحر کے لئے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ آیۃ پارہ پنجم نصف چینی کی رکابی میں لکھ کر پلانا بہت مفید ہے۔

رحمت بی بی کو بھی مرچوں والی دوا دیں، اگر زہر کا خدشہ ہو۔ عزیز خورشید احمد صاحب و منظور احمد صاحب کو السلام علیکم۔

احقر فضل احمد اسے تمام عزیزوں کو السلام علیکم

بفرمان حضور قبلہ عالم

حضور پُرنور

۲۶ رمضان ۴ ستمبر ۱۹۴۵

(۳۴)

مکرمی زادلطفہٗ

السلام علیکم!

میں نے بذریعہ لفافہ عزیز خورشید احمد کے لئے تعویذ سحر کے لئے ارسال کر دیا ہے۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ حال سے آگاہی بخشیں۔ عزیز کو دعوات و سلام۔ گھر میں دعائیں۔

محمد عمر

۴ جولائی ۱۹۴۶

Marfat.com

(۳۵)

باسمہٖ سبحانہٗ

مکرمی و محترمی جناب مولوی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ایک دو خط لکھے گئے۔ عزیز مولوی خورشید احمد صاحب کی علالت کے متعلق تازہ اطلاع نہیں ہے۔ خدا کرے عزیز کو جلدی اللہ کریم شفا عنایت فرمائے۔ آپ ایک کام ضرور کریں۔ کیلشیم کے چھوٹے ٹیکے زیادہ تعداد میں کریں۔ ان کا کرنا نہایت آسان ہے۔ آپ خود سیکھ لیں۔ اور آسانی سے سیکھے جاسکتے ہیں۔

میں اب بفضلہٖ تعالیٰ بالکل خیریت سے ہوں۔ واپسی پر چند روز بخار رہا۔ اب بالکل خیریت ہے۔ تمام عزیزوں کو السلام علیکم

والسلام

یہ خط بھی حاجی فضل احمد صاحب نے املا کیا اور اس کے نیچے حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔

کمزوری کا علاج ضروری ہے اور اس کے لئے ٹیکے مفید ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ گھر میں دعوات۔

آپ کا محمد عمر

۱۸ ستمبر ۱۹۴۶

(۳۶)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے!

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

برادرم! اللہ تعالیٰ آپ کو صبر بخشے!

وعلیکم السلام!

عزیز خورشید احمد کی حالت دیکھنے کے بعد سراسر انتظار تھا۔ سو وہ بھی آپ کے جگر دوز خط سے دور ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! کتنے علاج ہوئے۔ کیا کچھ نہ کیا۔ لیکن تقدیر غالب رہی۔

Marfat.com

مولانا عبدالرسول صاحب کلاں کا پوتا پرسوں دوپر کو بیمار ہوا۔ اور کل دوپہر کو جاں بحق ہوگیا۔ بکھر میں مولوی عبدالرسول خورد کے چھوٹے بھائی غلام رسول کے فاتحہ پر گیا تھا، جو میرے بعد فوت ہوا۔ لیکن راستہ میں مولوی صاحب کا صاحبزادہ اور لڑکے کا باپ جس پریشانی سے قدموں پر گرا اور دعا کا طالب ہوا۔ اس کی بے نیازی نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اور وہ گھنٹہ کے بعد فوت ہوگیا۔ جنازہ کر کے گھر آیا۔ کئی بار لڑکے کا والد گرا۔ منہ پر یہ الفاظ تھے کہ بچہ نے مجھ سے کوئی خدمت نہ لی اور کچھ خرچ نہ کرایا۔

ہائے افسوس! اس وقت آپ کے مدت تک خرچ اخراجات، تکلیف، پریشانی کا خیال برابر آ رہا تھا، کہ اگر یہی ہونا تھا تو پھر کیوں؟

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ نہایت صبر سے مرحوم نے وقت بسر کیا۔ کتنا اچھا، وفادار، ہونہار، بردبار آپ کے لئے اور اغیار کے لئے تھا۔

اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور آپ کو صبر عنایت ہو۔ مجھے آپ سے بڑھ کر تو کیا کہوں، لیکن رنج عزیز کا بہت ہے۔

ناچیز محمد عمر

۱۶ نومبر ۱۹۵۱

(۳۷)

حاجی سعید احمد پراچہ کے نام

بسمہٖ سبحانہٗ

کرمفرمائے بندہ جناب حاجی صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ سے رخصت ہوئے جہاز چلا۔ طوفانی موجیں اپنا زور دکھانے لگیں۔ لیکن میرے آقا و مولا دام ظلہٗ کی برکت سے ہم امن میں تھے۔ جہاز روزانہ کسی کسی بندرگاہ پر ٹھہرتا آیا۔ جہاز کا ٹھہرنا عام طبائع کو ناپسند تھا۔ اسباب اٹھانا، جگہیں چھوڑنا، گرمی سہنا۔ یہ سب کچھ موجود ہو جاتا ہے۔ ہم بھی اپنے بھائیوں کے شریک حال تھے۔ الحمدللہ مجموعی حیثیت میں یہ سفر نہایت اچھا رہا۔ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ آخر اللہ اللہ کر کے جمعرات کو جہاز بحرین کے کنارے لنگر انداز ہوا۔

Marfat.com

ہمارے رہنماؤں نے ایک بیچ اسی روز تیار کرلیا۔ گویا ۶۰ آدمی آج ہی رات کو جدہ کے عازم ہوں گے اور صبح کی نماز جدہ پڑھیں گے۔ منتخب لوگوں نے احرام باندھ لئے اور رکاب میں پاؤں ڈال لئے۔ قبلہ کونین سید الاولیاء میرے آقا و مولا دام ظلہٗ العالی نے اس روز جانا پسند نہ فرمایا۔

رات کو نہ جہاز آیا، نہ حاجی گئے۔ پھر تو آج اور کل صبح اور شام کے وعدے پر یہ دن آیا۔ جمعرات سے منتظر بنے بیٹھے ہیں۔ منگل کی عصر کو خط لکھا جا رہا ہے۔ آج کا وعدہ حتمی تھا۔ لیکن یہ بھی ہوا میں اڑ گیا۔ دیکھئے اب کب کام بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ میرے آقا و مولا دام ظلہٗ کی طبیعت تندرست ہے اور مطمئن۔ آج نہیں، کل چلے جائیں گے۔ جب محبوب کے راستے میں بیٹھے ہیں تو کسی وقت پہنچ ہی جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز!

اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ تھوڑا وقت آپ کے پاس گزرا۔ کام ہر طرح تیار تھا۔ کوئی تکلیف نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و دنیوی مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین! حضور قبلہ و کعبہ دام ظلہٗ آپ پر خوش ہیں۔ الحمد للہ

(یہاں تک تحریر حاجی فضل احمد صاحب کی تھی اور اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنے قلم مبارک سے لکھا۔)

میرا حج میرا نہیں۔ بلکہ آپ کا ہے۔ آپ کی ہمت سے میری ہمت بڑھی۔ اور پھر آپ نے ہر طرح کی کوشش اور دوڑ دھوپ سے بچایا۔ گویا زین کس کر سواری پیش کر دی۔ فجزاک اللہ خیر الجزاء

احباب اکثر وقتاً فوقتاً یاد آتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ یاد میرے حال میں مخل نہیں۔ یعنی کسی قسم کی پریشانی گھر بار یا دیگر معاملات کی تا ایندم نہیں۔ خدا کرے کہ میرا یہ تمام سفر مبارک اسی طرح بسر ہو جائے۔ اور میں سب کچھ بھول کر واپس لوٹوں۔

میری بڑی آرزو یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا بنائے اور معرفت عنایت فرمائے۔ اور مدارج یقین میں ترقی دے، کہ اس کے بغیر میری آنکھ کچھ نہ دیکھے۔ اور میرے کان کچھ نہ سنیں۔ میرا ایمان بالغیب کی جگہ بالمشاہدہ ہو جائے۔ تا اینکہ میں اس کے اعتماد پر دنیا سے رخصت ہو جاؤں اور بحکم وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَأْتِیَکَ الْیَقِیْن نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دین و دنیا روشن فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

گھر میں دعوات۔

Marfat.com

قافلہ سخت پریشان ہے۔حکومت اور حج کمیٹی نے سوائے اس کے کہ ہمیں بھیڑوں کی طرح پاک پٹرولنگ کے حوالے کر دیا ہے، خود کچھ نہیں کیا نہ کسی کمپنی نے، نہ کسی حکومت نے۔ہم ایک مسافر بے یار و مددگار کی طرح بیٹھے ہیں۔اور صرف توکل الٰہی کا بھروسہ ہے۔

چار تار وزیر اعظم، حج آفیسر اور اخبارات کے نام ارسال ہو چکے ہیں۔کئی خطوط بھی پرائیوٹ لوگوں نے کراچی میں لکھے کہ کچھ حکومت سے یا ملکی نمائندوں سے کہا جائے تا کہ کوئی انتظام ہو۔

باوجود ایں، میں پریشان نہیں اور خوش بیٹھا وقت گزار رہا ہوں الحمدللہ علی ذلک حمداً کثیراً

آپ کا دعا گو

محمد عمر

(۳۸)

ایک چودھری صاحب کے نام

عزیز محترم چودھری صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔نہایت خوشی ہوئی۔آپ کے پہلے خط کے جواب کی فکر میں رہا۔لیکن پتہ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جواب روانہ کرنے میں تامل رہا۔شکر ہے کہ آپ نے یاد کیا۔اور مجھے موقعہ ملا کہ آپ کو لکھ سکوں۔

کیا کہوں جب کسی کو کسی کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو محبت کی خلش برابر دل پر اپنا اثر دکھاتی رہتی ہے۔یعنی خلش محبت کا دھیما دھیما درد اٹھتا رہتا ہے۔آپ کا خط آئے یا نہ آئے۔دل میں گاہ بگاہ خود آپ یاد آ جاتے ہیں۔خدا تعالیٰ ہماری محبت کو ترقی دے۔آمین ثم آمین!

نہر شاہ پور برانچ کی بابت جیسے آپ نے لکھا، صحیح لکھا۔بڑے دور کا آغاز اس علاقہ میں ہے۔ہر آدمی خوش و خرم نظر آتا ہے۔علاقہ بھر کے افراد کی امنگیں تازہ بتازہ ہو رہی ہیں۔

لیکن ٹوانہ اقتدار سے ہمارے لوگ اب بھی خائف ہیں کہ کہیں پھر بند نہ کرا دیں۔ اگرچہ کئی بار ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ وہ دور گیا۔لیکن پھر بھی جہاں ان کے ظلم کے اندر جلتے تھے، وہاں اب تک ان کے اقتدار کو پھر تازہ دیکھنے کے غیر شعوری طور پر خواہاں ہیں۔یہ انسانی فطرت

Marfat.com

ہے، کہ دولتمند اور صاحب اقتدار کے ساتھ تعلقات کو غریب آدمی زیادہ فخر جانتا ہے۔ نہ ایسی ہمت کہ وہ خود اپنے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ اور قوم کے اندر نیک جذبات پیدا فرمائے اور تعلیم اتنی پھیلائے کہ جہالت دور ہو۔ اور اپنے نفس اپنی حالت اور اپنی قوم کی حالت کا صحیح تجزیہ کر سکیں۔ اور نیکی بدی کی تمیز کے بعد نیکی کی طرف جھک سکیں۔

میرا وقت کچھ اپنی بیماری میں گزر جاتا ہے کچھ غفلت اور گپ بازی میں۔ کچھ ایسی ہمت نصیب نہیں ہوتی کہ میں کچھ اپنے لئے سوچتا، اور اپنے لئے بناتا۔ حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا مسلمان بنائے۔ اور سچے مسلمانوں کے ساتھ مارے اور جلائے۔ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ

طالب دعا و دعا گو

محمد عمر

۳ فروری ۵۲

(۳۹)

سردار محمد حیات صاحب کے نام

کرمفرمائے بندہ جناب سردار محمد حیات صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب!

جب مجھے واقعہ یارا کی خبر ہوئی، تو میں نے آپ کی طرف آدمی روانہ کیا کہ آپ کوئی تدارک کریں۔ لیکن آپ نے اتنا کہہ کر کہ سب کچھ تھانیدار صاحب سے اصل حقیقت واضح کر دی گئی، ہماری تسلی کر دی۔

یارا اپنا ہے۔ لیکن شاہ صاحب اس سے زیادہ اپنے ہیں۔ معزز شریف، مرنجاں مرنج، نہایت سادہ در حقیقت بندر کی بلا طویلہ پر ٹوٹ پڑی کا معاملہ ہو گیا۔ ابتدائی رپورٹ یارا کے بیان

Marfat.com

کے برخلاف لکھی گئی۔تمام بوجھ احمد شاہ پر ڈال دیا گیا۔شہادت اس کے مطابق بنائی گئی۔

اب صرف پستول کا معاملہ ہے۔اگر اس کی برآمدگی کو اصلی صورت سے ہٹا کر احمد شاہ کے ہاتھ سے فرخی بنادی گئی تو پھر اور نہیں،اسلحہ ایکٹ کے ماتحت تو وہ سزایاب ہوسکتا ہے۔

آپ براہ غریب نوازی شاہ صاحب کے اکلوتے بیٹے پر رحم کرتے ہوئے مرزا صاحب سے ملیں اور شاہ صاحب کی مدد کریں۔

مجھے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہے کہ مصیبت ٹل جائے گی لیکن تدارک بھی تو انسانی فرائض میں ہے۔

زیادہ محبت ودعا.....

راقم

آپ کا محمد عمر

(۴۰)

مستری محمد صدیق صاحب کے نام

کرمفرمائے بندہ مستری محمد صدیق صاحب زادلطفہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔خوشی ہوئی۔ مجھے آپ کے الفاظ برابر یاد ہیں۔کہ پرانی مشینری سے بچنا اچھا ہے۔اگر لاگت سے کچھ کم پر بھی فروخت ہوجائے۔تو آپ فروخت کرنے کے کامل مجاز ہیں۔اللہ تعالیٰ پیسے دے تو پھر خرید کرلیا جائے گا۔یا ویسے ہی گزر جائے گی جیسے گزر گئی۔

چکی نصب ہوچکی ہے۔ پلیٹ فارم تیار ہے۔لیکن انجن ڈرائیور کسی کام کے لئے گھر گئے اور واپس نہیں آئے۔ورنہ آج چالو ہوتا۔

ضرور سودا ہوجائے،اگر ہوجائے۔

زیادہ محبت ودعا:

اللہ تعالیٰ اپنا فضل رکھے۔اپنی محبت دے اور ہر طرح کے مصائب وتکالیف سے بچائے۔ اور خوشی وآرام کے سامان پیدا کرے۔دین سے محبت دے اور دنیا سے نفرت پیدا فرمائے۔

آپ کا

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۴۱)

مرزا شکر اللہ صاحب کے نام

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّ ةِعَمَّا یَصِفُوْنَ

وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

برادرم مرزا صاحب زادر شدہ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

آپ کے خط آئے ایک عرصہ گزر گیا۔ لیکن میری کاہلی اور فراموشی زیادہ ہوگئی۔ کل پھر آپ کا جوابی لفافہ سامنے آ گیا۔ شرم آئی۔ بہر صورت خط لکھا جائے یا نہ۔ جب یاد ہے تو سب کچھ ہے۔ آپ اپنی طبیعت کے شاکی ہیں اور میں اپنی کا۔ کیا کہوں۔ سنا ہوا ہے کہ رمضان شریف جب آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ لیکن آج چودہ دن ہو گئے ابھی تک میرے سینہ پر ایک بوند رحمت نہیں پڑی۔

جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا۔ دنیا بر اُمید قائم والا معاملہ ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی لیکن
مجھ سے کیا بخل تھا گر میں کسی قابل ہوتا

طبیعت ہی ایسی الٹی پائی ہے۔ غفلت جاتی نہیں۔ ذکر کے ساتھ مناسبت نہیں۔ خلوت ناپسند ہے۔ پھر ایسی صورت میں قدرت کی عدم فیاضی کی شکایت بے جا۔ سعدی صاحب کا یہ شعر حسبِ حال ہے۔

چہل سال عمر عزیزت گزشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

خدا کے فضل سے میں ستر کو پہنچ رہا ہوں۔ اور وہی طفلانہ مزاج۔ چھیڑ چھاڑ بدستور باقی۔ استقامت تک پیدا نہیں ہوئی۔ بھئی جان! ہمت کا کام ہے۔ سربازی سے کام چلے گا۔

جو سیس تلی پر رکھ نہ سکے وہ پریم گلی میں آئے کیوں

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت خالصہ دے۔

Marfat.com

محبت غیر سے میری چھڑالو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دمبدم تیرا تصور ہی رہے اور جستجو
ذکر تیرے سے رہے معمور میری گفتگو
کر محبت ذات اپنی کی مجھے یارب عطا
تا کہ میں سب بھول جاؤں جو کہ ہے تیرے سوا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
اَللّٰھُمَّ اَحْرِقْ قَلْبِی بِنَارِ عِشْقِکَ

والدعا
طالب دعا
محمد عمر از بیر بل

(۴۲)

شیخ محمد یوسف صاحب کے نام
عزیز محترم زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

یہاں پہنچنے پر آپ کا خط ملا۔ آپ ملے بھی۔ کچھ مختصر سی باتیں بھی ہوئیں۔
فقر کے دو راستے ہیں۔ ایک جذب اور ایک سلوک، جذب کا مطلب یہ ہے کہ فوری تاثر، اور سلوک کہتے ہیں آہستہ آہستہ چلنے کو۔ مجذوب و سالک عام لفظ کتب تصوف میں سے ملتے ہیں۔ جن کی نظر فوری اثر کر جائے، وہ مجذوب کہلاتے ہیں۔ جن کی نظر آہستہ آہستہ اثر کرے

Marfat.com

انہیں سالک کہتے ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ آپ جذب میں آ گئے۔ اب آپ کو سلوک پر چلنا چاہیے۔ نہ کہ جذب میں۔ جذب کی اگر تکمیل ہو جائے تو بہت بڑی دولت ہے۔ لیکن راستے میں کوئی گر جائے تو کچھ نہیں رہتا یعنی معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ سلوک میں چلنا بھی آہستہ سے اور گرنا بھی آہستہ۔

اشتر می رود شب و روز

اسپ تازی رود بہ شتاب

میرے نزدیک آہستہ چلنا معمول ہے۔ اس میں دنیاوی تعلقات رکھتے ہوئے اللہ کی جناب کا راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ گو راستہ طویل ہو جاتا ہے مگر رفتار بڑے مزے کی رہتی ہے۔ نہ

ایں جانب، نہ آں جانب

اس لئے میں آپ سے یہی کہوں گا کہ دنیاوی معاملات بھی کیجئے، اور اللہ کی راہ پر بھی دوڑیئے۔ یہی راستہ سلامتی کا ہے۔ انشاء اللہ اور یہی طریقہ انبیاء کا۔ بال بچے کی خوشنودی پر اللہ میاں راضی ہوتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کہ بال بچے کو راضی کرتے کرتے اللہ کو ناراض کر دیں۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۴۳)

صوفی امام الدین صاحب کے نام

بسم اللہ شافی، بسم اللہ کافی

عزیزم مولوی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب کو کلی صحبت بخشے۔ یا سلام ایک ہزار پڑھ کر دم کیا کریں۔ اور علاج بھی کسی قابل حکیم کا شروع کریں۔

مولوی محمد شریف صاحب اور صوفی صاحب کو السلام علیکم

والدعا

راقم محمد عمر

۱۷ مئی ۱۹۵۸

Marfat.com

(۴۴)

حافظ محمد شریف صاحب کے نام

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت۔ خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عزیز سعید احمد کی طبیعت اچھی ہو رہی ہے۔ پندرہ دن یہاں رہنے کے بعد پھر ڈاکٹر کے پاس دکھانے کے لئے لاہور چلا گیا ہے۔

حاجی فضل احمد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ کل وہ بھی واپس گئے۔ ایک تھوڑے انتظار کو جب اتنے لمبے سفر کے بعد برداشت نہ کیا جائے تو افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اور سینہ کو معمور فرمائے۔ دل میں کوئی غبار آپ کے بارے میں نہیں۔ بلکہ سراسر محبت بھرا دل ہے۔

حکیم صاحب کو دعا و سلام

والدعا

آپ کا..... محمد عمر

(۴۵)

ایک ملک صاحب کے نام

کرمفرمائے بندہ جناب ملک صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

رقعہ پہنچ کر کاشف حالات ہوا۔

میں منگل ۵۳۔۱۱۔۳ تک گھر ہوں، پھر لاہور جانا ہے۔ انشاء اللہ۔ اگر آپ اس سے پہلے جمعہ، ہفتہ یا اتوار کو حد براری کد لتھی کے لئے تاریخ معین کر سکیں تو بہت مناسب ہوگا۔ یا پھر میری واپسی پر ۱۱۔۵ کے بعد مقرر کی جائے۔

زیادہ دعا

راقم

آپ کا محمد عمر

۱۲۷ اگست ۱۹۵۳

Marfat.com

(۴۶)

حاجی محمد معصوم صاحب کے نام
مخلصم حاجی محمد معصوم صاحب

السلام علیکم!

پھالیہ کا ایک مریض دعا دوا کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ لیکن اب اس کی حالت نازک ہے۔ کوئی وارث حقیقی نہیں۔ ماں باپ گزر چکے ہیں۔ کوئی دوسرا بھائی بھی نہیں۔ ایک رشتہ دار ساتھ ہے۔ خیال ہے کہ اسے گھر پہنچایا جائے۔ اگر اپنے ٹرک پر پہنچانا چاہیں تو بہت بہتر، کرایہ واجبی اور نقد ہوگا۔ ورنہ کوئی دوسرا ٹرک جو پھالیہ جانا چاہے۔ کرایہ مقررہ کر کے لے آئیں۔ فوری ضرورت ہے۔ مسافت تقریباً دس میل ہوگی۔

راقم محمد عمر

(۴۷)

مخلصم حاجی محمد معصوم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات کا رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ میں انشاء اللہ پیر یا منگل کو فاتحہ خوانی کے لئے پہنچوں گا۔

دیگر..... حافظ علی محمد سے کہنا کہ زمین کے حصے کر دے۔ اور احمد دین اور سردار وغیرہ بھی ساتھ ہو جائیں۔ تا کہ برابر کی تقسیم ہو۔

راقم محمد عمر

(۴۸)

عزیزم حاجی صاحب زادر شدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

صرف کاروبار پر بھروسہ کرنا خدا سے دوری ہے۔

دیگر..... حاجی سعید احمد صاحب پراچہ کا خط غالباً آپ کو پہنچا ہوگا کہ شاہ پور شہر میں نئے ہسپتال کے لئے ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اگر محمد صدیق عزیز یہاں آنا پسند کریں تو ہمیں خوشی ہوگی

Marfat.com

اور اطلاع دے دیں اور درخواست کر دیں تا کہ ان کو چُن لیا جائے۔

والدعا

راقم محمد عمر

(۴۹)

اِنَّه عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ

مخلصم حاجی محمد معصوم صاحب زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے آپ کی گم شدہ نقدی آپ کو دلائے۔ حامل ہذا محمد رفیق صاحب دوکاندار جن پر اپ کا ظن ہے۔ میرے پاس اپنی تسلی دینے کے لئے آئے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں ہر طرح تسلی دینے کے لے تیار ہوں۔ ضامن لے لیں۔ اور تلاش جاری رکھیں۔ جب چاہیں اپنی تسلی لے سکتے ہیں۔ میں ہر طرح ان کی تسلی کے لئے تیار ہوں۔ میرے خیال میں پہلے جھولیوں کا سلسلہ بھی کرلیا جائے۔ اور جس علاقہ میں آپ گھومتے رہے۔ یا جس جگہ تک شک ہے ان لوگوں کی جھولیاں ڈلوائی جائیں۔

راقم محمد عمر

(۵۰)

عزیزم حاجی صاحب زادرشدہٗ

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے بلا دریافت روپیہ نہیں دیا۔ اکثر ایسے غلطی ہو جاتی ہے۔ ان کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے۔ میں نے ایک رقعہ ایک دوست کے نام جوہر آباد لکھ دیا تھا۔ معلوم نہیں ابھی رقم ملی ہے یا نہیں۔ اگر آپ خوشی سے چند دن کے لئے دے سکتے ہیں تو پہلے ان سے وعدہ لے لیں کہ کب دیں گے یا کہہ دیں کہ فلاں تاریخ تک روپیہ واپس کرنا ہوگا۔ بہر صورت سب سے پہلے آپ کے حالات اور طبیعت ہے۔ انشاءاللہ دے دیں گے۔ ساتھ ہی وہ حصہ بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پہلے حصہ دار الگ ہو گئے۔

زیادہ دعا

راقم محمد عمر

Marfat.com

(۵۱)

عزیزم حاجی صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کو ہر حال میں برکت دے۔ آمین ثم آمین!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے اخلاص کا شکریہ کہ آپ میرے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اور مجھے عزت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت دے۔

جس روپیہ کی بابت میں نے آپ سے ذکر کیا تھا، اس کی تاریخ ۳۱ جنوری مقرر ہوئی ہے۔ یعنی ہمیں دفتر میں ۲ فروری کو روپیہ داخل کرنا ہے۔ اگر پوری رقم ایک ہزار اکٹھی ہو سکے تو بہت بہتر۔ ورنہ جو موجود ہو سکے ۳۱ جنوری تک بیر بل پہنچا دیں۔

دیگر..... مولوی غلام محمود صاحب آئے تھے۔ اور ململ اور لٹھا کے لئے خواہش رکھتے تھے۔ لیکن روپیہ کی فراہمی کے لئے میں نے ان کو آج گھر بھیج دیا ہے، پھر وہ ۳۱ جنوری کے بعد غالباً یکم فروری کو واپس آئیں گے۔ اور اس کے بعد آپ کے ہاں پہنچیں گے۔ اس لئے ان کا خیال رکھا جائے۔ انہوں نے لڑکیوں کی شادی اگلے ماہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

عزیز غلام جیلانی اور دیگر احباب کو السلام علیکم

والدعا

۲۶ جنوری ۱۹۵۵ محمد عمر

(۵۲)

ایک چوہدری صاحب کے نام

مکرمی جناب چوہدری صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

محبت نامہ پہنچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ آپ کی توجہ ایک اہم فریضۂ دین (تبلیغ) کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ارادۂ پاک کو عملی صورت دے کر علاقے کو آپ کے علمی اور روحانی فیوضات سے سیراب فرمائے۔

میرے مکرم دوست حاجی صاحب، جب آپ چاہیں، آپ کے رفیق کار ہو کر ثواب دارین حاصل فرما کر اپنے انجام کو بلند فرمائیں گے تو اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا خوشی ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔ اور ایسے امر کے لئے اجازت کا طلب کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ ہاں یہ حاجی صاحب کے اخلاص کا تقاضا ضرور تھا۔ وہ اس خط کے ذریعہ پورا ہو جائے گا۔

والدعا

راقم آپ کا محمد عمر

(۵۳)

خان بہادر نور محمد صاحب کے نام

میرے کرم فرما جناب خان بہادر صاحب زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خیریت مزاج مطلوب!

آپ کی علالت کا سنتا رہا ہوں۔ لیکن خود بھی علیل ہوں۔

اب تو آپ سرگودھا کے مستقل باسی ہو گئے۔ کھوڑہ میں ملاقات بھی کم ہوتی ہے۔

مجھے شہرت پسند نہیں۔ کبھی سرگودھا آنا بھی ہو تو قیام ناپسند رہتا ہے۔ صرف گزر ہی گزر رہتا ہے۔

آپ سے محبت ہے، اور آپ کے خاندان سے محبت ہے۔ ہم قوم ہونے کی وجہ سے بھی محبت ہے۔ آپ کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے بھی محبت ہے۔ لیکن ایک بے نوا درویش فطرتاً محلوں میں داخل ہونے سے گھبراتا ہے۔ کیونکہ فطرت میں مفلسی اور درویشی ہوتی ہے۔

غالباً میری تحریرات پہنچتی ہوں گی۔ مجھے قوی امید ہے کہ گاہ بگاہ نظر سے کچھ گزرتی ہوں گی۔ میں کار ثواب اور کار دین اسے خیال کرتا ہوں۔ اس کے سوا کوئی غرض نہیں۔

آپ کے پاس ہر مکتب فکر کے علمی آدمی آتے رہتے ہیں۔ بعض کی فطرت صوفیانہ ہوتی ہے۔ اگر ایسے ذی علم کو ''سلسبیل'' کا شمارہ دکھائیں گے تو اس کی پیاس بجھائیں گے اور یہ دین کی ایک خدمت بھی ہو گی۔

میری تحریرات کی بنیاد پس پشتِ رسالہ درج ہے۔ اس لئے کوئی بھی دنیادار اسے ناپسند نہیں کر سکتا۔

محمد عمر کان اللہ لہٗ

Marfat.com

(۵۴)

پیرزادہ ضیا محمد شاہ صاحب کے نام

عزیزم ضیا محمد صاحبزادہ رشدہٗ

السلام علیکم!

آپ کے خطوط پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام پرچے اچھے کرے اور آپ کامیاب ہوں۔

والد صاحب کی خدمت میں میرا سلام و دعا پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا بنائے۔ اور دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔

شیخ فضل حق صاحب نے میرے خط کے جواب میں لکھا ہے کہ جو کچھ تم نے لکھا، وہی پیر سید محمد شاہ صاحب نے لکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت فکر نصیب ہو رہی ہے۔

والدعا

آپ کا محمد عمر

(۵۵)

چوہدری نور عالم صاحب کے نام

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت از و شمر کہ بخدمت گزاشتت

مخلص مکرم چوہدری صاحب زادشرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط پہنچا۔ خوشی ہوئی کہ آپ کا احساس زندہ ہے، اور فقیروں کے لباس پر عقیدت قائم ہے۔ آج کوئی دنیادار کسی فقیر پر نیک اعتماد نہیں رکھتا۔ اگر کسی دنیاوی معاملہ میں جب کوئی دیکھے۔ آپ شکر کیا کریں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ دیا ہے۔ ورنہ اگر آپ کسی دوسری جگہ ہوتے تو ہمارے کس کام آتے۔

آپ بنائیں گے تو آپ کے بھی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ عزت و شرف قائم رکھے۔

والدعا

راقم محمد عمر

۳ جون ۱۹۶۲

Marfat.com

(۵۶)

مولوی غلام محمود صاحب کے نام

مکرمی زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

یہ دیکھ کر کہ آپ لاہور پہنچ گئے بڑی خوشی ہوئی۔ کیونکہ مریض کو ایک گونہ تسلی ہو جاتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب ہسپتال سے رخصت ہو گئی ہے۔ اس وقت تک آرام ضروری ہے جب تک طبیعت پوری طرح سفر کے قابل نہ ہو۔

اگر پروگرام تجویز ہو گیا ہو تو مطلع کریں۔ بہتر ہو گا کہ سفر ریل کے ذریعے ہو، تا کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ کار مستعار، بوجھ بھی دل پر ہوتا ہے۔ گھر میں دعوات۔

اکثر مخلصات پوچھتی ہیں۔

مکرمی مولوی صاحب کو السلام علیکم و مضمون احد

والدعا

۴ دسمبر ۱۹۶۶ آپ کا محمد عمر

(۵۷)

مولانا مولوی ظہور احمد صاحب کے نام

ع کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

عزیز محترم زادشرفہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آپ کے خط کا جواب تو بھیج دیا گیا لیکن عریضہ طویل ہونے کی وجہ سے شاید میرا مطلب واضح نہ ہوا ہو۔ اس لیے مختصراً لکھتا ہوں۔

بریلویت کو حامی طریقت جانتا ہوں۔ اس کے عقائد پر کچھ کہنا پسند نہیں۔ خود اعتدال دین پر قائم ہونے کی وجہ سے کسی کو مشرک کہنا یا کافر کہنا پسند نہیں کہ در طریقت ما بیش ازیں گناہے نیست ــــــ

بریلوی سے بیر نہیں، بلکہ محبت ہے۔ توازن قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہ مجاہد

Marfat.com

مردِ میدان ہیں۔لیکن مقامِ دعوت پر ہماری یہی دعوت ہے۔

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَا اللّٰہَ (۳:۶۴)

اور یہی دین فطرت کا طغریٰ ہے۔اللہ تعالیٰ دین کے خادموں میں رکھے۔

محمد عمر

(۵۸)

مولانا عبدالخالق صاحب کے نام

عزیز محترم زادرشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ!

خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی

کیا کہوں وہ بھی اس کے فضل تھے، یہ بھی اس کا فضل ہے۔

مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَاقَلٰی وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌلَکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

والسلام

آپ کا..... محمد عمر

نوٹ: بندہ پر اچانک خزاں وارد ہوگئی۔بدقسمتی کا شکوہ تحریراً آپ کی خدمت میں کتاب اور عرض کیا! کہ بندہ گندگی کی گٹھری تھا، جناب نے دھوکر نور سے بھر دیا تھا۔اب پھر اپنی پرانی حالت پر آ گیا ہوں، دعا فرمایئے۔جواباً تحریر فرمایا۔(مکتوب علیہؒ)

(۵۹)

ایک چوہدری صاحب کے نام

مصیبت رحمت ہے

عزیز محترم چوہدری صاحب زادشرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

خط پہنچا۔مزاج سے وحالات سے آگاہی ہوئی

خدا کے بندے پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ زحمت نہیں بلکہ رحمت خیال کرتا ہے۔اور حقیقتاً وہ رحمت ہوتی ہے یا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

انسانی شعور میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن سے عمل میں بھی فساد برپا ہو جاتا ہے۔
لیکن ایسے فساد کا نہ خود علاج کیا جا سکتا ہے، نہ کوئی دوسرا کر سکتا ہے۔ ایسے وقت قدرت کاملہ اور رحمت واسعہ اپنے وسیع حکم (حکمتوں) کے ماتحت علاج تجویز ہی نہیں کرتے بلکہ عملاً ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور احساس و شعور اپنی اصلی جگہ آ کر خرابیوں کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جسم و جان پاک ہو جاتی ہے۔
مرض بھی ایک علاج روحانی ہے۔
لیکن اگر کوئی اس کو علاج خیال نہ کرے تو پھر وہ ایک ایسی زحمت ہے، جو کبھی انسان برداشت نہیں کر سکتا اور زندگی بھر روتا ہے۔
مولوی حاجی فضل احمد صاحب کے پاس اس نامور کے لیے ایک محبوب تیل ہے پتہ ذیل پر رابطہ فضل منزل۔ احمد پارک۔ موہنی روڈ لاہور
اللہ تعالیٰ شفا بخشے

آپ کا..... محمد عمر
۱۰ر مئی ۱۹۶۳ء

(۶۰)

ایک اور حکیم صاحب کے نام
عزیز محترم مولوی حکیم عبداللہ صاحب زاد شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیز احمد خان نے آپ کی زود رنجی کا ذکر کیا۔ مجھے تو آپ سے محبت ہے۔ دین میں ایک اتحاد ہوتا ہے، اور ایک اختلاف۔ اتحاد قائم رہنے کی صورت میں اختلاف رحمت ہوتا ہے۔
لیکن اتحاد پر اگر اختلاف چڑھ جائے اور اتحاد دین کو پارہ پارہ کر دے تو اختلاف زحمت ہوتا ہے۔
بفضلہٖ تعالیٰ، اختلاف کے باوجود اتحاد میرا ہمیشہ سے قائم ہے اور ہر دینی بھائی سے ایک گونہ اتحاد ہے۔
پڑھنے کے بعد اپنے تأثرات سے مطلع فرمائیں گے، تو شکر گزار ہوں گا۔

محمد عمر
۱۰ر مئی ۱۹۶۳

Marfat.com

(۶۱)

محمد طفیل سالک کے نام

عزیزم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

آنعزیز کا خط ملا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ مرکز میں پہنچ گئے۔ آہستہ آہستہ کام کی مہارت ہو جائے گی اور تجربہ ہوتا رہے گا۔

کوئی تکلیف ہو تو حاجی فضل احمد صاحب کو عرض کرنا۔ وہ انشاء اللہ تدارک کر دیں گے۔ پندرہ سولہ دن کے بعد اپنی کارگزاری کا گوشوارہ مجھے بھی تحریر کرنا۔

حاجی فضل احمد صاحب آئے تھے اور آپ کے لاہور پہنچنے پر بہت خوش اور مطمئن تھے اور آپ کی کارکردگی کی تعریف کر رہے ہیں۔

اللہ آپ کو حسن عمل سے نوازے اور ادارہ کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے کہ ایک دن آپ اس کے بڑے ذمہ دار رکن اور ترجمان بن جائیں۔

آمین ثم آمین!

آپ کا محمد عمر

۳ مئی ۱۹۶۳

(۶۲)

عزیزم زادرشدہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی

اچھا ہوا کہ آپ ہوسٹل میں پہنچ گئے۔ اب وہاں اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو امتحان میں اعلیٰ کامیابی بھی حصہ میں آئے گی۔

ایک اچھا طالب علم بلکہ ایک اچھا اور کامیاب انسان وہی ہے جو اپنا وقت ضائع نہ کرے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ: الوقت سیفٌ (کہ وقت تلوار ہے)

سحر خیزی نوجوانی میں مشکل ہوتی ہے، اگر سحر خیزی اور نوجوانی ساتھ اکٹھی ہو جائے تو

Marfat.com

بہت بڑی دولت اور سعادت ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

ہر نماز کے بعد فاغفرنا فاغفرنا انت مولانا پڑھ لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل آسان فرمائے۔

آپ کا محمد عمر
۲۱ ستمبر ۱۹۶۳

(۶۳)

عزیز محترم زاد شرفہٗ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

خط ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی

اب آپ گورنمنٹ کالج میں پہنچ چکے ہیں اگرچہ اپنا خیال تو کچھ اور تھا، لیکن جیسے آپ نے انتخاب کیا۔ اللہ بہتر کرے۔ کالج کی تبدیلی سے ایک گونہ تبدیلی آب وہوا ضرور ہو جاتی ہے۔

گورنمنٹ کالج ایک مہنگا کالج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے بچائے اور اطمینان و یکسوئی اور محنت وریاضت سے مطالعہ کی ہمت اور توفیق دے۔

عزم عظیم اور بلند ہو تو اس کے مطابق انسان محنت بھی زیادہ کرتا ہے۔ اللہ کرے آپ کا عزم بلند اور جواں رہے تو پھر کوئی مشکل، مشکل محسوس نہیں ہوگی بلکہ ہمت سے قدم بلندی اور کامیابی کی طرف بڑھیں گے۔

وہ لوگ جن کے عزائم بلند ہوتے ہیں
وہی عظیم وہی ارجمند ہوتے ہیں

آپ کا محمد عمر
۷ نومبر ۱۹۶۵

Marfat.com

ضمیمہ جات

خطوط احباب

اقتباس الانوار

نادیدہ تعلق

مکتوب الیہ حضرات

حسن آرزو

Marfat.com

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست و بربازوئے تو

Marfat.com

خطوط احباب

حضرت اقدس کے نام

Marfat.com

تیری دوستی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنایا میری زندگی فسانہ

☆

میری حیرت کی قسم آپ اٹھائیں تو نقاب
میرا ذمہ ہے کہ جلوے نہ پریشاں ہوں گے

Marfat.com

حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے خطوط

مکتوب قصور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہیں ممکن کہ تیرے ذکر پہ آنسو نہ بھر آئیں
نہیں ممکن کہ دل قابو میں ہو جب تیرا نام آئے

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو　　شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما　　آفریں بردست و بربازوئے تو

قبلۂ جان، کعبۂ ایمان سید الاولیاء محبوب الالٰہ قطب عالم محبوب الٰہی مرشدنا و مولانا دام ظلکم العالی
السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

حضور غوث الوریٰ حضرت اعلیٰ بیر بلوی رحمتہ اللہ علیہ کا عرس جس روحانی منزلت سے اس مرتبہ ہوا وہ یادگار ہے اور ایک گھڑی کا فیض اپنے آثار ہمیشہ دلوں پر قائم رکھے گا۔ اول درجہ اس میں محبوب الٰہی کی دو مرتبہ کی تقاریر ہیں۔ سبحان اللہ! کیا شانِ دلربائی ہے۔ کیسی موتیوں کی بارش برس رہی ہے یا انوار الٰہی کے کرشمے نظر آ رہے ہیں۔ اور وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کی تصویر بول رہی ہے۔ سامعین! دھلے چہرے، پاکیزہ وجود گویا تقدیر کے نمائندے نے خود انتخاب فرما کر محبوب رب العالمین کے دامن تربیت سے وابستہ کر دیئے ہیں۔

شب بھر قرآن خوانی۔ اس سے بہتر شغل اور کیا ہو سکتا ہے۔ اول درجے کا وعظ اور سراپا ثواب اور مکمل ذکر ہے اور علم کی نمائندگی نہیں گویا ذکر اور فقر کی نمائندگی اس بہترین خانقاہ میں ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

تمام مریدین اور جملہ غلامان اس طرح پھر رہے ہیں گویا بحر کرم میں خوبصورت مچھلیاں اِدھر اُدھر آ جا رہی ہوں۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ پروگرام عرس مبارک کا ایک خوبصورت اشتہار چھپوا کر علاقہ بھر میں تقسیم کیا جائے گا تا کہ اس دریائے فیض سے ایک دنیا سیراب ہو جائے۔

یہ غلام اپنے آقا و مولا دام ظلہٗ کے حکم سے ۱۱ اکتوبر جمعرات پچھلے پہر قصور شریف روانہ ہوا۔ حاجی علم الدین صاحب، چودھری محمد افضل صاحب اور چودھری محمد صدیق صاحب ہمراہ

Marfat.com

تھے۔ بعد مغرب یا قبل عشا قصور شریف پہنچ گئے۔ قبرستان کے سامنے لب سڑک حضرت صاحبزادہ شبیر احمد صاحب ایک بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ نوازش نامہ پیش کیا۔ اور مبلغ دس روپے حضور پُرنور کے فرستادہ پیش کئے۔ فرمانے لگے: ''ہم بہت منتظر تھے۔ کاش آپ تشریف لاتے۔'' رات کو مجلس وعظ و نعت خوانی قائم رہی۔ ہم سب ایک بجے رات واپس آ گئے۔ تہجد پڑھی اور سو گئے۔ چودھری صاحبان صبح واپس اپنی اپنی ڈیوٹی پر آ گئے۔ اور کہا کہ پھر شام کو آ جائیں گے۔ حاجی صاحب میرے ہمراہ رہے۔

کل جمعہ کا دن گزار کر رات کو ۳ بجے ختم ہوا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ صاحبزادہ صاحب فرما رہے تھے کہ تین ہزار مہمان تو باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ کھانے کا اہتمام قبرستان کے سامنے ایک بہت بڑی حویلی میں تھا۔ اور قابل تعریف انتظام تھا۔ صاحبزادہ صاحبان نہایت خوش خلق اور عام تعارف رکھنے والے ہیں۔ علماء بھی خاصی تعداد میں تھے۔ میرے متعلق بھی کسی نے کہہ دیا کہ یہ وعظ کر سکتا ہے۔ جمعہ سے پہلے مجھے فرمایا کہ کچھ بیان کروں۔ کیا میں اور کیا میرا بیان! یہ حضور کی نظر کا فیض ہے کہ باتوں باتوں میں تاثیر آ جاتی ہے اور سامعین کے دل کی باتیں اُن تک پہنچ جاتی ہیں۔ فطرت کے تاثرات اپنی فطرت کی تاثیریں جلدی قبول کرتے ہیں۔ قبلۂ عالم کی توجہات کا اثر تھا کہ بہت بھاری مجمع دم بخود رہا۔ رات کو سلسلۂ عالیہ کے ایک بوڑھے خلیفہ کہہ رہے تھے جب کہ کھانا کھایا جا رہا تھا کہ ''اس کا ایک جملہ مہینہ بھر شرح کر سکنے کا محتاج ہے۔ ان کی مراد روحانیت کی اُن باتوں سے تھی جو بھولی بسری باتیں ہیں اور یہ پرانی جب سامنے آتی ہیں تو نئی معلوم ہوتی ہے۔ بندہ نے ختم کے بعد حضرات کی قبر معلّٰی پر ختم پڑھا۔

حضرت اعلیٰ قصوری حضوری رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کا فیض اس مرتبہ نرالا تھا۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ میرا سر اللہ کے محبوب (مرشد معظم) کی جھولی میں ہے اور حضور محبوب الٰہی توجہات سے نواز رہے ہیں۔ الحمدللہ

بہ ہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش من اندازِ قدت را می شناسم

صاحبزادہ صاحب سے ادارہ کا ذکر آیا۔ چودھری صاحب کتابوں کے بعض سیٹ لے گئے تھے۔ ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ رسالہ دیکھ کر خوش ہوئے۔ فرمایا کہ عرس کے تاثرات شائع کر دیجئے گا۔ وحدت الوجود پر حضرت قصوری رحمتہ اللہ علیہ کا ایک رسالہ منظوم نظامیہ قلمی مجھے دیا

Marfat.com

کہ حضور قبلۂ عالم دامت برکاتہم ہی اس کی شرح لکھ سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی شرح چھپوا دیں۔ میں نے دوسری تحریرات غیر مطبوعہ طلب کیں۔ نیز حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات طلب کئے، تاکہ رسالے میں شائع کئے جائیں۔ نیز قبلہ، عالم دام ظلہٗ کے مجوزہ تذکرۃ الاولیاء جدید کا ذکر بھی کیا کہ مختصر حالات بزرگان یک جا کرنے کا حکم میری سرکار نے دیا ہے، تاکہ زمانہ قریب کے کامل حضرات اولیاء اللہ کے فیوضات عوام وخواص تک پہنچ سکیں اور کہ نسبت اور اس کے منتہا کی یکسانیت و یک جہتی معلوم ہو جائے اور طرق کے ابتدائی رنگ و رسوم کی مغائرت قلوب میں تشتت پیدا نہ کرے۔ یہ حکم اور یہ ارادہ دیکھ کر آپ خوش ہوئے۔

صبح چار بجے فارغ ہو کر اسٹیشن کی طرف آئے۔ اس وقت اس حال میں ریل کا سفر پسند آیا۔ ۵ بج کر ۲۰ منٹ پر گاڑی چلنا تھی، لیکن چھ بج گئے اور ابھی نہیں آئی۔ چھ بجے کے بعد آ گئی۔ لیکن اڑھائی گھنٹے سے زائد وقت لگایا۔ مدرسہ پہنچنے میں دس پندرہ منٹ کی تاخیر ہو گئی۔

میرے آقا و مولا! اس غلام کی پیاس حضور کی طرف بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اگرچہ اس ناچیز اور نااہل کی ہر چیز استسقا بن جاتی ہے۔ تاہم رحم و کرم کے عام طبعی جام سے تو روکا وٹ نہ ہونا چاہیے۔ یہ غلامی کے حصے کے ساتھ ساتھ شوق کا حق ہو جاتا ہے۔

تمام غلامان قدمبوسی عرض کرتے ہیں۔

غلام ناچیز فضل احمد

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

مکتوب توجہ

جون ۱۹۶۴ میں حضرت قبلہ حاجی فضل احمد صاحب مدظلہٗ نے جبکہ وہ انقلاب الحقیقت کے حواشی کی تکمیل کر رہے تھے۔ حضرت قبلہ عالم کو ایک خط لکھا جس میں انقلاب کی ایک عبارت کے بارے میں استفسار فرمایا۔ خط کا متن اور اس کا جواب حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید الاولیاء قبلۂ جان و ایمان قطب العالم حضرت مرشدنا دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

یہ غلام پرسوں رات ساڑھے گیارہ بجے لاہور بخیریت پہنچ گیا۔ الحمد للہ حضرت سلالتہ الکرام صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری کی انتظار ہے۔ صبح ساڑھے چھ بجے عریضہ خدمت اقدس میں لکھ رہا ہوں۔

انقلاب الحقیقت ص ۵۹ آٹھویں سطر شروع پیراگراف

''یوں تو توجہ حاضرانہ سے ہمیشہ سرفراز فرماتے'' اس کے ساتھ ہی ہے ''اور حاضری کے دنوں میں کبھی دل سے، کبھی چشم مبارک سے'' ''حاضری کے دنوں نے توجہ حاضرلنہٗ کے معانی مشکل کر دیئے ہیں۔

براہِ بندہ نوازی تحریر فرمائیں کہ توجہ حاضرانہ سے کیا مراد ہے۔ تمام غلامان قدمبوسی عرض کرتے ہیں۔

ناچیز فضل احمد

۴ جون ۱۹۶۴

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

مکتوب معذرت

تیری دوستی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنایا میری زندگی فسانہ

حسن مجسم، خلق عظیم، پرتو نور قدیم، سید الاولیاء محبوب الٰہی دام ظلکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

ہزار بار توبہ! لاکھ بار ندامت، کروڑ بار انابت یہ کیا ہوا۔ رضائے الٰہی کا سبق دیا جا رہا ہے اور رضائے مرشد کا سبق دہرایا جا رہا ہے۔ اس وقت وہی سبق یاد تھا۔

حضور! رضائے الٰہی مطلوب و مقصود، رضائے الٰہی مطلوب و مقصود، رضائے الٰہی مطلوب و مقصود

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ

میرے آقا! یہی مقصد دے کر اپنے محبوب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ لیکن محبوب قدیم کا پرتو حسن مجسم اس طرح چھایا کہ حضور کی رضا ہی رضائے مولا نظر آئی۔ لیکن اس حال کو ناپسند فرمانا، مقدس رخسار کی سرخی نے بتایا۔

اُس وقت سے اس وقت تک اضطراب کے بھنور میں رہا۔ ابھی ابھی معافی کا خیال نہیں، طوفانی جذبہ امڈ آیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے پرتو ذات وصفات، محبوب ذات لم یزلی، صفت کریمی کے مظہر کامل!
اس ناچیز غلام کو للہ معاف کر خورسند فرمائیں۔ ورنہ جان زار عذاب میں پڑ جائے گی۔

والسلام

سگِ دربار
غلام ناچیز فضل احمد
۱۲ اگست ۱۹۶۵ء

Marfat.com

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کا خط

میری حیرت کی قسم آپ اٹھائیں تو نقاب
میرا ذمہ ہے کہ جلوے نہ پریشاں ہوں گے

میرے ہادی و راہبر میرے قبلہ عشق و کعبۂ مقصود زید مجدکم دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ ! مزاج اقدس؟

قبل ازیں دو عریضے پیش خدمت کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ نظرِ فیض سے گزر چکے ہوں گے۔ حاضری سے محروم و مجبور بیٹھا ہوں۔ اپنی حرماں نصیبی اور غفلت کے بغیر کیا تعبیر کر سکتا ہوں۔ خدا جانے کیوں محروم در محروم رکھا جا رہا ہوں؟ کسی نے خوب کہا

عشق ہو مصلحت آمیز تو ہے خام ابھی

انہیں اعتبارِ الفت جو نہ ہو سکا ابھی تک میں سمجھ گیا یقیناً ابھی مجھ میں کچھ کمی ہے

اپنی کیا عرض کروں؟ میرا وجود میرے لئے حجاب ہے اور حضور سراپا نور مدظلہ العالی کے سامنے عیاں اور روشن ۔

قلم را آں زباں نبود کہ سرِّ عشق گوید باز
بروں از حدِّ تقریر است، شرح آرزو مندی

زیادہ کیا عرض کروں

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سرِّ عالم تواں گزشت

کب میری ہر نگاہ سے اُن پر عیاں نہ تھا وہ مدعا جو تابع لفظ و بیاں نہ تھا

غبار راہ گشتم، سُرمہ گشتم، توتیا گشتم
بہ چندیں راہ گشتم تا بچشمت آشنا گشتم

نیاز بے انداز

غلام بے دام
محمد اقبال

Marfat.com

سید مظفر حسین شاہ صاحب کا خط

میرے ہادی و راہنما حضور قبلہ عالم دامت برکاتکم

یہ ناچیز (مظفر حسین شاہ) آجکل درج ذیل مشکلات سے دوچار ہے۔ آپ کی خصوصی توجہ درکار ہے۔

(۱) طبیعت میں سخت انقباض واقع ہو گیا ہے۔ ذکر میں جی کوئی خاص نہیں لگتا۔

(۲) باوجود کوشش کے طبیعت میں رقت واقع نہیں ہوتی۔ اور نمازیں و دیگر افکار بے لطف رہتے ہیں۔

(۳) پہلی سی لذتیں ختم ہو چکی ہیں۔ تمام امور بالکل رسمی اور پھیکے رہ گئے ہیں۔

(۴) اس ناچیز کے ناقص خیال میں ایسا اس لیے ہے کہ کاروبار دنیاوی جو صبح و شام درپیش ہیں، وجہ مانع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اوقات معمولات قضا ہو جاتے ہیں۔

(۵) کئی دفعہ ان پابندیوں کو اتار پھینکنے کا مصمم ارادہ کیا۔ مگر پھر کسی نہ کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ حضور ایسا پسند نہیں فرماتے۔

(۶) اب ایک پروگرام ذہن میں جاگزین ہے کہ صرف دن کاروبار دنیا کے لیے وقف کروں، اور رات اذان مغرب سے صبح طلوع آفتاب تک صرف ذکر و فکر اور اللہ کے لیے وقف رکھوں، مسجد ہی کو اپنا مسکن بنالوں، اور رات کو کسی غیر سے کلام تک نہ کروں۔

(۷) ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ ابھی تک اخلاص پیدا نہیں ہو رہا، اگر کبھی پچھلی رات نصیب ہو جائے، تو یہ خیال رہتا ہے کہ کوئی مجھے دیکھے اور تقدس کا قائل ہو جائے۔ یا اگر کبھی کوئی نیک کام کرنے پر کہیں سے ستائش آئے تو نفس بڑا حظ محسوس کرتا ہے اور اپنی شان میں معمولی سے گستاخی بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر بہت کچھ خرابی موجود ہے۔

(۸) کچھ عرصہ سے (جب سے ''انوار مرتضوی'' زیر مطالعہ ہے) یہ خیال محکم ہو رہا ہے کہ اگر حضور اجازت فرمائیں، تو حزب البحر کی زکوٰۃ نکالی جائے۔ اور ان تمام رکاوٹوں کے لیے اسے وسیلہ بنایا جائے۔

(۹) (ٹوٹے پھوٹے) معمولات علیحدہ کاغذ پر پیش خدمت ہیں۔ جن میں مداومت نصیب نہیں ہو رہی۔ براہ کرم انہیں اس طور سے ترتیب فرمایا جائے کہ گاڑی چل پڑے۔

(۱۰) زیادہ کیا لکھوں۔ کیا میں محروم رہوں گا۔

ناچیز خادم الخدام مظفر حسین۔

Marfat.com

خط وحید احمد مسعود صاحب

جناب محترم! السلام علیکم

بصد ادب گزارش ہے کہ اپنی تالیف ''جمال صابر کلیریؒ'' خدمت اقدس میں ملاحظۂ عالی کے لئے بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کے متعلق اپنی رائے عالی سے مطلع فرمائیں گے۔

میں خلفاء صابری اور مراکز صابری کے متعلق کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم اپنے یہاں کا شجرہ عنایت ہو اور جملہ حالات بتا دیجئے کہ سلسلہ کی تبلیغ کس اصول پر اور کس کس طرح کی جا رہی ہے۔

کئی باتیں جو میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں اس لئے نہایت ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں تا کہ اطمینان ہو جائے کہ امید از راہ کرم مجھے مطمئن کیا جائے گا۔

(۱) قطب عالم حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ ''من ایں سلسلہ را رنگ دیگر دادہ ام''۔ ''رنگ دیگر'' سے کیا مدعا ہے۔ اگر اس کا مطلب تعلیم صابری کو معتدل کر کے ظاہری صورت سے تبلیغ کرنا ہے تو صابری سلسلہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ظاہری تبلیغ نظامیہ کا حصہ ہے، اسی میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(۲) ہر سلسلہ کے بزرگ دوسرے سلسلوں کا خلافت نامہ قبول کر لیتے ہیں اور سب سلسلوں میں بیعت کرتے ہیں۔ جو سلسلے وحدت الوجود کے قائل ہیں ان سے تبادلۂ خلافت صحیح ہے، لیکن مجددیہ سلسلہ وحدت الشہود کا مدعی ہے، اس کی خلافت یہ اصحاب کیسے اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے کہ مسئلہ وجود کا یہ اختلاف اصولی ہے، فروعی نہیں ہے۔ اجتماع ضدین کیسے ممکن ہے۔

(۳) حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی سے ان کے خلفاء مولوی محمد قاسم اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ نے اختلاف اس لئے کیا کہ انہوں نے مرشد کی تعلیم سے انحراف کیا ہے۔ ایسی صورت میں یہ صاحبان خلیفہ رہے یا سلسلہ منقطع ہو گیا؟

امید ہے کہ جناب تکلیف فرما کر ان سوالوں کا باصواب جواب دے کر مجھے سرفراز فرمائیں گے۔

خادم

وحید احمد مسعود

Marfat.com

اقتباس الانوار

حضرت حکیم فضل حسین صاحب کے خطوط

چند اہم اقتباسات

(۱)

شراب شوق پلا دو اے پیر ہادی
باب حق کھلا دو اے پیر ہادی

آپ کا فیض جاری اور فائدہ کافی ہے۔ کئی رنگ پیدا ہوئے۔ اور انوار بدلتے رہے۔

(۲)

اس وقت ہر طرف، ہر سو آپ ہی آپ نظر آتے ہیں اور کسی وقت دل چاہتا ہے کہ نعرہ لگا تا جاؤں..... کسی وقت خیالات فاسدہ بہت تیز ہو جاتے ہیں اور اس وقت طبیعت میں ایسی بے چینی و بے قراری پیدا ہو جاتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ تنہا ہو کر سر کو خوب کوٹوں..... اب ایک طرف باب حقیقت کے کھلنے کی تمنا ہے اور دوسری طرف تنگی معاش کا زور ہے۔

(۳)

خواب میں شعلۂ نور دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ یہ آپ کی عین شفقت کا نتیجہ ہے.....
اس وقت تنہا اپنے مکان میں مستوں کی طرح خاموش بیٹھا رہتا ہوں۔ بھول کے کوئی مریض آ جائے تو اس کے ساتھ گفتگو کر لی جاتی ہے ورنہ کوئی مجلس طبیعت کو اچھی نہیں لگتی۔ پریشانی کا غلبہ زیادہ رہتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے کبھی دل یا سینہ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔

(۴)

ہر آن رہتا ہوں بیقرار اپنے وہم و خیال میں
اور تڑپتا رہتا ہوں شوقِ وصال میں

سبحان اللہ! شان خداوندی دیکھ کر بعض اوقات لبوں پر ہنسی آ جاتی ہے۔ کبھی تحیر غالب ہو جاتا ہے۔ کبھی آہ و نالہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کبھی اپنی خامیاں دیکھ کر ہر بات پر ندامت ہی ندامت نظر آتی ہے۔

(۵)

Marfat.com

آپ کی دعا کے ساتھ انوار کی بے انداز وسعت معلوم ہوئی۔ آپ کی دعا کا اثر ہے کہ تمام مشکلیں اور تکلیفیں راحت میں بدل گئی ہیں۔ کچھ پرواہ نہیں رہی۔ اور یہی دل میں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے، ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اور آپ کی دعا کا سہارا ہے۔

(۶)

رنگا رنگ کے ذخیرۂ انوار پیدا ہوئے۔ انوار مثل ابر کی گھٹائیں صبح صادق جیسی روشنی آنکھوں کے سامنے ظہور ہوئی۔ ہر ذرہ نور کا پایا..... اصل مطلب تک پہنچنے کی بہت آرزو ہے..... (اور اس کے ساتھ ہی) مجھے اپنے حال میں زیادہ عیب ہی عیب نظر آتے ہیں۔

(۷)

آپ کی دلی دعاؤں سے کتاب انقلاب الحقیقت نے میرے دل اور جسم کی رگ رگ میں بڑا اثر کر دیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے اسم اللہ آنکھوں میں جم گیا۔ (اور اس کے بعد کچھ مکشوفات و مشاہدات روحانی اور کچھ حالات معاشی کا بیان ہے اور آخر میں انقلاب الحقیقت کا حوالے دیتے ہوئے فرماتے ہیں) انقلاب الحقیقت ص ۱۴۴ یاس و امید کے عین نقطۂ وسط کی عبارت پڑھی۔ سالک کو تدبیر کو آلودگیوں سے پاک..... ص ۱۴۷ کی آخری سطر شروع کر کے ص ۱۷۴ کے آخر تک لکھا پڑھا۔ ساتھ ہی نہ تو تو رہا نہ تو میں رہا، جو رہی سو بیخبری رہی۔ امتحان میں اس کامیابی کا دارومدار ہمت کی بلندی پر ہے..... زیر ہو کر خود بلند ہو گئے۔ صفحہ ۱۰ کی آخری اور صفحہ ۱۵۱ کی ابتدائی چار سطریں بھی پڑھیں۔ کئی مقامات ایسے ہیں کہ جب لکھے جائیں تو عبارت طویل ہو جائے۔ پڑھ پڑھ کر دل کی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔

(۸)

خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مجلس لگی ہوتی ہے جس میں ایک آدمی آواز دیتا ہے کہ یہ خادم رسول ہیں۔ (اس کے بعد بہت سے مکاشفات کا بیان ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اور اہلبیت اطہار کی زیارت کا ذکر ہے۔)

(۹)

پہلی بار اعلیٰ حضرت غلام مرتضیٰ رحمتہ اللہ علیہ کا رابطہ قائم ہوا۔ آپ کے مزار اقدس پر مراقب ہو کر بیٹھا ہی تھا کہ آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ کی نسبت میں حیرانی و خاموشی رہی

Marfat.com

اور اس میں عجیب وغریب ذوق رہا۔ دوسری بار آپ سے للہ شریف سے رخصت ہو کر جب ریل پر سوار ہوا تو آنکھوں میں کئی جانوروں کی قسم قسم کی صورتیں آتی رہیں اور انوار کھلتے گئے۔ اور چاقو، چھری، کلہاڑی اور تیز تلوار وغیرہ سے سینہ شق ہوتا گیا۔

(۱۰)

اب ایسے معلوم ہوا کہ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے بہ طفیل رسول اللہ کی دعائے خیر کی اور بعد میں خاندان مرشدی، خلفائے راشدین اور دیگر کئی بزرگوں نے دعائے خیر کی۔ اور دلیری دی کہ کوئی فکر نہیں۔ کئی بزرگوں نے آ کر مرحبا مرحبا کہا۔

(۱۱)

ایک نور ظہور ہوا۔ جس میں لفظ معاملات کا لکھا ہوا پڑھا۔ دوسرا نور ظہور ہوا تو اس کے بعد جسم میں سردی اور بخار تیز ہو گیا۔ اور سورجکی تیز گرمی میں تقریباً دو گھنٹے بے ہوش پڑا رہا۔ جب ہوش آئی تو تپ اور درد کے ساتھ بدن نہایت لاغر ہو [illegible] مکمل ہوش آئی۔ تیسرا نور ظہور ہوا تو آنکھوں میں روشنی آئی۔ اور لفظ غنا کو لکھا ہوا پڑھا۔ اب نہ عین نہ اثر نہ خیال کچھ بھی نہ رہا۔ کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک کی آنکھوں کے سامنے زیارت بھی ہو جاتی تھی۔

(۱۲)

سینہ کی ٹھنڈک، برہنہ ہونا، درد پشت، ظلیت منقطع شدہ، آئینہ قلبی میں اپنا آپ بعینہٖ اصل پانا۔ جب کوئی انکشاف ہوتا تو پہلے قاب قوسین کا نقشہ نظر آتا (اور اس کے بعد بہت سے مشاہدات جن میں سے ایک مشاہدہ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ) دوسری مرتبہ نور ظہور ہوا جس میں کئی جگہوں کی نورانی سیر ہوئی۔ افعال وصفات ذات تمام معلوم ہوئے ساتھ ہی اسماء الٰہی بھی وارد ہوئے جیسے کہ توسط میں ہوئے۔ اور رنگ اجمالی ذات اقدس معلوم ہوا۔ (اور آخر میں فرماتے ہیں کہ) جب کوئی فیض ملتا، میرے وجود میں آپ کا سینہ مبارک لگا ہوتا۔ اور حضور اکرم ﷺ کا روضۂ مبارک کبھی آنکھوں میں، کبھی چہرہ میں، کبھی ہاتھ میں، کبھی سینہ میں اور کبھی تمام جسم ہی بن جاتا۔

(۱۳)

دو قوس ایک وقت میں ظاہر ہوئیں۔ بعد ازاں ایک نور ظہور ہوا جس میں ایک شہر کی سیر ہوئی۔ دوسری رات کو نور ظہور ہوا تو ذات کے پرتو نے صفات میں مل کر کلیت کا رنگ دیا۔ اس مقام میں اسماء منقطع

Marfat.com

ہوئے۔یہی مرتبہ وجوب،اور مقام اصل الاصل کا اصل معلوم ہوا۔یہی علامت بقا معلوم ہوئی۔

(۱۴)

آپ کی دعا سے کہیں سے مکتوبات مجدد الفظ ثانی تینوں دفتر مل گئے۔مطالعہ کرنے سے جوں جوں انکشاف ہوتا گیا، پتہ چلتا گیا۔کچھ باتیں فہم میں بھی آ جاتیں۔اور اس کے بعد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں)اصل الاصل کے اصل کے بعد ایک دائرہ روٹی کی شکل جتنا فجر کی نماز کے بعد نظر آیا۔معلوم ہوا کہ یہ تمام دنیا کا نقشہ ہے۔بعد ازاں تعینات متجلی لہٗ کی صوت پر وارد ہوتے (اور اس کے بعد بہت سے مشاہدات)

(۱۵)

بے تدبیری، آرام اور اطمینان کے ثمرات..... منہ چھوٹا باتیں بڑی ہیں۔کچھ باتیں دل پر آتی گئیں، کچھ کھلتی گئیں۔حالات کو پھرتے گئے۔پہلی مرتبہ ایسا معلوم ہوا کہ کوئی میرے سینہ پر پنجہ مار کر کچھ باہر کھینچ کر نکالتا ہے۔دوسری مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی بیٹھے بیٹھے ہی زیارت ہوئی۔اور ساتھ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت بھی ہوئی۔تیسری مرتبہ خواب میں صحابہ کی کثیر جماعت کی زیارت ہوئی۔چوتھی مرتبہ خواب میں عقرب (بچھو) نے میرے گلے پر ڈنگ مارا۔اسی وقت منہ سے نکلا یا رسول اللہ! فوراً حضور اکرم ﷺ کا جسم میرا جسم بن گیا اور آرام ہو گیا۔(اور اس کے بعد بہت سے مشاہدات)

(۱۶)

ان دنوں جب فیض ملتا۔کبھی میرے سینہ کو آپ کا مبارک سینہ لگا ہوتا۔کبھی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا سینہ مبارک لگا ہوتا۔کبھی حضور نبی کریم ﷺ کا۔(اس کے بعد) نور ظہور ہوا۔حضور نبی اکرم ﷺ کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ ہوا۔(اس خط میں حضرت خواجہ اویس قرنی، حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت معروف کرنی اور امامین کریمین کی زیارت کا ذکر بھی ہے۔اور اس کے بعد بہت سے مشاہدات۔غالباً طویل ترین خط ہے)

(۱۷)

آپ کے فیوضات و برکات لکھنے سے ہاتھ ہاتھ لرزہ کھا جاتا ہے۔مگر جی چاہتا ہے کہ وضاحت حال کے لئے کچھ عرض کروں اور اس کے بعد مشاہدات کا ذکر ہے جس میں یہ بھی کہ)

Marfat.com

نیم نوم میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک، ساتھ ہی حضور پاک ﷺ کا روضۂ مبارک اور ساتھ ہی یہ شکل (لا) حرف لا کی آنکھوں کے سامنے دیکھی۔ دوسری مرتبہ اسم اعظم کا لفظ چاندی کی پانی سے نہایت خوبصورت پڑھا اور ساتھ ہی حضور اکرم ﷺ کا روضہ مبارک چاندی کی پان سے نہایت خوبصورتی میں دیکھا..... الیٰ اخرہ

(۱۸)

رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت نصیب ہوئی۔ انوار آسمانوں کی طرح دیکھے..... اب نہ ذوق رہا نہ یافت۔ ہے تو کچھ معمولی۔ نزول و ہبوط ہے۔ اطمینان قلب اور عاجزی و خاکساری بہت ہے۔ بعد میں تجلیات ہونی شروع ہوئیں۔ پہلی مرتبہ تجلی ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی تجلی موسیٰ علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ دوسری مرتبہ تجلی میں ''فضل رب'' لکھا ہوا پڑھا۔ تیسری مرتبہ آفتاب نے میرے سینے کے اوپر آ کر شعائیں دیں۔ چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا روضۂ مبارک میرے سینے میں آ گیا۔ پانچویں مرتبہ نور ساق کا ظہور ہوا۔ اسی دن ہی بارہ بجے کمر درد، تپ تیز چڑھا۔ رات کو ایک نور پایا معلوم ہوا کہ اس نور میں سے تمام نور نکلتے ہیں۔ اور رہا بھی دیر تک..... اب طبیعت میں صحو ہی صحو ہے۔ دوسرے بندوں کی طرح ہوں..... الی آخرہ

(۱۹)

محبت الٰہیہ کے بعد دوسری بار عین صفات ذاتیہ روشن ہوئے۔ یہ بھی حسن ذاتی معلوم ہوا۔ (اس کے بعد مشاہدات کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) پہلی بار ایک خوبصورت مکان کے اندر کیا دیکھتا ہوں کہ درمیان میں پھولوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ دوسری بار آیات قرآنی کئی ستاروں میں آسمانوں پر لکھی پڑھیں۔ تیسری مرتبہ ﷺ کے الفاظ لکھے پڑھے۔ بعد میں حضور نبی کریم ﷺ کی نسبت غالب ہوئی۔ ساتھ ہی حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت ہوتی گئی۔ اور عین صفات ذاتیہ بھی روشن ہوئے۔ یہ مقام ولایت محمدی کا معلوم ہوا۔ چوتھی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسم گرامی لکھا پڑھا۔ بعد میں تجلی افعالی روشن ہوئی۔ اور اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کا رابطہ قائم ہوا۔ اب تو عین صفات ذاتیہ ہیں (اور اس کے بعد کچھ معاشی حالات اور پھر یہ بیان کہ) اپنے تمام ارادے ٹوٹ گئے ہیں۔ ہر وقت آپ کی دعا کا خیال رہتا ہے۔

Marfat.com

(۲۰)

آپ کی دلی دعاؤں نے مے میں افیون ملا دی ہے اور ساتھ ہی توت ہاضمہ بھی بڑھا دی ہے۔ آپ کے فیوضات کو ظہور میں لانے سے خوف ہی خوف لاحق ہوتا ہے، تاہم وضاحتِ حال اور تسکین خاطر کے لئے ڈرتے ڈرتے لکھتا ہوں۔ (اور اس کے بعد بہت سے مشاہدات کا ذکر ہے۔ جن میں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے روحانی رابطہ اور اسماء و صفات کے ظلال کے بعد حقائق الٰہیہ، کعبہ، وقرآن وصلوٰۃ اور شرح صدر کا ذکر ہے۔ اور آخر میں ایک خواب بھی کہ "ایک کنواں ہے۔ دو آدمی کسیوں کے ساتھ اس کنوئیں کو کھرچتے نظر آتے ہیں۔ بندہ ناقص کنوئیں کے کنارے کھڑا ہے۔ تین چار سال کے لڑکے کو بازوؤں سے پکڑ کر نیچے کنوئیں کے کیا۔ لڑکا کہتا ہے کہ مجھے کنوئیں میں ڈال دو کہ میں نیچے جا کر پانی کے چشمے کھولوں۔ بندہ ناقص کہتا ہے کہ وہی آدمی کھول دیں گے۔ وہ پھر دوبارہ کہتا ہے کہ مجھے ضرور ڈال دو۔ بندۂ ناقص کہتا ہے کہ ماہل کے راستے چلے جاؤ۔ کنوئیں میں تھوڑا تھوڑا پانی بھی معلوم ہوا اور وہی آدمی چشمے کھولتے نظر آئے۔ لڑکا ہاتھوں میں رہا۔ اور آنکھ کھل گئی۔

(۲۱)

توسط حال میں حضرت خضر علیہ السلام کا رابطہ قائم ہوا۔ کسی خط میں لکھنا یاد نہیں رہا تھا اب عرض کر دیا ہے۔ (اور اس کے بعد تازہ ترین مکاشفات و مشاہدات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) تجلیٔ ذات، متجلی لہٗ کی صورت پر وارد ہوئی۔ رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک روضہ ہے نہ آسمان پر نہ زمین پر اور زمین کی تہہ سے بھی اونچا ہے۔ اندرونی بیرونی مثل آگ کی شعاعیں نور کی نظر آئیں..... اس مقام پر تجلیات کی بھی نہایت معلوم ہوئی۔

Marfat.com

نادیدہ تعلق

پروفیسر اقبال جاوید صاحب

Marfat.com

''آپ کی تحریر دلنشیں، انداز مشفقانہ اور نفسِ مضمون حکیمانہ ہے۔ حکمت، بصیرت اور تصوف کی ایک دنیا ہے جو آپ کے چھوٹے چھوٹے فقروں میں سمٹ گئی ہے۔ اندازِ نگارش ایسا، جیسے کسی نے شہد اور دودھ کو ملا کر جامِ زمردیں میں ڈال دیا ہو۔ میں نے جب بھی ان مکتوبات کو پڑھا ہے۔ مجھے ایک نیا کیف ملا ہے۔

Marfat.com

نادیدہ تعلق

۱۹۶۰ء کا ذکر ہے۔ میں بہ سلسلہ ملازمت ایک مقام پر تعینات تھا۔ وہاں کے ایک شخص نے میرے خلاف الزامات تراشے اور مجھے ذہنی طور پر پریشان کرنا شروع کر دیا۔ ان الزامات میں صداقت بالکل نہ تھی۔ زندگی کی تجربہ گاہ میں یہ پہلی تلخی تھی جس نے مجھے بے حد پریشان کیا۔ پریشانی کے اس عالم میں، اچانک خیال آیا کہ اِن پریشانیوں کا ذکر جناب شیخ الطریقت بیربل شریف سے کرنا چاہیئے اور ان کی خدمت میں دعا کی التماس کرنی چاہیئے۔ اس خیال ہی نے مجھے سکونِ دل عطا کیا۔ میں نے ان کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ جواب آیا۔ آپ نے کچھ چیزیں پڑھنے کیلئے بتائیں اور ساتھ ہی یہ تحریر فرمایا:

"رسوائی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو دنیا ہی میں اپنے اعمال کا پھل ہے اور دوسری رسوائی تو پیغمبری کا حصّہ ہے"۔

اس مکتوب گرامی نے مجھے سکون و اطمینان کی ایک دنیا عطا کی اور میری وہ ساری کلفتیں یوں محو ہو گئیں جیسے صبح کا سورج شب کی ظلمتوں کو نگل لیتا ہے۔ میں نے دل سے یہ محسوس کیا کہ اللہ کے نیک بندوں کے حضور، حاضری، سرور و کیف اور سکون و اطمینان عطا کرتی ہے۔ ان کی دعا سے ظلمتیں، نور کا لباس پہن لیتی ہیں۔ دل کے دروازے کھلتے اور روحانی ترفع عطا ہوتا ہے۔ ان کی موجِ نفس بجھتے دیوں کو روشن کرتی اور گرتی دیواروں کو سہارا دیتی ہے۔

صحبتِ اہلِ صفا، نُور و حضور و سرور
سرخوش و پر سوز ہے لالہ لبِ آبِ جو

اس کے بعد جب بھی مجھے پریشانیوں نے آزاردہ کیا، میں نے آپ سے دعا کی التماس کی۔ آپ نے جس محبت اور شفقت سے میرے لئے دعائیں کیں۔ وہ محبت اور وہ شفقت میری زندگی کی ایک ایسی قیمتی متاع ہے جسے یادگار سمجھ کر میں نے دل سے لگا رکھا ہے۔ وہ دعائیں میری زندگی کی ظلمتوں کا اُجالا ہیں۔

Marfat.com

یہی تقویٰ ہے، یہی زہد، یہی حسنِ عمل
کوئی سرمایہ نہیں تیری محبت کے سوا

اس مکتوب کے بعد ایک اور مکتوب میں آیۂ کریمہ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں

''آپ کا خط پڑھا اور آپ کے والد بزرگوار صاحب کا خط دیکھا۔ ایسے والد متوکل کے سہارے کیا فکر۔ جو کچھ آپ نے لکھا' عمل میں لائیے۔ آیۂ کریمہ **لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** کے دو حصے ہیں۔ ایک تقدیسِ الٰہیہ' دُوسرا اپنی سیاہ کاری کا۔ کیا خوب بات ہے ایک طرف سراسر تقدیس ہے اور ایک طرف سراسر اپنی غلطیوں کا اعتراف۔ ایسے حال میں رحمتِ خداوندی چھم چھم کیوں نہ برسے۔ کچھ باریک سی غلطیاں جو دیکھنے میں تو کم نظر آتی ہیں لیکن وہ مہلک ہوتی ہیں، ایسی غلطیوں کے اعتراف کے لیے آیۃ کریمہ ہے۔ اعترافِ گناہ ایک گونہ استغفار ہے۔ بشرطیکہ یہ قلبی ہو، لفظی نہ ہو۔ جیسے آج کی دنیا میں سراسر لفظی معاملہ مذہب کا ہو چکا ہے۔ اقرارِ توحید لفظی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جسمِ مذہب بے جان ہو چکا ہے۔ دعا کے اندر جب اضطرار ہو تو دعا ہے اور دعا کے کلمات پر قبولیت کا ثمرہ آجاتا ہے۔ لیکن جب اضطرار کے جُز کے سوا دعا زبان سے نکالی جائے تو بے ثمرہ ہو کر ہو رہ جاتی ہے''۔

اِن سطور پر غور فرمائیے۔ علم و حکمت کا ایک خزانہ ہے۔ اعترافِ گناہ استغفار ہے اور دعا جس میں اضطرار نہ ہو وہ عرش کو ہلا نہیں سکتی اور درِ حق سے قبولیت لا نہیں سکتی۔

اس کے بعد میں نے ایک عریضہ لکھا۔ جس میں حضرت والا سے اظہارِ عقیدت وارادت کیا۔ آپ نے بڑے دلچسپ انداز میں کسر نفسی فرمائی اور میری توجہ ہٹانے کی کوشش فرمائی۔ حقیقت یہ ہے کہ چشمہ خود اپنے فیوض کا اعلان کب کرتا ہے؟ آفتاب، آفتاب ہے۔ اس کا وجود خود اس کی دلیل ہے اور آفتاب کو آفتاب کہنا، آفتاب پر احسان نہیں بلکہ یہ ثبوت ہے اس امر کا

Marfat.com

کہ دیکھنے والے کی بصارت ٹھیک ہے۔اس مکتوب کا ایک اقتباس دیکھئے۔ میں نے اپنے خط میں غالباً بیعت کے لئے عرض کیا تھا۔

''آپ کے خط آئے دن گزر گئے۔ جواب میں سستی میری فطرت ہے''۔

اس فقرہ نے'' باوجود خیال کے اور والد صاحب کی تاکید کے خط نہ لکھ سکا''، مجھے بھی ایک تکلف میں ڈال دیا۔ ہر انسان ذی شعور اور ذی احساس کا دل چاہتا ہے کہ جواب کا جواب ہو اور اس جواب کے جواب کے لئے اصل مقصد گم ہو جاتا ہے اور بے جا تردد رہتا ہے۔ میں پہاڑ پر موضع کھوڑہ سے یہ خط لکھ رہا ہوں۔کئی دِنوں سے آپ کا خط میرے سامنے ہے۔لیکن اس کے دیکھے بغیر لکھنا پسند آیا اور جرأت کر کے بے تکلف لکھ رہا ہوں تا کہ وہ مرض جو پیدا ہو گئی ہے رفع ہو جائے.....اناپ شناپ لکھ دیا گیا..... مشہور ہے۔ دُور سے پہاڑ سہانے۔لیکن جب کوئی ان پر چڑھنا چاہتا ہے تو پھر اُسے معلوم ہوتا ہے کہ دور ہی سے اس طرح نظر آتے تھے.....اصل میں بے جوڑ پتھروں کا ایک تودہ ہے یہی حالت آج کل ہماری ہو رہی ہے۔ دیکھنے سننے کو بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن'' وزخبث باطنم سرخود نہادہ پیش''۔ کچھ واقعی پیاس۔کسی کی تلاش کیجئے۔ جو آپ کی پیاس بجھا دے اور جس کی ایک نگہ مسحور آپ کے دل میں ہیرے کی کنی ہو کر بیٹھ جائے، جس کی خلش عمر بھر نہ نکلے''۔

اس کے فوراً بعد میرے ایک عریضے کے جواب میں میری تحریر کی تعریف فرماتے ہیں اور تعلق کی وضاحت یوں فرماتے ہیں'' دل را بدل راہیست'' اور میری دل شکستگی کو سنبھالتے اور ہمت میں بدل دیتے ہیں۔فرماتے ہیں:

''خط پہنچا۔دیکھا اور کئی بار دیکھا۔تحریر بہت ہی پسند کی گئی اور محبت بھری اس کی وجہ سے طبیعت میں بیٹھ گئی۔ خط سامنے نہیں۔ جو مکمل جواب لکھتا

Marfat.com

۔نسیان غالب ہے۔ ہاں اتنا کہتا ہوں ''دل را بدل راہیست'' مشہور مقولہ ہے۔ ہمت والے انسان جب کسی کام کو شروع کرتے ہیں تو اسے پوری ہمت سے کرتے ہیں۔ مولا کریم بھی ہمت والوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب ہمت والے اسے مدد کے لئے بلائیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتا، کون پکارتا ہے۔ صرف پکار۔ ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اسے پار نکال کر چھوڑتا ہے۔ وہ نیک و بد کی تمیز سے بھی بلند ہے۔ صرف پکار اور پکار کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اپنے والد صاحب قبلہ کو میرا دعا و سلام کہنا، کیا خوشی ان کو ہوتی ہو گی جب آپ کی تحریر پڑھتے ہوں گے۔ کاش دین کی طرف آپ جیسے لوگوں کی توجہ ہو جاتی تو خیال باطل کے بادل چھٹ جاتے''۔

۲۵ اگست ۱۹۶۱ء کو جب میں نے آپ کو اپنے بیٹے کی ولادت اور اپنے ایم۔اے میں کامیاب ہونے کی اطلاع دی تو آپ نے فوراً میرے عریضے کی پشت پر مبارک تحریر فرمائی:

''خط پڑھ کر خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں خوشیاں بامراد فرماویں''۔

اس کے بعد ایک کارڈ کے ذریعے پھر اپنی مسرت کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی تصوف کے بارے میں اظہار خیال فرمایا۔ یہ خط ۶ ستمبر ۱۹۶۱ء کو بھیرہ سے سپرد ڈاک کیا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے:

''مبارکباد فرزندِ نرینہ۔ خط پہنچتے ہی دعائیہ کلمہ کے ساتھ خط واپس کر دیا گیا تھا۔ غالباً پہنچا ہو گا۔ مولا کریم یہ دونوں خوشیاں حقیقی خوشیاں بنائے۔ عزیز مولود مسعود کا نام بڑا ہی پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پیارے نام کے طفیل، مولود حقیقی پر تو اپنے نام کا ہو..... تصوف پر علمی تنقیدیں دن بدن زیادہ ہو رہی ہیں جبکہ تصوف بے جان ہو رہا ہے۔ اگرچہ اصل تصوف و فقر کی دولت تو میسر نہیں ہوتی لیکن حقیقت تصوف سامنے رہتی ہے۔ اس حقیقت کے روشن کرنے اور واضح کرنے کے لئے گاہ گاہ حسبِ ضرورت کچھ لکھتا رہتا ہوں۔ آپ جیسے عزیزوں کی مجھے بڑی ضرورت

Marfat.com

ہے کہ وہ میری تحریرات کے بعد اس بے جان صورت میں اپنی ادب نوازی سے اسے باجان کردیں۔ شائع شدہ رسائل کسی وقت آپ کو بھجوادوں گا''۔

اب میرے سامنے ان کا ایک اور مکتوب ہے جس پر ۲۳ اکتوبر کی تاریخ ہے۔ اس میں دعائیں ہیں اور میرے سوادِ خط کو دیکھ کر آپ کو بھیرہ کے صوفی اقبال صاحب یاد آجاتے ہیں۔

''میری دلی دعا ہے کہ اچھے لوگوں کی اولاد اچھی ہو اور صالح ہو کر دنیا میں چمکے۔ ایک اور عزیز بھیرہ کے اقبال بھی ہیں۔ ان کے خط اور آپ کے خط خط میں بڑی مماثلت ہے۔ معلوم نہیں اقبال کے نام میں برکت ہے۔ نہایت ستھرا خط اور نہایت شگفتہ تحریر ہے''۔

میں نے قبلہ حضرت عبدالغفور مدنی دام ظلہٗ کی بیعت کی۔ اس کی اطلاع حضرت والا کو دی۔ آپ نے اس کے جواب میں یوں تحریر فرمایا:

''حضرت عبدالغفور صاحب کی بابت چند اور احباب سے بھی ذکر سنا..... تقریباً ایک سال ہوا کہ ادارہ تصوف لاہور میں قائم کردیا گیا اور ایک سہ ماہی رسالہ ''سلسبیل'' بھی جاری کردیا گیا۔ اسی سلسلہ میں بعض میری تحریرات بھی شائع ہوئیں اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھنے کا خیال ہے۔''

جب آپ کو میرے لیکچرار ہو جانے کی خبر پہنچی تو آپ نے یوں مسرت سے اظہار فرمایا ان سطور میں مزاح کی لطیف چاشنی بھی دیکھئے:

''خط پہنچا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے امتحان کی کامیابی کے بعد منصب بلند پر بھی فائز کیا۔ سکول میں جتنی بھی قابلیت ہو آخر ماسٹر ہی ہے اور کالج میں کتنا ہی نا قابل ہے، پھر بھی پروفیسر ہے حیثیت تبدیل ہونے سے گو علم میں فرق نہ پڑے لیکن ذہنوں میں تو علمیّت کی ٹھاٹھ بیٹھ جاتی ہے''۔

اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے برنگِ کاغذی پیرہن حاضرِ خدمت نہ ہو سکا اور اگست

Marfat.com

۱۹۶۵ء میں ہمارے گھر خون کے چھینٹے سے دکھائی دینے لگے۔ میں نے پھر آپ کو تکلیف دی۔ جس میں آپ نے بڑی محبت سے میری فراموشکاری کا شکوہ کیا۔ اس مکتوب میں سلسبیل کے بارے میں تفصیل سے تحریر فرمایا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں سلسبیل سے کتنا لگاؤ تھا۔ آپ اسے اپنا پارۂ دل سمجھتے تھے۔ ملاحظہ کیجئے:

''آپ کا خط پہنچا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آخر ہماری یاد تو تازہ ہے۔ جادو کے اثر کو زائل کرنے کے لئے مسبعاتِ عشرہ بہت مفید ہیں..... مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ سلسبیل پڑھتے ہیں اور اس کے ذریعے میرے خیالات سے باخبر ہیں۔ ہمیں ایسے نوجوانوں کی بڑی ضرورت ہے جو لکھنا جانتے ہیں اور ان کی تحریریں شائع ہوتی ہوں تا کہ وہ ہماری تحریرات پڑھ کر ان کو اپنے ذہنی قالب میں ڈھال کر نکالیں۔ کیونکہ جب ذہن کسی چیز سے متاثر ہوتا ہے تو کچھ نہ کچھ تاثرات ذاتی تاثرات کے ساتھ نکلنا شروع ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں یک ہلکی سی عملی صورت پیش ہو جاتی ہے جو دیکھنے والے کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے..... سلسبیل کے بارے میں کیا کہوں، ایک صوفی کیلئے تو دھندا ہے جو عمر بھر خاموش رہنا چاہتا ہے وہ کس طرح اتنی بڑی سردردی سر پر اٹھائے۔ نہ لکھنے والے ملتے ہیں، نہ پڑھنے والے اور پھر دین کے لیے ایک پیسہ دینا بھی حرام سمجھتے ہیں۔''

میں نے اپنے اس مضمون کو حضرت والا کے مکتوبات کی روشنی میں ترتیب دیا ہے۔ آپ کی تحریر دلنشیں، انداز مشفقانہ اور نفسِ مضمون حکیمانہ ہے۔ حکمت، بصیرت اور تصوف کی ایک دنیا ہے جو آپ کے چھوٹے چھوٹے فقروں میں سمٹ گئی ہے۔ اندازِ نگارش ایسا، جیسے کسی نے شہد اور دودھ کو ملا کر جامِ زمرد میں ڈال دیا ہو۔ میں نے جب بھی ان مکتوبات کو پڑھا ہے۔ مجھے ایک نیا کیف ملا ہے۔

Marfat.com

نیا ہے لیجئے جب نام اس کا
بہت وسعت ہے میری داستاں میں

محبوب کے ذکر کی تکرار میں جو لطف ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں۔ اس ذکر کیلئے طبیعت بے چین رہتی اور بہانے ڈھونڈتی ہے۔

ع ہر بنِ مو سے مرے اس نے پکارا مجھ کو

یہی ذکر، یہی یادیں، یہی تحریریں اور یہی نشان بے کیف زندگی کا سکون و قرار ہیں ؎

جئے جانے کی تہمت کس سے اٹھتی، کس طرح اٹھتی
ترے غم نے بچالی زندگی کی آبرو برسوں

میں نے اپنے چھ سات سالہ تعلق میں ان کی خدمت میں اپنی ہر تکلیف پیش کی اور ہر مشکل کو رکھا۔ انہوں نے دعائیں بھی کیں، ہدایات بھی دیں' حوصلہ بھی بڑھایا اور پیار سے مجھے بار بار بلایا بھی۔ میں نے ان کی خدمت میں ہر بار لکھا کہ ''میری صورت اور سیرت دونوں مکروہ ہیں' دل کی سیاہی کوچہ و بازار تک آ گئی ہے۔ کس منہ سے آپ کے حضور آؤں۔ غائبانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھئے گا ؎

آہ تیرے سامنے آنے کے ناقابل ہوں میں
منہ چھپا کر مانگتا ہوں تجھ سے وہ سائل ہوں میں

آپ نے ایک مکتوب میں مجھے تحریر فرمایا کہ ''نادیدہ تعلق کی ایک حد ہوتی ہے''۔ (میں نے اسی نادیدہ تعلق کو اس مضمون کا عنوان بنایا ہے، آپ بلاتے رہے، میں جھجکتا رہا، شرماتا رہا، گھبراتا رہا، کاش میں سمجھتا کہ فیوض و برکات کا چشمہ مائل بہ کرم ہے..... بالآخر موت کی سناؤنی آ گئی اور آپ وہاں تشریف لے گئے جہاں سب کو جانا ہے اور جس سے مفر نہیں۔ اِنا للہ والا الیہ راجعون ؎

گل کو ہوتا، صبا! قرار اے کاش رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش

مگر فیوض و برکات کو تو موت نہیں آتی۔ عشق زندگی کا سوز ہے اور تا ابد پائندہ ہے ؎

Marfat.com

رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر جوشِ الفت بھی دل عاشق سے کر جاتا سفر
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مر جاتا نہیں روح میں غم بن کے رہتا ہے مگر جاتا نہیں

میں حضرتِ والاؒ سے مل نہ سکا۔ میری جھجک، شرم اور گھبراہٹ مانع رہی۔ ارادے بنتے اور ٹوٹتے رہے۔ یہ ''نادیدہ تعلق'' میری متاعِ عزیز ہے۔ میری جھجک میری کوتاہی قسمت ہے اور میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت۔

گستاخ تھا پہنچ گیا پروانہ شمع تک
میں بد نصیب تھا مجھے مانع ادب رہا

اور سوچتا ہوں کہ پروانہ کتنا خوش قسمت ہوگا جس کی گستاخی وصل کا سامان بن گئی۔

Marfat.com

مکتوب الیہ حضرات

Marfat.com

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

Marfat.com

مکتوب الیہ حضرات

حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول صاحب

حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول صاحب پنجاب کی مشہور و معروف خانقاہ للہ شریف تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم کے سجادہ نشین ہیں۔ جس کی بنیاد اعلیٰ حضرت مولانا خواجہ غلام نبی رحمتہ اللہ علیہ نے رکھی تھی، جو کہ حضرت مولانا خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ حضرت اقدس کی آبائی نسبت بھی للہ شریف ہی تھی کہ آپ کے جد امجد حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ رحمتہ اللہ علیہ اعلیحضرت للّٰہی علیہ الرحمتہ کے ممتاز ترین تلامذہ اور خلفاء میں سے تھے۔ اگرچہ ان کی بیعت تو حضرت قصوری سے تھی لیکن مرشد کامل کے ارشاد کے مطابق تکمیل سلوک اپنے استاد و مربی اعلیحضرت للّٰہی سے کی، اور انہی سے اجازت کاملہ اور خلافت مطلقہ حاصل کی۔ اسی نسبت کی بنا پر حضرت اقدس کا تعلق للہ شریف سے تادم زیست رہا، اور اپنے مسلسل اور مستقل رابطہ سے آپ نے اس تعلق کو حیرت انگیز اور لائق تقلید طریقہ سے نبھایا۔

حضرت صاحبزادہ مطلوب الرسول اپنے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مقبول الرسول صاحب کی وفات کے بعد بہت چھوٹی عمر میں جبکہ ابھی ان کا عنفوان شباب تھا سجادہ نشین ہوئے۔ حضرت اقدس نے آبائی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے بڑے حکیمانہ انداز سے اُن کی رہنمائی فرمائی جس کا برملا اعتراف صاحبزادہ صاحب نے اپنے تاثرات میں کیا ہے اور راقم سطور کے نام مکتوب گرامی میں بھی کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ عاجز جو کچھ ہے اسی مرشد اعظم کی توجہ اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس کا اظہار ان خطوط سے بھی ہوتا ہے جو ''گوہر مطلوب'' کے نام سے اس مجموعہ میں آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے ان کو بہت سے خطوط لکھے۔ ان میں سے جو محفوظ رہ سکے ان کو برادر بزرگ جناب ارشاد احمد ہاشمی صاحب نے نقل کر کے اور ترتیب دے کر ایک چھوٹے سے مجموعہ (گوہر عمر) کی صورت میں شائع کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ آپ کے نام ایک اہم مکتوب وہ بھی ہے جو کہ ''سلوک و مقصد سلوک'' میں مکتوب اول کے طور پر شائع ہوا ہے۔ موخر الذکر مکتوب چونکہ مستقل کتاب کا حصہ ہے، اس لئے ہم نے زیر نظر مجموعہ مکتوبات میں اسے

Marfat.com

شامل نہیں کیا جبکہ ''گوہر عمر'' میں شائع ہونے والے تمام خطوط شامل کر لئے گئے ہیں، کہ ان کے بغیر موجودہ مجموعہ مکمل نہیں ہوسکتا تھا۔

صاحبزادہ صاحب ایک مسند نشین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ بلکہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہمیں تصنیف و تالیف کی طرف بھی حضرت پیر بلوی نے لگایا ہے۔ صاحبزادہ صاحب انتہائی خلیق، متواضع اور منکسر المزاج ہیں۔ اہل علم و قلم کی قدر کرتے ہیں۔ یہ راقم سطور طالب علمی کے باوجود صاحبزادہ صاحب کی مروت و شفقت سے متعدد بار مستفید و مستفیض ہو چکا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب

حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی للہ شریف کی ممتاز نقشبندی خانقاہ کے رکن رکین تھے، اور ایک جید عالم دین بھی تھے۔ اپنے اسی علمی و روحانی ذوق کی بنا پر حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) سے خصوصی ربط قلبی تھا۔ حضرت اقدس اپنی آبائی نسبت کی بنا پر ان کا بے حد احترام کرتے تھے تاہم کبھی کبھی اپنی منصبی ذمہ داری کی بنا پر ان سے ایسی بات یا باتیں بھی ارشاد فرما جاتے تھے جو کہ تربیت و رہنمائی کے زمرے میں آتی ہیں۔ اور حضرت محبوب الرسول ان باتوں سے بے حد محظوظ اور مستفید ہوتے تھے۔ برصغیر کی مشہور دینی و سیاسی تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہے اور اپنے علاقہ میں بالخصوص تحریک پاکستان کے روح رواں رہے۔ حضرت اقدس کی تحریرات سے انہیں خصوصی لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ بلکہ اس عظیم فکری سرمایۂ طریقت کو پردۂ خفا سے باہر لانے میں انہی کی ترغیب و تحریک کو بہت کچھ دخل ہے۔ آپ نے تحریک پاکستان کے دوران روزنامہ ''زمزم'' میں نظریہ پاکستان کے موضوع پر ایک علمی مباحثہ میں شرکت بھی فرمائی جس کا ذکر انہوں نے اپنی یادداشتوں میں بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھیرہ کے مشہور رسالہ ''شمس الاسلام'' اور اس کے بعد ادارۂ تصوف کے ترجمان ''سلسبیل'' میں بھی ان کے کئی بلند پایہ مضامین شائع ہوئے جنہیں اگر جمع کر کے شائع کرنے کی کوشش کی جائے تو ایک عظیم ذخیرہ علمی محفوظ ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

آپ نے کئی اہم خطوط حضرت اقدس کے علاوہ کئی ممتاز علمی و دینی شخصیات کو لکھے ہیں اور ہر خط بجائے خود ایک ادبی شاہکار ہے۔ ڈاکٹر صاحبزادہ مولوی محمد حسین للّٰہی مرحوم نے صاحبزادہ صاحب للّٰہی کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں جو کہ ان کی وفات کے بعد ماہنامہ ''سلسبیل'' لاہور میں شائع ہوا، اپنے نام ایسے صدہا خطوط کا ذکر کیا ہے۔ افسوس کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد یہ عظیم ذخیرہ بھی شاید محفوظ نہیں رہ سکا ہوگا۔ راقم سطور اس کوشش میں ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جو بھی تحریرات (مقالات ومکتوبات) ملیں انہیں ترتیب دے کر ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۷۲ء میں جام وصال نوش فرمایا اور للہ شریف ہی میں اپنے بردار بزرگوار کے پہلو میں اور اپنے جد امجد اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی قدس سرہٗ کے قدموں میں جگہ پائی۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صاحبزادہ عبدالرسول صاحب

جناب پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول صاحب مدظلہٗ کا نام علمی و دینی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ تاریخ کے نامور استاد اور مایۂ ناز فاضل اور محقق اور تاریخ و تذکرہ کی بیش بہا نصابی اور علمی و تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں۔ للہ شریف کے عظیم خاندان ولایت سے تعلق ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ محبوب الرسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا مختصر تعارف انہی صفحات میں ہو چکا ہے۔ صاحبزادہ عبد الرسول صاحب جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو انہیں ملازمت دلانے میں حضرت اقدس نے بہت دلچسپی لی جس کا اظہار ان کے والد ماجد کے نام آپ کے متعدد خطوط میں بھی ہوتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب فل پروفیسر گورنمنٹ کالج سرگودھا کے پرنسپل اور سرگودھا ڈویژن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن بھی رہے۔ اب ریٹائرمنٹ کے بعد سرگودھا یونیورسٹی جو کہ گورنمنٹ کالج سرگودھا ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے کے زیر سایہ تہذیب و تاریخ کے میدان میں داد تحقیق دے رہے ہیں اور ہسٹری آف سولائزیشن کے موضوع پر ایک عظیم دائرہ المعارف ترتیب دے رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین صاحب

حضرت صاحبزادہ سید محفوظ حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، قیوم العالم حضرت سیدنا امام علی شاہ صاحب مکان شریفی قدس سرہٗ العزیز کے پڑپڑپوتے اور ان کی عظیم مسند ارشاد کے وارث اور سجادہ نشین تھے۔ تقسیم کے بعد مکان شریف (رتڑ چھتڑ) ضلع گورداسپور جو کہ نارووال کے قریب ہے اور جسڑ کی سرحد سے حضرت قیوم العالم کا بلند و بالا روضہ معلیٰ صاف نظر آتا ہے۔ بھارت (ہندوستان) میں رہ گیا۔ ایک سرحدی گاؤں ہونے کے ناطے اس عظیم خاندان کو بمعہ دیگر اہل اسلام کے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا اور شیخوپورہ، ساہیوال اور لاہور کے مختلف مقامات پر آباد ہو گئے۔ حضرت محفوظ حسین صاحب اور ان کے خاندان کے اکثر افراد ضلع شیخوپورہ میں سانگلہ ہل کے نزدیک بھلیر شریف میں آباد ہو گئے۔ اس لئے وہیں حضرت قیوم العالم کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۱۳ شوال المکرّم کو ہوتا ہے۔ چونکہ مکان شریف کا فیض ہی ایک واسطہ سے بلکہ براہ راست بھی شرقپور شریف غوث زماں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تھا جو کہ حضرت اقدس کے پیر و مرشد تھے۔ اس لئے حضرت اقدس کا سجادہ نشین مکان شریف سے رابطہ ایک فطری و بدیہی امر تھا۔ علاوہ ازیں ایک اور امر بھی اس سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل ثابت ہوا اور وہ یہ کہ حضرت محفوظ حسین صاحب ایک جید اور مستند عالم دین بھی تھے اور دینیات (درس نظامی) میں دیوبند کے فاضل تھے۔ اور اس دور کی فعال سیاسی تحریکوں میں بھی شامل رہے تھے۔ بلکہ اس کے علاوہ ایک اور امر بھی خصوصی رابطہ کا باعث ہوا کہ مکان شریف کے بہت سے صاحبزادے حضرت اقدس کے ساتھ محبت و عقیدت بلکہ بیعت کا سلسلہ بھی رکھتے تھے۔ مکان شریف ہی کے ایک صاحبزادہ سید بشارت حسین صاحب نے اپنے مشاہدات و تاثرات (انوار و فیوضات) میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو کہ ''سلسبیل'' کے شمارہ مئی ۱۹۶۸ میں اور پھر اس کے شیخ طریقت نمبر میں نشر مکرر کے طور پر شائع ہوا۔ مزید برآں بعض دینی موضوعات و مسائل پر بھی حضرت اقدس اور ان کے درمیان مکمل ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔ ان تمام عوامل و عناصر کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت محفوظ حسین صاحب کے ساتھ حضرت اقدس کا رابطہ محبت و عقیدت یک طرفہ ہی نہیں رہا بلکہ اس میں ایک گونہ دو طرفگی بھی پیدا ہو گئی۔ اور عشق اول در دل معشوق پیدا می شود کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ جس کا اظہار حضرت اقدس کے ان خطوط میں بھی ہوتا ہے جو کہ ''حرف محفوظ'' کے

Marfat.com

عنوان سے مجموعہ ہذا میں شامل ہیں۔ اگر چہ یہ بہت کم ہیں تاہم جو کچھ اور جتنے کچھ دستیاب ہو سکے یہ بھی بسا غنیمت ہیں اور بطور نمونہ مشتے از خروارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت محفوظ حسین صاحب نے..... میں جام وصال نوش فرمایا اور بھلیر شریف ہی آپ کی ابدی آرام گاہ قرار پائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مولانا محبوب عالم سیددی علیہ الرحمہ جو کہ حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز تھے کے صاحبزادہ اور ان کے جانشین تھے۔ ان کے والد ماجد ایک جید اور مستند عالم دین تھے اور ایک مدت تک انبالہ شریف اپنے پیر و مرشد کے ہاں مقیم رہے تھے اور وہاں درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا تھا۔ مرشد برحق کے وصال کے بعد اپنے آبائی گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کو زینت بخشی۔ کثیر خلق خدا ان سے فیضیاب ہوئی اور متعدد اہل نسبت نے ان سے اجازت و خلافت حاصل کی جن میں گجرات کے مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب سب سے زیادہ معروف و ممتاز ہیں اور متعدد ذی علم حضرات ان کے حلقہ بگوش عقیدت ہوئے جن میں نامور ماہر تعلیم، شاعر، ادیب اور محقق ڈاکٹر احمد حسین قلعداری بھی شامل ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب نے اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مکمل دینی تعلیم حاصل کی اور دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ تاہم ان کے نظریات و معمولات اپنے آباؤ اجداد کے ہی رہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنی آبائی مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ زندگی میں والد بزرگوار سے استفادہ کا کم اتفاق ہوا تھا اور ان سے سلوک الی اللہ کی باقاعدہ تکمیل نہ کر سکے تھے اور عزم چونکہ بلند تھا اور حقیقت کے صحیح معنوں میں متلاشی تھے اس لئے ایک عظیم مسند ارشاد کے وارث ہونے کے باوجود اور اپنے وسیع حلقہ مریدین کی پروانہ کرتے ہوئے مرشد کامل کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ان دنوں حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب کیلیانوالہ شریف نور اللہ مرقدہٗ خلیفہ مجاز شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہما کا سلسلہ ارشاد عروج پر تھا۔ چونکہ حضرت کیلیانوالہ شریف آپ کے وطن سیدا شریف کے قریب بھی پڑتا ہے، اس لئے صاحبزادہ صاحب حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیکھتے ہی ان کے

Marfat.com

گرویدہ اور حلقہ بگوش عقیدت ہو گئے۔ شاہ صاحب نے بھی صاحبزادہ صاحب پر خصوصی نظر کرم فرمائی۔ اور محبت و شفقت کا یہ سلسلہ زندگی بھر جاری رہا۔ تاہم شاہ صاحب کے وصال (۱۹۵۲) کے بعد ان کا رابطہ حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) سے ہو گیا۔ اور اس رابطہ نے جلد ہی والہانہ محبت اور گہری عقیدت کی شکل اختیار کر لی جس کے نتیجے میں صاحبزادہ صاحب نے محسوس کیا کہ گویا ایک نیا جہان معنیٰ ان کے سامنے کھلا ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے اپنے حسن تاثر کا اظہار حضرت اقدس کے وصال کے بعد اپنے ایک تعزیتی مضمون (آہ! شیخ طریقت کا وصال) اور تاثراتی مضمون (میرے تاثرات) میں کیا ہے۔ جو ''سلسبیل'' کے مختلف شماروں میں شائع ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ محبت و عقیدت کا تعلق قائم ہو گیا تھا اور حضرت اقدس کو بھی صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کامل محبت اور وابستگی تھی جس کا اندازہ حضرت اقدس کے ان کے نام خطوط (آئینہ صداقت) سے ہوتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۷۲ میں جام وصال نوش فرمایا اور سید اشریف ہی میں اپنے والد بزرگوار کے جوار عاطفت میں جگہ پائی۔ اُن کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد احمد صاحب ان کے جانشین بنے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور گہری بصیرت و فراست دینی و روحانی کے مالک ہیں اور اپنے والد عظیم اور جد کریم کے فیوضات و برکات عوام و خواص میں پھیلا رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت میاں غلام اللہ صاحب

حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ کے برادر حقیقی اور بعد میں اُن کے جانشین تحقیقی ہوئے۔ ضروری دینی تعلیم اور میٹرک کرنے کے بعد طب کی تعلیم حاصل کی۔ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں جیسا کہ خزینۂ معرفت (سوانح حیات حضرت میاں صاحب) میں بھی آیا ہے کہ ابتداء میں حضرت میاں غلام اللہ صاحب کی اپنے برادر بزرگ کی طرف چنداں توجہ نہ تھی۔ اعلیٰ حضرت شرقپوری کی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہی تھی۔ ایک بیٹا ہوا جو کہ ایام رضاعت ہی میں داغ مفارقت دے گیا تھا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کی نظر اپنے برادر خورد پر ہی تھی۔ لیکن وہ اس طرف مائل نہیں ہوتے تھے۔ بالآخر وصال سے کچھ پہلے حضرت نے انہیں بلایا اور توجہ اتحادی فرمائی جس کے نتیجے میں ثانی صاحب پر جذب و استغراق کی کیفیت

Marfat.com

طاری ہوگئی اور دیر تک اسی عالم میں رہے۔ اب وہ پہلے والے میاں غلام اللہ نہیں رہے تھے بلکہ ایک نئے ثانی میاں غلام اللہ صاحب بن چکے تھے۔ جن کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اور کچھ دن بعد جب حضرت اعلیٰ کا وصال ہوا تو وہی آپ کے جانشین بنے۔ اور ایسے جانشین بنے کہ جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جب میاں غلام اللہ صاحب نے حضرت اعلیٰ کے چہلم پر خطاب فرمایا تو سبھی حیران تھے کہ کیا یہ وہی میاں غلام اللہ صاحب ہیں جو کبھی حضرت اعلیٰ کے علوم و معارف میں دلچسپی نہیں لیتے تھے اور اب یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا علم و معرفت کا بحر ذخار ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حضرت اعلیٰ ایک وسیع حلقہ ارادت چھوڑ گئے تھے جن میں کئی ممتاز خلفاء تھے جن کے آگے ہزارہا مریدین و متوسلین تھے۔ براہ راست حضرت اعلیٰ کے مریدین کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ ثانی صاحب نے صرف یہ کہ اس وسیع حلقہ ارادت کو سنبھالا اور انہیں ہر طرح سے مطمئن رکھا بلکہ اسے مزید وسعت بھی دی۔ بے شمار لوگ براہ راست ان کے دامنِ عقیدت سے وابستہ ہوئے اور روحانی فیوضات اور عرفانی کمالات سے بہرہ ور ہوئے۔

ثانی صاحب کا وصال ..... میں ہوا اور اپنے برادر بزرگ کے پہلو میں مشرقی جانب دفن ہوئے۔ ثانی صاحب کے بعد ان کے دو بیٹے میاں غلام احمد صاحب اور میاں جمیل احمد صاحب اپنے بزرگوں کی روحانی میراث کے امین اور قاسم بنے اور آسمان رشد و ہدایت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ، حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادہ اور ان کے بعد ان کے سجادہ نشین ہوئے اور اپنے والد ماجد اور عم بزرگوار علیہما الرحمہ کے فیوضات و برکات کی خوب خوب تقسیم کی۔ مسند ارشاد کو مزید وسعت دی اور عوام و خواص کا اعتماد حاصل کیا۔ اپنے بزرگوں کی طرح کئی دینی کتب شائع کیں اور مساجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اپنے چھوٹے بھائی کے برعکس میاں غلام احمد صاحب زیادہ تر مسند ارشاد پر ہی متمکن رہتے اور بہت کم بیرونی دورے کرتے تھے۔ اگر کبھی باہر نکلے بھی تو مخلصین اور محبین صادقین کے اصرار پر یا کسی اہم اور ناگزیر تبلیغی و روحانی ضرورت کے تحت کسی اہم دینی جلسہ

Marfat.com

یا عرس کی تقریب میں شرکت کے لئے۔ عام طور پر بہت کم لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ثانی صاحب کے بعد سجادہ نشینی کی دستار بندی انہی کی ہوئی تھی۔ بہت بڑا دینی و تبلیغی جذبہ رکھتے تھے۔ اور بدعت و ضلالت کے خلاف تیغ برہنہ تھے۔ اب ان کے وصال کے بعد ان کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر صاحب ان کے جانشین اور ان کی نسبت کے امین ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب مدظلہٗ، حضرت ثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے اور بعد میں ان کے دینی و روحانی فیوضات و برکات کے قاسم اور امین ہوئے۔ ثانی صاحب نے ان کی تربیت میں خصوصی دلچسپی لی جس کے نتیجے میں انہوں نے اپنے والد ماجد کی سرپرستی میں ''نور اسلام'' کے نام سے ایک رسالہ شرقپور شریف سے شائع کرنا شروع کیا۔ جس نے علمی و دینی حلقوں میں کافی مقبولیت اور شہرت حاصل کی۔ ابتداء میں ملک محمد امین شرقپوری مرحوم ان کے ممد و معاون اور مشیر تھے۔ اس لئے ابتدائی کئی پرچے بہت اچھی گٹ اپ اور عمدہ معیار کے ساتھ شائع ہوئے۔ بعد میں اگرچہ وہ معیار تو برقرار نہ رہ سکا تاہم اشاعت کا سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔ میاں صاحب نے دینی موضوعات پر کچھ رسائل اور مضامین بھی لکھے اور شائع کئے ہیں۔ دینی جلسوں اور تحریکوں میں شرکت کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ کئی بزرگان دین کے ایام مثلاً یوم سیدنا صدیق اکبر، یوم شاہ نقشبند اور یوم مجدد الف ثانی منانے کی تحریکیں شروع کیں جو بفضلہٖ کافی کامیاب ہوئیں جن کا سلسلہ کامیابی سے پاکستان کے طول و عرض بلکہ بیرون ملک بھی جاری ہے۔ میاں صاحب کے پاس کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ بھی تھا جو انہوں نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی طرح پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں دے دیا ہے۔ اپنے بزرگوں کی طرح انہوں نے اب تک متعدد دینی کتابیں شائع کر کے بلا معاوضہ تقسیم کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت باباذہین شاہ تاجی صاحب

حضرت باباذہین شاہ تاجی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت تاج الاولیاء ناگپوری کے سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے اور تقسیم کے بعد کراچی آ کر آباد ہو گئے تھے۔ وہیں سے انہوں نے ''تاج'' کے

Marfat.com

نام سے ایک علمی و دینی رسالہ بھی شائع کرنا شروع کیا۔ ہمارے حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کو بابا ذہین شاہ تاجی سے بڑا اُنس تھا اور ان کو اسم بامسمی سمجھتے تھے اور ان کی ذہانت و فطانت کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ ''تاج'' میں بابا صاحب کی تحریروں کو دیکھ کر فی الواقع بابا صاحب کی وسعت مطالعہ اور ذوق تحقیق اور علمیت اور ذہانت کی داد دینا پڑتی ہے۔ جب ادارۂ تصوف کی طرف سے ''سلسبیل'' جاری ہوا تو حضرت اقدس کے ارشاد پر بلکہ آپ کے اخذ و انتخاب سے بابا صاحب کی کئی تحریریں ''سلسبیل'' میں بھی نشر مکرر کے طور پر چھپنے لگیں۔ حضرت اقدس کے کئی بلند پایہ مقالات (وحدت وجود و شہود، تلاش اور مشاہدہ، حال و قال اور معجزات کے جنازے وغیرہ) بھی ''تاج'' میں چھپتے رہے۔ حضرت اقدس ''تاج'' کو تصوف کا حقیقی نمائندہ اور علمبردار سمجھتے تھے۔ البتہ اس کی طباعت کے معیار سے مطمئن نہ تھے۔ تاہم ''تاج'' کی اہمیت حضرت اقدس کی نظر میں اس قدر تھی کہ ''سلسبیل'' کے اجراء کے باوجود بھی آپ اپنے مضامین و مقالات کو ''تاج'' میں چھپوانا پسند کرتے تھے۔ بابا صاحب وصال کے بعد خانقاہ عالیہ تاجیہ ذہینہ یوسفیہ کراچی میں ابدی آرام فرما ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب چودھری محمد صدیق صاحب

• جناب چودھری محمد صدیق صاحب لاہور کے رہنے والے اور محکمہ زراعت میں افسر اعلیٰ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) سے ارادت کی نسبت قائم ہوئی تو یہ جلد ہی محبت میں بدل گئی۔ اور چودھری صاحب دن رات پیر و مرشد کا ذکر کرنے لگے۔ اور حضرت کے افکار و تعلیمات کی اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ حضرت اقدس کے حکم سے ۱۹۶۱ میں ادارۂ تصوف قائم ہوا تو چودھری صاحب اس کے پہلے جنرل سیکرٹری بنائے گئے۔ اور دستوری طور پر وہ سالہا سال تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ چودھری صاحب کو صوفی محمد اقبال صاحب سے بہت محبت تھی اور ان کی صلاحیتوں کے پیش نظر انہیں ۱۹۶۳ میں لاہور آنے کے لئے آمادہ کرنے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اور بعد میں ''سلسبیل'' نے جو ترقی کی اس سے ان کے خیالات کی تائید ہوئی۔ حضرت اقدس کو انہوں نے بہت سے خطوط لکھے ہوں گے اور حضرت کے بہت سے جوابات بھی انہیں موصول ہوئے ہوں گے۔ مگر افسوس کہ زیر نظر مجموعہ مکتوبات میں

Marfat.com

ان کے نام حضرت کا صرف ایک ہی مکتوب جو ہمیں ادارہ کے ریکارڈ سے دستیاب ہوا ہے ہم بخوشی شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ اللہ کرے چودھری صاحب کا سایہ ہما پایہ تا دیر قائم رہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ سعید احمد شاہجہان صاحب

حضرت صاحبزادہ سعید احمد شاہجہان صاحب حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے پوتے اور آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کے بیٹے تھے، جو آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کی کفالت و تربیت جدامجد نے ہی کی۔ صاحبزادہ صاحب کا تعلیمی سلسلہ اگرچہ زیادہ جاری نہ رہ سکا تھا لیکن اپنے عظیم جد بزرگوار کے فیضان نظر کا نتیجہ تھا کہ انہیں آداب طریقت خوب ازبر ہو گئے تھے۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

جدامجد کے وصال کے بعد صاحبزادہ صاحب نے بھی رشد و ارشاد کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اور ان کو اس خوبی سے نبھایا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ صاحبزادہ صاحب نے بھی بہت کم عمر (۶۰ سال) میں ہی داعی حق کو لبیک کہا اور اپنے جدامجد کے جوارِ عاطفت میں جگہ پائی .....عین وہ جگہ جہاں ان کے جدامجد کا جسد خاکی پہلے امانتاً دفن ہوا تھا۔ کتنی عظیم سعادت ہے جوان کے حصہ میں آئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب

حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب مدظلہٗ، حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور وصال کے بعد آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے پہلے دونوں صاحبزادے حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ رشید احمد صاحب آپ کے حین حیات ہی فوت ہو گئے تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایم اے ایل ایل بی کیا اور اس کے ساتھ ہی ضروری دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ حضرت اقدس کو آخری عمر کی یہ اولاد آپ کو بے حد عزیز تھی۔ جب پیدا ہوئے تو جیسا کہ آپ نے وصیت نامہ میں

Marfat.com

بھی اس کا ذکر کیا ہے، آپ نے ان کے علم وعرفان کے لئے بہت سی دعائیں مانگی تھیں۔ صاحبزادہ صاحب اب شکل وصورت اور قد وقامت سے اپنے عظیم والد کی ہو بہو تصویر نظر آتے ہیں۔ اور قسمت کھلی تیرے رخ وقد سے ظہور کی کی تمثیل۔ جو بھی دیکھتا ہے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ دن رات اپنے عظیم والد کے مشن کی تکمیل اور ان کے علوم ومعارف اور فیوض وبرکات کی تقسیم میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اللھم زد فزد ثم لا تنقص

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حاجی معین الدین صاحب

حضرت صاحبزادہ حاجی معین الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے چچازاد بھائی حضرت مولانا فخر الدین علیہ الرحمہ کے فرزند حقیقی اور ان کے جانشین تحقیقی تھے۔ جو کہ حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ کے فرزند اوسط حضرت مولانا محمد سعید قدس سرہم کے فرزندار جمند تھے۔ حاجی صاحب نے ضروری دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے والد گرامی سے تربیت باطنی بھی حاصل کی اور ان کے بعد ان کے سلسلۂ فیض کو آب وتاب سے جاری رکھا۔ حاجی صاحب انتہائی خلیق، متواضع اور منکسر المزاج شخصیت کے مالک اور سادگی ورعنائی کے پیکر تھے۔ انتہائی صاف ستھرا لباس، روشن اور براق چہرہ جو تابانی ودرخشانی میں آفتاب کو شرماتا ہوا نظر آتا تھا۔ ان کے تمام مخلصین ومحبین ان پر پروانہ وار نثار ہوتے نظر آتے اور وہ اہل محبت واخلاص کے جھرمٹ میں یوں لگتے تھے گویا کہ ستاروں کے جھرمٹ میں چاند جگمگا رہا ہے۔ ۱۹۸۸ میں جام وصال نوش فرمایا اور اپنے آباؤ اجداد کے چتر بزرگوار میں یہ کنز معرفت مخفی ہو گیا۔

حاجی صاحب کے بعد ان کے اکلوتے صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین صاحب ان کے مسند نشین اور ان کے فیوضات ظاہری وباطنی کے امین اور قاسم ہیں۔ اور اپنے آباؤ اجداد کی علمی روایت کو آگے بڑھانے میں دن رات مصروف ہیں۔ معین الاسلام کے نام سے ایک بہت بڑا دینی مدرسہ قائم کر رکھا ہے جس میں سات آٹھ سو کے قریب طلبہ مقیم اور زیر تعلیم ہیں۔ اس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم کا سلسلہ بھی بڑی کامیابی اور اعزاز سے جاری ہے۔ اور ہر سال اس کے طلبہ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں امتیازی پوزیشنیں حاصل کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

حضرت مولوی غلام محمود صاحب

حضرت مولوی غلام محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے سسر اور حضرت صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب مدظلہٗ کے نانا جان تھے۔ حضرت اقدس کے مصاحب خاص اور معتمد ترین مخلصین اور محبین صادقین میں سے تھے۔ آپ نے اپنے وصیت نامہ میں جن مقرب احباب خصوصی کے نام گنوائے ہیں ان میں ایک آپ بھی ہیں۔ مولوی صاحب کو حضرت اقدس کے ساتھ جو ظاہری و باطنی نسبت اور تعلق تھا اس کو دنیا جانتی ہے۔ حضرت اقدس کے وصال کے بعد انہوں نے محبت وشفقت سے صاحبزادہ خالد سیف اللہ صاحب کی سرپرستی جاری رکھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گئے اور بالآخر کئی پشتوں اور صدیوں سے قائم اپنی آبائی مسند ارشاد کو سنبھال لیا۔ اور اب ان کے حسن تدبر اور خوبی انتظام کی خلق خدا گواہی دے رہی ہے۔ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ مولوی صاحب کی تمام اولاد (صاحبزادگان) بھی حضرت اقدس سے قلبی عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ بالخصوص میاں مظفر حسین صاحب جو مولوی صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں اور حاجی منیر احمد صاحب جوان کے منجھلے صاحبزادہ ہیں، اب تک کامل نیاز مندی اور باقاعدگی سے اپنے پیر کے آستانہ پر حاضر ہوتے ہیں اور آپ کے فیض سے جھولیاں بھر کے یہ اعتراف اور اعلان کرتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں کہ جھولی ہی میری تنگ ہے آقا تیرے یہاں کمی نہیں۔ تاریخ وفات مولوی غلام محمود صاحب ۲۶ دسمبر ۱۹۸۳۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولانا حاجی فضل احمد صاحب

حضرت مولانا و بالفضل اولانا حاجی فضل احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نور پور تھل ضلع خوشاب کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اور پھر مختلف مراکز علمی سے استفادہ کے بعد لاہور چلے آئے اور یہاں جید علمائے دین اور ممتاز پروفیسران علوم شرقیہ سے استفادہ کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور مولوی فاضل کیا۔ اوٹی کی تربیت سنٹرل ٹریننگ کالج سے حاصل کی اور اس کے بعد انجمن حمایت اسلام لاہور کے تعلیمی نظام سے منسلک ہو گئے۔ پہلے پہل اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں اور بعد میں وطن اسلامیہ ہائی

Marfat.com

سکول برانڈرتھ روڈ پر منتقل ہو گئے۔ اور وہیں سے ۱۹۶۴ء میں ریٹائر ہوئے۔

علم دین کے ساتھ ساتھ سلوک باطنی کے حصول کا جذبہ سینہ میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ ابتداء میں جبکہ ابھی عنفوانِ شباب تھا، حضرت خواجہ غلام حسن سواگ قدس سرہٗ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ خواجہ صاحب کی بھی آپ پر خصوصی نظر تھی۔ آپ کو عین جوانی کے عالم میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ واپسی پر ملتان ریلوے اسٹیشن پر خواجہ صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ دیکھتے ہی محبت سے گلے لگایا اور از رہِ شفقت فرمایا آ گئے ہو۔ مگر جلدی ہی خواجہ صاحب کا وصال ہو گیا اور یہ روحانی طور پر یتیم ہو کر رہ گئے۔ خواجہ صاحب کے بعد ان کی ملاقات کئی بزرگوں سے ہوئی۔ مگر تسکین قلبی نہ ہوئی۔ اور مسلسل حقیقت کے متلاشی رہے۔

اسی دوران جب کبھی بیربل شریف کا اور حضرت اقدس کا نام سنتے تو ایک عجیب قسم کا روحانی اہتزاز قلبی محسوس ہوتا اور آخر تلاش کرتے کراتے شرقپور شریف حضرت میاں صاحب قدس سرہٗ کے سالانہ عرس پر حاضر ہوئے۔ وہاں میاں صاحب کے مزار کے مشرقی کونے حضرت اقدس کو سادہ اور سفید لباس میں ملبوس اور چادر اوڑھے ہوئے پایا تو دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہو گئے۔ حضرت اقدس نے نام و پتہ پوچھا۔ اور فرمایا کہ آپ تو ہمارے اپنے ہو۔ اور پھر ایسا اپنا بنایا کہ دنیا دیکھ کر رشک کرنے لگی۔ حضرت حاجی صاحب کو اپنے پیر و مرشد سے محبت عشق کی حد تک تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خدمت و اطاعت کا حق بھی ادا کر دیا۔ اور پھر ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد کے مصداق اجازت کاملہ و خلافت مطلقہ سے نوازے گئے۔ مرشد کریم نے دلی دعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے لئے آپ کو آبِ حیات بنائے۔ مرشد کی عنایت خسروانہ سے یہ اعزاز آپ کے حصہ میں آیا کہ پیر و مرشد کی زندگی ہی میں صاحب ارشاد تسلیم کئے گئے۔

تصوف (روح دین) کے احیاء و دفاع کے لئے حضرت اقدس کے حکم سے ادارۂ تصوف قائم ہوا تو سلسلہ میں چونکہ حاجی صاحب ہی سب سے زیادہ پڑھے لکھے اور صاحب علم اور اہل قلم تھے، اس لئے آپ کو ہی اس کا صدر نامزد کیا گیا۔ اور بعد میں جب ۱۹۶۲ء میں مجلّہ ''سلسبیل'' کا اجرا ہوا تو حاجی صاحب ہی اس کے مدیر مسئول بنائے گئے۔ اور آپ نے تادم زیست یہ خدمات سر انجام دیں۔ اگرچہ اس کا حسن و معیار جو ابتدائی دور میں حضرت اقدس کی حیات طیبہ میں تھا وہ بعد میں برقرار نہ رہ سکا۔ لیکن طباعتی سلسلہ تادم تحریر جاری ہے۔ وللہ الحمد علی ذلک

Marfat.com

حاجی صاحب کا ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ کو لاہور ہی میں وصال ہوا۔ اور مسجد عمر احمد پارک موہنی روڈ لاہور کے ملحقہ مدرسہ کے صحن میں مدفون ہوئے۔

دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حکیم فضل حسین صاحب

سیدی، سندی، والدی المعظم حضرت حکیم فضل حسین صاحب کا اگر چہ قدیمی تعلق تو ضلع جہلم سے ہے لیکن کئی سالوں سے وہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ایک موضع جامکے چٹھہ میں آباد تھے۔ حضرت والدم بزرگوار کو جب شوق معرفت الٰہی دامن گیر ہوا تو کئی مشائخ کرام کی خدمت میں حاضری دی۔ اور بالآخر حضرت صوفی امام الدین صاحب کی رہنمائی سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس کو دیکھتے ہی کچھ ایسی ہیبت دل پر طاری ہوئی کہ اس سے پہلے کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے ہاں بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور پھر اشارۂ غیبی اور الہام روحی پاتے ہی بیعت کی درخواست کی گئی۔ اگر چہ حضرت اقدس کا معمول تھا کہ وہ پہلی صحبت (ملاقات) میں بہت کم کسی کو بیعت کرتے تھے لیکن حضرت والدم بزرگواران معدودے چند خوش نصیبوں سے ہیں جنہیں یہ شرف بیعت پہلی ملاقات ہی میں حاصل ہو گیا تھا۔ حضرت اقدس نے آپ کی قلبی مرعوبیت اور نفسی کیفیت کو دیکھتے ہی فرمایا کہ جو کچھ کہنا ہو خط میں لکھ دیا کیجئے۔ حضرت کا یہی ارشاد ان کا رہنما اصول بن گیا۔ اور پھر پیر و مرید کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت قبلہ ام جب بھی حضرت اقدس کو عریضہ لکھتے آپ کی بلند پایہ علمی و روحانی کیفیت و حیثیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے اس کا مسودہ بناتے اور پھر صاف کر کے اس کو حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجتے جس میں ذاتی (مُعاشی) حالات کے علاوہ روحانی مکاشفات و مشاہدات بھی ہوئے۔ اگر چہ وہ سارے مسودات تو محفوظ نہیں رہ سکے تاہم جو کچھ محفوظ ہیں وہ بھی شائقین و ناقدین تصوف کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ حضرت قبلہ ام کے نام حضرت اقدس کے خطوط (انکشاف الحقیقت) میں کچھ ان کے اشارات ملتے ہیں۔ جس میں حضرت اقدس نے آپ کو مشاہدات روحانی و شرح صدر کے حاصل ہونے کی تبریک و تحسین فرمائی ہے۔ ہم پیر و مرید کی اس تاریخی خط و کتابت کو ایک مستقل کتاب کی صورت میں بھی شائع

Marfat.com

کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اسی سے حسن عمل کی توفیق مانگتے ہیں۔ تکمیل سلوک کے بعد حضرت اقدس نے ایک دفعہ قبلہ ام سے مخاطب ہو کر فرمایا! اللہ تعالیٰ کی یہ بھی حکمت ہے کہ وہ اپنے بعض بندوں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ اپنے پیر و مرشد کے ارشاد کے مطابق جو کہ الہام کا درجہ بھی رکھتا تھا آپ زندگی بھر پوشیدہ رہے اور پھر انتہائی پوشیدگی کے عالم میں اپنے آباؤ اجداد کے پہلو میں ۲۹ جون ۱۹۹۵ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا کی ظاہری نظروں سے پوشیدہ ہو گے۔

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزار ما ست

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب بھیرہ کے ممتاز پراچہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد حاجی غلام حبیب صاحب امیر امان اللہ خاں والیٔ افغانستان کے معتمد خاص اور شاہی خاندان کی بیگمات کے پارچہ جات اور زیورات کی فراہمی کے منتظم تھے اور شاہی محل ہی میں مقیم تھے۔ صوفی صاحب کی ولادت بھی ۱۹۲۴ میں وہیں ہوئی۔ ازاں بعد وطن مالوف پہنچ کر مقامی ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد لاہور اسلامیہ کالج میں ایف۔ اے میں داخل ہو گئے۔ صوفی صاحب مادر زاد ولی اللہ تھے۔ اس لئے شروع ہی سے کشش باطنی محسوس کرتے تھے۔ اور مرشد کامل کی تلاش میں تھے۔ بیربل شریف اور حضرت اقدس بھیرہ کے لئے غیر مانوس نہ تھے۔ اگرچہ یہ قریب ہی پڑتا تھا لیکن کبھی حاضری کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ لاہور میں طالب علمی کے دوران جب حضرت اقدس کی آمد کا سنا تو خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ ایسی جذب و مستی کی کیفیت طاری ہوئی کہ اپنی یادداشتوں میں لکھا۔

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں

دیرینہ سال پیرے بردش بہ یک نگاہے

ایف۔ اے کے بعد بوجوہ طالب علمی کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا اور آپ اپنے آبائی پیشہ تجارت کی طرف متوجہ ہوئے۔ منڈی بہاؤالدین جہاں آپ کے والد گرامی نے عالیشان مکانات بنا رکھے تھے اور عظیم و وسیع کاروباری سلسلہ بھی قائم کر رکھا تھا اکثر وہاں آتے جاتے

Marfat.com

تھے۔ بلکہ آخری دور میں مستقل رہائش بھی وہیں اختیار کر لی تھی۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کسی کے عزیز و اقارب اور دوست احباب اس سے دلی عقیدت رکھتے ہوں۔ عام طور پر واجبی اور رسمی سے تعلقات ہوتے ہیں اور ان میں بھی بہت کچھ شکوہ و شکایات کا عنصر شامل ہوتا ہے صوفی صاحب بحمد اللہ اس سے مستثنیٰ تھے۔ بھیرہ ہو یا منڈی بہاؤالدین یا لاہور ہر جگہ برادران طریقت ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرتے تھے۔

پیر و مرشد سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اور پیر و مرشد کو بھی ان سے بے پناہ محبت تھی جس کی مثال نہیں ملتی۔ (اکثر خطوط میں ان کو اقبال من، اقبال دو جہانم، اقبال صاحب اقبال کے بلند پایہ کلمات سے مخاطب فرمایا ہے جس سے حضرت اقدس کی اس محبت کا واضح اظہار ہوتا ہے جس میں شاید کوئی دوسرا ان کا شریک و سہیم نہیں۔ مجلّہ ''سلسبیل'' کے اجرا کے بعد ادارۂ تصوف کے دوستوں کو ان کی خدمات کی ضرورت محسوس ہوئی تو حضرت اقدس کی خصوصی اجازت اور حکم سے صوفی صاحب ۱۹۶۳ء میں لاہور تشریف لے آئے اور ادارۂ تصوف کے مشن اور ''سلسبیل'' کے معیار کو جس محنت اور بصیرت سے آگے بڑھایا اس سے ''سلسبیل'' عالمی سطح پر معروف و متعارف ہو گیا۔ محکمہ اوقاف پنجاب نے متاثر ہو کر ایک ہزار سالانہ خریداری پیش کی، اور اس طرح ''سلسبیل'' کی آواز دور دور تک پہنچنے لگی۔ افسوس کہ صوفی صاحب کی ان خدمات کا سلسلہ بوجوہ جاری نہ رہ سکا۔ ورنہ آج ''سلسبیل'' کا چار دانگِ عالم میں ڈنکا بج رہا ہوتا۔

صوفی صاحب بلاشبہ حلقہ کے ممتاز ترین احباب میں شامل تھے۔ عام طور پر حاجی فضل احمد صاحب کے بعد ان ہی کا نام آتا ہے۔ بلکہ حضرت اقدس نے وصیت نامہ میں جن دوستانِ خاص کی فہرست دی ہے ان میں دوسرے نمبر پر صوفی صاحب ہی کا ذکر خیر موجود ہے بلکہ بعض دوست تو صوفی صاحب کو ان پر بھی ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبید الرحمٰن صاحب اور مولانا عبد الخالق صاحب نے بھی ایک جگہ لکھا ہے۔ ان مایۂ ناز روحانی تعلقات اور عرفانی کمالات کے پیش نظر صوفی صاحب کو حضرت اقدس نے توجہ خصوصی کی اجازت دے رکھی تھی۔ اور خطوط میں بھی کئی دوستوں کو صوفی صاحب کی صحبت و ہم نشینی پر داد اور ترغیب دی ہے۔ جیسا کہ حضرت سید مظفر حسین شاہ صاحب کے نام ایک خط میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔

اللہ کی حکمتیں وہی بہتر جانتا ہے۔ ہم عاجز و بیکس اور نادان بندے تو محدود علم و آگہی

Marfat.com

کی بدولت کچھ کا کچھ سوچتے رہتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ اتنے بڑے پایہ کا صوفی خاموشی و گمنامی سے زندگی گزار گیا اور بالآخر خاموشی ہی سے ۱۷ دسمبر ۱۹۸۵ میں منڈی بہاؤالدین کے مضافاتی قبرستان (کندھانوالہ) میں ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ اللھم اغفرلہٗ وارحمہٗ

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت قاضی محمد رضا صاحب

قاضی محمد رضا صاحب نلی تحصیل و ضلع خوشاب کے ممتاز علمی و دینی خانوادے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت قاضی عطاء محمد صاحب حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ممتاز ترین تلامذہ اور خلفاء میں سے تھے۔ قاضی صاحب کو خواجگان بیربل شریف کی محبت ورثے میں ملی تھی۔ اور بالخصوص حضرت اقدس پر شیفتہ و فریفتہ تھے اور آپ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ قاضی صاحب نے حضرت اقدس کے مکتوبات کا پہلا مجموعہ ''سلوک و مقصد سلوک'' جو حافظ سلطان بخش صاحب کی طرف لکھے گئے تھے شائع کیا اور اس کے بعد ''انوار مرتضوی'' کی طبع جدید کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

حضرت اقدس کو بھی آپ سے خصوصی لگاؤ تھا اور ان کی تربیت میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے جس کا اظہار ان کے نام خطوط (رضاء القلوب) میں بھی ہوتا ہے۔ قاضی صاحب اپنے والد ماجد کے جانشین اور ایک عظیم مرکز علمی اور مسند ارشاد کے وارث اور جانشین ہونے کی بنا پر علاقہ بھر میں ممتاز تھے۔ اور اس امر میں حضرت اقدس کی اجازت و سرپرستی بھی انہیں حاصل تھی۔ قاضی صاحب نے ۱۸ اپریل ۱۹۹۱ نلی شریف ہی میں وصال فرمایا۔ اور وہیں اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں جگہ پائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب

حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھیرہ کے ممتاز نقشبندی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد گرامی حضرت پیر محمد حیات شاہ صاحب، حضرت ڈھڈی شریف والوں کے خلیفہ تھے جو کہ حضرت للہ شریف کے ممتاز خلفاء میں سے تھے۔ پیر صاحب اس مسند

Marfat.com

ارشاد کے وارث اور سجادہ نشین تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک جید عالم دین اور جامعہ امینیہ دہلی کے فارغ التحصیل ایک وجیہہ اور پر وقار شخصیت اور نورانی صورت و سیرت کے مالک تھے۔ اپنے علمی و روحانی پس منظر کی بنا پر حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے ساتھ خصوصی نسبت و ارادت عقیدت رکھتے تھے۔ خاندان مرتضویہ کے ساتھ اُن کے دیرینہ مراسم چلے آتے تھے۔ جن کو پیر صاحب نے خوب خوب نبھایا۔ حضرت اقدس کو بھی پیر صاحب سے خصوصی محبت اور لگاؤ تھا۔ اور ان کی تعلیم و تربیت میں پوری پوری دلچسپی لی۔ جس کا اظہار ان کے نام خطوط (ضیاء القلوب) سے بھی ہوتا ہے۔

پیر صاحب کچھ عرصہ سے اپنے پیر و مرشد کی اجازت اور حکم سے پولیس لائن سرگودھا کی جامع مسجد کے خطیب تھے۔ اور ابھی یہ خدمات سرانجام دے رہے تھے کہ محبوب حقیقی کا بلاوا آیا جس پر لبیک کہتے ہوئے دسمبر ۱۹۸۰ بروز جمعۃ المبارک کو جام وصال نوش فرمایا اور بھیرہ میں اپنے آبائی قبرستان میں آباؤ اجداد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ابوالاثر حفیظ جالندھری نے ان کی وفات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ شعر کہا جو ان کی قبر پر کندہ ہے۔

پیر سید محمد شاہ کی آرام گاہ
تربت انوار افشاں، ہر زماں فضل الٰہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حاجی فضل کریم صاحب

حضرت حاجی فضل کریم صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھیرہ میں مقیم تھے۔ آپ کا دیرینہ تعلق للہ شریف سے تھا اور زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک مضبوط مالی بنیاد کے حامل اور وسیع کاروباری سلسلہ رکھنے کے باوجود جب جذب و عشق الٰہی میں آ کر پیر کامل کی محبت کے اسیر ہوئے تو ظاہر و باطن میں فقر کی شان پیدا ہو گئی۔ دل روشن کے ساتھ چہرہ اس قدر روشن تھا کہ دیکھنے والا حیرت میں آ جاتا تھا اور مربی و مرشد کے کمال تربیت اور نظر جلوہ افروز کی داد دیئے بغیر نہ رہتا۔ جس کی تصدیق ان کے نام خطوط (جلاء القلوب) سے بھی ہوتی ہے۔ پیر و مرشد کے وصال کے کچھ ہی عرصہ بعد واصل بحق ہو گئے اور بھیرہ ہی میں ابدی نیند سو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

حضرت حافظ حبیب شاہ صاحب

حضرت حافظ حبیب شاہ صاحب موضع تلوکر تحصیل وضلع خوشاب کے رہنے والے ہیں۔ تلی شریف میں حفظ وقرآن اور تعلیم دین حاصل کی۔ جامع مسجد پولیس لائن سرگودھا کے امام بھی رہے۔ حضرت اقدس کے وصال کے بعد کچھ عرصہ تک مدرسہ مرتضویہ خانقاہ میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور آج کل اپنے آبائی گاؤں میں ہی تشریف فرما ہیں۔ حضرت اقدس کے معتمد علیہ مخلصین میں سے تھے جن کا ذکر حضور نے اپنے وصیت نامہ میں بھی فرمایا۔ انتہائی زیرک، سمجھدار اور دور اندیش شخصیت کے مالک ہیں اور انتظام وانصرام کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں۔ خصوصی محبت وعقیدت کی بنا پر پیرومرشد کی خصوصی شفقت وتربیت سے سرفراز ہوئے جس کے اثرات چہرے بشرے سے بھی نظر آتے ہیں اور ہر ملنے والا اور دیکھنے والا اس کی گواہی دیتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب شیخ محمد امین صاحب

جناب شیخ محمد امین صاحب لاہور بھاٹی دروازہ کے رہنے والے تھے۔ شیخ صاحب کے والد غوث زماں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے مخلصین میں سے تھے بلکہ میاں صاحب لاہور آتے تو انہی کے ہاں قیام ہوتا۔ شیخ صاحب جبکہ وہ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ کے طالب علم تھے، حضرت اقدس سے متاثر ہوئے اور یہ تاثر اتنا گہرا ہوا کہ گہری محبت وعقیدت میں بدل گیا۔ حضرت اقدس کو بھی ان سے خصوصی محبت وشفقت تھی۔ حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے حلقۂ ارادت میں آنے سے پہلے حضرت اقدس کا قیام بھی اکثر انہی کے ہاں ہوا کرتا تھا۔ شیخ صاحب ایک زمانہ اسلامیہ کالج لاہور میں لائبریرین رہے اور بلند علمی ذوق اور وسیع مطالعہ کے حامل تھے۔ اور باریک بیں اور نکتہ سنج شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت اقدس ان کے ذوق علمی اور نکتہ سنجی کے معترف اور مداح تھے۔ جس کا اظہار ان کے نام خطوط (امانۃ القلوب) سے بھی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ سول سیکرٹریٹ لاہور میں اس عاجز سے سرراہ ملاقات ہوئی تو لگے میرے ہاتھ چومنے۔ میں نے معذرت کی تو فرمانے لگے میں نے تمہاری فلاں تحریر دیکھی ہے اور جس ہاتھ سے وہ تحریر نکلی ہے اس کو چومنے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ اکبر! یہ عاجزی وانکساری اور یہ علم دوستی وفقر

Marfat.com

نوازی۔ شیخ صاحب مہلت حیات پوری کر کے اور ظاہری و باطنی طور پر عزت و وقار کی زندگی بسر کرنے کے بعد خاموشی سے لاہور میں ابدی نیند سو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت سید مظفر حسین شاہ صاحب

حضرت پیر سید مظفر حسین شاہ صاحب مدظلہٗ منڈی بہاؤالدین کے مضافاتی گاؤں کندھانوالہ کے رہائشی ہیں۔ بی۔اے، بی۔ایڈ اور سینئر سکول ٹیچر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ شاہ صاحب کے والد ماجد موہڑہ شریف والوں کے خلفائے مجاز میں سے تھے۔ اور ان کے وصال کے بعد شاہ صاحب کی دستار بندی بھی خواجگان موہڑہ شریف ہی نے کی۔ تاہم شاہ صاحب نے اپنے اندرونی داعیہ کے تحت حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) سے ربط عقیدت و محبت قائم کیا اور اس میں اس قدر استواری کا مظاہرہ کیا کہ ایک مثال بن گیا۔ اس وقت شاہ صاحب بلاشبہ ہمارے سلسلۂ طریقت کی زینت اور اس کے لئے سرمایۂ ظفر و مایۂ افتخار ہیں۔ آج کل ادارۂ تصوف کے صدر ہیں۔ عرصہ سے مقامی طور پر دینی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دے رہے ہیں اور ایک دینی مدرسہ بھی چلا رہے ہیں۔ جس کے اثرات و برکات سے پورا علاقہ مستفید ہو رہا ہے۔ اس وقت اسّی (۸۰) سال کے لگ بھگ عمر ہے اور ماشاء اللہ جوانوں سے زیادہ متحرک اور فعال نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یمن و برکت ہر طرح کا عطا فرما رکھا ہے اور ظاہری و باطنی طور پر خوشحال اور نہال کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ ہما پایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب ڈاکٹر محمد عبید الرحمٰن صاحب

ڈاکٹر محمد عبید الرحمٰن صاحب کھوڑہ تحصیل و ضلع خوشاب کے رہنے والے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد گرامی جناب ملک محمد حبیب الرحمٰن صاحب حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) کے اخص الخواص مخلصین اور محبین صادقین میں سے تھے۔ حضرت اقدس عمر کے آخری دور میں ایک عرصہ تک ہر سال گرمیاں کھوڑہ میں گزارتے تھے۔ جو معتدل آب و ہوا کا صحت افزا پہاڑی مقام ہے۔ ملک صاحب مرحوم اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ وہ اپنے پیر و مرشد سے ربط محبت اور جوش عقیدت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ اپنی اولاد کی تربیت بھی انہی خطوط پر کی

Marfat.com

اور انہیں جہاں اعلیٰ تعلیم دلوائی، وہاں پیر خانے سے محبت کا درس بھی دیا کہ

خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

ڈاکٹر صاحب نے بھی محبت کی یہ تعلیم و تلقین حاصل کی بلکہ اس سلسلے میں اپنے سب بھائیوں بازی لے گئے۔ حضرت اقدس کی بھی ان پر خصوصی نظر تھی اور ان کی تربیت قلبی و ذہنی میں پو دلچسپی لی۔ جس کا اظہار ان کے نام خطوط (راحت القلوب) سے بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بی بی ایس اور چائیلڈ سپیشلسٹ تھے۔ اور سعودی عرب چلے گئے اور سالہا سال مکہ مکرمہ کے مرکز اطفال میں ماہر امراض بچگان تعینات رہے۔ اور مادی و روحانی فوائد سے جھولیاں بھر بھر کر رہے۔ جب ریٹائر ہو کر واپس آئے تو کچھ ہی مدت کے بعد بظاہر خانۂ محبوب سے فراق کی حال میں بباطن واصل محبوب حقیقی ہو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب

جناب ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب کا تعلق گجرات سے ہے اور کچھ عرصہ ہمارے قر موضع دلا ور چیمہ آ کر ہومیو پیتھک کی پریکٹس کرتے رہے اور یہ عاجز بائیسکل پر ہائی سکول احمد نگر پڑھنے کے لئے روزانہ ان کے کلینک کے آگے سے گزر کر جاتا تھا اور اکثر واپسی پر ان کے ہاں آ ٹھہرا کرتا تھا۔ استاد محترم حافظ محمد شریف صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ترغیب و تشویق سے حضرت اق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور محبت و عقیدت کا ایسا تعلق قائم ہوا کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ پ ہوتا چلا گیا اور ڈاکٹر صاحب دن بدن پیر و مرشد کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ راقم سطور حضرت اقدس کی خدمت میں پہلا سفر انہی کی معیت و رہنمائی میں کیا۔ جب کبھی پیر و مرشد کی با کرتے تو آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگتے۔ ایک عرصہ سے نظر نہیں آئے۔ اللہ خیر کرے!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حاجی معراج دین صاحب

حضرت حاجی معراج دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے محکمہ ریلوے میں آفیسر تھے۔ حضرت اقدس کے ساتھ محبت و عقیدت کا ایسا تعلق قائم ہوا کہ اس ک خوشبو سے تادم آخر ان کی مشام جان معطر رہی۔ پیر و مرشد کی تربیت و توجہ کے اثرات ان کے

Marfat.com

چہرے بشرے پر عیاں تھے۔ راقم نے جب پہلی دفعہ ان کو دیکھا تو حضرت صاحب یاد آ گئے۔ کہ وہ مرشد کامل کی ہو بہو تصویر اور ان کی نورانی صورت نوعی کی عملی تمثیل تھے۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ سے اویسی تعلقات تھے اور اکثر جمعرات گوجرانوالہ سے آ کر داتا صاحب کے مزار پُر انوار پر گزارا کرتے تھے۔

حب درویشاں کلیدِ جنت است

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صوفی محمد اکبر نقشبندی صاحب

حضرت صوفی محمد اکبر نقشبندی صاحب، حضرت ملک ظفر علی خان صاحب کے عزیز ہیں۔ اور حضرت اقدس کے ساتھ قلبی محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ اور حضرت کو بھی ان سے بہت شفقت و محبت تھی، اور ان کی تربیت روحانی میں پوری پوری دلچسپی لی۔ صوفی صاحب کا چہرہ بشرہ اپنے پیر کی تربیت و تنویر کی عملی تصویر ہے۔ انہیں اپنے بڑے پیر خانے شرقپور شریف سے بھی بڑی محبت ہے اور حضرت میاں غلام احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے خصوصی عقیدت رہی ہے، اور کئی کئی دن ان کے پاس مقیم رہتے رہے ہیں۔ صوفی صاحب ائرفورس میں ملازم تھے اور آج کل ریٹائر ہو کر اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ شغل تا ابد برقرار رہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب ملک نور الحق صاحب

جناب ملک نور الحق صاحب کا تعلق سیہر سے تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے ممتاز علمی خاندان سے ہے۔ ان کے بزرگ حضرت مولانا شمس الدین سیہروی اور حضرت مولانا نور الدین دہالوی حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی کے ممتاز ترین تلامذہ اور خلفاء میں سے تھے۔ ملک صاحب کو خاندان مرتضوی کی محبت وراثت میں ملی۔ اور اس محبت کو انہوں نے اپنے مسلسل اور مستقل رابطہ سے نہ صرف یہ کہ برقرار رکھا بلکہ اس قدر وسعت دی کہ حضرت اقدس کی خصوصی نظر التفات و الطاف ان کی طرف مبذول ہوگئی۔ جس کا ثبوت ان کے نام خطوط سے ملتا ہے جو زیر نظر مجموعۂ مکتوبات کے ''گلہائے رنگ رنگ'' میں شامل ہیں۔ ملک صاحب زندگی بھر

Marfat.com

تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہے۔ اور اب ریٹائر ہو کر اپنے آباؤ اجداد کی طرح سماجی و دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور انجام بخیر فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مولوی رشید احمد صاحب و مولوی حکیم مقبول احمد صاحب

یہ دونوں بھائی موضع کیلو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھنے کی بنا پر نسبت باطنی کے حصول کے لئے حضرت اقدس کے دامنِ عقیدت سے وابستہ ہوئے کہ یہ سارا علاقہ آل مرتضوی کے خاندانی مریدوں سے بھرا پڑا ہے۔ ماحول کے اثرات اور حضرت کی نسبت کی برکات ان تک بھی پہنچیں۔ اور انہوں نے ان اثرات و برکات کو کچھ اس طرح سمیٹا کہ ابنائے قوم رشک کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو غریق رحمت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب سیہرے تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے ممتاز علمی و دینی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ ان کے بزرگ حضرت شمس الدین سیہروی اور حضرت نور الدین دہالوی حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی قدس سرہم کے ممتاز ترین تلامذہ و خلفاء میں سے تھے۔ جن کا ذکر ''انوار مرتضوی'' میں بھی ملتا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب بھی حضرت اقدس کے حلقہ بگوش عقیدت ہو گئے۔ اور اس وابستگی کو کچھ اس طرح نبھایا کہ دنیا نے چشم حیرت سے دیکھا اور دل سے تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب

حضرت مولانا ظہور احمد سیہروی کا تعلق بھی سیہرے تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے قدیم علمی و دینی خاندان سے تھا۔ مولانا کے بزرگ حضرت شمس الدین سیہروی اور حضرت نور الدین دہالوی حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی رحمتہ اللہ علیہ کے ممتاز تلامذہ اور خلفاء میں سے تھے۔ گو کہ مولانا طریقت میں حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب

Marfat.com

کیلیانوالہ سے نسبت ارادت رکھتے تھے لیکن اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرح خاندان مرتضوی کی محبت بھی ورثے میں پائی۔ تاہم حضرت اقدس کی وسیع المشربی کے پیش نظر یہ محبت کافی محتاط رستوں پر چلتی رہی۔ تاہم قدیم آبائی نسبت آخر تک ان کے قلب و دماغ پر مستولی رہی۔ جس کا ثبوت ان کے وہ تاثرات ہیں جو انوار عمر میں شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا بریلی کے فاضل تھے اور اپنے مسلک میں خاص شدت رکھتے تھے اور ''وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے'' پر مکمل عملدرآمد تھا۔ انہوں نے حضرت اعلیٰ بیربلوی قدس سرہٗ کے مکتوبات اور ''انوار مرتضوی'' کی دیگر عبارات فارسی و عربی کا اردو ترجمہ بھی کر کے شائع کیا۔ جو شاید ان کا واحد علمی کام ہے۔ اور اس سے بھی اس عظیم خاندان مرتضوی کے ساتھ ان کی والہانہ محبت و عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب

حضرت مولانا عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ بکھر بار تحصیل شاہ پور کے قدیم علمی و دینی گھرانے کے رکن رکینتھے۔ درس نظامی کے بعد مولوی فاضل کیا اور اوٹی کے طور پر تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت اقدس کے ساتھ خاندانی تعلق تو تھا ہی، ذاتی طور پر بھی والہانہ محبت و عقیدت کا رشتہ کچھ اس طرح استوار کیا کہ آپ کی خصوصی توجہ و تربیت کے مستحق و مورد بنے۔ برادران طریقت میں حضرت صوفی محمد اقبال صاحب کے ساتھ سب سے زیادہ ربط و ارتباط قلبی تھا۔ اور وہ انہیں یاران طریقت کا سرتاج سمجھتے تھے جس کا اظہار انہوں نے اپنی یادداشتوں میں بھی کیا ہے۔ مولوی صاحب نے..... میں جام وصال نوش فرمایا اور بکھر بار ہی میں اپنے آباؤ اجداد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت قاضی غلام رسول صاحب

حضرت قاضی غلام رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق بھی نور پور ضلع خوشاب کے علمی و دینی گھرانے سے تھا۔ اور وہ حضرت حاجی فضل احمد صاحب علیہ الرحمتہ کے برادر عم زاد تھے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی حاصل کی اور ایک دور میں مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ راقم

Marfat.com

سطور نے قاضی صاحب کو اپنی پہلی حاضری کے دوران دیکھا ہے جبکہ وہ بکھر بار یا شاہ پور سے حضور سے ملنے تشریف لائے تھے۔ چہرے پر حنائی داڑھی عجیب رنگ دکھا رہی تھی۔ .....انداز میں تمکنت اور وقار۔ حضرت اقدس انہیں دیکھ کر بہت ہی زیادہ خوش ہوئے تھے۔ قاضی صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد لاہور چلے آئے جہاں ان کے برادر بزرگ حاجی فضل احمد صاحب اور ان کے کئی تعلیم یافتہ صاحبزادے پہلے ہی سے مقیم تھے۔ یہاں آ کر قاضی صاحب محکمہ اوقاف میں کنٹریکٹ پر ملازم ہو گئے اور ابتداء میں ان کی ڈیوٹی حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے مزار فائض الانوار پر لگی۔ اس دوران جب کبھی ناچیز راقم سطور نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج سے داتا صاحب حاضر ہوا قاضی صاحب کے توسط شریف سے لنگر سے خوب خوب مادی و روحانی حظ اٹھایا۔ قاضی صاحب اپنے علاقہ کے دیگر عوام و خواص کی طرح حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف تھے اور ہمارے حضرت اقدس سے بھی والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ جس کا ایک بڑا سبب اور وسیلہ حضرت حاجی فضل احمد صاحب کا تعلق خصوصی بھی تھا اور خود قاضی صاحب کی اپنی استعداد روحانی اور سعادت ازلی بھی۔

جی نہیں چاہتا تھا کہ ایسے لوگ اتنی جلدی (جلدی اس لئے کہ طبیعت کبھی ان کو دیکھ کر سیر ہی نہیں ہوتی تھی) ہم سے رخصت ہو جائیں۔ مگر اس کا تو ایک وقت مقرر ہے۔ اور جب وہ وقت آتا ہے تو پھر لمحہ بھر کی تاخیر نہیں کیا کرتا۔ بہر حال اب قاضی صاحب ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی حسین اور خوشگوار یادیں تو بھلائے سے بھی نہیں بھول سکتیں۔ اور انسان ہے کیا۔ یادوں ہی کا تو نام ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولوی محمد معصوم صاحب

حضرت مولوی محمد معصوم صاحب للہ شریف ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ درس نظامی کے بعد مولوی فاضل کیا اور ہائی سکول میں اوٹیمقرر ہوئے۔ صاحبزادگان للہ شریف کے بھی اتالیق رہے۔ اپنے علمی و دینی پس منظر کے ساتھ حضرت اقدس کے ساتھ گہری محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ اور حضرت نے بھی ان کی تربیت میں خصوصی دلچسپی لی۔ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کے ملفوظات کا ایک مجموعہ بھی مرتب کیا تھا جن کو اصل صورت میں حضرت صاحبزادہ

Marfat.com

مطلوب الرسول صاحب سجادہ نشین للہ شریف نے ادارۂ تصوف لاہور بھجودیا۔ جس کی دو قسطیں ''سلسبیل'' میں آب و تاب سے شائع ہوئیں۔ مگر افسوس کہ بقیہ ملفوظات بوجوہ شائع نہ ہو سکے۔ مولوی صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد مسجد کی اعزازی خدمت کو اپنا وظیفہ بنالیا۔ حضرت اقدس کی حیات طیبہ ہی میں جولائی ۱۹۶۷ء میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت جب ان کی وفات کے بعد للہ شریف گئے اور ان کے مزار پر فاتحہ کے لئے تشریف لے گئے تو مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمایا کہ مولوی صاحب کی مسجد کی خدمت قبول ہو گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولوی غلام محمد صاحب

حضرت مولوی غلام محمد صاحب چھنی جامکے (نزد کالیکی منڈی) تحصیل و ضلع حافظ آباد کے رہنے والے تھے۔ آخر میں جب سے ان کے فرزند گرامی ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب کالیکی آ کر آباد ہو گئے تو مولوی صاحب بھی ان کے ساتھ وہیں رہنے لگے۔ خاندان مرتضوی کے ساتھ دیرینہ مراسم عقیدت تھے۔ اور بالخصوص حضرت اقدس کے ساتھ یہ ربط محبت اس قدر بڑھا کہ مثال قائم ہو گئی۔ حضرت اقدس کو بھی ان کی اس محبت کا بھرپور اعتراف تھا۔ آپ نے ان کی تربیت روحانی میں خصوصی دلچسپی لی۔ مولوی صاحب حکیم حاذق بھی تھے۔ اس لئے حضرت اقدس کئی مزمن مریضوں کو علاج کے لئے ان کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ مولوی صاحب کو حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے ساتھ بھی خصوصی عقیدت اور لگاؤ تھا اور حاجی صاحب کو بھی ان سے بے حد انس و محبت تھی۔ جس کے مظاہر کئی دفعہ ہم نے بچشم خود دیکھے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی روحوں پر رحمتوں کی بارش فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت قاری غلام محمد صاحب

حضرت قاری غلام محمد صاحب فیض پور (سابق دھوکہ منڈی) ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت اقدس سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ اور حضرت کو بھی ان کے ساتھ خصوصی التفات و الطاف تھا۔ قاری صاحب عمر کے آخری دور میں شرقپور شریف آ گئے تھے اور وہاں جامع مسجد حضرت میاں صاحب علیہ الرحمہ کے امام بن گئے تھے۔ جبکہ جمعہ حضرت

Marfat.com

صاحبزادہ میاں غلام احمد صاحب ہی پڑھایا کرتے تھے۔ایک دفعہ جبکہ بیمار تھے اور حضرت اقدس تشریف لائے تو عرض کیا حضور! کچھ اور ٹھہر جائیں اور میرا جنازہ پڑھا کر جائیں۔حضرت اقدس نے سن کر فرمایا! بھولیو! تم نے تو ہمیں غسل دینا ہے۔اور فی الواقع ایسے ہی ہوا کہ جب حضرت اقدس کا وصال ہوا تو قاری غلام محمد صاحب آپ کو غسل دینے والے خوش نصیبوں میں شامل تھے۔

قاری صاحب کے تمام صاحبزادگان سے اپنے آبائی پیر خانے سے بے حد محبت رکھتے ہیں اور خاندان مرتضوی کے ساتھ اپنی نسبت خصوصی پر ناز کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مولوی محمد عبدالمجید صاحب

مولوی محمد عبدالمجید صاحب بھی علاقہ فیض پور (سابق دھوکہ منڈی) ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ان کے نام حضرت اقدس کے دو خط ہیں۔وہ ہمیں قاری غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ذخیرہ مکتوبات ہی سے ملے ہیں۔جن سے قاری صاحب کے ساتھ ان کے گہرے اور مستقل رابطہ کا پتہ چلتا ہے۔مولوی صاحب کے نام حضرت اقدس کے ان خطوط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خاندان مرتضوی سے محبت و ارادت رکھتے تھے۔اسی لئے حضرت اقدس نے ان خطوط میں دیگر ارکان خاندان کے حالات کا بھی ذکر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا ذکر کسی واقف کار ہی سے ہوسکتا ہے۔(اس سے زیادہ ہمیں مولوی صاحب کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت صوفی امام الدین صاحب

حضرت صوفی امام الدین صاحب جاکے چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔اور کشمیری (بٹ) خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔طریقت میں حضرت مولانا خواجہ محمد سعید پیر بلوی فرزند اوسط حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ پیر بلوی قدس سرہما سے نسبت و اجازت حاصل تھی۔ان کے زیر اثر و تربیت ان کے تمام برادران مولوی فضل الٰہی صاحب، مولوی کرم الٰہی صاحب اور حافظ محمد شریف صاحب بھی دینی ذوق و شوق کے حامل تھے۔صوفی صاحب خود تو مجرد تھے لیکن چونکہ تمام بھائی ان کے زیر اثر تھے اور ان کا تہہ دل سے احترام کرتے تھے اس لئے وہ چاہتے تھے کہ یہ دینی جذبہ اور شوق ان کے تمام بھائیوں اور ان کی اولاد کو بھی منتقل ہو اور اس کے لئے وہ مختلف تدبیریں

Marfat.com

تے رہتے تھے۔صوفی صاحب کا ضلع فیصل آباد کی تحصیلوں سمندری اور گوجرہ وغیرہ میں وسیع حلقہ
دت بھی تھا لیکن علمی وروحانی شہرت ومقبولیت اور طبعی جلالت کے باوجود وہ انتہائی متواضع اور منکسر
اج بھی تھے۔اگر چہ ان کے پنجاب کے بڑے بڑے روحانی خانوادوں اور مشائخ سے تعلقات
تھے لیکن بیربل شریف کی محبت سب سے زیادہ تھی، جس کا اعتراف ہمارے حضرت اقدس کو بھی
اور وہ چاہتے تھے کہ تمام دنیا جہان انہی کے پیرخانے کی مرید ہو جائے۔میرے قبلہ والد گرامی کو بھی
ں نے ہی اپنے بھائی حافظ محمد شریف صاحب کے ساتھ بیربل شریف حضرت اقدس کی خدمت
ں بھیجا۔صوفی صاحب اسی موضع میں ابدی استراحت فرما ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت حافظ محمد شریف صاحب

حضرت حافظ محمد شریف صاحب منڈی جامکے چٹھہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے
ثمیری (بٹ) خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے برادر بزرگ حضرت صوفی امام الدین
ساحب حضرت مولانا خواجہ محمد سعید بیربلوی فرزند اوسط حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی
دس سرہما کے خلیفۂ مجاز تھے۔اور حضرت اقدس کے ساتھ بھی خصوصی محبت وعقیدت رکھتے تھے
ر حضرت بھی ان کے حال پر بہت مہربان تھے۔ان کی وجہ سے یہ خاندان دینی ذوق وشوق میں
قامی علماء کے خاندان سے کہیں آگے تھا۔حافظ صاحب راقم سطور کے قرآن حکیم کے استاد تھے۔
ضرت اقدس کے ساتھ جنون کی حد تک عشق رکھتے تھے۔لیکن میرے والد محترم حضرت حکیم فضل
سین صاحب کو دیکھ کر جب انہیں صراط مستقیم پر چلنے اور سلوک الی اللہ طے کرنے کا شوق پیدا ہوا
ان کا ذوق وشوق اور وارفتگی وشیفتگی کا عالم دیدنی ہوتا تھا۔ایک دفعہ جذب وجنون میں آکر پیر و
رشد سے کہنے لگے کہ جو کچھ دیا ہو وہ لے لیں حضرت اقدس چونکہ ان کی مجذوبیکیفیت سے بخوبی
آگاہ تھے۔یہ سن کر فرمایا کہ کوئی اپنے بیٹے کو کچھ دے کر بھی واپس لیتا ہے۔وہ پیر ومرشد کے ساتھ
س حد تک عشق رکھتے تھے کہ حضرت کے وصال کے بعد ان کے آنسو تھمتے نظر نہیں آتے تھے اور
یسے محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ پیر ومرشد کے فراق میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔اور
اسی فراق کی آگ میں جلتے ہوئے بالآخر پیر ومرشد کے ساتھ عالم آخرت میں ملنے والے تمام پیر
بھائیوں میں سب سے پہلے خوش نصیب ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

حکیم محمد حسین چاند پوری صاحب

حضرت حکیم محمد حسین چاند پوری رحمتہ اللہ علیہ، ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ خاندانِ مرتضوی کے ساتھ قدیمی روابط محبت وعقیدت تھے۔ اور حضرت اعلیٰ مولانا خواجہ غلام مرتضیٰ قدس سرہٗ کے فرزند اوسط حضرت مولانا محمد سعید صاحب اوران کے عظیم صاحبزادہ حضرت مولانا فخر الدین سے ارادت رکھتے تھے۔ اسی حوالے سے حضرت اقدس سے بھی محبت وعقیدت تھی۔ جس کا اظہار حضرت اقدس کے ان کے نام مکتوب گرامی سے بھی ہوتا ہے۔ حکیم صاحب کے بعد ان کے صاحبزادہ حاجی فضل احمد صاحب چاند پوری نے بھی اس تعلق ارادت ومحبت کو نبھایا۔ حاجی صاحب گو کہ سلسلۂ چشتیہ میں حاجی معین الدین صاحب کے مرید ومجاز تھے لیکن خانوادۂ مرتضویہ کے دیگر تمام ارکان کو بالعموم اور حضرت اقدس کو بالخصوص بڑی محبت وعقیدت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ۲۰۰۶ء میں حاجی صاحب کا وصال ہوا۔ اور موڑ کھنڈا ہی میں جہاں ان کا قیام تھا، ابدی نیند سو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حکیم محمد عبداللہ صاحب

حکیم محمد عبد اللہ صاحب کے حالات، افسوس ہے کہ ہمیں کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے۔ جو مکتوب گرامی ان کے نام ہے وہی ان کا واحد اور بہترین تعارف ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرزا شکر اللہ صاحب

(حالات ندارد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب چوہدری نور عالم صاحب

جناب چودھری نور عالم صاحب تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے رہنے والے تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دینی وسیاسی تحریکوں سے وابستہ رہے۔ کئی مشائخ طریقت کی خدمت میں بھی حاضری دی۔ حضرت اقدس کے ساتھ بھی محبت وعقیدت کا تعلق قائم تھا۔ اور پھر اس تعلق کے اثرات وبرکات نہ صرف انہوں نے بلکہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ چودھری صاحب مختلف

Marfat.com

علمی و سیاسی مسائل حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر کے ان کے جوابات مانگتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ دریافت کیا کہ صراط مستقیم سے کیا مراد ہے۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک مفصل مکتوب لکھا جو بعد میں صراط مستقیم کے نام سے چھپا۔ اسی تاریخی مکتوب کا بعد میں آپ نے ایک تتمہ اور ایک ضمیمہ لکھا۔ جو پہلے مجلّہ ''سلسبیل'' میں چھپا اور اب وہ ایک جامع مجموعہ کی صورت میں مستقل کتابی شکل میں چھپا ہے۔ جس کی جمع و ترتیب کا شرف راقم سطور کو حاصل ہوا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شیخ محمد یوسف صاحب

جناب شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور (فیصل آباد) میں نشاط مل سے متعلق تھے۔ اور حضرت اقدس سے گہری محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے نام حضرت کے مکتوب گرامی سے معلوم ہوتا ہے کہ توجۂ باطنی کے بعد جب شیخ صاحب ایک گونہ جذب میں آ گئے تو سلوک کی راہِ اعتدال کی طرف رہ نمائی فرمائی۔ اور ایک مرشد کامل کا حقیقی کام یہی ہے۔ افسوس کہ شیخ صاحب کے حالات تفصیل سے معلوم نہیں ہو سکے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حاجی سعید احمد پراچہ صاحب

جناب حاجی سعید احمد پراچہ صاحب جیسا کہ ان کے خاندانی خطاب سے معلوم ہوتا ہے، علاقہ شاہپور کے رہنے والے تھے اور کراچی جا کر بسلسلۂ کاروبار مقیم تھے۔ ہمارے حضرت اقدس کے ساتھ اگرچہ بیعت و ارادت کا سلسلہ تو نہیں تھا اور بظاہر تعلقات عامہ ہی تھے لیکن یہ تعلقات بھی محبت و عقیدت کے گہرے جذبات سے بھرپور تھے۔ حضرت اقدس نے ایک رمضان شریف کراچی میں ان کی دعوت پر انہی کے ہاں گزارا۔ حضرت اقدس کے حج (۱۹۵۵) کے اکثر انتظامات بھی انہوں نے ہی کئے جس کا برملا اعتراف حضرت اقدس نے ان کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی میں بھی کیا ہے اور جیسا کہ آپ کے ایک دوسرے مکتوب گرامی سے جو کہ حاجی محمد معصوم صاحب کے نام سے ہے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی صاحب کا آپ سے خط و کتابت کا رابطہ بھی رہتا تھا۔ (افسوس کہ حاجی صاحب کے حالات ہمیں اس سے زیادہ تفصیل سے معلوم نہیں ہو سکے)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Marfat.com

خان بہادر نور محمد صاحب

جناب خان بہادر نور محمد صاحب حضرت اقدس کے ہم قوم (اعوان) اور وادیٔ سون (کھوڑہ) سے تعلق رکھتے تھے لیکن سرگودھا میں اقامت پذیر تھے۔ حضرت اقدس کے ساتھ محبت بھرے تعلقات تھے۔ جس کا اظہار ان کے نام مکتوب گرامی میں بھی ہوتا ہے۔ (افسوس کہ اس سے زیادہ ہمیں خان بہادر صاحب کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب

جناب خان بہادر عبدالحکیم صاحب بھی سرگودھا میں رہائش پذیر تھے اور حضرت اقدس کے قدیمی اور بے تکلف اور مخلص دوستوں میں سے تھے۔ دونوں کو آپس میں پر خلوص محبت تھی۔ حضرت اقدس کے کئی ذاتی کام انہی کی توجہ اور تعاون سے سرانجام پائے۔ (افسوس کہ اس سے زیادہ خان بہادر صاحب کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جناب مخدوم سجاد حسین قریشی صاحب

جناب مخدوم حسین قریشی کا تعلق شیخ الاسلام حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی کی خاندان عالیشان سے ہے۔ برصغیر کی ایک قدیم ترین اور عظیم ترین خانقاہ کے سجادہ نشین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اہم اور بلند پایہ سیاسی رہنما بھی تھے۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے دوران اور بعد میں ملت اسلامیہ پاکستان کی گرانقدر دینی و سیاسی خدمات سرانجام دیں۔ اور کچھ عرصہ گورنر پنجاب بھی رہے۔ اب ان کے بعد ان کے خلف الصدق مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب ان کے جانشین اور اس مرکزی خانقاہ کے شہ نشین ہیں۔ اور اپنے عظیم آباد اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اہم دینی و سیاسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب وحید احمد مسعود صاحب

جناب وحید احمد مسعود صاحب بدایون (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ ان کا شمار برصغیر کے چوٹی کے اہلِ علم و قلم میں ہوتا ہے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب ''جمال صابر کلیری'' کا ذکر ان کے خط میں بھی موجود ہے۔ جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کیا۔ اس خط میں جس اہم مسئلہ نظامی و صابری نسبتوں کے فرق اور ان کے تصور

Marfat.com

توحید (وتجمیع) کے بارے میں اہم استفسار انہوں نے کیا ہے وہ بذات خود حسن السوال نصف العلم کے مصداق ان کے علم وفضل کی دلیل ہے اور ان کا بہترین تعارف بھی ہے جس کے بعد ان کے بارے میں مزید کچھ کہنا تحصیل حاصل کے مترادف ہے۔

پروفیسر اقبال جاوید صاحب

جناب پروفیسر اقبال جاوید صاحب ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے اور گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے بحیثیت پروفیسر اردو ریٹائر ہوئے۔ اردو زبان و ادب کے مایۂ ناز استاد بلکہ استاذ الاساتذہ، نامور ماہر تعلیم، ممتاز محقق اور فاضل دانشور (نقاد) ہیں۔ پروفیسر صاحب کے والد ماجد حضرت مولوی محمد شریف صاحب رحمتہ اللہ علیہ جدید وقدیم تعلیم یافتہ اور مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے بہت سی درسی ونصابی کتب ابتدائی جماعتوں کے لئے لکھیں جن سے نونہالان ملت نے کثیر تعداد میں استفادہ کیا۔ مولوی صاحب حضرت اقدس (صاحب مکاتیب) سے محبت وعقیدت کا پرخلوص رشتہ رکھتے تھے اور حضرت اقدس بھی ان کے خلوص ومحبت کے بے حد مداح اور تہہ دل سے معترف اور قدردان تھے اور زندگی بھر ان کے درمیان باقاعدگی سے مراسلت کا مستقل رابطہ رہا۔

محبت وعقیدت کے اس روحانی تناظر میں پروفیسر صاحب کا بھی حضرت اقدس سے بالواسطہ اور غائبانہ تعلق (محبت وعقیدت) جسے سلوک وتصوف کی اصطلاح میں اویسی تعلق کہتے ہیں قائم ہوگیا اور تادم آخر یعنی حضرت کے وصال تک بہت ہی مفید اور موثر خط وکتابت ہوتی رہی۔ پروفیسر صاحب نے حضرت اقدس کے ان خطوط کو جو ان کے نام آئے ان کے پس منظر (بیک گراؤنڈ) کے ساتھ یعنی ان حالات واسباب کے ساتھ جن میں وہ خطوط آتے رہے اپنے ایک خوبصورت ادبی مضمون ''نادیدہ تعلق'' میں ضبط کردیا جو کہ ماہنامہ سلسبیل مئی ۱۹۷۰ میں شائع ہوکر اہل ادب واخلاص سے داد تحسین کا مستحق قرار پایا۔ پروفیسر صاحب نے اس مضمون میں نہ صرف حضرت اقدس کے ان خطوط کو بمعہ ان کے پس منظر کے درج کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی ان خطوط کے ادبی ومعنوی حسن پر اپنے ماہرانہ اور محققانہ انداز میں بہترین تبصرہ بھی فرمایا ہے۔ جو اس سلسلے میں حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے پروفیسر صاحب کا یہ یادگار مضمون ''نادیدہ تعلق'' پیش نظر مجموعہ مکتوبات (انوار وتجلیات) میں بطور ضمیمہ شامل کردیا ہے۔ اسے اپنے مقام پر ملاحظہ فرمائیں اور ہمارے حسن انتخاب کی داد دیں۔ دل صاحب انصاف سے انصاف طلب ہے!

Marfat.com

حسن آرزو

ڈاکٹر محمد طفیل سالک

Marfat.com

تمہا ہے کہ دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جائیں

☆

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہوجائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

Marfat.com

حسن آرزو

(میری کہانی میری زبانی)

تمہا ہے کہ دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جائیں

یہ عاجز، یہ خاکسار، یہ ہیچ مدان، یہ کج مج بیان جس کے پاس علم ہے نہ عمل، نامۂ اعمال نیکیوں سے یکسر خالی، بس ایک سہارے جی رہا ہوں۔ اور آخرت کی فلاح اور رستگاری کا امیدوار ہوں۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

لڑکپن سے نوجوانی کی حدود میں قدم رکھا ہی تھا کہ قبلہ ام والد محترم رحمتہ اللہ علیہ کی یہ آرزو ہوئی کہ اپنے نور نظر کو اپنے پیر و مرشد حضرت اقدس قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں حاضری سے شرف یاف کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے استاد محترم حضرت حافظ محمد شریف صاحب اور محسن مکرم جناب ڈاکٹر ظفر اللہ خاں صاحب کے ساتھ بیربل شریف روانہ کیا۔ عاجز نے اپنی پہلی حاضری کی روح پرور کہانی سلسبیل اپریل ۱۹۶۴ میں شائع کرادی تھی جو کہ قند مکرر کے طور پر کچھ اختصار و ترمیم کے ساتھ مجلہ معین الاسلام بیربل شریف میں بھی شائع ہوئی۔ میں نے حضرت اقدس کو کیا دیکھا اور کیسے دیکھا اس کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ان شاء اللہ حضرت اقدس کی جو جامع اور مبسوط سوانح حیات ''عمر عزیز'' کے نام سے میرے پیش نظر اور زیر ترتیب ہے۔ اس میں دل کی حسرت نکالوں گا۔ سر دست صرف اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ میرے قبلہ حضرت اقدس علامہ اقبال مرحوم کے مرد مومن کی عملی تصویر تھے۔

اس کی نفرت بھی عمیق، اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں پر شفیق

Marfat.com

مثل خورشید سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزاد، معانی میں دقیق

اس عاجز کے والد گرامی کے نام مکتوبات ''انکشاف الحقیقت'' کے نام سے اور حضرت سیدی الوالد علیہ الرحمتہ کے خطوط سے چند اقتباسات آخر میں بطور ضمیمہ ''اقتباس الانوار'' کے نام سے اس کتاب میں شامل ہیں جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہی میرا سب سے بڑا تعارف ہے۔ کہ مجھے ایک سالک کامل کی آغوش روحانیت میں تربیت پانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور اس وقت میں جو کچھ بھی ہوں انہی کی دعاؤں کا نتیجہ اور انہی کے فیضان نظر کا کرشمہ ہے۔

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جبینم گل بہار تو ام

عاجز حضرت اقدس کی نگاہ خاص کا ابتدا ہی میں سزاوار ہو گیا تھا۔ ابتدائی دینی تعلیم قبلہ والد محترم اور استاد مکرم حضرت حافظ محمد شریف سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد حضرت اقدس کے حکم سے لاہور چلا آیا اور یہاں ادارۂ تصوف میں خدمات سرانجام دینے لگا۔ چنانچہ اس مجموعہ میں میرے نام جو پہلا خط ہے وہ اسی سے متعلق ہے۔ ۱۹۶۳ء میں حضرت صوفی محمد اقبال کے لاہور آنے کے بعد یہ عاجز ہوسٹل میں داخل ہو گیا اور پھر آخر تک یعنی ایم اے تک کالج کے ہوسٹل میں رہتا رہا۔ اور اکثر رات کو ہوسٹل سے ادارہ کے کام میں حصہ لینے کے لئے پہلے تو صوفی محمد اقبال صاحب کے قائم کردہ نئے دفتر ادارہ تصوف ملک جلال دین وقف بلڈنگ چوک اردو بازار لاہور میں حاضر ہوتا رہا اور پھر حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے ہاں موہنی روڈ پر بھی ادارہ کے سلسلہ میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے حاضر ہوتا رہا۔

طالب علمی کے بعد تو گویا میرا ایک گونہ گھر گھاٹ ادارۂ تصوف ہی بن گیا تھا۔ اور اکثر وہاں کلیتہً نہیں تو جزواً قیام رہتا تھا۔ عام لوگ یہی سمجھتے تھے اور بلکہ شاید اب بھی سمجھتے ہیں کہ میں نے ادارہ کے دفتر میں رہ کر تعلیم پائی۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ حضرت اقدس کی نگاہ کرم کے صدقے باوجود بے سروسامانی کے آخر تک ہوسٹل ہی میں رہتا رہا ہوں۔ البتہ تعلیم سے فراغت کے بعد

Marfat.com

ادارہ کے دفتر ہی میں عارضی رہائش ہوا کرتی تھی اور وہاں ادارہ کی خدمت اعزازی طور پر حسبۃ للہ سرانجام دیتا رہتا تھا۔ ناچیز کے مشورہ وتعاون اور تحریک وتدبیر سے سلسبیل کے کئی اہم نمبر اولیائے جدید نمبر، شیخ طریقت نمبر اور سیرت مصطفیٰ ﷺ نمبر بھی شائع ہوئے اور اہل علم وفضل سے داد تحسین پائی بلکہ سیرت نمبر کی اشاعت کے بعد حضرت پیر کرم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ادارہ کے مرکز مسجد عمر احمد پارک مو ہنی روڈ تشریف لائے اور استفسار فرمایا کہ آپ کا دفتر کہاں ہے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ انہی حجروں میں اور انہی صفوں پر ہی دفتر کا کام ہوتا ہے تو بے حد متعجب ہوئے اور فرمایا کہ کس قدر عجیب بات ہے کہ آپ نے انہی صفوں پر بیٹھ کر اتنا عظیم نمبر نکالا ہے۔ سلسبیل کا ابتداء میں حضرت اقدس کی توجہ اور رہنمائی سے جو معیار بنا تھا، اس کے بارے میں ضیائے حرم کے دور اول کے مدیر، نامور ادیب اور نقاد جناب عابد نظامی صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ جو سلسبیل کا معیار ہے وہ ہم (ضیائے حرم والے) نہیں اپنا سکتے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد یہ عاجز ایک گورنمنٹ کالج میں فلسفہ کا استاد بن گیا۔ میں نے فلسفہ کو علامہ اقبال کی طرح بلکہ ان کی پیروی میں دین کی خدمت کے لئے پڑھا تھا۔ ورنہ اقبال کی طرح میرا بھی یہی نظریہ ہے کہ

انجام خرد ہے بے حضوری
ہے فلسفہ زندگی سے دوری

جبکہ

دیں مسلک زندگی کی تقویم
دیں سرّ محمد و ابراہیم

اب میں مقررہ عرصہ ملازمت پورا کر کے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد اپنے عزیز ترین دوست اور شفیق ترین بھائی جناب محمد عثمان خان نوری مدظلہٗ کی دعوت اور سپانسرشپ پر امریکہ بھی ایک محدود مدت کے لئے گیا تھا اور وہاں سیرت اور تصوف کے موضوعات پر عام مجالس دینی کے علاوہ مختلف علمی وادبی محافل میں اردو اور انگریزی میں لیکچر دیئے۔ کئی مواقع پر تو اس عاجز کو صدر مجلس بھی بنایا گیا اور اہل علم وفضل نے انتہائی غور اور دلچسپی

Marfat.com

سے میری گفتگو سنی اور کھل کر داد تحسین دی۔ یہ سب میرے قبلہ والد محترم کی دعا و تربیت کا نتیجہ اور مرشد کریم قدس سرہٗ العظیم کی نظر کرم کا فیض ہے۔

کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اب موجودہ کار عظیم سے فارغ ہو کر میں تین بڑے اہم کام کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حضرت اقدس کی جامع و مبسوط سوانح حیات عمر عزیز کے نام سے مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر سالہا سال سے سوچ بچار کرتا آ رہا ہوں۔ اگر چہ حضرت اقدس کی سیرت و سوانح پر کئی دوستوں نے اپنے طرز کی کاوش کی ہے اور الفضل للمتقدم کے بموجب انہی کو شرف پیش قدمی اور برتری بھی حاصل ہے لیکن میرا نقطہ نظر کچھ اور ہے۔ میرے خیال میں حضرت کے حالات و تعلیمات پر جب تک معلومات مکمل نہ مل سکیں تو کوئی بھی سوانح عمری مکمل نہیں کہی جا سکتی۔ بالخصوص خطوط جن کے بارے میں ایک نقاد کے بقول عصر حاضر میں یہ بات عام طور پر تسلیم کر لی گئی ہے کہ خطوط کسی آدمی کی زندگی کے صحیح آئینہ دار ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب تک حضرت کے تمام یا بیشتر خطوط ہمارے سامنے نہ ہوں ہم آپ کی سوانح عمری کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ خطوط کا جو مجموعہ انوار و تجلیات اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں آپ کی زندگی کے کئی اہم واقعات مثلاً (حج کی تفصیلات، سفرِ کشمیر کی روداد وغیرہ) بیان ہوئے ہیں اور بہت سے ذاتی امور و معاملات کا ذکر بھی ملتا ہے اور پھر مختلف اعزہ و احباب کے ساتھ آپ کے حسن تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے اور آپ کی مروت و شفقت اور تعلیم و تربیت کا انداز بھی کھل کر سامنے آتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ان تمام تفصیلات کو نظر انداز کر کے کوئی حضرت کی سوانح نگاری کا دعویٰ کر سکے۔ چنانچہ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ انوار و تجلیات (مجموعہ مکتوبات) کی اشاعت کے بعد صحیح اور موزوں وقت آ گیا ہے کہ آپ کی جامع اور مکمل سوانح عمری لکھی جائے اور یہ فرض یا قرض میں اپنے ذمہ سمجھتا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ۔

کاوش کا دل تقاضا کرے کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس نگہ نیم باز کا

Marfat.com

دوسرے سیرت مصطفیٰ ﷺ پر ایک کتاب نئے انداز میں اپنی شفاعت کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ سیرت کا موضوع ایسا ہے جو کسی مصنف کا خواب ہوتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بیان ہی ایسا ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والا اور چشمۂ صافی کی طرح ہر لمحہ رواں دواں ہے۔ جس سے ہر کوئی اپنی بساط (استعداد) اور نصیب کے مطابق سیراب ہوتا ہے اور یہ تصدیق کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ

ان کے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا
ہوگئیں زندگیاں ختم اور قلم ٹوٹ گئے

ایک فاضل مغربی مفکر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ کسی مصنف و محقق کے لئے یہ بڑی سعادت اور خوش بختی کی بات ہے کہ اس کا شمار سیرت نگارانِ مصطفیٰ میں ہو جائے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ سعادت قسمت میں کرے۔ اور اس حسن آرزو کی تکمیل فرمائے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور تیسرا اہم ترین کام قرآن مجید کی انگریزی زبان میں ایک جامع اور مکمل تفسیر کا ہے اور خیال یہ ہے کہ جس طرح عربی و فارسی اور دیگر مشرقی زبانوں میں قرآن مجید کی مفصل و مبسوط تفاسیر ملتی ہیں اسی طرح عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور معاصر علمی ذوق تحقیق کو پورا کرتے ہوئے انگریزی زبان میں قرآن مجید کی ایک جامع اور مبسوط تفسیر لکھی جائے۔ میرے اس خیال کی تائید، امریکہ و کینیڈا اور برطانیہ میں رہنے والے بہت سے دوستوں نے بھی کی ہے۔ جن میں جناب محمد عثمان خاں نوری، جناب ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری، جناب قاری عطاء اللہ، جناب ڈاکٹر خالد انصاری، جناب حافظ وقار احمد انصاری اور جناب قابل شاہ صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ الحمدللہ پہلے دس پاروں پر کام ہو چکا ہے۔ اور اب اس کو حتمی شکل دی جاری رہی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد از جلد چھپ کر احباب کی آنکھیں ٹھنڈی کرے اور ان کے دل کو روشن کرے۔

Marfat.com

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہوجائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

میں نے حضرت اقدس کی دعاؤں سے اب تک بہت سا علمی کام کیا ہے۔ جو اگرچہ غالب علمانہ نوعیت کا ہے لیکن اس کی بھی ایک طبقہ کو ضرورت رہتی ہے۔ میں نے کئی دینی کتابوں (عربی و فارسی) کے تراجم کئے۔ کئی چھپے اور کئی چھپ رہے ہیں۔ اور کئی علمی کتابیں مرتب و مدون کیں اور ان کے علاوہ کئی تخلیقی مقالات و رسائل بھی بزبان عربی، اردو اور انگریزی لکھے۔ جو اسلام، سیرت، تصوف، اقبالیات اور فلسفہ کے موضوعات پر ہیں۔ برادران طریقت کے لئے بالخصوص یہاں دو کاموں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک تو حضرت اعلیٰ مولانا غلام مرتضیٰ بلوی قدس سرہٗ کی درسی کتاب نزہتہ الناظرین شرح روض الریاحین فی کلام سید المرسلین ﷺ جو احادیث کا مختصر انتخاب ہے اور آپ نے اپنے طلبہ کے لئے بالعموم اور اپنی اولاد (نبیرگان) کے لئے بالخصوص ترتیب دیا تھا بلکہ جس کے بارے میں حضرت اقدس نے اپنی یادداشتوں (تذکرہ حضرت اعلیٰ) میں لکھا ہے کہ روزانہ حضرت جدامجد عصر کے بعد جبکہ مدرسہ میں عام چھٹی ہو جاتی تو ہمیں نزہتہ الناظرین کا درس دے رہے ہوتے تھے۔ الحمدللہ اس کا اردو ترجمہ ''گلدستۂ احادیث'' کے نام سے حضرت صاحبزادہ پروفیسر محبوب حسین صاحب مدظلہٗ کی حسن سعی سے شائع ہو کر عوام و خواص سے داد تحسین وصول کر چکا ہے۔

حضرت اعلیٰ کی دوسری کتاب شمس الضحیٰ شرح بدالدجیٰ فی حدیث المصطفیٰ ﷺ کے اردو ترجمہ کا ہے جو الحمدللہ کئی سال پہلے مکمل ہو گیا تھا لیکن بوجوہ اب تک شائع نہیں ہو سکا اور اب اس کتاب سے فارغ ہو کر اس کی ترتیب و تدوین اور تصحیح و تحقیق کی طرف توجہ کرنے کا خیال ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کی ترتیب و تدوین پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی نے پی ایچ ڈی کے لئے منظور کی ہے اور مدرسہ معین الاسلام بیربل شریف کے قدیم طالب علم مفتی محمد اکرم نظامی صاحب یہ کارِ خیر انجام دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید مذکورہ بالا ترجمہ کے اب تک شائع نہ ہو سکنے میں بھی منجملہ دیگر حکمتوں کے ایک یہ حکمت بھی کارفرما ہے کہ پہلے اس کو پی ایچ ڈی مقالہ کے لئے منظور کر لیا جائے اور پھر اس پر کوئی کام ہو یا شائع ہو۔

Marfat.com

طالب علمی کے دوران مجھے لکھنے پڑھنے کا ذوق رہا تھا۔ سکول میں تھا تو کئی مضامین لکھے جنہیں پڑھ کر ابا جی خوش ہوتے تھے اور داد دیتے تھے۔ کالج میں آیا تو یہاں اردو اور انگریزی اخبارات روزنامہ کوہستان، مشرق، نوائے وقت، امروز اور پاکستان ٹائمز میں لکھنے لگا۔ میرا پہلا مضمون حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ پر کوہستان میں شائع ہوا تھا جبکہ میں ابھی تھرڈ ائر کا طالب علم تھا اور حضرت اقدس اس وقت زندہ تھے۔ یہ مضمون حضرت میاں صاحب کے سالانہ عرس کے موقعہ پر شائع ہوا تھا۔ حضرت قبلہ شرقپور شریف کے عرس سے فارغ ہو کر لاہور تشریف لائے تو میں نے خدمت میں پیش کیا۔ پڑھ کر بے حد خوش ہوئے اور بہت سی دعاؤں سے نوازا۔ اس زمانے میں، میں نے ایک مضمون انگریزی زبان میں اسلامی ریاست کی نوعیت (The nature of Islamic State) لکھا جو کہ حضرت اقدس کے وصال سے ایک دن پہلے ۲۵ اگست ۱۹۶۷ کو پاکستان ٹائمز کے فرائڈے فیچر میں لیڈنگ آرٹیکل (یعنی سب سے پہلے اور بڑے مضمون) کے طور پر شائع ہوا جسے دیکھ کر گورنمنٹ کالج لاہور میں ہمارے انگریزی کے استاد عزیز بٹ صاحب بے حد متاثر ہوئے اور پوری کلاس کے سامنے اس مقالہ کی نہ صرف تعریف و تحسین فرمائی بلکہ مجھے دعوت دی کہ وہ مقالہ پوری کلاس کو پڑھ کر سناؤں اور اس کے بعد بڑے حوصلہ افزا انداز میں تبصرہ فرماتے رہے۔

جب حضرت اقدس کی خدمت میں پہلی دفعہ مڈل کا امتحان دینے کے بعد حاضر ہوا تھا تو ایک مجلس میں آپ نے ایک اہم دینی مسئلہ پر گفتگو فرمائی۔ چونکہ مجھے بھی اس مسئلہ میں دلچسپی تھی اس لئے میں نے اس کے بارے میں اپنی معروضات پیش کیں۔ حضرت اقدس ایک گونہ متعجب اور خوش ہوئے۔ مڈل سکول کا طالب علم اور اتنے اہم مسئلہ پر لب کشائی اور گفتگو کی یہ جرأت۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی جسارت میرے لئے حضرت کی نگاہ خاص کا باعث بن گئی۔ بعد میں جب قبلہ والد گرامی حاضر ہوئے تو انہیں مخاطب ہو کر فرمایا حکیم صاحب! برخوردار بڑا ذہین معلوم ہوتا ہے۔

اس علمی ذوق کے باعث حضرت اقدس نے میری اعلیٰ تعلیم میں خصوصی دلچسپی لی۔ اگرچہ میں نے حضرت اقدس پر کبھی کوئی بوجھ نہیں ڈالا۔ بلکہ ایک دفعہ جب آپ لاہور

Marfat.com

تشریف لائے ہوئے تھے اور اپنے مصاحب خاص حافظ دوست محمد صاحب مرحوم سے فرمایا کہ خالد جان (اپنے صاحبزادہ) کے لئے کیا لے کر آئے ہیں۔ جب انہوں نے بتایا تو فرمایا آدھے خالد جان کو دے دیں اور آدھے سالک صاحب کو مگر میں نے فوراً معذرت کی اور عرض کیا کہ حضور! مجھے صرف آپ کی دعائیں کافی ہیں۔ حضرت میرے اس جذبہ قناعت سے بے خوش ہوئے۔

یہ تھی آپ کی شفقت جو آفتاب کو بھی شرمارہی ہوتی تھی اور یہ تھی آپ کی محبت جو ماہتاب کو چندھیارہی ہوتی تھی۔ میں نے اپنے ایک مضمون (آفتاب شفقت ماہتاب محبت میں اس کی پوری تفصیل دے دی ہے جو ''سلسبیل'' فروری ۱۹۷۳ میں چھپا تھا۔ بعد میں بھی نشر مکرر کے طور پر کئی دفعہ چھپتا رہا۔ بلکہ ایک دفعہ برادر پروفیسر نصر اللہ معینی صاحب کی مروت سے مجلّہ معین الاسلام بیربل شریف میں بھی چھپ چکا ہے۔

لاؤ تو وہ نظر آج کہاں ہے
پھر اسے ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ حضرت اقدس نے میری تعلیم میں بے حد دلچسپی لی بلکہ جیسا کہ ابھی بیان ہوا کہ میٹرک کے بعد حضرت ہی کے ایماء پر لاہور آیا اور کالج میں ایم اے کی آخری سرحد اعزاز و امتیاز کے ساتھ کامیابی سے عبور کر لی۔ اور یہاں دینی تعلیم کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رکھا۔ میرے اساتذہ میں حضرت مولانا علامہ محمد مہر الدین جماعتی جو علمی و دینی حلقوں میں تفتازانیٔ عصر کے لقب سے ممتاز و معروف ہیں جنہوں نے مختصر المعانی کی عربی شرح تسہیل المبانی کے نام سے کی تھی اور حضرت سیدی سندی استاذی و ملاذی حضرت ابو البرکات سید احمد قادری سرپرست و شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حضرت اقدس کی نگاہ دوررس تھی اور مستقبل کو آئینہ ضمیر میں بالکل اپنے سامنے عیاں دیکھتے تھے۔ اس عاجز کو جن آخری دعاؤں سے نوازا ان میں بھی میرے اس مستقبل کی نشاندہی فرمائی اور میرے لئے زندگی کی اصل راہ کا تعین فرما دیا۔ اور ایک پیر کامل کا یہی حقیقی کام ہے۔

Marfat.com

لاہور میں آخری ملاقات کے دوران ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو عالم دین بنائے۔
اللہ تعالیٰ آپ کو قلمکاروں کی صف میں شامل فرمائے۔''

آمین ثم آمین!

اور اس سے پہلے رات کو عشا کی نماز کے بعد جب حضور حاصل ہوا جبکہ آپ لاہور میں تشریف لائے ہوئے تھے اور مسجد عمر احمد پارک مومنی روڈ جہاں ادارۂ تصوف کا مرکزی دفتر تھا میں نزول اجلال فرما رکھا تھا تو ناچیز سے مصروفیات کے بارے میں دریافت فرمایا، میں نے عرض کیا کہ حضور! آج کل ڈبیٹنگ سیزن (مباحثوں کا موسم) ہے۔ اس لئے اکثر کالجوں میں مباحثوں اور مضمون نویسی کے مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے لاہور سے باہر جاتا رہتا ہوں۔ فرمانے لگے یہ سب باتیں اچھی (اور درست) ہیں لیکن آخر میں تو رزلٹ (امتحان کا نتیجہ) ہی دیکھا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! کیسی رہنمائی فرمائی جو کہ حکمت و بصیرت کی آئینہ دار ہے۔ میں نے عرض کیا حضور دعا فرمائیں کہ زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی نصیب ہو۔ فرمانے لگے:

''ہماری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا نام روشن کرے۔ ہماری خواہش ہے
کہ اللہ تعالیٰ آپ کا نام روشن کرے۔ ہماری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا
نام روشن کرے''

(یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا)۔ اگرچہ میری سراسر نالائقی سے حضور کی یہ آرزو ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ حضرت اقدس کی انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ زندگی طالب علمی میں گزر رہی ہے اور لکھنا پڑھنا ہی اوڑھنا بچھونا ہے۔ اگرچہ اس وقت نہ میں عالم دین بن سکا نہ ہی قلمکار اور نہ ہی میرا نام کچھ ایسا روشن ہو سکا جیسا کہ میرے ان معاصرین کا ہوا ہے جو کہ زمانہ طالب علمی میں مجھے حضرت صاحب کہتے تھے اور مجھ سے رہنمائی کے طالب ہوتے تھے اور اب تو شاید وہ پہچاننے سے بھی انکاری ہوں۔

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانِ عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچہ ہا رسوا شدیم

Marfat.com

مگر اس امید کے سہارے جی رہا ہوں کہ حضرت کی دعائیں ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔ اگر چہ اب نہ وقت ہے، نہ ہمت، اور نہ قوت لیکن یہ آرزو سینے میں برابر مچل رہی ہے اور جب تک زندہ ہوں اسی طرح مچلتی رہے گی۔

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است
تو بدیں آرزو مرا برساں

Marfat.com

Marfat.com

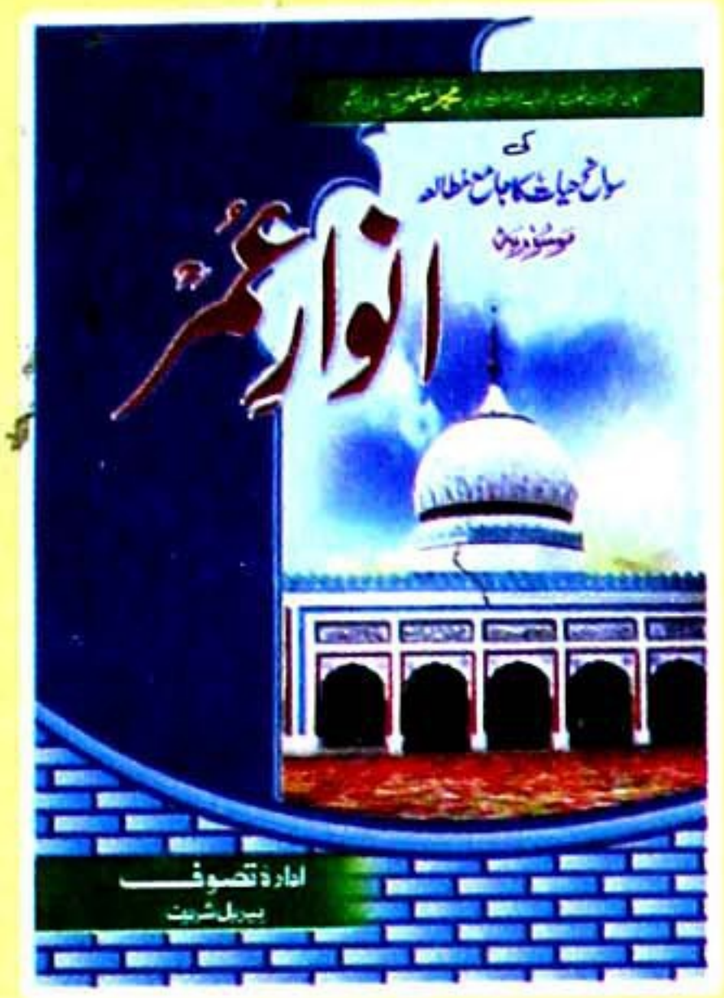

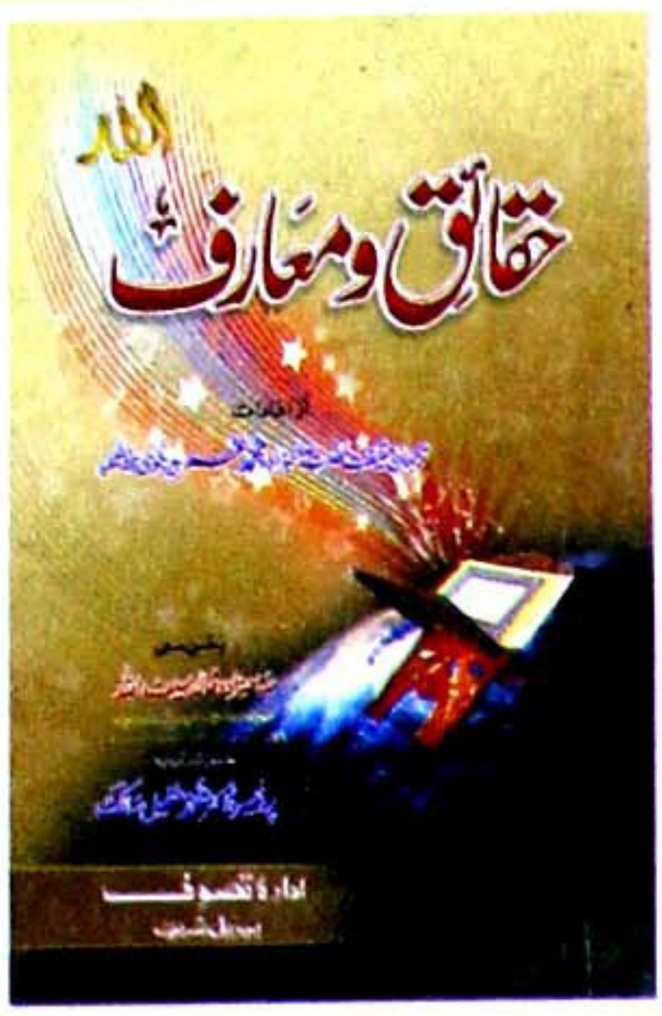

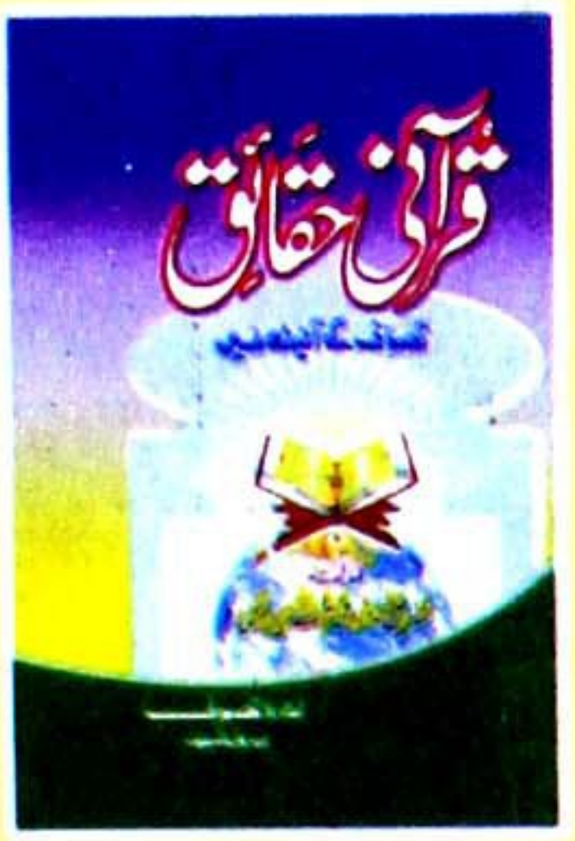

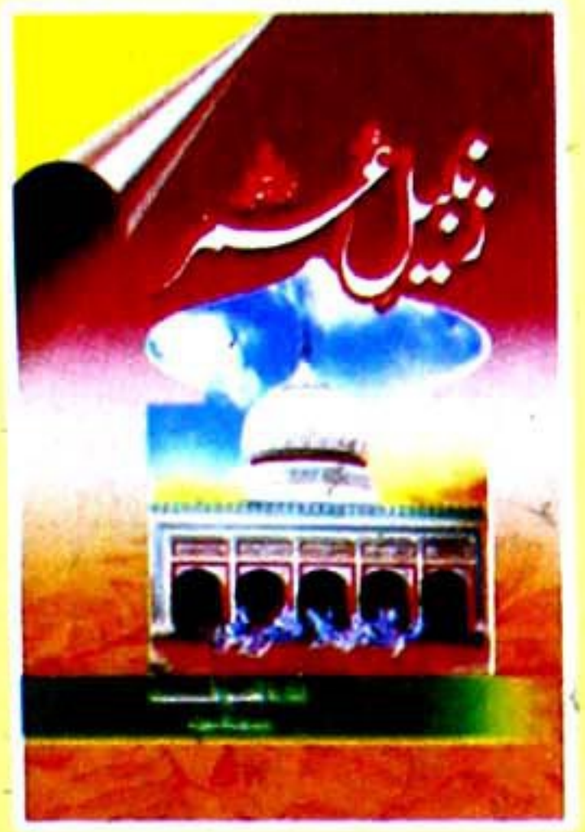

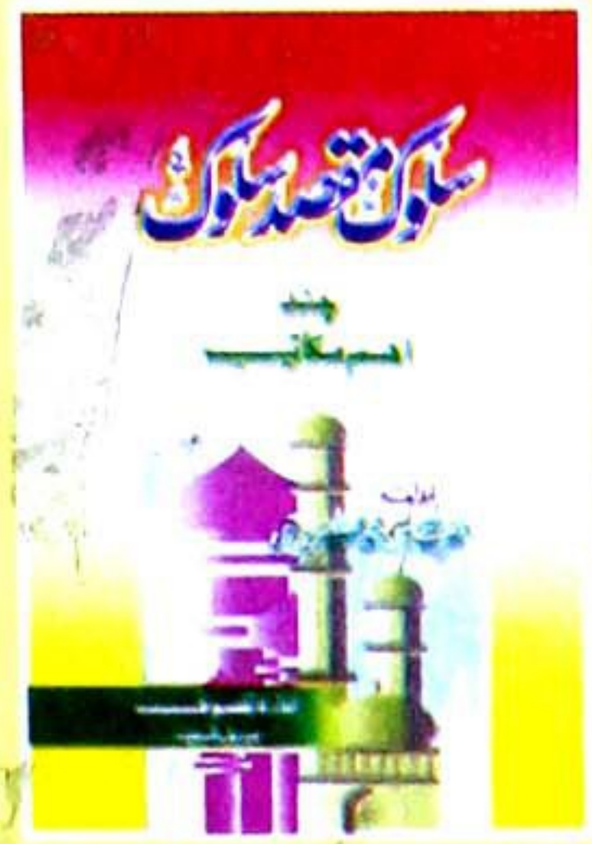

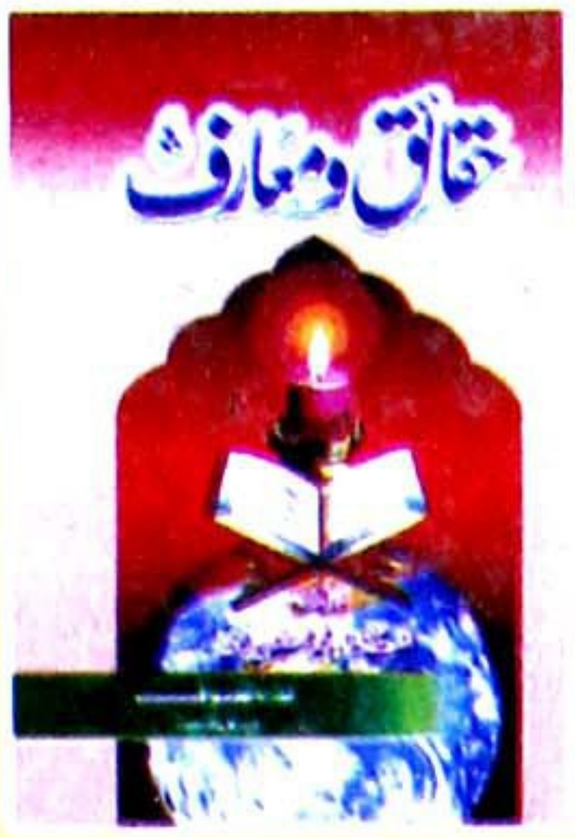

ادارۂ تصوف

بیربل شریف ○ تحصیل شاہ پور ○ ضلع سرگودہا

Marfat.com